تتمہ نمبر ۳

توضیح اسامی ہندی مندرجہ مہابھارت وغیرہ کے بیان مین

نام قدیم	نام معروف حال	کیفیت	نام قدیم	نام معروف حال	کیفیت
آرت	براٹ	نزدیک سرہند ملک والے اسکو ارشکرا نا کہتے ہین	سورسینک	متھرا	
انگ دیس	.	جس مقام پر گنگا در ہجے الحاق ہوا ہے اوسکو انگ دیس کہتے ہین	سورٹھ	گجرات دکن	
اندہر	.	شہر ہے من مقامات دکن	کاش	چیترال	اسکو کاش کارا بھی کہتے ہین اور نقشون مین بنام کاش گڈہ درج ہے متصل ملک بدخشان ہے
اونتی	اوجین				
بالھیک	بلخ		کامبوج	کامٹی کمپا	
بارانسی	بنارس		کرات	قلات	
براہمہ			گکھندا	کسکندنگر	
بال	بہار		کلنک	کلنک دزر	از مضافات چین
پالھو	پہلو	معلوم ہوتا ہے کہ جس مقام کو زبان پہلوی مملکت پار کہتی تھی اوس سے مراد ہے	کوسل	اودہ	
			کوشانی	خوشاب	
			کہش	کچھہ	
پارٹ	پارتھیا		کمبورس	ترکستان	
پراگہ جونگ			گندہار	قندہار	
پراچہ	پلاسی	مگدہ دیس کو کہتی ہین	متس	باجی واڑہ	
پنچال	کمپل		متیھل	ترہت	
پونڈر	.	شہری من مضافات بنگالہ	مدر	مدراس	
پاٹلی پترا	پٹنہ		من پور	منی پور	منی پور یا امیوا جسی انگریز آوا اور ترہما دالرتن پور کہتی ہین سب ہما در اصل
ترکرشٹر	.	ملک سندہیا دکن سے مراد ہے			

اس کل مردم شماری مین تخمیناً آٹھوان حصہ مسلمانون کا اور باقی اہل ہنود اور تخمیناً بارہ لاکھ آدمی
قوم سکہ ہین جو مردم شماری ملک پنجاب مع دہلی وغیرہ و ملک اودہ کی تفصیل مرد و عورت کی
ذیل مین درج ہی اوس سے لحاظ ہوکر مردم شماری کل ہندوستان پر زن و مرد وغیرہ کا
قیاس ہو سکتا ہے —

نام ملک	مرد	عورت	لڑکا بارہ برس کی کم عمر کا	لڑکی بارہ برس کی کم عمر کی	میزان کل
پنجاب مع دہلی وغیرہ	۴۱۹۱۸۱۲	۵۱۵۶۴۹۸	۳۳۸۹۴۸۰	۲۸۵۸۹۶۲	[illegible]۷۵۹۶۷۵۲
اودہ	۳۶۱۹۱۸۴	۳۵۵۱۷۲۲	۲۱۸۴۸۵۸	۱۸۴۲۳۳۱	۱۱۱۹۸۰۹۵
میزان	۹۸۱۰۹۹۶	۸۷۰۸۲۲۰	۵۵۷۴۳۳۸	۴۷۰۱۵۹۳	[illegible]۷۶۹۴۸۴۷

اس مردم شماری مفصلہ صدر سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہ نسبت مردون کی عورتین کم ہین کیونکہ کل ذکور ایک کرور تیرہ لاکھ
پچاسی ہزار تین سو چونتیس اور کل اناث ایک کرور چونتیس لاکھ نو ہزار پانسو تیرہ ہین

اب چند شہرہای کلان ہندوستان کی مردم شماری درج ذیل ہوتی ہے —

۱ لکھنو	۲ کلکتہ	۳ بنارس	۴ دلی	۵ اکبرآباد	۶ امرتسر
۲۸۴۷۸۷	۲۶۵۰۰۰	۱۷۵۱۸۸	۱۵۴۴۱۷	۱۴۹۰۰۸	۱۳۵۸۱۳
۷ لاہور	۸ کشمیر	۹ پشاور	۱۰ ملتان	۱۱ فیض آباد	
۹۸۹۲۴	۶۵۰۰۰	۵۸۵۵۵	۵۶۸۲۶	۳۷۸۰۴	

۱۱	پربل سین	प्रबलसेन	۱۹	سات کرنی ۴	सातकर्णी
۱۲	سندر	सुन्दर	۲۰	شتواشری	शिवश्री
۱۳	سات کرنی ۲	सातकर्णी	۲۱	شیوسکند	शिवस्कन्द
۱۴	چکورا	चकोर	۲۲	یجنشری	यज्ञश्री
۱۵	سات کرنی ۳	सातकर्णी	۲۳	بجی	विजय
۱۶	سیوسوت	शिवस्वाति	۲۴	چندرسشری	चन्द्रश्री
۱۷	گوتمی پتر	गौतमीपुत्र	۲۵	پلوماریچ ۲۸ سنہ ۴م	पुलोमार्चि
۱۸	پلیمان	पुलोमान			

تتمہ نمبر ۲

ہندوستان کی مردم شماری اور سطح کے بیان مین

ہندوستان کی لنبائی کشمیر سے راس کماری تک ۱۹۰۰ میل اور چوڑائی دریای اٹک کے دہانہ سے اُن پہاڑون تک جو برہم پتر دریا کے مشرق مین ہین ۱۵۰۰ میل سے زیادہ زیادہ اور ہندوستان کی سطح پیمایش تخمیناً بارہ لاکھ ستاسی ہزار چارسو تراسی میل مربع ہے اور آبادی یعنی مردم شماری چودہ کرور پچیس لاکھ ستر ہزار سات سو نفری تخمیناً ہے —

	میل مربع	آبادی
بنگالہ کی نیچے کی اضلاع	۱۵۳۸۰۲	۳۷۵۰۰۰۰۰
بنگالہ کی اوپر کی اضلاع	۶۶۵۱۰	۳۲۲۰۰۰۰۰
برار کی اضلاع جو اب بنگالہ مین شامل ہین	۸۵۷۰۰	۳۲۰۰۰۰۰
مدراس	۱۴۱۹۲۳	۱۳۵۰۰۰۰۰
بمبئی	۶۴۹۳۸	۶۸۰۰۰۰۰
ہندوستانی ریاستین جو سرکار انگریزی کی رعیتی مین	۶۱۸۶۰	۴۳۰۲۴۷۰۰
پنجاب بالفعل عملداری رنجیت سنگھ	۶۰۰۰۰	۵۳۵۰۰۰۰
سندھ	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
میزان	۱۲۸۶۴۸۳	۱۴۲۵۷۴۷۰۰

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱۱	نندا	नन्द	۱۷	دشرتھ	शरथ
۱۲	نند کا شودر کلین	नन्दके शूद्रकुलीन	۱۸	سوکام	काम
۱۳	چندرگپت	चंद्रगुप्त	۱۹	سلی یک	लीशुक
۱۴	بندسار ۲۹۷ قبل عیسیٰ	विंदुसार	۲۰	سوم سرما	मशर्म्मा
۱۵	اشوک	अशोक	۲۱	ست دہنوان	धन्वा
۱۶	سپایا	सुपापा	۲۲	برہدرتھ	रथ

شُنگ کا خاندان

۱۷۸ برس قبل عیسیٰ

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱	پشپ متر	पुष्यमित्र	۶	پلندیک	पुलिन्दक
۲	اگن متر	अग्निमित्र	۷	گہوشیم	घोषम
۳	سج بیشٹ	सुज्येष्ठ	۸	بجرمتر	वज्रमित्र
۴	بسومتر	विस्वमित्र	۹	بہاگوت	भागवत
۵	آرداک	आर्द्रक	۱۰	دیوبہوم	देवभूमि

کنو کا خاندان ۶۶ برس قبل عیسیٰ

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱	بسدیو	वसुदेव	۳	نارائن	नारायण
۲	بہومتر	भूमित्र	۴	سسرما	सुशर्म्मा

اندر کا خاندان ۲۱ برس قبل عیسیٰ

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱	سسرک	सिप्रक	۶	میگہ سوات	मेघस्वाति
۲	کرشن	कृष्ण	۷	پت مان	पतमान
۳	سات کرنی	सातकर्णी	۸	ارشٹ کرم	अरिष्टकर्मा
۴	لمبودہر	लंबोदर	۹	رن	रण
۵	اپیلک	अपीलक	۱۰	پتالک	पुतालक

۱۱	پربل سین	प्रबलसेन	۱۹	سات کرنی ۴	शातकर्णी
۱۲	سنذر	सुन्दर	۲۰	شیواشری	शिवश्री
۱۳	سات کرنی ۲	शातकर्णी	۲۱	شیوسکند	शिवस्कन्द
۱۴	چکورا	चकोर	۲۲	یجنشری	यज्ञश्री
۱۵	سات کرنی ۳	शातकर्णी	۲۳	بجے	विजय
۱۶	سیوسوت	शिवस्वाति	۲۴	چندرشری	चन्द्रश्री
۱۷	گومتی پتر	गोमतीपुत्र	۲۵	پلوماری ۴ سنہ ۲۵	पुलोमार्चि
۱۸	پلیان	पुलोमान			

تتمہ نمبر ۲

ہندوستان کی مردم شماری اور سطح کے بیان مین

ہندوستان کی لنبائی کشمیر سے راس کماری تک ۱۹۰۰ میل اور چوڑائی دریای انڈس کے دہانہ سے اُن پہاڑون تک جو برہم پتر دریا کے مشرق مین ہین ۱۵۰۰ میل سے زیادہ زیادہ اور ہندوستان کی سطح پیمائش تخمیناً بارہ لاکھہ ستاسی ہزار چار سو تراسی میل مربع ہے اور آبادی یعنی مردم شماری چودہ کرور پچیس لاکھہ ستر ہزار سات سو نو تخمیناً ہے

نام	میل مربع	آبادی
بنگالہ کی نیچے کے اضلاع	۱۵۳۸۰۲	۳۷۵۰۰۰۰۰
بنگالہ کی اوپر کے اضلاع	۶۶۵۱۰	۳۲۲۰۰۰۰۰
...کے اضلاع جو اب بنگالہ مین شامل ہین	۱۵۷۰۰	۳۲۰۰۰۰۰
مدراس	۱۴۱۹۲۳	۱۳۵۰۰۰۰۰
بمبئی	۶۴۹۳۸	۶۸۰۰۰۰۰
ہندوستانی ریاستین جو سرکار انگریزی کی باجگذار ہین	۶۱۴۶۱۰	۴۳۰۲۲۷۰۰
سابق عملداری رنجیت سنگہ	۶۰۰۰۰	۵۳۵۰۰۰۰
....	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
....		
	۱۲۸۷۴۸۳	۱۴ ۲۵۷۲۷۰۰

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱۱	نندا	नन्द	۱۷	دشرتھ	दशरथ
۱۲	نندکا شمہ کلین	नन्दके अश्वकुलीन	۱۸	سوکام	सुकाम
۱۳	چندرگپت	चंद्रगुप्त	۱۹	سلی یک	सलीशुक
۱۴	بندسار ۲۷۲ قبل عیسیٰ	बिंदुसार	۲۰	سوم سرما	सोमशर्म्मा
۱۵	اشوک	अशोक	۲۱	ست دہنوان	शतधन्वा
۱۶	شپایا	सुपापा	۲۲	برہدرتھ	बृहद्रथ

شُنگ کا خاندان

۱۷۸ برس قبل عیسیٰ

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱	پشپ متر	पुष्यमित्र	۶	پکندیک	पुण्डरीक
۲	اگن متر	अग्निमित्र	۷	گہوشیم	घुश्म
۳	مج بیشٹھ	सुज्येष्ठ	۸	بجر متر	वज्रमित्र
۴	بسومتر	विश्वमित्र	۹	بہاگوت	भागवत
۵	آرداک	आर्द्रक	۱۰	دیوبہوم	देवभूमि

کنو کا خاندان ۶۶ برس قبل عیسیٰ

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱	بسدیو	वसुदेव	۳	نارایں	नारायण
۲	بہومتر	भूमित्र	۴	سسترا	सुशर्म्मा

اندر کا خاندان ۲۱ برس قبل عیسیٰ

نمبر	نام	नाम	نمبر	نام	नाम
۱	اسپرک	सिप्रक	۶	میگہ سوات	मेघस्वाति
۲	کرشن	कृष्ण	۷	پیت مان	पतमान
۳	سات کرنی	सातकर्णी	۸	ارشٹ کرم	अरिष्टकर्मा
۴	لمبودہر	लंबोदर	۹	رن	रण
۵	ایپلک	अपीलक	۱۰	پتالک	पतालक

مگدہ دیس کے راجا متعلقہ فصل ۱۳
باب ۱ حصہ ۲

۱	جراسندہ	जरासन्ध	۱۲	شُچ	शुचि
۲	سہدیو	सहदेव	۱۳	کھیمی	क्षेम्य
۳	سُومپ	सोमापि	۱۴	سُبرتہ	सुव्रत
۴	شُرت بان	श्रुतश्रवा	۱۵	دہرم	धर्म
۵	ایوتایو	अयुतायु	۱۶	سُشَرم	सुश्रम
۶	نرمتر	निरमित्र	۱۷	دُرڑسین	दृढसेन
۷	سُکھتر	सुक्षत्र	۱۸	سُمنت	सुमति
۸	برہت کرم	बृहत्कर्म	۱۹	سُبل	सुबल
۹	سین جت	सेनाजित	۲۰	ستیاجت	सत्यजित
۱۰	سُتنجے	श्रुतंजय	۲۱	بشوجت	विश्वजित
۱۱	برپ	विप्र	۲۲	رپنجے	रिपुंजय

شُنک کا خاندان

۱	پردیوت	प्रद्योत	۴	جنک	जनक
۲	پالک	पालक	۵	نندبردہن	नन्दिवर्द्धन
۳	بشارتہ	۱۱ विशाख			

سیسناک کا خاندان

۱	سیسناک	शिशुनाग	۶	اجات ستترو	अजातशत्रु
۲	کاک برم	काकवर्म	۷	دربہک	दर्भक
۳	چھیم دہرم	क्षेमधर्म	۸	اودیَہ	उदयिन
۴	چھترج	क्षत्रौज	۹	نندبردہن	नन्दिवर्द्धन
۵	بدمیشر	विदमिसार	۱۰	مہانند	महानन्दि

۵	اسوودا	रुशद्गु	۲۹	کرنبھ	करंभ
۶	چترارتھ	चित्ररथ	۳۰	دیورتھ	देवरथ
۷	سساربند	शशबिन्दु	۳۱	دیوچھتر	देवक्षत्र
۸	پرتھوشروا	पृथुश्रवा	۳۲	مدھو	मधु
۹	تمس	तमस	۳۳	انبرتھ	अनवरथ
۱۰	اشنس	उशनस	۳۴	پرکتس	पुरुकुत्स
۱۱	سیتی جس	सितेजस	۳۵	انرتھ	अनुरथ
۱۲	رکشمان	रुक्मान	۳۶	پورہوتر	पुरुहोत्र
۱۳	کبنیہ	कबन्ध	۳۷	انگس	अंगस
۱۴	پارادرت	पारावृत	۳۸	ساتوت	सात्वत
۱۵	جیمدہ	ज्यामघ	۳۹	بھجمان	भजमान
۱۶	بدربہ	विदर्भ	۴۰	بدورتھ	विदूरथ
۱۷	کرتھ	क्रथ	۴۱	شور	शूर
۱۸	کنت	कुन्ति	۴۲	سمن	शमन
۱۹	ورشن	वृष्णि	۴۳	پرت چھتر	प्रतिक्षत्र
۲۰	نروت	निर्वृति	۴۴	سانبھو	स्वायम्भुव
۲۱	دشارہ	दशार्ह	۴۵	ہردیک	हृदीका
۲۲	بجی مان	विजयमान	۴۶	دیومیدا	देवमेधा
۲۳	جیموت	जीमूत	۴۷	شور ۲	शूर
۲۴	بکرت	विकृति	۴۸	بسدیو	वसुदेव
۲۵	بھیمرتھ	भीमरथ	۴۹	کرشن	कृष्ण
۲۶	نورتھ	नवरथ			
۲۷	دشرتھ	दशरथ			
۲۸	شکن	शकुन			

११	سدھنو	सुधन्व	۲۸	کرو	कुरु
۱۲	باہوگو	बाहुगव	۲۹	جہنو	जह्नु
۱۳	سنجات	संयाति	۳۰	سرتھ	सुरथ
۱۴	اہنجات	अहंयाति	۳۱	بدورتھ	विदूरथ
۱۵	رودراشو	रौद्राश्व	۳۲	سرب بھوم	सार्वभौम
۱۶	رنت دیو	रन्तिदेव	۳۳	جیتسین	जयत्सेन
۱۷	تنس	तंसु	۳۴	آرادھی	आराधि
۱۸	دکھنت	दुष्यन्त	۳۵	ایوتایو	अयुतायु
۱۹	بھرت	भरत	۳۶	اکرودھن	अक्रोधन
۲۰	بھردواج	भरद्वाज	۳۷	رکش	ऋक्ष
۲۱	بھون منیو	भवमन्यु	۳۸	بھیم سین	भीमसेन
۲۲	برہت چھتر	बृहत्क्षत्र	۳۹	دلیپ	दिलीप
۲۳	سہوتر	सुहोत्र	۴۰	پرتیپ	प्रतीप
۲۴	ہستی	हस्ती	۴۱	شانتن	शन्तनु
۲۵	اجمیڑ	अजमीढ	۴۲	چترانگد بچتر بیرج بھیشم	चित्राङ्गद विचित्रवीर्य भीष्म
۲۶	رکش	ऋक्ष	۴۳	دھرتراشٹر	धृतराष्ट्र
۲۷	سمبرن	सम्वरण	۴۴	درجودھن	दुर्योधन

پانڈو کا خاندان

۱	بچترویرج	विचित्रवीर्य	۳	یدھشٹر	युधिष्ठिर
۲	پانڈو	पाण्डु			

جادو کا خاندان

۱	یدو	यदु	۳	برجنوان	वृजिनीवान
۲	کروشٹ	[illegible]			

۹۵	پرت بیوم	प्रतिव्योम	۱۰۸	دہرم	धर्म
۹۶	دیوکر	देवकर	۱۰۹	کرتن بہاجی	कृतञ्जय
۹۷	سہدیو	सहदेव	۱۱۰	رتن جے	रणञ्जय
۹۸	برہدشو	बृहदश्व	۱۱۱	سنجی	सञ्जय
۹۹	بہاندت	भानुदत्त	۱۱۲	شاک	शाक्य
۱۰۰	سپرتیک	सुप्रतीक	۱۱۳	کرودوان	क्रोधदान
۱۰۱	مُردیو	मरुदेव	۱۱۴	اتُل	अतुल
۱۰۲	سُونچہتر	सुनक्षत्र	۱۱۵	پرسینجیت ۲	प्रसेनजित
۱۰۳	کیشی نر	केशीनर	۱۱۶	چہدرک	क्षुद्रक
۱۰۴	انتریچہ	अन्तरिक्ष	۱۱۷	کنڈک	कुण्डक
۱۰۵	سُورن	सुवर्ण	۱۱۸	سُرت	सुरथ
۱۰۶	امترجیت	अमित्रजित	۱۱۹	سُمتر	सुमित्र
۱۰۷	بریہد بسم	बृहद्भस			

شیو پران مین رت برن کو راجہ بل کا دوست بیان کیا ہی اور شنک نابہ یا کنک نابہ شاگرد
جیمن کا لکھا ہی اور جاگولک نی اسی سی جوگ شاستر سیکھا اور راجہ مرث وہی راجہ ہے
جسکی جگ کا بقیہ سامان مہاراجہ جدہشٹر نی اپنی اسمید جگ مین صرف کیا؛ اور
اہل یورپ بیان کرتی ہین کہ راجہ سُمتر نی راجہ بکرماجیت سی کچھ پیشتر انتقال کیا

چندر بنسی خاندان متعلقہ فصل ۲ باب ۱ حصہ ۲

۱	پروروا	पुरूरवा	۶	جنمیجہ پسر پور	जनमेजय
۲	آیو	आयु	۷	پرجوان	प्रचिन्वान
۳	نہکہ	नहुष	۸	پربیر	प्रवीर
۴	ییات	ययाति	۹	منسیہ	मनस्यु
۵	یوریدو انو ترنس دربی	द्रुह्यु तुर्वसु अनु यदु	۱۰	ابہید	अभयद

نمبر	نام	देवनागरी
۴۰	امبریک	अम्बरीष
۴۶	سندہ دیپ	सिन्धुद्वीप
۴۷	ایوتاش	अयुताश्व
۴۸	رت پرن	ऋतुपर्ण
۴۹	سرب کام	सर्वकाम
۵۰	سُدراس	सुदास
۵۱	کلما کہ پاد	कल्माषपाद
۵۲	اشکہ	अश्मक
۵۳	ہرکوچ	हरिकवच
۵۴	دسرتہ	दशरथ
۵۵	درلبہہ	दुलिदुह
۵۶	بشوشاہ	विश्वसाह
۵۷	کھٹوانگ	खट्वांग
۵۸	دیرگیہ باہو عرف دلیپ	दीर्घबाहु
۵۹	رگھو	रघु
۶۰	اج	अज
۶۱	دسرتہ ۲	दशरथ
۶۲	رام چندر	रामचन्द्र
۶۳	کُس	कुश
۶۴	اتیتہ	अतिथि
۶۵	نکھد	निषध
۶۶	نل	नल
۶۷	نبھہ	नभ
۶۸	پنڈریک	पुण्डरीक
۶۹	چیم دہنوان	क्षेमधन्वा
۷۰	دوارک	देवानीक
۷۱	اہنیگ	अहीनगु
۷۲	گُر	रुरु
۷۳	پارپاتر	पारियात्र
۷۴	دل	दल
۷۵	چھل	छल
۷۶	بجرنابھہ	वज्रनाभ
۷۷	اوکتھ	उक्थ
۷۸	شنکھ نابھہ	शंखनाभ
۷۹	بشوشاہ ۲	विश्वसाह
۸۰	ہرن نابھہ	हिरण्यनाभ
۸۱	پُشپ	पुष्प
۸۲	دہرو سندہ	ध्रुवसन्धि
۸۳	اپ برم	अपवर्मा
۸۴	سیگھر	शीघ्र
۸۵	مرو عرف مرتُ	मरु
۸۶	پرشو سرت	प्रसुश्रुत
۸۷	سو سندہ	सुसन्धि
۸۸	آمرش	अमर्ष
۸۹	مہاشو	महस्व
۹۰	برہد بل	बृहद्बल
۹۱	برہت سان	बृहत्क्षण
۹۲	اُرکیپ	उरुक्षेप
۹۳	بتس	वत्स
۹۴	بتس بیوہ	वत्सव्यूह

تتمہ نمبر ۱
فہرست راجاؤں کی سورج بنسی خاندان متعلقہ فصل
باب ۱ حصہ ۲

نمبر	نام	संस्कृत नाम
۱	اچھواک	इक्ष्वाकु
۲	بکشی	विकुक्षि
۳	پورنجی	पुरंजय
۴	ککاکتسہ	ककुत्स्थ
۵	انیناس	अनेना
۶	پرتہ	पृथु
۷	بس گستو	विष्वगश्व
۸	آردر	आर्द्र
۹	بہاردآردر	भाद्रआर्द्र
۱۰	جوبناس	युवनाश्व
۱۱	اوسست	श्रावस्त
۱۲	بربدش	बृहदश्व
۱۳	کبلیاس عرف دہندمار	कुवलयाश्व
۱۴	دڈہاس	दृढाश्व
۱۵	ہرجیس	हर्यश्व
۱۶	نکمبہ	निकुम्भ
۱۷	سنکہتاس	संहताश्व
۱۸	پرسین جت	प्रसेनजित
۱۹	جوبناس ۲	युवनाश्व
۲۰	ماندہاتا	मांधाता
۲۱	پرکتس یا درگندہ	पुरुकुत्स
۲۲	ترسدس	त्रसदस्यु
۲۳	ارنیہ	अनरण्य
۲۴	پرکہدس	पृषदश्व
۲۵	ہرجس ۲	हर्यश्व
۲۶	بسمان	वसुमान
۲۷	تردہنوان	त्रिधन्वा
۲۸	تریارنیہ	त्रय्यारुण
۲۹	ترشنکو عرف ست برت	त्रिशंकु
۳۰	ہرشچندر	हरिश्चंद्र
۳۱	رہتاس	रोहिताश्व
۳۲	ہاریت	हारीत
۳۳	چنچ	चञ्चु
۳۴	بجی	विजय
۳۵	رورک	रुरुक
۳۶	برک	वृक
۳۷	باہو	॥ बाहु
۳۸	سگر	सगर
۳۹	اسمنجس	असमञ्जस
۴۰	انشمان	अंशुमान
۴۱	دلیپ	॥ दिलीप
۴۲	بہاگیرتھ	भगीरथ
۴۳	شرت	श्रुत
۴۴	نابہاگ	नाभाग

ڈیڈ وارڈ تھارنٹن صاحب کمشنر قسمت جہلم بعہدۂ تحصیلداری ضلع گجرات مامور ہوا ۱۸۵۵ء
بحیندوجوہ مستعفی ہوکر متھرا مین واپس آیا ۱۸۵۶ء مین کہ سلطنت ملک اودہ منتزع ہوئی بعنایت جناب
مسٹر ونگفیلڈ صاحب کمشنر کہ جو بعد غدر چیف کمشنر ملک اودہ تھے عہدۂ تحصیلداری ضلع بہ
مین پایا ۱۸۵۷ء شروع ایام غدر مین بعد تشریف بری حکام انگریزی کہ جب مین سنے ک
تحصیل کو چھوڑا اثناے راہ مین زمیداران بیگم گنج عمری نے ہم لوگون کو گرفت
کیا اور آمادہ قتل ہوئے بمشکل اون کے ہاتھ سے جان بچی روپیہ اسباب
اون کے نذر کیا پھر لکھنؤ مین سپاہیان باغی نے عزیز او ہاکشن لڑکے میرے کو کہ جو اوس زمانہ
مین بعمر دس گیارہ سال تھا اور اب بعہدۂ مترجمی عدالت ضلع بمشاہرہ سو روپیہ مامور ہے گرفتار کر
آمادہ فساد ہوے کہ اوس دن بعنایت وکیہ شتشر وسایہ اہل قوم سکنہ کشمیری محلہ نجات ملی پھر اوسی
حالت غدر مین ہمراہ ایک قافلہ کے ارادہ متھرا جانے کا کیا اثناے راہ مین بمقام بریلی رسالہ باغی نے تمام
قافلہ کو پکڑا بمشکل وہان سے بھی رہائی پائی الغرض جو صعوبات وتکالیف کہ ایام غدر مین اوٹھا
اگر مفصل بیان کرون تو ایک دفتر چاہیے ۱۸۵۸ء مین بعد فتح لکھنؤ بعنایت جناب کرنیل ابٹ صاحب
سابق ڈپٹی کمشنر حال کمشنر قسمت لکھنؤ وبتوجہ جناب کرنیل اسٹیل صاحب ڈپٹی کمشنر
پھر بدستور عہدۂ تحصیلداری درجہ اوّل پایا چنانچہ جولائی ۱۸۶۹ء تک بعہدۂ تحصیلداری
مذکور مامور رہا بماہ اگست ۱۸۶۹ء حسب رپورٹ جناب مسٹر ڈیوس صاحب بہادر چیف کمشنر اودہ
وحال لفٹنٹ گورنر بہادر ملک پنجاب بعہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری بمشاہرہ ماہواری ممتاز ہوا
چنانچہ اب تک اسی عہدہ پر ضلع پرتاب گڈہ ملک اودہ مین مامور ہون چونکہ اس خاکسار کو
شوق مطالعہ کتب تواریخ وغیرہ اکثر دامنگیر خاطر رہا اور بوجہ متذکرۂ دیباچہ ارادہ ہوا
کہ چند اجزا درباب تاریخ ہند تحریر کرون شکر ہے اوس کریم کارساز کا کہ باوجود
کثرت کار سرکار ودیگر مشاغل دنیوی یہ کتاب بخیر وخوبی انجام کو پہنچی
سہو وخطا ملاحظہ مین آوے تو معاف بلکہ باصلاح اوسکی توجہ فرماوین کہ الانسان مرکب من
الخطا والنسیان
غرض نقشیست کز ما یادماند ٭ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ٭
از ناظرین والا ہمت سے امید رکھتا ہون کہ
مین
نوشتم صرف کردم روزگارے ٭ من نمانم این بماند یادگارے ٭ محررہ ۱۸۷۳ء

چونکہ فتح است ہمدم او وام او وکٹوریا ست	بخت و دولت ہمرکابش باشد و انجم سپاہ
ملک مغرب تا بمشرق باشدش فرمان پذیر	بحر و برش تختگاہ و تاج و چترش مہر و ماہ
سال تاریخ جلوسش با تفقد جست دل	عقل گفت او باد زیر سایۂ فضل الٰہ
مادۂ تاریخ راگیری اگر با تعمیہ	سال عیسیٰ و سنہ ہجری گردد آن بے اشتباہ

اور بوجہ برپا ہونے غدر ہندوستان کے ۱۸۵۸ء مین جنابۂ ممدوحہ نے جو عہد کہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی سے بابت ہندوستان پیشتر سے چلا آتا تھا اوسکو منسوخ فرماکر انتظام سلطنت ہندوستان کا دست مبارک اپنے مین لیا اور توجہ عطوفت آمیز نسبت بہبودی ہندوستان مبذول فرمائی اللہ تعالی ایسے بادشاہ عادل رعیت پرور کرم گستر کو اوپر رعایا و کافہ انام و خاص و عام کے سایہ افگن و ظل گستر رکھے ــــــ

خاتمہ

بندہ ہیچ میرز پنڈت کشن لال بن جناب پنڈت موتی لال صاحب عرف سکھیا بن پنڈت بلدرام بن پنڈت جنتا من رینہ بن پنڈت شنکر ناتھ بن پنڈت ہرناتھ صاحب ینہ سارسوت برہمن کشمیری اب کچھ مختصر حال اپنا گذارش کرتا ہے کہ پیدایش اس خاکسار کی بمقام مرادآباد دیھاکن سودی ۸ سمت ۱۸۸۵ مطابق ۱۱ مارچ ۱۸۲۹ء روز چارشنبہ ہوئی ۱۸۴۶ء سے بعد فراغ تحصیل علم فارسی وغیرہ چندروز تک پاس والد ماجد اپنے کہ تحصیلدار درجۂ اوّل ضلع متھرا مین تھے اور اب سرکار انگریزی سے سنو روپیہ ماہواری وظیفہ پنشن پاتے ہین کاروبار دفاتر انگریزی سے وقفیت حاصل کی جنوری ۱۸۴۵ء سے ۱۸۴۹ء تک بعہدہ سیاہہ نویسی و صدر قانونگوئی سرکار انگریزی مین مامور رہا ۱۸۵۰ء مین بعنایت ہستہ

شہر ہوئی اور پھر بھی چھ دن تک لڑائی ہوتی رہی ۱۹ ستمبر سنہ الیہ کو فوج سرکاری
قلعہ میں داخل ہو گئی اور باغی لوگ بھاگے اور بادشاہ گرفتار کیے گئے اور رنگون
بھیجے گئے اور نام و نشان سلطنت تیموریہ کا باقی نہ رہا ۱۷ جولائی سنہ الیہ کانپور
فتح ہوا نانا نے شکست کھائی ۲۴ ستمبر سنہ الیہ کو کچھ فوج سرکار جو لڑتی بھڑتی
قریب لکھنؤ پہنچ گئی تھی اس میں سے کچھ تو عالم باغ میں باہر شہر کے
رہی اور کچھ محصورین بیلی گارد سے جا ملی تجویز تھی کہ محصورین کو اپنے
ساتھ نکال لیوے لیکن باغیان نے ہر چہار طرف سے بیلی گارد کا محاصرہ
کر لیا کہ پھر نکلنا ممکن نہوا پھر ۹ نومبر کو صاحب کمانڈر انچیف بہادر
تین ہزار فوج لیکر تشریف لائے تب محصورین بیلی گارد کو نکال کر
روانہ کانپور کیا اور کچھ فوج بمقام عالم باغ چھوڑ دی اور پھر شروع
مارچ ۱۸۵۸ عیسوی میں اور فوج قریب بیس ہزار کے جانب لکھنؤ آئی
اور ادھر مہاراج جنگ بہادر وزیر نیپال مع فوج گورکھا واسطے
امداد کے آپہونچی ۶ مارچ تک خوب خوب لڑائیاں ہوئیں آخر فوج باغی نے
شکست کھائی برجیس قدر اور نانا اور بیگم مادر برجیس قدر
علاقہ نیپال میں بھاگ گئے پھر تو جابجا ہر طرف سے آواز فتح و ظفر کی
آنے لگی آج یہ مقام فتح ہوا کل دوسرے مقام سے باغی شکست کھا کر بھاگے
غرضکہ آخر سنہ ۱۸۵۹ع تک سب مطلع صاف ہو گیا اور عملداری سرکاری سابق
سے زیادہ استحکام کے ساتھ بدستور قائم ہو گئی ٭

اب اس باب کو اوپر ذکر خیر جناب ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہ
ہند و انگلینڈ دامت اقبالہا و ضاعف اجلالہا کے ختم کرتا ہوں
جنابہ ممدوحہ ۲۰ جون سنہ ۱۸۳۷ع میں مطابق ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۳ ہجری بعمر ہیژدہ سال
رونق افروز دیہیم خلافت و زیب دہ تخت سلطنت ہوئیں تاریخ جلوس میمنت مانوس یہ ہے

ملکہ بلقیس ثانی بارخ خورشید و ماہ | شد چو بر اورنگ شاہی با ہزاران عز و جاہ
ہند و سند آمد و انگلستان بزیر حکم او | شہر لندن گشت دار الملک آن گیتی پناہ

کانپور مین نانا راو دھوندوپنتھ سردار بنا یہ نانا وہ شخص ہے جسکو باجی راو
پیشوا معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشوا مذکور پنشن دار آٹھ لاکھ روپیہ
سکہ کا تھا بماہ دسمبر ۱۸۵۲ع مر گیا لیکن وہ پنشن نانا کو سرکار نے نہین دی
— یہ شخص بٹھور ضلع کانپور مین بود و باش رکھتا تھا اور اس ضلع مین
جایداد پیشوا مرحوم پر قابض تھا سرکار سے اجازت پانچ سو سوار و پیادہ
و تین ضرب توپ کی اوسکو حاصل تھی ۶ جون ۱۸۵۷ع کو کانپور مین فوج نے
بغاوت کی ۷ جون ۱۸۵۷ع کو انگریز لوگ مورچال مین محصور ہوے اور نانا و فوج باغی
نے مورچال پر گولہ زنی شروع کر دی ۲۶ جون ۱۸۵۷ع تک لڑائی ہوتی رہی لیکن
جب نانا نے عہد و پیمان محصورین سے کیا اور وہ لوگ آمادہ روانگی الہ آباد
ہوے ۲۷ جون سنہ الیہ وقت صبح کو محصورین جانب کشتیون کے روانہ ہوئے
اوسوقت دغابازی سے خلاف عہد و پیمان کے گراب اور گولہ اور گولیان انگریزون پر
برسنی شروع ہوین آخرکار سب انگریز اور میم اور بچے کچھ مارے گئے کچھ ڈوبے
کچھ مقید ہوے کہ وہ بھی پیچھے سے مارے گئے اور ایک کشتی جو
چل نکلی تھی اوس پر کچھ انگریز لوگ بھاگے اثنا ے
راہ مین اوس مین سے کچھ مارے گئے اور ڈوب گئے غرض کہ
تخمیناً سات سو انگریز زن و مرد و بچہ جو محصور ہوئے تھے اوسمین سے صرف
چار پانچ آدمی تو جان بسلامت لیگئے اور سب کے سب طعمۂ نہنگ اجل ہوے
— اور اس طرف لکھنؤ مین ۳۰ مئی ۱۸۵۷ع کو اگرچہ کچھ فوج نے بغاوت
کی اور وہ مفرور ہوگئی بعدہ چند روز شہر مین امن رہا لیکن جب اضلاع ملک
اودہ سے فوج باغی بجمعیت کثیر طرف لکھنؤ آئی تب ۳۰ جون ۱۸۵۷ع کو فوج گورہ
و جملہ حکام مقام بیلی گارد مین محصور ہوئے اور فوج باغی شہر مین گھس
آئی اور بلواے عام ہوگیا اوس طرف بمقام دہلی فوج سرکاری ہمراہی
کمانڈر انچیف ۸ جون سنہ الیہ کو پہاڑی پر مورچال اپنے قایم کئے اور بعدہ
اور مدد بھی پنجاب سے پہونچتی گئی اور اکثر لڑائیان فوج سرکاری اور باغیان
سے وقوع مین آئین ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ کو فوج سرکاری حملہ آور ہوکر داخل

مجرب کسی کو نہ دیے جاوین اور ایک ترکیب تیار کی ایسی پیدا کی گئی کہ کارتوس
دانت سے نہ کاٹا جاوے اور بغیر دانت کے کٹ جاوے لیکن بدشگونی تو ہو چکی
تھی ایسے احکام کا کچھہ اثر نہوا ——

۲۶ ماہ فروری ۱۸۵۷ء رجمنٹ ۱۹ مقام برہامپور نے ناخوشی ظاہر کی اور لینے
کارتوس سے انکار کیا اور وقت شب اپنی چھاونی سے شور و غل مچاتے
باہر نکلے آخرش بفہمایش افسران خاموش ہوئی ماہ مارچ ۱۸۵۷ء رجمنٹ مذکور
بمقام بارکپور طلب ہو کر نام اس رجمنٹ کا کاٹ دیا گیا اور ہتھیار لے لیے گئے
— یہ حال سنکر اور بھی شعلہ فساد کا بھڑکا بمقام بارکپور منگل پانڈے
سپاہی رجمنٹ ۳۴ نے اپنے افسر کو مجروح کیا اور جو سپاہی اور
افسر موجود تھے اونھون نے اوسکی گرفتاری مین کچھہ مدد نہ دی جرنیل صاحب
نے بذات خود ارادہ اوسکی گرفتاری کا کیا لیکن اوسنے اپنے آپکو بندوق سے مارا
اور ہلاک ہوا اور گرفتار کیا گیا اور ۸ ماہ اپریل ۱۸۵۷ء پھانسی دی گئی چنانچہ بحکم گورنر جنرل
سات کمپنی اس رجمنٹ کی جو وہان موجود تھین موقوف کردی گئین اور
ایشری سنگہ جمعدار اور ایک سپاہی کو پھانسی دی گئی ۲۴ اپریل کو ۸۵ نفر
سواران رسالہ سوم میرٹھہ نے کارتوس لینے سے انکار کیا کہ بعد تحقیقات کے
کورٹ مارشل سے ۹ مئی ۱۸۵۷ء کو اونکو سزا قید دی گئی ۱۰ مئی سنہ الیہ کو وقت شام چھاونی
کی فوج ہندوستانی نے بلوا کردیا چھاونی مین آگ لگادی اور میمون اور بچون کو
جو سامنے آیا قتل کیا اور یہ فوج باغی شبا شب روانہ دہلی ہوئی اور ۱۱ مئی سنہ الیہ کو
دہلی پہونچکر وہان کی فوج ہندوستانی سے شامل ہوگئی اور وہان بھی یہی
حال کیا اور بہادر شاہ شاہ دہلی کو اپنا بادشاہ مقرر کیا اور لوٹ مار
شروع ہوگئی پھر تو جابجا فوج ہندوستانی نے بغاوت اختیار کرلی
چھاونیان جلادین خزانے لوٹ لیے جیلخانے توڑ دیے ڈاکہ زنی ہونے لگی
جسنے جسکو چاہا مار ڈالا لکھنو مین برجیس قدر کو گدی پر بٹھایا
فرخ آباد مین تفضل حسین خان بریلی مین خان بہادر خان
سردار مقرر ہوئے جھانسی مین رانی صاحبہ نے پھر اپنی حکومت قایم کرلی

کیا اور بادشاہ کو کلکتہ بھیجدیا بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اونکی پنشن مقرر کردی
۱۸۵۷ء میں ہندوستان مین ایسا غدر برپا ہوا کہ فوج ہندوستانی خود
سرکار انگریزی باغی ہوگئی اور بعض جگہ رعایا نے بھی بلوہ کردیا جابجا سنّے راجا نواب
ہوگئے لوٹ مار جاری ہوئی ہزارہا آدمی قتل ہوئے شور محشر برپا ہوگیا
اوائل مین علامت اس مفسدہ کی یہ ظاہر ہوئی کہ مختلف مقامات پر چھاونیات
سرکار مین آگ لگنی شروع ہوئی بعدہ تمام اضلاع فرخ آباد گورگانوہ
باندا دہلی وغیرہ اور ملک اودہ و روہیلکھند مین چپاتیان تقسیم ہوئین
یہ کام معرفت چوکیداران دیہات انعام پایا چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر
اپنے قریب کے گاؤن مین جاتا اور وہ روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا
کہ پانچ چھ روٹیان اور بناکر چوکیداران دیہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر
یہی طریقہ تقسیم بہ دیہات دیگر بتلا دینا چنانچہ یہ روٹیان ایسی تقسیم ہوئین
کہ قیاس سے باہر ہے ہر چند تحقیقات کی گئی لیکن یہ ثابت نہ ہوا کہ ابتدا اسکی
کہان سے اور کسطرح ہوئی ؛
ادھر معاملہ کارتوس کا پیش ہوا کہ ایک نئی قسم کا رائفل جسکی گولی دور رس
تھی فوج کے لیئے ولایت سے منگایا گیا تھا اور اوس رائفل کے چلانے کی ترکیب مین
لکھا تھا کہ کارتوس اسکا چکنا کیا جاوے چنانچہ ایسے کارتوس مجرب بذریعہ
ٹھیکہ داران بمقام دمدم سرکار نے بنوانے شروع کیے ایکروز ایک خلاصی نے
ایک سپاہی برہمن سے لوٹا پانی کا مانگا سپاہی نے انکار کیا خلاصی نے جواب دیا
کہ لوٹا دینے مین بخیال ذات کے انکار کرتے ہو اور جب سور اور گائے کی چربی لگے
کارتوس دانت سے کاٹوگے تو ذات کہان باقی رہیگی بس اوسوقت سے یہ امر
مشہور ہونے لگا کہ اب کارتوسون مین چربی گائے اور سور کی لگائی جاتی ہے اور
ارادہ سرکار کا ایمان بگاڑنے کا ہے چنانچہ اس افواہ کی رپوٹ آخر جنوری ۱۸۵۷ء
مین کمانڈنگ افسر کو کی گئی اور پھر اطلاع اسکی گورنر جنرل بہادر کو دی گئی کہ
فوج نسبت اس کارتوس کے شبہہ کرتی ہے موم اور تیل لگانے کی اجازت
دیجاوے اس خبر کے پہونچتے ہی سرکار نے منظور فرمایا اور حکم دیا کہ کارتوس

اجیان مجروح کو مار ڈالا جب یہ خبر لاہور مین پہونچی کچھ فوج بہ تحت حکم
شیر سنگھ روانہ ملتان ہوئی اور نیز دیگر افواج انگریزی کو حکم روانگی ہوا
لی جیند اکنور واسطے مقیدی قلعہ چنار گڈھ کے بنارس مین بھیجدی گئی
ا جون ۱۸۴۸ع کو متصل ڈیرہ کا اسمٰعیل خان فوج سرکاری اور مولراج سے مقابلہ ہوا
ملتانیون نے شکست کھائی اور بھی چند لڑائیان ہوئین اور ملتانی شکست
کھاتے رہے اس عرصہ مین اور فوج سرکاری پہونچ گئی اور آمادہ قلعہ گیری ہوئی
لیکن اس عرصہ مین چتر سنگھ ہزارہ مین باغی ہوگیا شیر سنگھ بیٹا
اوسکا ہزارہ چلا گیا اور چھوٹے چھوٹے راجہ بھی باغی ہوگئے پنجاب مین غدر ہوگیا
آخرش جب اور فوج سرکاری فراہم ہوگئی تب پھر لڑائی شروع ہوئی اور قلعہ پر
حملہ کرنا تجویز ہوا لیکن ۲۲ جنوری ۱۸۴۹ع کو مولراج خود قلعہ چھوڑ کر حاضر ہوگیا
کہ مقید کیا گیا اور فوج سرکاری واسطے تنبیہ شیر سنگھ روانہ ہوئی اور
بمقام رام نگر شاہ دولہ پور اور چیلیان معرکہ سخت وقوع مین آئے
اور فوج سرکاری فتحیاب ہوئی کہ آخر مین بمقام گجرات سکھون نے
شکست فاش کھائی اور بھاگ گئے ۱۴ مارچ ۱۸۴۹ع کو چتر سنگھ شیر سنگھ بھی
حاضر ہوئے اور ہتیار حوالہ سرکار کر دئے اور جا بجا امن امان ہوگیا۔
۲۹ مارچ ۱۸۴۹ع کو گورنر جنرل نے حکم ضبطی پنجاب کا نافذ فرمایا اور راجہ دلیپ سنگھ
کے واسطے پانچ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن مقرر ہوا اور اجازت فرخ آباد مین
رہنے کی ملی مولراج دریائے شور گیا شیر سنگھ چتر سنگھ کلکتہ مین
نظر بند کئے گئے اور ہیرا کوہ نور جو رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع سے
لے لیا تھا بخدمت ملکہ معظمہ بھیجا گیا اور اب عملداری سرکار پنجاب مین
قایم ہوگئی ۔ سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مین بمقام رنگون کچھ فساد برپا ہوا کہ
فوج سرکاری روانہ ہوئی اور ماہ اپریل ۱۸۵۲ع مرتبان فتح کیا گیا اور رنگون
بھی لے لیا اور سوائے اسکے چند لڑائیان ہوئین اور سرکار فتحیاب ہوئی
لیکن پھر راجہ برہما سے سلسلہ اتحاد جاری ہوگیا ۔
بماہ فروری سنہ ۱۸۵۶ بوجہ بے انتظامی ملک اودہ کے سرکار نے ملک اودہ پر قبضہ اپنا

دوسری شکست متصل لدھیانہ
ون پر حملہ کیا اور شکست دی
ام علی وال دی گئی؛
فیروری ۱۸۴۶ء کو فوج سرکاری نے سکھون پر پھر حملہ کیا اور طرفین سے
وب لڑائی ہوئی اور فوج سکھ ہزیمت پاکر بھاگی بعد اس لڑائی کے فوج سرکاری
دریاے ستلج عبور کر کے طرف لاہور روانہ ہوئی بمقام قصور
راجہ گلاب سنگھ بخدمت گورنر جنرل حاضر ہوا اور مقام للیانی مین
مہاراج دلیپ سنگھ کو بھی حاضر کیا ۲۰ فروری ۱۸۴۶ء کو فوج سرکاری داخل
لاہور ہوئی اور ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو دربار عام مین عہدنامہ جدید تحریر ہوا اسکے رو سے
علاقجات این روے ستلج مع دوآبہ جلندھر داخل عملداری سرکار ہوے
پچاس لاکھ روپیہ مہاراج نے بابت خرچ لڑائی نقد دیا اور ایک کروڑ
کے عوض علاقہ جموں و کشمیر حوالہ کیا سرکار نے علاقہ مذکور راجہ گلاب سنگھ کو
واپس فرمایا اور جب وزیر لال سنگھ کی سازش و اغوا نسبت
امام الدین صوبہ دار کشمیر وقت قبضہ کرنے مہاراجہ گلاب سنگھ
کے کشمیر پر ثابت ہوئی تو لال سنگھ قید کیا گیا اور رانی چندا
مادر دلیپ سنگھ کے واسطے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ گزارہ
مقرر ہوا لیکن وہ خفیہ آمادہ فساد رہی آخرش بمقام شیخوپور نظربند کی گئی؛
آخر ۱۸۴۷ء مین دیوان مولراج ناظم ملتان نے استعفا دیا
کہ وہ منظور ہوا اگنیو صاحب و انڈرسن صاحب مع فوج و توپخانہ
واسطے مقرر کرنے سردار کاہن سنگھ ناظم جدید کے روانہ ملتان ہوئے
۱۹ اپریل ۱۸۴۸ء مین جب صاحبان موصوف بعد ملاحظہ قلعہ و سپردگی
اوسکے سردار کاہن سنگھ کو قلعہ سے باہر نکلنے لگے تو کسی سپاہی
اول اگنیو صاحب کو تلوار و برچھی سے زخمی کیا دوسرے
انڈرسن صاحب کو مجروح کیا مجروحین اپنے اپنے خیمون مین لا
دوسرے روز قلعہ سے گولہ اندازی شروع ہوئی اور شام تک انگریزی فو
سب سپاہی مولراج سے جا ملے ۲۱ شہر مذکور کو فوج مولراج نے قلعہ سے نکل

١٨٤٢ء مین جب دوبارہ فوج سرکاری پشاور سے جانب کابل روانہ ہوئی
اثناے راہ مین اکبر خان سے لڑائی ہوئی لیکن اوسکی کچھہ پیش نہ گئی اور
فوج سرکاری کابل مین داخل ہوگئی شاہ شجاع تو پیشتر سے اپنے بیٹے
کے ہاتھہ سے مارا گیا تھا فوج سرکاری قیدیان اپنے کو چھوڑاکر فیروزپور
چلی آئی اور دوست محمد خان کو بھی چھوڑ دیا سرکار کا اس لڑائی
مین سترہ کرور روپیہ خرچ ہوا۔

١٨٤٣ء مین بلوچون نے بلوہ کیا اور نپیر صاحب سے حیدرآباد
تین کوس کے فاصلہ پر امیران سندھ کی فوج سے ہنگامہ کارزار گرم ہوا امیرون
کی فوج نے شکست کھائی دشمن کے پانچ ہزار آدمی کام آئے تب امیران سندھ
نپیر صاحب کے پاس حاضر ہوئے بعدہ صاحب موصوف نے امیر
شیرپور کو شکست دی اور امرکوٹ کے قلعہ کو فتح کیا اسی عرصہ مین
گوالیار مین جنکوجی لاولد مرا اور اوسکی رانی نے جیاجی نامے
طفل ہفت سالہ کو جو اوسکا رشتہ دار تھا گود لیکر مسند نشین کیا
اسمین باہم سرداران کے ناچاقی عمل مین آئی اور باہم لڑ کر آخر الامر دادا خاصکی
قید ہوا اور بابو سیتو لیا دیوان مقرر کیا گیا اسی عرصہ مین لٹ گورنر جنرل
باظہار حفاظت مہاراج کی طرف گوالیار کو روانہ ہوا اور فوج سیندھیا سے
خوب معرکہ جدال و قتال گرم ہوا فوج سیندھیا نے شکست کھائی اور فوج
انگریزی ٥ جنوری ١٨٤٤ء مین داخل گوالیار ہوئی اور عہدنامہ جدید تحریر ہوا
کہ تا بلوغ راجہ انتظام ریاست بصلاح رزیڈنٹ ہوا کرے اور فوج کنٹنجنٹ
ایزاد کیجاے اور واسطے مصارف اوسکے کچھہ پرگنہ سپرد سرکار کیا جاے اور اس
ریاست مین نو ہزار فوج اور ٣٢ ضرب توپ سے زیادہ نہ رہے

١٨٤٥ء مین بمقام لاہور جبکہ دلیپ سنگھہ نابالغ مسند نشین تھا فوج سکھہ
عملداری سرکار پر یورش کی ١٣ دسمبر سنہ مذکور کو گورنر جنرل نے بھی اشتہار
لڑائی کا جاری فرمایا اور میدان مدکی مین فوجون سے معرکہ جدال و قتال
گرم رہا آخرکار سرکار انگریزی فتحیاب ہوئی بعدہ انگریزی فوج نے بمقام فیروز شہر

۱۸۲۶ء مین بھرت پور فتح کیا گیا اور درجن سال مقید ہوا جسکا مفصل ذکر تذکرۂ ریاست بھرت پور مین درج ہے ۱۸۳۷ء مین نصیر الدین حیدر مر گیا غازی الدین حیدر کی بی بی نے منا جان کو مسند نشین کیا لیکن رزیڈنٹ نے بیگم اور منا جان کو قید کر کے چنار گڈھ بھیجدیا اور نصیر الدولہ کو محمد علی شاہ کے نام سے مسند نشین کردیا۔ اسی عرصہ مین ستارہ کے راجہ نے سر شورش اوٹھایا لیکن سرکار نے اوسکو قید کر کے بنارس بھیجدیا اور بجاے اوسکے اوسکے بھائی کو مسند نشین کیا۔ شاہ شجاع الملک پوتا احمد شاہ درانی کہ جو بادشاہ افغانستان کا تھا اوسکو اوسکے بھائی محمود نے وہان سے نکال دیا تھا اور شجاع الملک چند روز لاہور مین رنجیت سنگہ کے یہان مقید رہا اور وہ مشہور ہیرا کوہ نور رنجیت نے اوس سے لے لیا۔ بعدہ شاہ موصوف ۱۸۳۹ء مین عملداری سرکار مین آکر پناہ گیر ہوا اودھر محمود نے فتح خان وزیر اپنے کو مار ڈالا دوست محمد خان پسر وزیر متوفی نے بادشاہ کو تخت سے اوتار کر کابل پر اپنا قبضہ کیا محمود ہرات چلا گیا اور بعد اوسکے اوسکا لڑکا کامران وہان کا بادشاہ ہوا اودھر سرکار نے شاہ شجاع الملک کی طرفداری کی:

۱۸۳۹ء مین فوج سرکاری جانب کابل روانہ ہوئی اور قندھار پہونچکر شاہ موصوف کو تخت نشین کیا اور وہان سے شاہ موصوف داخل کابل ہوئے دوست محمد خان بھاگ گیا اور جب حاضر آیا طرف کلکتہ نظر بند کر کے بھیجدیا گیا اور فوج سرکاری کچھ جانب ہندوستان واپس آئی اور کچھ فوج واسطے انتظام ملک کے وہان رکھ لی گئی لیکن اس عرصہ مین جو چند امور خلاف تہذیب افسران انگریزی سے نسبت سکنائے اوس ملک کے وقوع مین آئے تو ۱۸۴۱ء مین ایک صورت بلوہ کی پیدا ہو گئی فوج سرکاری کے بہت لوگ مارے گئے اور کچھ مقید ہوئے اور کچھ جابجا ... آکر ... اکثر برف سے ضائع ہوئے۔

مکاولی پور فوج سرکاری اور نیپالی سے ظہور مین آیا اور نیپالیون نے
شکست کھائی اور پھر صلحنامہ دربار نیپال سے ہوگیا اس صلحنامہ کے
رو سے کالی ندی نیپال کی حد مغربی قرار پائی اور راجہ سکم کا
علاقہ جو نیپالیون نے مشرق مین دبالیا تھا واپس کردیا اور کھٹمنڈو
مین ایک رزیدنٹ سرکاری رہنے لگا —

۱۸۱۷ء مین پھر پیشوا وغیرہ نے سر اوٹھایا اور سرکار انگریزی نے
بھی اپنی فوج کو جابجا فراہم اور تیار کیا اور جابجا لڑائیان ہوئین ۱۸۱۸ء
مین پیشوا شکست کھا کر آٹھ لاکھ روپیہ کی پنشن قبول کرکے
ملک سے دست بردار ہوا اور بٹھور مین سکونت اختیار کی اور
اسی عرصہ مین راجہ ناگپور سے لڑائی ہوئی اور راجہ نے شکست کھائی
لیکن رزیدنٹ نے پھر آپا صاحب کو مسند نشین ناگپور کیا لیکن وہ
شرارت سے باز نہ آیا چنانچہ سرکار نے بجاے اوسکے اوسکے پوتے
رگھوجی بھوسلا کو مسند نشین فرمایا؛

۱۸۱۹ء مین بعد وفات جسونت راؤ کے اوسکی فوج نے اوسکے لڑکے
نابالغ کے نام سے لڑائی شروع کردی لیکن سرکار نے ایسا پسپا کیا
کہ اونھون نے صلحنامہ تحریر کردیا؛

اجمیر بھی بقبضہ سرکار آگیا اور کچھ اور گجرات اور راجپوتانہ کے
سب راجہ مطیع و فرمان بردار ہوگئے اور امیر خان نے بھی جسکے جانشین
اب نواب ٹونک ہین عہدنامہ لکھدیا؛

۱۸۲۳ء مین برہما والے یورش کرنے لگے؛

۱۸۲۴ء مین سرکار نے فوج کشی کی اور علاقہ آسام مین اپنا دخل
کرلیا اور کچھ فوج نے اراکان پر قبضہ کیا اور باقی فوج رنگون جا پہنچی
اور جب فوج سرکاری آگے بڑھی تو ہر ایک معرکہ مین برہما والون
کو شکست دی آخرش راجہ نے گھبراکر صلح کرلی اور آسام اراکان
اور مرتبان کا بالکل علاقہ تفویض سرکار کردیا؛

مخالف باقی رہا تھا اور لوٹ مار کرتا پھرتا تھا اوسپر بھی سرکار انگریزی نے فوج کشی کی اور قلعہ ٹونک کو فتح کیا لیکن پھر شکست کھائی اسوجہ سے حوصلہ ہولکر کا بڑھ گیا اور جاکر محاصرہ دہلی کا کیا لیکن شکست کھاکر واپس آئے پھر ہلکر سے ڈیگ مین ایک لڑائی ہوئی وہان بھی مرہٹون نے شکست کھائی بعدہ متصل فتح آباد ایک معرکہ جدال و قتال کا ظہور مین آیا ہلکر پاس رنجیت سنگھ والی بھرت پور پناہ گزین ہوا لارڈلیک نے بھرت پور کا محاصرہ کیا اور چار مرتبہ قلعہ پر حملہ آور ہوئے لیکن کچھہ نہوا آخرالامر راجہ نے ہلکر کو جواب دیا اور لیک صاحب سے راجہ نے صلح کرلی :

پھر ہلکر سے بھی پنجاب مین جہان وہ سکھون سے مدد لینے گیا تھا عہدنامہ سرکار انگریزی سے ہوگیا ۱۸۰۷ء مین پنجاب مین رنجیت سنگھ سکھون کا راجہ بن بیٹھا اور ہر طرف سے ملک دبانا شروع کیا ۱۸۰۹ء مین رنجیت سنگھ سے صلحنامہ ہوگیا اور دریاے ستلج سرحد ملک قرار دی گئی ۱۸۱۲ء مین کالنجر فتح کیا گیا :

۱۸۱۴ء مین سعادت علی خان فوت ہوا غازی الدین حیدر ازجانب سرکار مسند نشین اودہ کیا گیا :

اور اسی سنہ مین فوج سرکاری واسطے تدارک نیپالیون کے سہارنپور دہرہ دون کو روانہ ہوئی اور وہان سے اڈھائی کوس کے فاصلہ پر قلعہ کلنگا پر حملہ کیا اور خالی کرالیا اور سواے اسکے جو حملے جانب سرمور اور گورکھہ پور اور بتیا کی جانب سے ہوئے اون سے کچھہ فایدہ نہوا لیکن براہ کماؤن کے الموڑے کا قلعہ نیپالیون سے خالی کرالیا گیا بعدہ ہنڈور کی دارالحکومت مالاگڈہ کو نیپالیون خالی کرالیا گیا نیپالیون کی عملداری اوسوقت کوٹ کانگڑہ تک پہنچ گئی تھی راجہ رام سنگھ والی مالاگڈہ ہمراہ فوج سرکاری تھا ۱۸۱۵ء مین سرکار نے رام گڈہ پر بھی قبضہ کرلیا اور بعدہ ریلا و دیوتھل بھی بقبضہ سرکار آگئے ازان بعد ایک بڑا معرکہ متصل

۱۸۰۱ سنہ مین نواب سعادت علی خان مسند نشین اودہ سے خرچ
فوج کا ادا نہو سکا تب سرکار نے اوسکے عوض ملک دوآب وروہیلکھنڈ اوس سے
لیکر اپنے علاقہ مین شامل کیا اور اسی انتظام مین نواب فرخ آباد کو بھی
پنشن سرکار سے مقرر ہو گئی

۱۸۰۲ سنہ ع تک پیشوا اطاعت سرکار انگریزی سے منحرف رہتا تھا لیکن جب
جسونت راو ہلکر نے اوسپر حملہ کیا اوسوقت مضطرب ہوکر پیشوا نے
عہدنامہ سرکار انگریزی کو لکھدیا اوّل اگرچہ پیشوا ہلکر سے شکست کھاکر
بھاگا اور پاس انگریزون کے پناہ لی لیکن فوج سرکار نے پھر اوسکو پونا
مین پہونچا دیا ہلکر موقع وقت دیکھکر اپنے ملک کو واپس گیا یہ معاملہ سنہ ۱۸۰۳ع کا ہے
سنہ ۱۸۰۳ ع مین سرکار انگریزی نے سیندھیا سردار اور راگھوجی
بہونسلہ راجہ برار ناگپور پر فوج کشی کی دکن مین جب احمد نگر
فوج سرکاری کے قبضہ مین آگیا تو گوداوری کے اوسپار سیندھیا کا
بالکل عمل جاتا رہا اور بہروچ کو بھی سرکار نے لے لیا اور ادھر لارڈ لیک
نے قنوج سے چلکر فوج سیندھیا کو بمقام علی گدہ شکست دی
اور وہان سے دہلی پہونچے اور وہان بھی سیندھیا نے شکست فاش کھائی
اور بعد فتح دہلی لارڈ لیک نے شاہ عالم بادشاہ سے جو برائے نام بادشاہ رکھا تھا
ملاقات کی اور وہان سے روانہ ہوکر آگرہ مرہٹون سے لے لیا اودھر دکن مین
بعد لینے احمد نگر کے اسائی کے میدان مین مرہٹون کو شکست دی
اور برہانپور اور اسیر گدہ کے قلعے لیے اور پھر بعد فتح ارگانو
کے گاولگدہ کے قلعہ کو لیکر راجہ ناگپور کے بھی ہوش اوڑ گئے آخر کار راجہ ناگپور
نے علاقہ کٹک کو دے کر سرکار سے صلح کر لی اور پھر سیندھیا نے بھی
احمد نگر بہروچ دیکر عہدنامہ لکھدیا

اور چونکہ پیشوا کا بوندیل کھنڈ پر دعوی تھا اسلیے سرکار نے جو علاقہ
اوسکا دکن اور گجرات مین فتح کیا تھا بعوض بندیل کھنڈ اوسے واپس کیا
سنہ ۱۸۰۴ عیسوی مین کہ صرف جسونت راو ہلکر راجہ اندور

سیھاجی اوسکے کو مسند نشین کیا ؛

۱۷۸۵ء مین لارڈ ہستینگس مستعفی ہوکر ولایت چلا گیا۔

۱۷۸۶ء مین لارڈ کارنوالیس گورنر جنرل مقرر ہوا ؛

۱۷۸۹ء مین ٹیپو نے راجہ ٹراونکور کے ملک پر یورش کی لارڈ کارنوالیس نے نواب نظام الملک والی حیدرآباد اور پیشوا سے اقرار امداد لیکر فوج کشی کی اور لڑائی شروع ہوگئی اور ٹیپو کے کئی قلعہ فتح ہوئے اور فوج سرکاری بڑھتی گئی ؛

۱۷۹۲ء مین ٹیپو کی دار الخلافت سرنگ پٹن مین فوج سرکار انگریزی داخل ہوگئی آخر الامر ٹیپو نے نصف ملک انگریزون اور نواب نظام الملک اور مرہٹون کو دیدیا اور صلحنامہ لکھدیا انگریزون کے حصہ مین ملبار کورگ و ڈنڈیگل اور بارہ محال آئے ؛

۱۷۹۵ء مین محمد علی نواب کرناٹک مرا اور بیٹا اوسکا عمدة الامرا مسند نشین ہوا ۱۷۹۷ء مین آصف الدولہ کا انتقال ہوا اور وزیر علی گدی پر بیٹھا لیکن سرکار انگریزی نے سعادت علی خان کو گدی پر بٹھایا اوسنے الہ آباد کا قلعہ حوالہ سرکار انگریزی کیا آخر ۱۷۹۸ء مین ٹیپو پر بوجہ اوسکی بدعہدی کے فوج کشی سرکار انگریزی ہوئی ؛ اور معرکہ جدال وقتال گرم ہوکر سرنگ پٹن مفتوح ہوا اور ٹیپو مارا گیا اور ۴ مئی ۱۷۹۹ء کو نشان انگریزی قلعہ پر نصب کردیا گیا ٹیپو کی صرف لاش ملی اور عورات واطفال ٹیپو حاضر ہوئین ۹۲۹ ضرب توپ اور ایک لاکھ بندوق اور قریب ایک کرور روپیہ کے نقد وجواہر انگریزون کے ہاتھ آیا بعدہ ریاست میسور وہین کے راجہ قدیم کے حوالہ کی گئی مگر جو ملک کہ حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے نئے فتح کیے تھے وہ اپنے پاس سرکار انگریزی نے رکھے تلجاجی راجہ تنجور لاولد مر گیا سرکار نے سربوجی پسر متبنی اوسکے کو مسند نشین کیا اور خدمت دیوانی و فوجداری اپنے اختیار مین رکھی اور بعد وفات نواب سورت یہی حال وہان کا ہوا اور یہی معاملہ کرناٹک بعد مرنے عمدة الامرا کے ظہور مین آیا ؛

رانی کے لڑکا پیدا ہونے کی خبر سنکر توڑکر گجرات کی طرف بھاگ گیا ۱۷۷۶ء سے لغایت ۱۷۷۹ء باہم پیشوا اور رگھوناتھ راؤ اور سیندھیا اور انگریزون کی فوج کشی ہوتی رہی اور صلحنامہ تحریر ہوئے ؛

۱۷۸۰ء مین پھر لڑائی شروع ہوئی فوج انگریزی نے احمدآباد مین اپنا دخل کرلیا اور سیندھیا و ہلکر کو بھی اوس فوج نے شکست دی اور ادھر ہمون کو گوہد سے جو رانا کے علاقہ مین تھا نکال دیا اور قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا اور بہ رہبری ایک چور کے پگڈنڈی کی راہ پہاڑ پہ چڑھ کر اور سیڑھیان لگا داخل قلعہ ہوئے اوسوقت فوج انگریزی نے بسین کو جاکر لے لیا اور فوج نے کنکن مین پیشوا کو شکست دی اور اس طرف بنگالہ کی فوج نے سرونج مین سیندھیا کو ہزیمت دی آخرکار سیندھیا سے اس شرط پر صلح ہوئی کہ بجز اوس علاقہ کے جو گوہد کے رانا کو دیا گیا ہے باقی جو کچھ جمنا پار انگریزون کے قبضہ مین آگیا ہے سب مہاراج سیندھیا کو واپس دیا جاوے اور پیشوا سے اس شرط پر صلح کیجاوے کہ جو کچھ انگریزون نے پورندر مین صلحنامہ لکھے جانے کے بعد ملک فتح کیا ہے سب مع بسین پیشوا کو پھیر دیا جاوے اور پیشوا حیدر علی سے اون علاقون کو جو اوسنے کرناٹک مین دبائے ہین انگریزون کو دلوادے اور بھروچ سیندھیا کے قبضہ مین رہے اور رگھوناتھ راؤ عملداری سیندھیا مین رہے تو تین لاکھ روپیہ سالیانہ پیشوا سے مددمعاش پایا کرے یہ معاملہ ۱۷۸۲ء کا ہے ؛

۱۷۸۰ء مین حیدر علی نے پھر غدر مچادیا اور ساتھہ سرکار انگریزی کے خوب خوب لڑائیان لڑا یکم جولائی ۱۷۸۱ء فوج انگریزی نے اوسکو ایسی شکست دی کہ دس ہزار آدمی مارے گئے بماہ دسمبر حیدر علی نے انتقال کیا ٹیپو بیٹا اوسکا مسندنشین ہوا ؛

۱۷۸۱ء مین لارڈ ہسٹینگس اور چیت سنگہ راجہ بنارس سے لڑائی ہوئی راجہ بھاگ گیا اور لارڈ موصوف نے بابو مہیپ نراین سنگہ

دیوان ننجی راج کی فوج مین رہتے رہتے اسقدر بڑھا کہ وہان کے راجہ کے لیئے
تو پنشن مقرر کردی اور آپ تمام ملک کا مالک بن بیٹھا؛
سنہ ۱۷۶۷ع مین نظام علی نے بشمول فوج انگریزی حیدر علی پر حملہ کیا
حیدر علی شکست کھا کر نظام علی سے جا ملا اور پھر دونون نے
متفق ہوکر انگریزون سے مقابلہ کیا لیکن انگریزون نے شکست دی آخر الامر
نظام علی نے تو کچھ دیکر انگریزون سے صلح کرلی اور حیدر علی پھر لڑتا رہا
سنہ ۱۷۶۹ع مین انگریزون سے اور حیدر علی سے بھی صلح ہوگئی
سنہ ۱۷۷۰ع مین بعد وفات سیف الدولہ کے اوسکا بھائی مبارک الدولہ
بنگالہ کا صوبہ دار ہوا سنہ ۱۷۷۳ع مین پارلیمنٹ انگلستان سے
یہ تجویز ہوئی کہ واسطے ہندوستان کے ایک گورنر جنرل مقرر ہو
اور اوسکے ساتھ ایک کونسل رہے اور ایک عدالت سوپریم کورٹ
مقرر کیجاے جب شاہ عالم بادشاہ کا دل پھر دہلی مین تخت نشینی
کے لیئے مائل ہوا تب بادشاہ نے تکاجی ہلکر اور مہاجی سیندھیا سے
پیام امداد کیا جب مرہٹون نے سنہ ۱۷۷۱ع مین بادشاہ کو دہلی مین
پہونچا پھر تخت نشین کیا اور الہ آباد اور کوڑی کا علاقہ زبردستی
اپنے نام لکھا لیا تب انگریزون نے علاقہ الہ آباد اور کوڑی کا ضبط کرکے
بعوض پچاس لاکھ روپیہ کے شجاع الدولہ کے ہاتھ فروخت کر ڈالا
سنہ ۱۷۷۴ع مین شجاع الدولہ نے انگریزون کو چالیس لاکھ روپیہ نقد دیکر
روہیلون پر چڑھائی کی اور اونکو شکست دیکر پریشان کرادیا روہیلون کے
سردارون مین سے صرف ایک فیض اللہ خان بچ رہا تھا اوسکے لیئے
پندرہ لاکھ روپیہ کی جاگیر مقرر کردی
سنہ ۱۷۷۵ع مین شجاع الدولہ نے انتقال کیا اور آصف الدولہ بیٹا اوسکا
مسند نشین ہوا اوس سے علاقہ بنارس کا انگریزون نے لیا
بعد وفات بالاجی راو پیشوا کے اوسکے بھائی رگھوناتھ راو
نے اوسکے بیٹے نارائن راو پیشوا کو مار ڈالا اور جب نارائن راو کی

چنانچہ بکسر مین شجاع الدولہ سے ایک اچھی لڑائی ہوئی نواب شجاع الدولہ
شکست کھا کر بھاگ گئے

سنہ ۱۷۶۳ عیسوی مین انگلستان اور فرانسیس کے درمیان جب صلح ہوئی تو یہ شرط
قرار پائی کہ سنہ ۱۷۴۹ مین جسقدر فرانسیسون کی کوٹھیان ہندوستان مین
تھین وہ سب اونکے حوالہ کردی جاوین لیکن وہ صوبہ دار بنگالہ کے علاقہ مین
نہ فوج رکھنے پاوین اور نہ کوئی قلعہ بنانے پاوین سنہ ۱۷۶۵ع مین میر جعفر مر گیا
انگریزون نے نجم الدولہ بھائی اوسکے کو مسند نشین کیا اسی سال مین
شجاع الدولہ نے کوڑے جہان آباد مین شکست کھائی اور پھر
انگریزون نے علاقہ الہ آباد اور کوڑے کا بھی اپنے قبضہ مین کرکے
صلح کرلی اور چونکہ بنارس کا راجہ بلونت سنگھ بکسر کی لڑائی مین
انگریزون کا طرفدار رہا اسلئے اونھون نے صلحنامہ مین یہ بھی لکھوالیا کہ شجاع الدولہ
بلونت سنگھ کو کسی طرح کی اذیت نہ پہونچاوے اور اسی زمانہ مین فرمان
دیوانی بنگالہ بہار اوڈیسہ کا بادشاہ سے بنام کمپنی حاصل کیا نظامت
نجم الدولہ کے حصہ مین رہی لیکن اوس سے یہ عہد و پیمان کرالیا کہ بجز پچاس لاکھ
روپیہ سالیانہ کے اور کچھ سرکار ملک سے نہ رکھے بلکہ کل سب کام انگریزون
کے ہاتھ مین رہے:

سنہ ۱۷۶۶ مین نجم الدولہ مر گیا اور اوسکا بھائی سیف الدولہ مسند نشین ہوا
نظام علی صوبہ دار دکن نے جو سنہ ۱۷۶۱ مین اپنے بھائی صلابت جنگ کو
گرفتار کرکے مسند نشین ہوا تھا علاقہ کرناٹک پر چڑھائی کی مگر انگریزی فوج
جو بکمک محمد علی آئی تھی دیکھکر واپس آیا کلائیو نے بادشاہ سے عرض
کرکے محمد علی کو کرناٹک کی علیحدہ سند دلوادی یعنی گنٹور کے سوا شمالی
سرکار گنجام بچکاپٹن راجمندری مچھلی بندر گنٹور کی
سند اپنی سرکار کمپنی کے نام لکھالی اسی زمانہ مین حیدر علی میسور کا
حاکم تھا جسکا باپ ریاست مین نواب سرہی کے رتبہ پیادگی سے منصب
فوجداری پر پہونچ گیا تھا اور حیدر علی اپنی شجاعت سے ریاست میسور مین

اور میر جعفر بنگالہ کا نواب ہوا ؎
۱۷۵۸ء مین انگریزون نے فراسیس سے موسلی پٹن چھین لیا
اور دکن کے صوبہ دار صلابت جنگ سے اوسکی اور کئی ضلعون کی اپنے
نام سند لکھوالی ؎
۱۷۵۹ء مین دلّی کے شہزادۂ عالی گہر نے اپنے والد بادشاہ عالمگیر ثانی
سے ناراض ہوکر زمانۂ ولی عہدی مین باغواے صوبہ دار اودہ کے بہار پر
فوج کشی کی لیکن کلائیو میر جعفر کی مدد کو آپہونچا اور ولی عہد کو
واپس آنا پڑا بادشاہ نے جو زمینداری کمپنی کو دی تھی اوسکی مالگزاری تین لاکھ
روپیہ کی جگت سیٹھہ کی سفارش سے کلائیو صاحب کو بطور
جاگیر عطا فرمائی ؎
۱۷۶۰ء عیسوی مین کلائیو انگلستان کو چلا گیا۔
عالی گہر بعد مارے جانے اپنے والد عالمگیر ثانی کے بادشاہ ہوا
اور اپنا لقب شاہ عالم رکھا اور پھر بہار پر عزیمت کی اور پٹنہ کے
متصل لڑائی ہوئی لیکن انگریزون نے پھر اوسکو شکست دی قاسم علیخان
میر جعفر کے داماد کی نیّت مین فساد آیا اوسنے انگریزون سے سازش کی
اور اسی عرصہ مین قاسم علیخان نے بادشاہ سے بھی چوبیس لاکھ
سالانہ دینے کا اقرار کرکے سند صوبہ داری حاصل کرلی۔ اسلیے
میر جعفر جان بچاکر کلکتہ کو چلا گیا اور قاسم علیخان تخت پر بیٹھا
لیکن جب قاسم علیخان نے چاہا کہ انگریزون کے سوداگری کے حقوق کو
ضبط کرے اور مستعد بمقابلہ ہوا تب اونھون نے اوسکی معزولی اور میر جعفر کی
بحالی کا اشتہار دیا ۲۴ جولائی ۱۷۶۳ء کو انگریزی فوج مرشد آباد مین داخل ہوئی
اور قاسم علیخان پٹنہ کو بھاگا راستہ مین اوسکی فوج اور انگریزی
فوج سے دو لڑائیان ہوئین قاسم علی خان کی طرف سے شمرو جو سابق
مین فراسیسون کے یہان کا سارجنٹ تھا خوب لڑا لیکن آخر کار انگریز
فتحیاب ہوئے اور قاسم علی خان کا تعاقب کرتے ہوئے چلے گئے

مدد دے اوسکی دارالحکومت پر حملہ کیا تب سرکار انگریزی نے محمد علی کو مدد دی ارکاٹ کو لے لیا چندا صاحب ایک تنجوری جنرل مانک جی کے ہاتھ سے جو محمد علی کا مددگار تھا مارا گیا مگر پھر بھی انگریزون اور فرانسیسیون کا تنازع موقوف نہوا آخرالامر فرانسیسیون نے دبکر چارون سرکار کی حکومت جو صلابت جنگ صوبہ دار دکن سے حاصل کی تھی چھوڑ کر ۱۷۵۴ع مین عہد نامہ صلح کا لکھدیا ؂

محمد علی ارکاٹ مین مسند نشین ہوکر بدولت سرکار انگریزی تمام کرناٹک کا نواب ہوگیا ۱۷۵۶ع مین سراج الدولہ کہ اپنے چچا الہ وردی خان کی جگہ اوسکی وفات کے بعد بنگالہ بہار اور اڑیسہ کا صوبہ دار ہوا تھا کلکتہ پر حملہ آور ہوا اور قلعہ کو فتح کرکے سب مال تجارت برباد کیا بہت انگریز کشتیون پر سوار ہوکر نکل گئے ۱۴۶ انفر جو گرفتار ہوکر آئے اونکو ایک تنگ مکان مین رات بھر قید رکھا اوسمین سے صبح کو صرف ۲۳ آدمی زندہ نکلے جب یہ خبر مدراس مین پہونچی وہان سے کرنیل کلائیو صاحب فوج لیکر آئے اور قلعہ کلکتہ کا دشمنون کے ہاتھ سے ۱۲ جنوری ۱۷۵۷ع کو چھڑایا اور ۳ فروری ۱۷۵۷ع کو متصل کلکتہ کے سراج الدولہ سے لڑائی ہوئی لیکن سراج الدولہ نے گھبرا کر صلح نامہ لکھدیا کہ جو مال کمپنی کا اوسکی فوج نے لوٹا ہو یا ضبط کیا ہو اوسی واپس کر دے اور ۳۸ گاؤن کی زمینداری پر جنکی سند ۱۷۱۷ع مین حاصل کی تھی انگریز لوگ قبضہ رکھین اسمین شک نہین کہ یہ شرائط سراج الدولہ نے صرف واسطے دھوکا دینے کے کی تھی —

غرض جسوقت سراج الدولہ نے فرانسیسون سے مدد مانگی تب خواہ مخواہ کلائیو کو نواب کا تدارک کرنا پڑا الحاصل جب مسٹر کلائیو تین ہزار سپاہی اور نو ضرب توپ لیکر کلکتہ سے روانہ ہوا تب ادھر سے سراج الدولہ چالیس پچاس فرانسیسون کی جمعیت پچاس ہزار سوار و پیادہ و ... کے پلاسی تک آپہونچا اور ۲۳ جون ۱۷۵۷ع کو وہان لڑائی ہونے لگی ؂ سراج الدولہ شکست کھاکر بھاگا اور راج محل مین مارا گیا

اور کل اون لوگون کے جو اونکی کوٹھیون مین زیر حکم اونکے رہتے تھے اور بھی ختیار جنگ و مصالحہ ساتھہ سارے رئیسان ہندوستانی کے حاصل کیا اور بمبئی کہ پرتگیزون کے پاس تھی جب اونکی شاہزادی انفنٹا چارلس ثانی انگلستان کے بادشاہ کو بیاہی گئی تب اوسکے جہیز مین وہ مکان بھی انگریزون کے ہاتھہ آیا اور ۱۶۶۸ء مین سو روپیہ سالانہ خراج پر حوالہ کمپنی ہوا ۱۶۹۸ء مین انگریزون نے چھوٹا نٹی اور گوبند کی سند بادشاہ دہلی سے حاصل کر کے وہان فورٹ ولیم قلعہ بنانا شروع کیا ۱۷۱۵ء مین بذریعۂ سفیران مرسلہ پریسیڈنٹ کلکتہ کے پیشگاہ بادشاہ فرخ سیر سے اجازت خریدنے ۳۸ گاون کی حاصل کی لیکن زمینداری کو اوسوقت صوبہ دار بنگالہ نے انگریزون کے ہاتھہ لگنے نہ دیا۔

۱۷۴۴ء مین درمیان انگلستان اور فرانسیس دشمنی ہوگئی بمقام مدراس و پانڈیچری ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے رہے تنجور کا راجہ پرتاب سنگھہ نابالغ تھا ساہوجی اوسکے بھائی نے انگریزون سے درخواست اخراج پرتاب سنگھہ و مسندنشینی اپنے کی کی چنانچہ فوج انگریزی حملہ آور ہوکر قلعہ کو فتح کیا راجہ پرتاب سنگھہ نے قلعہ دیبی کوٹ کا حوالہ سرکار انگریزی کیا اور ساہوجی کے واسطے معاش سالانہ مقرر کردی۔

۱۷۴۸ء مین بعد مرنے آصف جاہ نظام الملک صوبہ دار دکن جب اوسکے بیٹے اور پوتون مین جھگڑا ہوا گورنر پانڈیچری نے اوسکے پوتے مظفر جنگ کو مدد دیکر مسندنشین کرایا چنانچہ اوسکے عوض مین مظفر جنگ نے بعد بیٹھنے مسند کے دریاے کرشنا سے راس کماری تک کی حکومت حوالہ فرانسیس کردی اور اوسی کے دوست چندا صاحب کو جو سابق کے نوابون کا کچھہ رشتہ دار تھا مقام ارکاٹ دکرناٹک کا نواب بنا دیا اور محمد علی پسر انوار الدین جسے آصف جاہ نے نواب بنایا تھا ترچنا پلی کا نواب بنا رہا جب چندا صاحب نے فرانسیس کی

سفر کے کنارہ ملیبار پر کلی کوٹ مین پہونچکر لنگر انداز ہوا اگرچہ راجہ وہان
آمادہ خاطر داری تھا لیکن باغوائے اہل عرب وہ ملتفت نہوا بدریافت
امر کے واسکوڈ گاما اپنے ملک کو واپس آیا دوسرے برس شاہ پرتگال نے
الوارز کابرل کو مع تیرہ ۱۳ جہاز بجمعیت بارہ سو سپاہ کے روانہ ہندوستان
کیا مگر اوسمین سے چھ ۶ جہاز کلی کوٹ تک پہونچے راجہ اس ہجوم کو دیکھکر
ڈر گیا اور اونکو کلی کوٹ مین کوٹھی بنانے کی اجازت دی جسکے ذریعہ سے اونھون
نے رفتہ رفتہ اور جگہہ بھی کوٹھیان قایم کین چنانچہ سنہ ۱۵۱۰ع مین اونھون نے
[illegible] پورو والون سے گوا چھین لیا اور ابتک ہندوستان مین وہی اونکا
دار الحکومت کہلاتا ہے پرتگال والون کو دیکھکر ڈچ اور فرانسیس
بھی اپنے جہاز ادھر لانے لگے تب انگریزون کو بھی شوق پیدا ہوا
سنہ ۱۵۹۹ع مین انگلستان کے چند اشخاص نے باہم شریک ہو کر تیس لاکھ روپیہ کا
سرمایہ جمع کیا اور ملکہ الزبتھ فرمانروا اپنے ملک سے ایک سند میعادی
پندرہ سالہ اس مضمون کی حاصل کرلی کہ اوس مدت تک دوسرا شخص بلاد
شرقی کی تجارت نکرنے پاوے اس جماعت کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی تھا
سنہ ۱۶[illegible]ع مین اس کمپنی کی طرف سے سرہنری مڈلٹن صاحب
[illegible] مع تین جہاز کے سورت مین آیا لیکن باعث کسی تکرار معاملہ خرید و فروخت
[illegible] کے اوسکو وہان کے حاکم نے اجازت کوٹھی کھولنے کی نہدی سنہ ۱۶[illegible]۱۳ عیسوی مین
ان لوگون کو جہانگیر بادشاہ نے سورت گوگھا کنبات
احمد آباد مین اور بعد چندے شاہجہان بادشاہ نے سنہ [illegible]
[illegible] بنگالہ مین بھی کوٹھیان کھولنے کی اجازت دیکر فی صدی [illegible] محصول
مقرر کیا اور اسکے بعد ساحل کارمنڈل پر کوٹھی مقرر ہوئی سنہ ۱۶۳۹ع مین ان
[illegible]ن نے چندرگری کے راجہ سے جو بیجےنگر والون کی اولاد مین سے تھا
[illegible]ت لیکر مدراس کو آباد کیا اور وہان قلعہ سینٹ جارج تعمیر کیا
[illegible] دونون [illegible] شاہجہان کی اجازت سے ایک کوٹھی ہوگلی مین بھی بنائی
[illegible]ع مین اونھون نے بموجب قواعد انگلستان کے اختیار [illegible]

اٹھہ دس برس اوسنے الہ آباد مین اوقات بسر ادسوقت دلی نجیب الدولہ
تحت حکومت تھی جب نجیب الدولہ مرگیا تب بادشاہ ۲۵ دسمبر ۱۷۷۱
ہلکر اور مرہٹون کی مدد لیکر دلی مین داخل ہوا اور وہان وہ نجف خان
مختاری مین چندروز آرام کرنے پایا ۱۷۸۸ نجیب الدولہ کا پوتا غلام قادر خان
روہیلون کی فوج لیکر آپہونچا اور شاہ عالم کو زمین پر گرا اور چھاتی پر چڑھ نابینا
دیا اور لوٹ مار شروع کردی جب یہ خبر مہاجی سیندھیا کو پہونچی
تب وہ مع فوج دلی مین پہونچا اور غلام قادر خان کو گرفتار کرکے
نہایت بیعزتی سے قتل کیا بعدہ سیندھیا نے بادشاہ کو قلعہ کے اندر
بند کرلیا اور باہر آپ قابض رہا لیکن ۱۸۰۳ء مین لارڈ لیک نے دلی مین
داخل ہوکر شاہ عالم سے ملاقات حاصل کی اور ایک لاکھ روپیہ ماہواری نقد
اونکے واسطے مقرر کردیا شاہ عالم نے بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۸۰۶ء وفات پائی
اور بجاے اوسکے اکبر شاہ تخت نشین ہوا اور اوسکے بعد ۱۸۳۷ء مین
اوسکا بیٹا بہادر شاہ تخت پر بیٹھا انکو اجازت سرکار انگریزی کی نہھی کہ سوا
قرب وجوار دہلی اور کہین نہ جاوین اور نہ خطاب کسیکو عطا کرین اور نہ سکہ
اپنا جاری کرین مگر یہ اختیار تھا کہ قلعہ کے سب مقدمات دیوانی وفوجداری
موافق اپنی مرضی کے فیصلہ کرین ؛
غدر ۱۸۵۷ء مین وہ فوج باغی کے بادشاہ ہوئے اور بعد فتح دہلی گرفتار ہوکر
رنگون بھیجے گئے اور وہان اونھون نے وفات پائی اور خاندان تیموریہ کا
خاتمہ ہوگیا یہ بادشاہ شعر گوئی مین بہت دخل رکھتا تھا تخلص ظفر تھا
دیوان اسکا مشہور ہے تاریخ پیدایش اوسکی ابوظفر ہے جس سے ۱۱۸۹ ہجری نکلتے ہین

باب چہارم سلطنت انگریزی کے بیان مین

زمانہ سابق مین اہل یورپ کو ہندوستان کی آمد ورفت کا راستہ
معلوم نہ تھا ۱۴۹۷ء مین پرتگال کے بادشاہ امانوال نے واسکوڈگاما
تین جہاز دیکر ہندوستان کے جانے کا حکم دیا وہ بعد گیارہ مہینے کے

مہدی علی خان کشمیری قتل کرایا تاریخ اس واقعہ کی یہ ہے غنی بلیغ
و بشمشیر کشتہ شد آن جوان شاہ و این وزیر سنہ ۱۱۷۳ ہجریہ
— پیشوا کو جب حال احمد شاہ درانی کا معلوم ہوا تو اوس نے
ایک بہت بڑا لشکر بتحت حکم سداشیو راو بھاؤ اپنے چچیرے
بھائی کے روانہ کیا اور تیس ہزار سوار راجہ سورج مل کے اس لشکر میں
شامل ہوئے لیکن راجہ سورج مل بعد چند روز کے مقام دلی سے جدا ہو کر اپنے
ملک کو چلا گیا احمد شاہ درانی انوپ شہر میں تھا دلی میں تھوڑی سی فوج
موجود تھی بھاؤ دلی میں داخل ہوا اور بہت زیادتیاں کیں بعدہ کنجپورہ
روانہ ہوا ادھر احمد شاہ درانی بھی چلا اور ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۷۶۰ع کو جمنا
عبور کیا شجاع الدولہ احمد شاہ سے موافق ہو گیا مرہٹوں نے متصل
پانی پت مورچہ جمائے بھاؤ کی فوج میں اوسوقت ستر ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادہ
اور دو سو توپ تھی کہ سب جمع ہو کر مع ہمراہیان کے تین لاکھ کے قریب ہو گئی
تھی احمد شاہ درانی کے ساتھ ترپن ہزار سوار اور ۳۸ ہزار پیادہ اور تیس ضرب توپ
تھیں بھاؤ نے پیام صلح معرفت شجاع الدولہ پیش کیا اور ہر بھی سب واسطے
صلح کے آمادہ تھے لیکن نجیب الدولہ روہیلہ نے کہا کہ اگر اس مرتبہ احمد شاہ
بلا تدارک کابل چلا گیا تو ہمارا ٹھکانہ نہ لگے گا دوسرے روز معرکہ جدال و قتال کا گرم ہوا
فوج درانی نے فتح پائی مرہٹے بھاگے اونکا تعاقب ہوا بیس ہزار آدمی گرفتار
ہو کر لونڈی غلام بنائے گئے بھاؤ کی لاش کا پتہ کبھی نہ لگا اس لڑائی میں
دو لاکھ آدمی مارا گیا مہاجی سیندھیا بانی ریاست گوالیار اسی لڑائی میں
لنگڑا ہوا ملہار راو ہلکر ابتدائے جنگ میں بھاگ کر بچ رہا احمد شاہ درانی
بعد فتحیابی اپنے ملک کو چلا گیا اور شجاع الدولہ نے عالمگیر ثانی کے بیٹے عالی گوہر
بنگالہ سے بلا کر دلی کے تخت پر بٹھا دیا۔

شاہ عالم اکبر شاہ بہادر شاہ

عالی گوہر نے لقب اپنا شاہ عالم رکھا تاریخ جلوس فضل ربانی ہے جس سے
سنہ ۱۱۷۳ ہجری نکلتے ہیں مطابق سنہ ۱۷۶۰ عیسوی۔

اپنے نقصان کے دلّی مین داخل ہوا اور واسطے وصول کرنے روپیہ کے لوگون پر
ظلم نادری پھر ہونے لگا اور شجاع الدولہ پسر صفدر جنگ پروا[illegible]
وصول کرنے خراج کو فوج متعیّن کی گئی اور جاٹون سے روپیہ تحصیل کرنے کے لئے احمد شاہ
آپ روانہ ہوا اوّل راجہ بلب گڈھ کو اوسنے قتل کیا پھر متھرا مین داخل
ہوکر قتل عام شروع کیا اتفاقاً اوس روز میلہ کسی تیوہار مذہبی کا تھا بہت
سے جاتری مرد عورت بیگناہ قتل ہوئے چونکہ موسم گرمی کا آگیا تھا اسلئے
جو کچھ ملا اوسکو لیکر جون ۱۷۵۷ء مین اپنے ملک کو واپس گیا اور حسب درخوا[ست]
عالمگیر کے نجیب الدولہ روہیلہ کو اپنی طرف سے امیر الامرا یعنی سپہ سالار
مقرر کر کے چلا گیا بعد اوسکے غازی الدین نے امیر الامرائی کا منصب
احمد خان بنگش حاکم فرّخ آباد کو عنایت کیا اور نجیب الدولہ کو
معطّل رکھا اور اپنی مدد کے واسطے مرہٹون کو طلب کیا؛
بالاجی پیشوا کا بھائی رگھناتھ راو مدد کے واسطے آیا ایک مہینے تک
محاصرہ دلّی کا کیا بادشاہ نے شاہ عالم اپنے بیٹے کو تو پہلے ہی سے علحدہ
کر دیا تھا مگر نجیب الدولہ کے بچاو کی دشواری باقی تھی سو ہولکر کو رشوت
دینے سے وہ کام بھی پورا ہوا اور بادشاہ نے قلعہ کے دروازے کھولے اور
غازی الدین خان کو وزیر اپنا تسلیم کیا۔ نجیب الدولہ خاص
اپنے ملک یعنی نجیب آباد کو چلا گیا؛
بعدہ رگھوناتھ راو نے بعد فتح دلّی کے ماہ مئی ۱۷۵۸ء روانہ ہوکر لاہور
اور تمام پنجاب پر قبضہ کیا درانی لوگ پیچھے کو ہٹتے چلے گئے رگھوناتھ را[و]
پنجاب مین ایک مرہٹے کو مقرر کر کے دکن کو چلا آیا اور شاہ درانی
یہ حال سنکر ۱۷۵۹ء مین پھر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور
سندہ کے اس پار آیا مرہٹے پنجاب چھوڑ کر بھاگ گئے احمد شا[ہ]
نے مع اپنی فوج کے سہارنپور کے پاس جمنا کا عبور کیا اوسوقت [illegible]
غازی الدین خان نے خوف کھا کر عالمگیر ثانی وانتظام الد[ولہ]
خانخانان پسر قمر الدین خان کو بامورِی باقی بیگ خان بلخی [illegible]

صوبہ دار پنجاب سے خراج قبول کرا کر وطن کو چلا گیا بماہ اپریل ۱۷۴۸ء محمد شاہ بادشاہ مرگیا اور احمد شاہ بیٹا اوسکا جانشین ہوا ؛

احمد شاہ

اس بادشاہ نے صفدر جنگ پسر سعادت خان کو اپنا وزیر مقرر کیا لیکن صفدر جنگ اور غازی الدین خان پسر کلان آصف جاہ سے عداوت تھی سب لوگ غازی الدین خان کے طرفدار تھے اسلئے اکثر فتنہ و فساد برپا رہنے لگا چنانچہ صفدر جنگ وزارت سے استعفا دیکر اپنے صوبہ اودہ کو چلا گیا غازی الدین خان نے سورج مل جاٹ بھرت پور سے کہ صفدر جنگ کا شریک تھا انتقام لیا اور سورج مل پر چڑھ گیا اور ڈیگ و بھرت پور کے قلعوں کے محاصرہ مین بہت مصروف رہا مگر بادشاہ غازی الدینخان کے غرور و نخوت سے اسقدر ناراض ہوا کہ ویسا صفدر جنگ سے نہ تھا جبکہ غازی الدینخان محاصرہ بھرت پور و ڈیگ مین مصروف تھا بادشاہ شکار کے بہانے اوسپر فوج لیکر چڑھا لیکن غازی الدینخان نے یہ خبر سنکر راستہ ہی مین بادشاہ کو مع اوسکی مان کے گرفتار کیا اور دونون مان بیٹون کو نابینا کیا یہ حادثہ جولائی ۱۷۵۴ء مین گذرا اور بجائے اوسکے جہاندار شاہ کے بیٹے کو تخت نشین کیا اور لقب اوسکا عالمگیر ثانی رکھا ؛

عالمگیر ثانی

جب عالمگیر ثانی تخت نشین ہوا اور غازی الدین نے وزارت کا عہد اختیار کیا ۱۷۵۶ء مین غازی الدین نے صوبہ دار نابالغ لاہور کی بہن کے ساتھ نکاح کرنے کے بہانہ سے لاہور پہونچکر یکایک شہر کو جا دبایا اور والدہ بیوہ صوبہ دار کو گرفتار کر کے اپنے لشکر مین قید کر لایا چونکہ یہ صوبہ دار از جانب احمد شاہ درانی مامور تھا احمد شاہ اس خبر کو سنکر فوراً واسطے انتقام کے روانہ ہوا اور قریب دلی کے آپہونچا غازی الدین نے اس عرصہ مین صوبہ دار کی والدہ کو راضی کیا اور اوسکے ذریعہ سے احمد شاہ کی خدمت مین حاضر ہوا احمد شاہ واسطے معاف

تخمیناً تیس ہزار آدمی مارے گئے اور بعض مورخ ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ تک بیان کرتے ہین بعدہٗ **محمد شاہ** کی شفاعت سے غیظ اوسکا ٹھنڈا ہوا اور حکم مسدودی قتل دیا گیا کہ فوراً اوسکی فوج نے تسلیم کیا اور قاتلون کے ہاتھہ جہان کے تہان رہ گئے لیکن نادرشاہ نے بادشاہی خزانہ اور جواہرات پر قبضہ کیا جس مین تخت طاؤسی بھی داخل تھا اور پھر رئیسون امیرون ملازمان اور رعایا سے بسختی وکمال جبر وتہدید مال اوسکا تاوان مین لیا گیا اور اس تحصیل مین اکثر آدمی مارے بھی گئے سب غنیمت کی تعداد پندرہ کرور سے تیس کرور تک مختلف روایات مین بیان کی گئی ہے بعدہٗ **محمد شاہ** سے عہدنامہ تحریر کرایا جسکے روسے اٹک کے مغرب کا ملک سلطنت نادرشاہ مین داخل ہوا اور اٹھارہ دن **دلی** مین رہکر اپنے ملک کو واپس گیا اور کچھہ روز بعد **بادشاہ** اپنے ملک مین بلوائیون کے ہاتھہ سے مارا گیا تاریخ وفات یہ ہے **فی النار والسقر مع البجد والبدر** اس سے ۱۱۶۰ ہجری نکلتے ہین یعنی ۱۷۴۷ء

بعد جانے **نادرشاہ** کے مرہٹون نے سر بشورش اوٹھایا اور لشکر ناظمان شاہی سے جابجا لڑائیان ہوئین اور نیز آپس مین بھی ایک دوسرے پر لڑتے بھڑتے رہے اس زمانہ مین **روہیلون** نے بھی سرکشی کی جو اودہ سے پہاڑون تک گنگا کے مشرقی ملک پر قابض تھے اور **افغانستان** سے آکر بسے تھے اور پچھلے دنون مین ہندوستان کے قصبے قصبون مین بہت معزز ہوگئے تھے اور سردار اونکا **علی محمد خان** نو مسلم تھا جسکو ایک افغان نے مسلمان کرکے بیٹا بنایا تھا اور بادشاہ اس مہم مین بذات خود ۱۷۴۵ء مین گیا بعد مرنے **نادرشاہ** کے **احمد خان ابدالی** کہ سابق بعہدہ چوبداری **نادرشاہ** کے مقرر ہوا تھا اور بعد عرصۂ قلیل کے قوم ابدالی کا سردار بن گیا تھا اور خاندان **سدوزی** سے تھا ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء عیسوی مین قندھار مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور اپنی قوم کا نام ابدالی بدلکر **احمد شاہ درانی** کے خطاب سے مخاطب ہوا اور **بلخ اور سندہ و کشمیر** پر قناعت نکرکے قصد **ہندوستان** کیا **لاہور** کو فتح کرتا ہوا سرہند مین آپہونچا فوج اسکے ساتھہ صرف بارہ ہزار اسی مقام پر بادشاہی فوج سے ماہ مارچ ۱۷۴۸ء شکست کھا کر

ور اناجی سیندھیا باجی راو کے زیر حکم بڑی بڑی فوج کے سردار تھے
ب فارس مین خاندان صفوی کو زوال ہوا تو وہان افغانون نے حملہ کیا
ور اصفہان کو جو دار السلطنت تھا چھین لیا اور شاہ حسین کو قتل کیا
طہماسپ لڑکا شاہ حسین کا اصفہان سے بھاگ کر قوم قچر کی
پناہ مین گیا اون سردارون مین سے جو خود بخود حاکم ہو گئے تھے ایک سردار
نادر قلی تھا وہ شریک طہماسپ کا ہوا اور اپنی کوشش و لیاقت سے
سپہ سالار ہو گیا ؛

اور پھر ایران پر حملہ کر کے اصفہان کو افغانون سے لے لیا اور سپاہ کی
رضا و رغبت سے بادشاہ بن گیا اور نادر شاہ لقب رکھا گیا ؛
نادر شاہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور ہندوستان کے حدود پر آپہونچا
اتفاقاً چند افغان جو اوس ملک سے بھاگ کر نواح غزنی مین آئے تھے نادر نے
اونکی گرفتاری یا اخراج کے واسطے محمد شاہ سے درخواست کی لیکن یہان سے
کچھ جواب نہ گیا نادر کابل پر بڑھا اور ۱۷۳۸ء مین ایک ایلچی دلی کو روانہ کیا
جسکو پہاڑی پٹھانون نے مار ڈالا تب نادر شاہ نے ارادہ دلی کا کیا اور دریا
اٹک سے عبور کر کے لاہور کو فتح کرتا ہوا دلی سے ستر میل کے فاصلہ پر آپہونچا
اور متصل کرنال محمد شاہ بھی پہونچ گیا اور لڑائی شروع ہوئی محمد شاہ
نے شکست کھائی اور پیام اطاعت پیش کیا چنانچہ ۱۳ فروری ۱۷۳۹ء کو
محمد شاہ لشکر ایرانی مین گیا نادر شاہ بہت خاطر داری سے پیش آیا
لیکن اپنی فوج سے باہر جانے ندیا اور دونو بادشاہ دلی کو روانہ ہوئے اور ۹
مارچ ۱۷۳۹ء دلی مین پہونچکر دونو پادشاہ محلون مین اوترے

دوسرے دن یہ افواہ اوڑی کہ نادر شاہ مر گیا ہندوستانیون نے
ایرانیون کا قتل شروع کیا اگرچہ نادر شاہ نے اول فساد کا دبانا چاہا
اور گھوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلا کہ اوسکو زندہ دیکھکر امن و امان قایم ہو جاوے
لیکن جب اوسپر بھی تیر و بان برسنے شروع ہوئے تو نادر شاہ نے
غصہ مین آکر قتل عام کا حکم دیا چنانچہ صبح سے بہت دن چڑھے تک قتل ہوا کیا

مورث اعلی شاہان اودہ کا ہے اور سابق مین وہ خراسان کا ایک سوداگر تھا رفتہ
فوج کی حکومت اوسکو ملی تھی :
اصف خان نے مالوہ سے چلکر قلعۂ اسیر گڈھ پر دخل کیا اور جو فوج
شاہی نے زیرافسری سید دلاور خان و عالم علی خان کے مقابلہ
اوسکا کیا تو شکست کھائی اور یہ دونو سید مارے گئے حسین علی خان
مع محمد شاہ و فوج شاہی جانب دکن روانہ ہوا اور عبد اللہ خان
دلی مین چھوڑا لیکن راستہ مین ایک مسلمان نے حسب صلاح گروہ
مخالف سیدون کے حسین علی خان کی پالکی کے پاس بہ بہانۂ دینے
عرضی کے پہونچکر کام حسین علی خان کا تمام کیا یہ واقعہ ماہ اکتوبر
۱۷۲۰ عیسوی کا ہے پھر بادشاہ نے دلی کو مراجعت فرمائی عبد اللہ خان
نے بادشاہ کا مقابلہ کیا اور راجہ چورامن بھرت پور والہ بھی اوسکا
شریک ہوا مگر عبد اللہ خان نے بماہ نومبر سنہ الیہ شکست کھائی
اور گرفتار کیا گیا :
بادشاہ نے آصف جاہ کو اپنا وزیر مقرر کیا لیکن آصف جاہ نے دربار کی
حالت اچھی نہ پائی بادشاہ ہمیش آرام مین مصروف رہتا چھوکرے مصاحبت
تے مہر محل شاہی مین رہتی تھی آصف جاہ وزارت سے استعفا دیکر دکن
مین اپنی حکومت پر چلا گیا اور حیدر آباد کو دار الریاست قرار دیا اگرچہ
بادشاہ کو تحفہ تحایف بھیجتا رہا لیکن خود مختار بنا رہا ــــ
ساہو جی نے بالاجی بشوناتھ راو کو جو کسی گانون کا پٹواری تھا
پیشوا بنایا تھا اور اوسکا بیٹا باجی راو پیشوا بڑا صاحب حوصلہ ہوا اس
عرصہ مین سلطنت دلی کم زور ہوگئی تھی باجی راو نے موقع و مصلحت دیکھ
قصد دلی کا کیا اور مالوہ و بندیل کھنڈ لوٹتے ہوئے متصل دلی آپہونچا
لیکن چونکہ اوسکو ڈرانا بادشاہ کا مقصود تھا اور سوا اسکے آصف جاہ
بھی بہ امداد بادشاہ دکن سے آتا تھا اسلئے باجی راو جانب دکن واپس گیا
لیکن ملک پر تا دریا سے ـ اپنا قبضہ رکھا یہ واقعہ ۱۷۳۷ ع کا ہے ملہر راو،

بہار کے ناظم سیّد حسین علیخان ان دونون بھائیون سے
ندہلی تھی اسواسطے بادشاہ نے عبداللہ خان کو وزیر اور حسین علیخان
ر الامرا مقرر کیا لیکن اونکے دلون مین فرق پڑگیا اور بادشاہ کو اونکی طرف سے
کا پیدا ہوا اور وہ بادشاہ سے خائف ہوئے اور جب حسین علیخان نے
ا ہوچکی مرہٹون سے معاملہ کرکے ایک عہدنامہ سنہ ۱۷۱۵ع مین حاصل کیا اور
دشاہ نے وہ نامنظور فرمایا تو یہ باعث زیادتی ناراضی کا ہوا:
آخرش نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ بعد چند روز کے حسین علیخان نے دلی پر حملہ کیا
اور شہر مین داخل ہوا اور فروری سنہ ۱۷۱۹ع مین بادشاہ کو محل سرا سے گرفتار کیا
اور خفیہ اسکو مار ڈالا بعدہ سیّدون نے رفیع الدرجات
ور رفیع الدولہ شہزادون کو تخت پر بٹھایا لیکن وہ صرف تین تین مہینے
سلطنت کرکے راہی ملک عدم ہوئے بعدہ سیّدون نے روشن اختر کو
جو پوتا اورنگ زیب کا تہا تلاش کرکے تخت پر بٹھایا جسنے ماہ ستمبر
سنہ ۱۷۱۹ع تخت نشینی کی اور محمد شاہ کے خطاب سے مخاطب ہوا تاریخ جلوس
سریر آرائے جاہ و دولت آمد ہے جس سے سنہ ۱۱۳۱ ہجری نکلتے ہین ۔

محمّد شاہ

جب محمد شاہ تخت نشین ہوا سیّدون سے کہ وہ سلطنت مین حاوی
ہوگئے تہے بدل ناراض تہا لیکن بہ زبردست اونکی علیحدگی کا کوئی موقع نہ پایا
اس زمانہ مین قلیچ خان آصف جاہ جسکا باپ غازی الدینخان
عالمگیر کے نامی تورانی سردارون مین تہا اور جسکی اولاد ابتک حیدرآباد
مین نظام شاہی کے نام سے موجود ہے سیّدون کا مخالف ہوگیا
اسوقت وہ حکومت مالوہ پر متعین تہا جب سیّدون نے اسکو مالوہ
کی حکومت سے دوسری حکومت پر منتقل کرنا چاہا تو آصف جاہ نے
ماہ اپریل سنہ ۱۷۲۰ع بغاوت اختیار کی اور جانب دکن روانہ ہوا ادہر سیّدو
مخالفون نے نسبت قتل سیّدون کے صلاحین و سازشین کین اور ایک
گروہ اپنا بنایا جنمین سعادت خان بہی شریک تہا یہ سعادت خان

[illegible] کی ایک [illegible] لوگ پہاڑون کی جانب بھاگے بندو سردار اونکا ایک قلعہ مین
محصور ہوا لیکن تاب مقابلہ نہ لا کے اور بھاگنے پر مجبور ہوا ایک چیلہ اوسکا جو گرفتار
ہوا [illegible] بادشاہ لاہور رہتے واپس آیا اور اسی عرصہ مین [illegible]
اور سلطنت کرکے پانچ برس [illegible] فروری ۱۷۱۲ء اس جہان فانی سے رحلت کی

جہاندار شاہ

بعد وفات بہادر شاہ کے اوسکے بیٹون مین کبھی درباب تخت نشینی نااتفاقی
[illegible] لیکن [illegible] جون ۱۷۱۲ء جہاندار شاہ
تخت نشین ہوا اس بادشاہ نے ایک کسبی کو گھر مین ڈال لیا اور اوسکے رشتہ دارونکو
[illegible] افسرون کو ناگوار ہوا جہاندار شاہ نے
[illegible] قتل کرایا فرخ سیر بھتیجا
بادشاہ کا [illegible] الہ آباد پہونچا اور فوج
[illegible] شکست کھا کر بھاگا فرخ سیر متصل آگرہ پہونچا
[illegible] سخت لڑائی ہوئی فتح [illegible] آئی بادشاہ شکست
[illegible] اور دلی مین پہنچا اسد خان والد ذوالفقار خان
[illegible] اسد خان نے بادشاہ کو [illegible] کیا اور [illegible] ذوالفقار خان
[illegible] جہاندار شاہ
[illegible] فرخ سیر [illegible] لیکن فرخ سیر نے چہارم فروری ۱۷۱۳ء کو
[illegible] جہاندار شاہ [illegible] قتل کیا

فرخ سیر

[illegible] فرخ سیر تخت نشین ہوا [illegible] اجیت سنگھ راجہ جودھ پور
[illegible] سکھون نے پھر زور پکڑا لیکن
[illegible] آدمی اونکے مع بندہ گرو
[illegible] اور [illegible]
[illegible] بندہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] قتل کیا
[illegible] سید عبد اللہ خان
[illegible]

اور اورنگ زیب نے وصیت نامہ مین لکھا تھا کہ مرزا معظم دلی مین تخت نشین ہو
اور مرزا اعظم اکبرآباد مین اور مرزا کامبخش گولکنڈہ بیجاپور پر
قابض رہے لیکن جب اورنگ زیب مرگیا تو مرزا اعظم اپنے باپ کے لشکر
مین ہوکر تخت نشین ہوا ادھر مرزا معظم نے شہر کابل مین تاج سلطنت کو
سرفرازی بخشی اور بہادر شاہ خطاب اپنا کیا اور دونون نے لڑائیون
کی طیاری کی اور متصل آگرہ دونو فوج مین سخت لڑائی ظہور مین آئی کہ مرزا اعظم
مع دونون جوان بیٹون کے مارا گیا یہ لڑائی ماہ جون ۱۷۰۷ع مین ہوئی بعد جب
مرزا کامبخش نے بھی بادشاہی بہادر شاہ کو تسلیم نہ کیا تو اوسپر بھی فوج کشی
ہوئی اور متصل حیدرآباد معرکہ جدال وقتال گرم ہوا آخرش فروری ۱۷۰۸ع
مین مرزا کامبخش بھی مجروح ہوکر مرگیا مرزا اعظم نے دکن سے مرزا معظم کے
مقابلہ کے واسطے آتے وقت ساہو مرہٹہ کو قید سے چھوڑ دیا تھا اور پھر وہان
کے صوبہ دار شاہی نے اوسکو چوتھ یعنی چہارم حصے مین کچھہ عذر نکیا اسلئے بہادر شاہ کو
دکن کی جانب سے اطمینان ہوا راجہ اودے پور و جے سنگھہ
والی جے پور و اجیت سنگھہ والی جودھپور سے عہدنامجات خاطر خواہ
راجاؤن کے تحریر ہوئے لیکن ۱۷۱۰ع مین جب اوسکو خبر ملی کہ سکھون نے
سرہند پر قبضہ کرلیا تو متوجہ اوس طرف کا ہوا سکہ لوگون کا ایک فرقہ مذہبی تھا
اور اوسکی بنیاد نانک شاہ نے پندرھوین صدی مین ڈالی تھی اور وہ
کبیر کے معتقدین مین سے تھا جب یہ فرقہ چلتے ایک صدی سے
زیادہ ترقی پکڑتا گیا تو اکبر شاہ کے سال وفات کے اندر گرو اس فرقہ کا
مسلمانون کے ہاتھہ سے مارا گیا لیکن یہ لوگ بادشاہی علاقون پر لوٹ مار کرتے تھے
اور جب فوج اونپر جاتی پہاڑون مین بھاگ جاتے ۱۶۷۵ع مین گرو گوبند سنگھ
گدی پر بیٹھا یہ شخص کمال مستعد و عالی حوصلہ تھا لیکن بوجہ کمی جمعیت کچھہ ترقی
نہ پکڑی اور اپنے ایک دشمن کے ہاتھہ سے مارا گیا ؛
اب ان سکھون نے جب سرہند کے حاکم کو شکست دی اور شہر لوٹ لیا اور
قابض ہوگئے اور سہارنپور تک شور و فساد مچا دیا تو بہادر شاہ نے

ہی ملک مرہٹہ پر تھوڑا تھوڑا قبض و تصرف کرتے جاتے تھے ایک روز ایک سردار شاہی نے سمبھاجی پر دھاوا مارکر اور اوسکو غافل دیکھکر گرفتار کیا اور دربار شاہی مین حاضر کیا کہ جہان وہ نہایت بیرحمی سے بماہ اگست ۱۶۸۹ء مین گردن مارا گیا — مرہٹون نے بمقام رائے گڈہ ساہوجی نابالغ پسر سمبھاجی کو گدی پر بٹھایا اور راجارام بھائی سمبھاجی کو نائب مقرر کیا فوج شاہی نے اوسکا محاصرہ کیا آخرش ساہوجی گرفتار ہوا راجارام بھاگکر بمقام جنجی گدی نشین ہوا اب فوج شاہی جانب جنجی روانہ ہوئی ؛

اس عرصہ مین مرہٹون سے مختلف مقامون پر فوج شاہی نے لڑائیان کین اور چند بار محاصرہ قلعہ جنجی کا کیا گیا انجام کار ۱۶۹۸ء مین قلعہ مفتوح ہوا اور راجارام بھاگ گیا اور اپنی دار الحکومت کو ستارہ مین منتقل کیا —

اب بادشاہ جانب ستارہ متوجہ ہوا اور قلعہ کا محاصرہ کیا گیا چنانچہ اپریل ۱۷۰۰ء مین وہ قلعہ فتح ہوگیا راجارام قبل فتح مرچکا تھا اور سیواجی ثانی بیٹا اوسکا گدی نشین کیا گیا تھا بعدہ اورنگ زیب نے چار برس کے عرصہ مین اور چند قلعجات مرہٹون کے بعد متواتر لڑائیون کے فتح کیے لیکن اب روز بروز حال خراب ہوتا جاتا تھا راجپوت تو پہلے سے ہی کھل کھیلے تھے نواح آگرہ مین جاٹون نے فتنہ برپا کیا جسکے فرو کرنے کے واسطے فوج شاہی روانہ ہوئی اور ادھر فتوحات ملک مرہٹہ بھی جاری رہین لیکن مرہٹون کا یہ حال تھا کہ وہ دوسری طرف فتنہ و فساد برپا کرتے ایسی ہی جھگڑے بکھیڑے قایم تھے کہ اورنگ زیب نے ۲۱ فروری ۱۷۰۷ء کو بعمر نواسی سال و سلطنت کے پچاسوین برس جہان فانی کو پدرود کیا تاریخ وفات آفتاب عالمتاب ہے جس سے ۱۱۱۸ ہجری نکلتے ہین ؛

فصل پانزدہم اورنگ زیب کے جانشینون کے بیانمین ذکر بہادر شاہ

اورنگ زیب کے تین بیٹے تھے مرزا اعظم مرزا معظم مرزا کام بخش

ان فسادون کے باعث مزاج بادشاہ کا برہم ہوا اور ہندیون پر جزیہ لگایا اور ایک
وی محتسب مقرر ہوا کہ پرستش کو نمایش اور نمود سے نہونے دے ہندوون کے
میلون کی مخالفت کی اور ایک حکم جاری کیا کہ آیندہ ہندی ملازم نکیے جاوین اگرچہ
م آخر کی تعمیل نہوئی لیکن نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ لوگون کو بدگمانی پیدا ہوئی اور حسد
اور تنفر فیما بین اہل ہنود و مسلمان ظاہر ہوا یہان تک کہ عام ناراضی قایم ہوئی
اور سنہ ۱۶۷۷ عیسوی مین اوّل راجپوتون نے بگڑنا شروع کیا اور دکن کے سب ہندی مرہٹے
کے شریک ہوگئے جودہ پور کا راجہ جسونت سنگہ کابل کی مہم مین
مارا گیا اور اوسکی رانی اور لڑکے بلا انتظار اجازت بادشاہ کے دلّی کو آتے تھے
کہ بادشاہ نے اونکے محاصرہ کرنے کا حکم دیا اگرچہ رانی اور لڑکے نابالغ بھیس بدل کر
نکل گئے اور اونکے عوض مغالطہ دہی سے دوسرے حاضر کیے گئے کہ وہ مقید کیے گئے
لیکن اس حرکت سے اور خراب اثر پیدا ہوا اجیت سنگہ جودہ پور کی گدی پر
بیٹھا اور تاحیات اورنگ زیب کبھی اطاعت نکی اور راج سنگہ رانا
اودے پور بھی اوس سے موافق رہا سنہ ۱۶۷۹ع مین جودہ پور اودے پور پر
بادشاہی فوج روانہ ہوئی لیکن کچھہ فایدہ مترتب نہوا اور رانا سے
اودے پور سے مصالحہ ہوگیا گو کہ بعد چند روز کے پھر وہ قایم نرہا
سیواجی نے اس گذشتہ مدت مین اور بھی فتوحات حاصل کین اور
جب فوج شاہی محاصرہ بیجاپور مین مصروف تھی تو سیواجی بیجاپور والون کا
معاون ہوا اور کامیابی حاصل کی لیکن اپریل سنہ ۱۶۸۰ع مین بعمر ۵۳ سال مر گیا
سنبھاجی بیٹا اوسکا بد چلن نکلا اور طرح طرح کے ظلم کرنے شروع کیے ؛
اورنگ زیب نے سنہ ۱۶۸۳ع مین جانب دکن کوچ کیا اور
جدال و قتال کے بادشاہ ابو الحسن عرف تانا شاہ والی گولکنڈہ
اور نیز والی بیجاپور پر فتح پائی اور دونو ریاست کو اپنے ملک مین داخل
خاتمہ ان معرکون کا ستمبر سنہ ۱۶۸۷ع مین ہوا ؛
اس عرصہ مین سنبھاجی کے خاص خاص سردار باوصف اپنے آقا کی
سستی کے بادشاہی مقابلون پر کوشش کرتے رہے لیکن باوجود

گھوڑے پرسے گرکر مرگیا تب سیواجی نے پھر بیجاپور والون سے لڑائی شروع کی
اورسب طرف لوٹ کھسوٹ کرتا رہا اور عملداری شاہی مین دست درازی شروع کی
اور خطاب راجگی اختیار کیا اور ایک کشتی حاجی لوگون کی لوٹ لی چنانچہ سنہ ۱۶۶۵ع
مین اورنگ زیب نے راجہ جے سنگھ و دلیرخان کو مع فوج اوس جانب
روانہ کیا سیواجی نے صلح چاہی اور عہدنامہ باہم تحریر ہوا اور جب سیواجی
مع سنبھاجی بیٹے اپنے کے واسطے ملازمت بادشاہ دلی مین گیا تو اورنگ زیب
نے خاطر اوسکی کچھہ نکی اور نظربند کیا سیواجی بڑے بڑے ٹوکرون مین واسطے
فقیرون کے کھانا بھیجا کرتا چنانچہ ایکروز خود مع اپنے بیٹے کے دو ٹوکرون مین بیٹھ
حراست شاہی سے نکل گیا اور سوار ہوکر راستہ دکن کا پکڑا اور دسمبر سنہ ۱۶۶۶ع مین
رائے گدھ مین سلامت پہونچا اسی مہینے مین شاہ جہان نے انتقال کیا
سنہ ۱۶۶۷ عیسوی مین بذریعۂ راجہ جسونت سنگھ و شاہزادۂ معظم کے
سیواجی نے اورنگ زیب سے پھر صفائی حاصل کی اور جو ملک کہ
اورنگ زیب نے اوس سے لے لیا تھا وہ واپس ملا اور خطاب راجگی
تسلیم کیا گیا ان باتون سے غرض اورنگ زیب کی یہ تھی کہ پھر سیواجی کو
دھوکا دیکر گرفتار کرے لیکن کچھہ اثر نہ ہوا سنہ ۱۶۷۰ع مین بادشاہ نے علانیہ گرفتاری
سیواجی کا حکم دیا لیکن سیواجی نے ایک قلعہ سنگر کو جو بقبضۂ فوج
شاہی تھا فتح کیا اور جب اور فوج شاہی واسطے محاصرۂ قلعہ مذکور آئی تو فوج مرہٹہ
نے اوسکو میدان مین سنہ ۱۶۷۲ عیسوی مین شکست فاش دی اور یہ لڑائی بلا کسی
فریب و دغا کے اوّل مرتبہ مرہٹون نے جیتی اور جوکہ اس زمانہ مین اطراف
کابل مین سب پٹھانون نے مع یوسف زئیون کے شور و فساد برپا کر رکھا
تھا چنانچہ سنہ ۱۶۷۳ع لغایت سنہ ۱۶۷۵ عیسوی بادشاہ اوسطرف متوجہ رہا
لیکن کامیابی دلخواہ حاصل نہوئی سنہ ۱۶۷۶ عیسوی مین ایک ہندی بھگتون کے
فرقہ موسوم بہ ست نارایني نے جانب نارنول سر شورش اوٹھایا اگرچہ
اوس فرقہ نے چند بار فوج شاہی کو کہ جو تدارک کو گئی تھی شکستین دین اور جانب
دلی متوجہ ہوئے لیکن پھر اونھون نے شکست کھائی اور متفرق ہوگئے۔

لڑکے کے قید کرکے پاس اورنگ زیب کے بھیجدیا اور تب اورنگ زیب نے اوّل
بغیر جھول کے ہاتھی پر سوار کرا کے تشہیر کرایا اور پھر قید کرکے بجرم ارتداد اسکو
قتل کرایا اور اوسکے بیٹے سپہر شکوہ کو قلعہ گوالیار مین مقید کیا سیواجی
مرہٹہ جو تھوڑی مدت سے بوجہ ضعف سلطنت بیجاپور ڈاکہ زنی کرتے کرتے
چند قلعجات علاقہ بیجاپور پر قابض ہو گیا تھا اور ۱۶۵۸ع مین جب کہ بحالت شاہزادگی
اورنگ زیب جانب دکن گیا تھا تو سیواجی نے اوسکی ملاقات حاصل
کی تھی اور اقرار اطاعت کیا تھا جب کہ اورنگ زیب دلی کو واپس
گیا تو سیواجی نے پھر بیجاپور پر حملہ شروع کیا چنانچہ
افضل خان سردار مع فوج بیجاپور سے واسطے تدارک اوسکی
روانہ ہوا سیواجی نے اطاعت اپنی ظاہر کی اور بوجہ خوف وہراس اپنی کے
افضل خان کو آمادہ ملاقات اپنی کا کیا جبکہ افضل خان واسطے ملاقات
سیواجی کے آیا تو اوسنے عین ملاقات مین کام افضل خان کا تمام کیا
پھر تو مرہٹے فوج افضل خان پر لوٹ پڑے اور فتحیاب ہوے ٭
یہ واقعہ اکتوبر ۱۶۵۹ع کا ہے بعد اسکے لغایت ۱۶۶۲ع سیواجی اور
بیجاپور والون سے اور بھی لڑائیان ہوئین اور پھر صلح بھی ہو گئی لیکن اس
عرصہ مین سیواجی کے مقبوضہ ملک کو اور بھی وسعت ہوئی اور جب اوسنے
علاقہ اورنگ آباد علاقہ شاہی کے طرف لوٹ مار شروع کی تو فوج شاہی
تحت حکم شایستہ خان روانہ ہوئی اور پونا تک پہونچی اور شایستہ خان
قلعہ پونا مین مقیم ہوا سیواجی وقت شب بجمعیت ۲۵ آدمی بہ تبدیل لباس
ہمراہ ایک برات کے داخل شہر ہو کر قلعہ مین گھس گیا اور عقب مکان سے
اندر داخل ہوا جہان شایستہ خان موجود تھا اور وہان ہتیار چلنے لگا
شایستہ خان تو بعد زخمی ہونے کے کھڑکی کے راہ سے کود کر بھاگا لیکن بیٹا
اوسکا اور بہت سے آدمی جان سے مارے گئے سیواجی پھر اوسیطرح سے اولٹا
پھر آیا جیسا کہ آیا تھا اور اسکو خبر ہوئی کہ ۱۶۶۴ع مین ساہوجی باپ سیواجی کا

روانہ ہوا اور جون ۱۶۵۹ء مین شہر آگرہ پر قابض ہوا اور شاہجہان سے عذر معذرت
کہلا بھیجی اور اوسوقت تک اسبات پر راضی تھا کہ باپ کو راضی رکھے اور اوسکے
نام سے حکومت کرتا رہے لیکن جب اوسنے دیکھا کہ صفائی اپنے باپ سے اور دور کرنا
محبت دارا شکوہ کا باپ کے دل سے ممکن نہین تو وہ خود مختار ہوگیا ؛
اور ایک رات مرزا مراد کو بحیلۂ دعوت بولایا اور شراب پلائی اور جب وہ خود رفتہ ہوگیا
تو اوسکے ہتیار کھلوائے اور اوسکو قید کرکے قلعۂ گوالیار مین بھیجدیا ؛
بعدہ اورنگ زیب دلی کو روانہ ہوا اور بادشاہت اختیار کی اور ایک برس تک
نہ سکہ اپنا جاری کیا نہ تاج اپنے سر پر رکھا لیکن ۲۰ اگست ۱۶۵۹ء کو دلی مین جاکر
تخت پر بیٹھا اور اپنی بادشاہت کی منادی کرائی شاہ جہان نے تینتیس برس
بادشاہت کی اور ۶۷ برس کی عمر مین سلطنت اوسکی ہاتھ سے جاتی رہی
اور ۷۴ برس کی عمر مین وفات پائی ؛

فصل چہاردہم محی الدین اورنگ زیب عالمگیر

اورنگ زیب نے تخت نشین ہوکر لقب اپنا عالمگیر رکھا اور واسطے تعاقب
دارا شکوہ کے جانب پنجاب روانہ ہوا راستہ مین خبر پائی کہ دارا شکوہ
جانب ملتان گیا تو اورنگ زیب بھی راستہ لاہور کا چھوڑکر
جانب ملتان چلا اس عرصہ مین جب اورنگ زیب کو خبر پہونچی کہ شجاع
بنگالہ سے آتا ہے تب فورًا جانب الہ آباد واپس آیا اور بمقام کھجوی متصل
الہ آباد شجاع سے مقابلہ ہوا مرزا شجاع شکست کھاکر پھر بنگالہ کو بھاگا
اور جب وہان بھی اوسکا تعاقب ہوا تو اراکان مین چلا گیا اور وہان کے لوگون
کے ہاتھ سے قتل ہوا ادہر دارا شکوہ ملتان سے بھاگ کر سندہ اور
کچھ ہوتا ہوا گجرات مین آیا اور شاہ نواز خان حاکم گجرات سے
ملکر بجمعیت چالیس ہزار آدمی کے اجمیر مین پہونچا لیکن وہان اورنگ زیب
سے شکست کھاکر قندھار کے جانے کا ارادہ کیا اثنائے راہ مین بہت مصیبتین
اوٹھاکر جب سرحد شرقی سندہ پر پہونچا تو برادر حاکم اوس نواح نے اوسکو مع او

اورخود غرض اور شاہ شجاع شراب خوار مراد بخش سیدھا سادہ تھا
ولی عہد شاہجہان کا دارا شکوہ تھا لیکن اورنگ زیب حصول
سلطنت کی فکر مین رہتا تھا۔
۱۶۵۷ء مین شاہ جہان سخت بیمار ہوا انصرام اوسکی سلطنت کا دارا شکوہ
کو تفویض کیا گیا جب یہ حال مشہور ہوا تو اول مرزا شجاع نائب السلطنت
بنگالہ نے دار السلطنت کے ارادہ پر قدم بڑھایا بعدہ مرزا مراد نائب السلطنت
گجرات نے اوسکی پیروی کی اورنگ زیب جو نائب السلطنت دکن تھا
اپنے مثل شجاع و مراد کے بادشاہی خطاب تو اختیار نہ کیا لیکن فوج کی طیاری کا
حکم دیا اور شجاع اور دارا شکوہ کی لڑائی کا منتظر رہا اور مرزا مراد کو
اپنے سے موافق کیا اور اوسکو لکھا کہ تخت نشینی تجکو مبارک ہو میرا ارادہ مکہ
جانے کا ہے لیکن دارا شکوہ لا مذہب کے مقابلے پر تیرا ساتھی ہون اور
جسونت راو کافر کو جو ہمارے لئے روانہ کیا گیا اوس سے بمقابلہ پیش آنا چاہیے
اودھر دارا شکوہ نے جسونت راو کو مراد اور اورنگ زیب سے
دیکھ بھال کو روانہ کیا اور سلیمان شکوہ کو بتائید راجہ جے سنگہ مرزا
شجاع کے مقابلہ پر بھیجا مرزا شجاع سے مرزا سلیمان پسر دارا شکوہ کا
مقابلہ قریب بنارس کے ہوا شجاع نے شکست کھائی اور بنگالہ کو واپس
گیا اور مارچ ۱۶۵۸ء مین اورنگ زیب و مراد جانب جسونت راو
روانہ ہوئے اور اوجین کے قریب مقابلہ ہوا جسونت راو نے شکست کھائی
اور اپنے ملک کو چلا گیا یہ دونو بھائی آگے بڑھے اور دریائے چنبل پر پہونچے
جون ۱۶۵۸ء مین دارا شکوہ مع فوج روانہ ہوا اور متصل شاما گڈھ جو آگرہ
کے قریب ہے صف آرائی ہوئی اول حملہ دارا شکوہ کی جانب سے ہوا
پھر تو چند لڑائیاں باہم ایسی ہوئین کہ راجہ رام سنگہ مارا گیا اور دارا شکوہ
کا ہاتھی مجروح ہو کر بھاگا دارا شکوہ زمین پر گر پڑا فوج نے جانا کہ مارا گیا سب
فوج منتشر ہوگئی اور دارا شکوہ بھی بھاگا اور بوجہ ندامت کے بدون ملاقات
شاہ جہان کے مع بال بچّے کے جانب لاہور روانہ ہوگیا اورنگ زیب آگرہ کو

فصل سیزدہم شہاب الدین محمد شاہجہان

جب جہانگیر فوت ہوا شاہ جہان اوسوقت دکن مین تھا چنانچہ دکن سے روانہ ہوکر ۲۶ جنوری ۱۶۲۸ء کو آگرہ مین پہونچکر تخت سلطنت پر بیٹھا اور اپنی سلطنت کو بڑی رونق دی بجاے دلّی کے شہر شاہجہان آباد آباد کیا اور قلعہ عمدہ بنوایا اور درمیان شہر کے ایک جامع مسجد طیار کرائی جسکا طول نوے گز اور عرض بیس ولبصرف دس لاکھ روپیہ کے طیار ہوئی اور اکبرآباد مین روضۂ تاج بیگم ایسا تعمیر کرایا جسکا ثانی آج تک روے زمین پر نہین جسکے نام سے یہ مقبرہ معروف ہے درحقیقت ممتاز محل شاہ جہان کی بی بی تھی اوراس روضہ کی طیاری مین تین کرور سترہ لاکھ اڑھتالیس ہزار چھبیس روپیہ خرچ ہوئے ؛

تخت طاؤس ساڑھے چھہ کرور کی لاگت سے بنوایا جسمین لعل اور زمرد اور ہیرے اور موتی جڑے تھے اوسکے دیکھنے سے چشم نظارگیان خیرہ ہوتی تھی اور اوسکی محراب پر ایک طاؤس طلائی مرصع کار بیٹھا ہوا تھا اور طرح طرح کے جواہرات اوسمین جڑے ہوئے تھے ؛

یہ بادشاہ اگرچہ داد و دہش کثرت سے کرتا لیکن جب مرا چھہ کرور و لبقولے چوبیس ۲۴ کرور روپیہ خزانہ مین موجود تھا ؛

آمدنی سلطنت کی اسکے وقت مین ۲۳ کرور و لبقولے بتیس ۳۲ کرور تھی ؛

اسی کے عہد مین علی مردان خان صوبہ دار قندھار شاہ ایران سے باغی ہوکر شاہ جہان سے آملا یہ علی مردان خان بڑا نامی شخص ہو گیا منجملہ اوسکے کامون کے ایک وہ نہر ہے جو اب بھی دلّی مین جاری ہے میر جملہ سوداگر جو دکن مین تجارت ہیرے کی کرتا تھا اسی نے کوہ نور نامی ہیرا جو مشہور ہے شاہ جہان کے حضور مین نذر گذرانا تھا ۔

شاہ جہان کے چار بیٹے تھے اوّل داراشکوہ دوسرا ۲ شاہ شجاع تیسرا ۳ اورنگ زیب چوتھا مرزا مراد بخش داراشکوہ صوفی مشرب تھا اور فقیرون سے صحبت رکھتا اور اورنگ زیب مذہب مین متعصب

مہابت خان پر حملہ آور ہوئی الا کچھہ فایدہ نہوا اور نورجہان کا ہاتھی سونڈ
کے کٹنے سے دریا مین بھاگ گیا اور بہت دور جاکر کنارے لگا آخر کو مجبور ہو کر بادشاہ
کے پاس قید مین چلی آئی مہابت خان بادشاہ کو لیکر جانب کابل روانہ
ہوا اور قید مین بادشاہ کی تواضع تعظیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا اور
بادشاہ بھی حسب صلاح نورجہان جیسا کچھہ مہابت خان کہتا اوسکو
بلاحجت مانتا اور ایسا سیدھا سادہ بنگر مہابت خان سے مخاطب
ہوتا تھا کہ بھائی تم نورجہان کو ایسا پاک طینت نہ سمجھنا جیسا کہ مین تمھاری
نسبت صاف سینہ ہون غرضکہ ان حیلون سے مہابت خان غافل
ہوگیا اور بادشاہ کی جانب سے مطمئن ہوا؛

جہانگیر نے نورجہان بیگم کی صلاح سے مہابت خان سے کہکر حکم
دلوایا کہ سب جاگیردار اپنے اپنے سوارونکی موجودات دیوین نورجہان بیگم
بھی ایک جاگیردار تھی اپنے سوارونکو آراستہ اور نئے سوار اس حکمت سے خفیہ
بھرتی کرنے لگی مہابت خان کو اگرچہ نورجہان بیگم کی طرف سے اندیشہ
ہوا لیکن جہانگیر نے یہ کہکر کہ آپ کا جانا واسطے ملاحظۂ سواران نورجہان کے
مناسب نہین ہے ہم خود جاکر دیکھہ آوین گے رفع کردیا مگر بادشاہ جس وقت
مع نورجہان بیگم واسطے ملاحظۂ سواران گیا تو سوارون نے بادشاہ کو گھیر لیا
اور مہابت خان کے آدمیون کو جو ساتھہ بادشاہ کے تھے قتل کیا اور
بادشاہ مع بیگم ہاتھہ سے مہابت خان کے نکل گئے بادشاہ کابل سے
کشمیر چلا گیا اور وہان بیمار ضیق دمہ کی ایسی شدت ہوئی کہ لاہور تک نہ آسکا
وبعمر ساٹھہ برس ۲۸ اکتوبر ۱۶۲۷ع کو جہان فانی سے کوچ کیا تاریخ وفات
جہانگیر از جہان عزم سفر کرد؛ یعنی ۱۰۳۷ ہجری ہے تمباکو اسی بادشاہ کے
عہد مین جانب امریکہ سے ہندوستان مین آیا چنانچہ بادشاہ نے ایک فرمان
دربارۂ ممانعت تماکو جاری کیا تھا اور تمباکو لفظ امریکہ کا ہے تلسی داس
شاعر ہندی مولف کتاب رامائن اسی بادشاہ کے عہد سلطنت مین ۱۶۲۳ع مین
بلدۂ بنارس مین وفات پائی؛

حاضر ہونے سے پہلے اوسنے اپنی لڑکی کا نکاح بلا اجازت بادشاہ کے ایک جوان سردار برخوردار نامے کے ساتھ کر دیا تھا اور قاعدہ یہ تھا کہ ایسے پایہ کے لوگ اپنے بال بچونکا رشتہ ناتا بلا اجازت بادشاہ کے نکرتے تھے بادشاہ یہ حال سنکر نہایت ناراض ہوا اور برخوردار کو گرفتار کرکے اوسکو ننگا کرایا اور کوڑون سے پٹوایا اور سب مال و اسباب اوسکا ضبط کیا ؛

مہابت خان بادشاہی فوج مین پہونچا اور اوسکو معلوم ہوا کہ اب حضوری بادشاہ نصیب ہوگی تو وہ درپے آزار رسانی ہوا ؛

چنانچہ بماہ مارچ ۱۶۲۶ء فوج شاہی کنارہ دریاے جہلم پڑی تھی اور کشتیون کے ذریعہ سے پار اوترنے اور **کابل** کے جانے کی طیاری ہو رہی تھی چنانچہ فوج شاہی تو پار اوتر گئی صرف **جہانگیر** مع ذاتی پہرہ و خاص خاص ملازمان کے اس پار رہ گیا تھا **مہابت خان** نے قبل طلوع آفتاب دو ہزار راجپوت کو پل پر قبضہ کرنے کو روانہ کیا اور دو سو دلاور لئے ہوئے خیمۂ بادشاہ پر آیا بادشاہ گھبرا کر اوٹھ کھڑا ہوا اور تلوار کو سنبھالا اور چلا کر بولا کہ او **مہابت خان** دغاباز یہ کیا بات ہے **مہابت خان** آداب بجا لایا اور عرض کیا کہ مخالفون کی داد فریاد لینے ولی نعمت کے پاس کرنے کی کوئی صورت نہ پائی تب زبردستی کا طریقہ اختیار کیا الغرض جب **جہانگیر** نے آپ کو پنجۂ **مہابت خان** مین دیکھا تو بدلجوئی و زمانہ سازی و نرمی باتین کرنے لگا اور جب بادشاہ نے زنانہ خیمہ مین جانا چاہا تاکہ **نورجہان** سے کچھ صلاح و مشورہ کرے لیکن اس امر سے روکا گیا اور ہاتھی پر سوار کرایا گیا اور دو راجپوت دائین بائین اوسکے بٹھائے گئے تب تو **مہابت خان** کے مقابلہ کا اثر بادشاہ کے دل پر پیدا ہوا اور پھر بلا کسی حیلہ حوالہ کے جانب خیمۂ **مہابت خان** بڑھا اور خیمۂ مہابت خان مین آیا **نورجہان بیگم** بھیس اپنا بدل کر ایک ٹوٹی سی ڈولی مین سوار ہو کر دریا پار چلی گئی کہ محافظان پل کو حکم دیا گیا تھا کہ اس پار سے اوس پار جانے والے کی روک نہ کیجاوے اور اوس پار سے کسیکو اس پار نہ آنے دین **نورجہان بیگم** جب اپنی فوج مین پہونچ گئی دوسرے روز تیر و کمان ہاتھ مین لے ہاتھی پر سوار اس پار عبور کرکے

رہنی لگی اس عرصہ مین ایرانیون نے قندھار پر قبضہ کرلیا نورجہان کو یہ موقع خوب ہاتھ آیا چاہا کہ شاہجہان کو دور پھینک دے اور بادشاہ کو سمجھا دے اس مہم کے قابل شاہجہان ہے جسنے دکن کو فتح کیا چنانچہ بادشاہ نے شاہجہان کو حکم دیا اول تو شاہجہان نے قبول کیا لیکن جب نتیجہ اوسکا سوچا تو جانے سے اوسنے حیلہ وبہانہ پیش کیا پھر تو احکام بادشاہی نسبت شاہجہان خلاف صادر ہونے لگے جاگیرین شاہجہان کی حوالہ شہریار ہوئین شاہجہان کو حکم ہوا کہ عوض اونکے دکن مین لے لیوے شاہجہان نے بغاوت اختیار کی ماندو سے جانب آگرہ کوچ کر دیا جہانگیر اوسوقت لاہور مین تھا یہ خبر پاکر ماہ فروری ۱۶۲۳ء لاہور سے روانہ ہوا اور جب بادشاہی فوج ابنا صلہ ہی میل پہونچ گئی تو شاہجہان پھر مانڈو کیطرف واپس آیا فوج شاہی نے تعاقب کیا شاہجہان تلنگانہ کی طرف بھاگا اور مچھلی بندر ہوتا ہوا بنگالہ و بہار پر قابض ہوگیا لیکن پھر وہان سے بھی فوج شاہی نے شکست دی تو دکن مین آیا اور اب جمعیت بھی اسکے ساتھ کم رہ گئی آخرش حاضر ہوکر باب سے خواہان عفو تقصیر کا ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ رہتاس گڈھ واقع بہار اور اسیر گڈھ واقع دکن جواب بھی اوسکے قبض وتصرف مین تھے ملازمان شاہی کو حوالہ اور دارا شکوہ اور اورنگ زیب پسران اپنے کو بطور اول یعنی بالضامنی کے دربار مین روانہ کرے غرض کہ سنہ ۱۶۲۵ عیسوی مین شاہجہان نے حکم اوسکا قبول کیا اسی عرصہ مین جہانگیر نے چاہا کہ سر کوئی فرقہ رفیقیان جنھون نے سر اوٹھایا تھا کی جاوے اور ارادہ کابل کیا اودھر نورجہان بیگم کو کچھ ایسا خیال آیا کہ صوبہ بنگالہ کے حساب سمجھانے کے واسطے مہابت خان کو طلب کیا جاوے اور اوسکے ذمہ الزام ظلم و تغلب اوس زمانہ کے بابت لگایا تھا جبکہ وہ بنگالہ پر متصرف تھا۔

مہابت خان باشندہ کابل اکبر کے عہد سلطنت مین پانصدی کو پہونچا تھا اور جبکہ جہانگیر تخت نشین ہوا تو اوسنے اوسکو بڑے بڑے مرتبون پر پہونچایا چنانچہ جب مہابت خان بجمعیت پانچ ہزار راجپوت کے آیا تو بادشاہ کے پاس

خان کا کام تمام کیا پھر نور جہان گرفتار ہوکر پاس جہانگیر بادشاہ
حاضر کی گئی اور بادشاہ نے اوسکے ساتھہ نکاح کیا باپ اوسکا وزیر اعظم بنایا گیا
اور بڑا بھائی اوسکا بڑے مرتبہ کو پہونچا نور جہان جیسی حسین تھی ویسی ہی
عقیل اور دانا تھی سب کاروبار سلطنت اوسیکے صلاح و مشورہ سے ہوتا تھا
نور جہان مین ایک بات قابل تعریف یہ تھی کہ فی البدیہہ عمدہ شعر کہتی تھی
یہ شعر اوسکا مشہور ہے شعر نور جہان گرچہ بصورت زن ست ؛ در صف
مردان زن شیر افگن ست ؛ ۱۶۱۴ء مین جہانگیر نے شاہزادہ مرزا خورم
یعنی شاہجہان کو طرف اودے پور روانہ کیا شاہزادہ نے جاکر راجپوتون
حملہ کیا لیکن رانا اودے پور بحضور شاہزادہ حاضر ہوا شاہزادہ بہت
طرح سے پیش آیا اور اوسکا ملک جو بعہد اکبر فتح ہوا تھا اوسکو واپس دیا اور
رانا کے بیٹے کو ہمراہ اپنے باپ کی خدمت مین حاضر کرکے اوسکو منصب دلوایا ؛
۱۶۱۵ء مین جب بادشاہ جانب دکھن جاتا تھا تو جیمس اول شاہ
انگلستان کی طرف سے مسٹر ٹامس رد صاحب ایلچی دربار
جہانگیر مین بمقام اجمیر ۲۳ دسمبر سنہ الیہ کو حاضر ہوا اور بادشاہ کے
رکاب مقام مانڈو اور گجرات تک گیا اور ۱۶۱۸ء کے اخیر مین بادشاہ سے
رخصت ہوا وہ لکھتا ہے کہ بسبب نہ ملنے بار برداری کے ہم اور بادشاہ ایران کا
و چندروز اجمیر مین پڑے رہے اور بادشاہ بھی اگر اپنی فوج کے سب خیمے
دیرے نہ جلوا دیتا تو کوچ اوسکا بھی ملتوی رہتا اجمیر کے مقام سے بادشاہ نے
شاہجہان کو روانہ جانب دکن کیا اور چندروز مین شاہجہان مہم دکن سے
بفتح و نصرت بحضور بادشاہ حاضر ہوا ؎
شاہ جہان چونکہ آصف خان برادر نور جہان کا داماد تھا اس وجہ سے
نور جہان ہمیشہ اوسکی طرفدار اور ممد و معاون رہتی تھی لیکن جبکہ
نور جہان نے شادی اپنی لڑکی کی جو نطفہ شیر افگن خان سے پیدا ہوئی
ساتھہ مرزا شہریار چھوٹے بیٹے جہانگیر کے کردی تب سے مرکوز خاطر اوسکا
شہریار جانشین اپنے باپ کا ہووے اسلیے درپردہ خلاف شاہجہان

مارچ سنہ ۱۶۰۶ع مین خسرو بیٹا بادشاہ کا منحرف ہوکر مع چند آدمیون کے
آگرہ سے روانہ ہوا اور جانب لاہور راستہ مین دس ہزار آدمیون سے
زیادہ اوسکے ساتھہ جھیڑ بھاڑ ہوگئی اور لاہور مین پہنچکر دغابازی
قابض ہوگیا لیکن جب فوج شاہی سے مقابلہ کیا اور شکست کھائی
تو جانب کابل چلا اور جبکہ عبور دریاے جھیلم کرتا تھا کشتی اوسکی زمین پر
ٹھہر گئی اور وہ گرفتار ہوا اور وہ اپنے باپ کے حاضر کیا گیا :

بحکم بادشاہ سات سو آدمی صلاح کار اور رفیق اوسکے بہت سختیون سے
مارے گئے اور خسرو کو ہاتھی پر سوار کراکر مقتولون کے قطار کے سامنے
پھرایا اور ایک چوبدار آگے کہتا جاتا تھا کہ صاحبزادہ صاحب اپنے
خاص ملازمون کا آداب تسلیمات قبول فرمائے :

سنہ ۱۶۱۱ع مین بادشاہ نے نورجہان بیگم سے نکاح کیا ۔
نورجہان کا دادا باشندۂ طہران سلطنت ایران مین کسی عہدہ پر
ممتاز تھا اور مرزا غیاث بیٹا اوسکا ایسا محتاج ہوا کہ مع زن و بچہ
ارادہ ہندوستان کا کیا اور جب قندہار پہونچا تو نورجہان
پیدا ہوئی لیکن اوسنے بوجہ اپنی مصیبت کے اس بچہ کو راستے مین پھینکدیا
اتفاقاً ایک قافلہ سوداگر کا جو اوس راستے سے آنکلا سالار قافلہ نے
اس بچہ کو دیکھکر ازراہ رحم اوٹھا لیا اور اوسکی پرورش کی اور حسن [illegible]
کہ اوسنے واسطے دودہ پلانے بچہ کے نوکر رکھا وہی اوسکی مان تھی اور
اوسکے باپ سے قافلہ والے کام کاج لینے لگے رفتہ رفتہ بادشاہی نوکر ہوگیا
نورجہان جب اپنی مان کے ساتھہ اکبر کے محلون مین جانے لگی تب نظر
جہانگیر کی اسپر پڑی اور مفتون ہوگیا روز چھیڑ چھاڑ کرنے لگا جب اکبر کو یہ خبر
ہوئی تو اکبر نے شادی اوسکی شیر افگن خان سے کردی جب جہانگیر بادشاہ
ہوا تو اوسنے حاکم بنگالہ کو لکھہ بھیجا کہ نورجہان کو شیر افگن خان سے لیکر ہمارے
پاس بھیجدو حاکم بنگالہ نے شیر افگن خان کو سمجھایا لیکن اوسنے نہ مانا اور جب
صوبہ دار نے دھمکایا تو شیر افگن خان نے اوسکو قتل کیا ملازمان صوبہدار نے

مرزا سلیم بھی اوسوقت موجود تھا بادشاہ نے اوسکو بہت سے تلقین اور نصیحت کی اور سب کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اگر مجھسے کوئی قصور آپ صاحبون کی نسبت ہوا ہو تو معاف کرو اوسوقت مرزا سلیم بھی قدمون پر گر پڑا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اکبر نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میرے سامنے اپنی کمر مین باندھو اور ایک بڑے عالم کو بلا کر اپنے دین اسلام کا کلمہ پڑھنا شروع کیا اور اسی حالت مین انتقال فرمایا تاریخ وفات فوت اکبر شہ ہے جس سے ۱۰۱۴ سنہ ہجری نکلتے ہین ؛

اکبر آباد کا قلعہ اسی بادشاہ کا بنایا ہوا ہے اور قلعۂ الہ آباد بھی اکبر نے تعمیر کرایا تھا ۔ اکبر سال بھر مین متفرق ایام مین قریب تین مہینے کے گوشت نہ کھاتا تھا اور رات دن مین تین گھنٹے سے زیادہ نہ سوتا تھا پندرہ بیس کوس پیادہ پا چل سکتا تھا بادشاہ نے رعایا کے فایدے کے واسطے اچھے اچھے قانون جاری کئے جزیہ لینا موقوف کردیا ۔ تلسی داس جی اسی بادشاہ کے وقت مین تھے اور سمت ۱۶۸۰ مین گذرے تھے اکبر بادشاہ سورج کو بہت سے سلام کیا کرتا اور ٹھیک دوپہر کو سورج کے سامنے کھڑا ہوکر دھیان اپنا لگاتا تھا منشا اوسکا یہ تھا کہ وہ معتقد سورج کا تھا بلکہ باعث اسکا صرف تالیف قلوب ساتھ اہل ہند کے تھا ورنہ مذہب اوسکا توحید فلاسفہ تھا

فصل دوازدہم نور الدین محمد جہانگیر

اکتوبر سنہ ۱۶۰۵ ع مطابق جمادی الاول سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین مرزا سلیم بیٹا اکبر کا تخت نشین ہوا اور جہانگیر کے خطاب سے پکارا گیا اس بادشاہ نے ناک کاٹنے کی سزا موقوف کی اور باوصف اپنی میخواری کی شراب خواری کے نسبت سخت ممانعت کی اسلام کے قاعدون کو اجرا دیا ایک زنجیر اوسنے دیوار قلعہ کے اندرونی جانب سے باہر کو لٹکائی اور اوس زنجیر کے اندر والے سرے مین سونے کی گھنٹیان محل بادشاہی کے اندر لگائی تھین جب کوئی دادخواہ آتا اوس زنجیر کو ہلاتا بادشاہ کو آگاہی ہوتی ؛

ایسا مقابلہ کیا کہ فوج شاہی کو واپس آنا پڑا اور آخرش دونوں گروہوں نے بماہ فروری
سنہ ۱۵۹۶ع صلح کرلی چاند بی بی نے صوبہ برار جسپر احمدنگر والے چند روز سے قابض
ہوئے تھے بادشاہ کے حوالہ کیا اور فوج شاہی واپس آئی ؛
بعد چند روز کے محمد خان وزیر چاند بیگم جو بنام زد پیشوا تھا چاند بیگم
سے باغی ہوگیا پیشوا کا خطاب بہمنی بادشاہوں کے وقت نسبت وزیر مروج
تھا اوسکے بعد ستارہ والے راجاؤن کے برہمن وزیر اس خطاب سے
مخاطب رہے اور مرہٹوں کی حکومت پر اسی خطاب سے حکمران رہے جب
محمد خان نے بغاوت کی اور اوسنے شاہزادہ مرزا مراد سے جو ملک برار مین
تھا اعانت طلب کی اور خاندیس کا بادشاہ بھی بہ اعانت شاہزادہ پہونچا
اور گولکنڈہ کا بادشاہ بیجاپور اور احمدنگر والون کی امداد پر آیا اور دسمبر
سنہ ۱۵۹۶ مین یا جنوری سنہ ۱۵۹۷ع مین بہت بڑی لڑائی ہوئی لیکن کوئی فریق کامیاب
نہوا اور اس عرصہ مین بادشاہ اکبر نے ابوالفضل کو اس مہم پر مامور کیا
اور پھر سنہ ۱۵۹۹ مین خود اکبر اوسطرف روانہ ہوا لیکن اوسکے پہونچنے سے پیشتر
قلعہ دولت آباد اور چند قلعہ مفتوح ہوچکے تھے اور جب فوج شاہی
آگے بڑھی اوسوقت احمدنگر کے سپاہیوں نے بلوہ کرکے چاند بیگم کو مار ڈالا
پھر تو فوج شاہی نے حملہ کرکے قلعہ مین دخل کیا اور قلعہ والے سب مارے گئے
اور بہادر نظام شاہ کو قید کرکے گوالیار مین بھیجدیا ؛
اکبر بادشاہ کو برہانپور مین خبر بغاوت شاہزادہ مرزا سلیم کی پہونچی
یہ شاہزادہ کثرت سے شراب اور افیون استعمال کرتا تھا اوسنے بغاوت
اختیار کرکے الہ آباد اور صوبہ اودہ اور بہار پر قبضہ کرلیا لیکن اکبر نے
اپنے فرزند پر تشدد کرنا مناسب نہ سمجھا اور بعد چند روز صوبہ بنگالہ اور
اوڑیسہ اوسکے حوالہ کیا مرزا سلیم کو ابوالفضل سے کمال عداوت
تھی جبکہ ابوالفضل دکن کی مہم سے فارغ ہوکر آگرہ کو آتا تھا تو راجہ نرسنگھ
دیو والی اورچھا نے مرزا سلیم کے اشارہ سے اوسکو قتل کیا
سنہ ۱۶۰۵ عیسوی مین اکبر نے بیمار ہوکر اس جہان فانی سے رحلت کی ؛

بیٹا جلالا جب سردار ہوا تو اوسنے بڑی دھوم دھام سے سرداری کی غرضکہ جو فوج شاہی بسرکردگی راجہ **بیربل** و **زین خان** بھیجی گئی تو اوّل مقابلہ اونکا فرقہ **یوسف زئی** سے ہوا اور **بیربل** مارا گیا :

اس لڑائی مین **اکبر** کو بڑے کڑے مقابلے پیش آئے اور فوج بہت ماری گئی اور بہت تھوڑی سی کامیابی حاصل ہوئی بعد ایک مدت کے **جلالا** سنہ ۱۶۰۰ع مین ایک لڑائی مین جان سے مارا گیا اور یہ مذہبی لڑائی **جہانگیر** اور **شاہجہان** کے وقت تک قایم رہی یہان تک کہ **روشنیا والون** کے جوش خروش ہوچکے مگر پٹھانون کی اصلی آزادی قایم رہی اور وہ کبھی مطیع نہ ہوئے سنہ ۱۵۹۱ع مین **اکبر** نے جانب **سندہ** ایک حصہ فوج کا قلعہ **سہوان** پر اور دوسرا حصہ **امرکوٹ** دور دستون سے روانہ کیا حاکم **سندہ** نے بدون اطاعت چارۂ کار اپنا نہ دیکھا اور سنہ ۱۵۹۲ عیسوی مین فرمان برداری اختیار کی :

اکبر نامہ مین مذکور ہے کہ والی **سندہ** نے پرتگالی سپاہیون کو اس لڑائی مین لڑایا اور دو سو ہندوستانیون کو یورپ والون کی وردی سے آراستہ کیا تھا چنانچہ قاعدہ دانی اور وردی کی حیثیت سے وہ ہی سپاہی یورپ والون کے پہلے پہلے ہندوستان مین نمونہ تھے :

سنہ ۱۵۹۴ع مین قبض و تصرف **اکبر قندھار** پر بھی ہوگیا :

سنہ ۱۵۹۵ع مین دکن مین جو پیشتر سے **احمد نگر** اور **بیجا پور** عرف **بیجا پور** اور **گولکنڈہ** کے جدا جدا بادشاہ ہوتے چلے آتے تھے **احمد نگر** مین اس عرصہ مین سلطنت کے چار دعویدار کھڑے ہوئے ایک نے جو اوسوقت مین **احمد نگر** مین تھا **اکبر** سے مددمانگی بادشاہ نے فوج اپنی روانہ کی ابھی فوج نہ پہونچی تھی کہ **احمد نگر** دوسرے دعویدار بہادر نظام شاہ نابالغ کے قبضہ مین آگیا اور اوسکی جانب سے پھوپھی اوسکی **چاند بیگم** جو بہت دلیر اور صاحب حوصلہ تھی آمادۂ کارزار ہوئی اور جسوقت فوج شاہی نے سرنگ اوڑا کر قلعہ پر چڑھنا چاہا تو **چاند بیگم** اپنے مونھہ پر نقاب ڈال اور زرہ بکتر پہن اور شمشیر برہنہ ہاتھہ مین لئے ہوئے آگے کھڑی ہوئی اور اپنی فوج کو غیرت دلائی اور مقابل شگاف دیوار قلعہ کے

دوسرے برس کے اندر رن تھنبور اور کالنجر کا قلعہ فتح کیا۔

۱۵۷۰ء میں جب سرحد جودھپور پر پہونچا راجہ مالدیو نے اپنے بیٹے کو واسطے استقبال کے بھیجا لیکن اکبر نے وہ حاضری کافی نہ سمجھی اور ناراض ہوا اور ۱۵۷۲ عیسوی میں حکومت جودھپور رائے سنگھ والی بیکانیر کو مرحمت فرمائی لیکن رائے سنگھ کو قبضہ جودھپور نصیب نہوا جب مالدیو مرگیا تو اوسکے بیٹے نے اطاعت قبول کی؛

ماہ ستمبر ۱۵۷۲ عیسوی میں اکبر نے جانب گجرات توجہ کی جو ایک مدت سے اور بادشاہوں کے قبض و تصرف میں تھا اور اوس ملک میں چند معرکے ظہور میں آئے آخرش تمام اوس ملک کو فتح کرکے اپنے قلمرو میں دوبارہ داخل کرکے ۴ جون ۱۵۷۳ء کو دلی میں واپس آیا اور ۱۵۷۶ء میں داؤد شاہ حاکم بنگال مارا گیا اور بہار بھی فتح ہوگیا؛

۱۵۸۶ء میں فوج شاہی جانب کشمیر روانہ ہوئی؛

قبل از چودھویں صدی کے سلطنت کشمیر ہندوون کے قبضہ میں رہی اور کبھی تاتاریون کے قبضہ میں مسلسل چلی آئی لیکن بعد چودھویں صدی کے مسلمان قابض ہوگئے تھے اب اکبر نے صوبہ ہندوستان کا قرار دیا اور والی کشمیر اور واسطے اوسکے صوبہ بہار میں جاگیر اوسکی مقرر کی گئی اسی سال راجہ بیربل اکبر کا نامی مصاحب سندھ پار یوسف زئیوں کی لڑائی میں مارا گیا اور وجہ اس لڑائی کی یہ تھی کہ چند سال پیشتر ایک شخص بایزید نامے [illegible] پیغمبری کا دعوی کیا اور ایک بڑا فرقہ اپنا قایم کرکے نام افغان روشنیار رکھا اور پاس پڑوس کے لوگوں پر اپنا رعب داب بٹھایا کہ اکبر کو اوس جانب متوجہ ہونا پڑا۔

اون لوگوں نے فوج شاہی کا مقابلہ کیا اور اوسکے مریدوں کا قتل عام [illegible] اور بایزید خود شکست کھا کر بعد چند روز کے مرگیا؛

۱۵۸۵ عیسوی میں بایزید کے بیٹوں نے اوسکی گڑی ہوئی ہڈیوں کو اوکھاڑ [illegible] تابوت میں رکھا اور اپنے گروہ کے آگے لئے پھرے آخر سندھ کو [illegible]

اسی عرصہ مین مالوہ کے حاکم باز بہادر نے سرکشی کی فوج شاہی نے اوسکو شکست دی
اور حکومت مالوہ کی پیر محمد خان کو دی گئی الا باز بہادر نے پھر قبضہ کیا لیکن
سنہ ۱۵۶۱ عیسوی مین فوج شاہی نے اوسکو پھر مغلوب کیا اور بعد تھوڑے
عرصہ کے باز بہادر نے اطاعت قبول کی بہار امل والی جے پور اکبر سے
متفق تھا یہانتک کہ آغاز محبت مین اپنی لڑکی کا بیاہ اکبر سے کیا اور خود
راجہ اور بھگوان داس بیٹا اوسکا فوج مین بڑے بڑے عہدون پر ممتاز ہوئے
سنہ ۱۵۶۱ مین مارواڑ پر فوج کشی ہوئی اور میرٹا کا قلعہ فتح ہوا سنہ ۱۵۶۷ مین
چیتور یعنی اودے پور کے راجہ پر حملہ آور ہوا راجہ اودے سنگہ
پسر راجہ سنگا چیتور کو چھوڑکر جانب گجرات بھاگ گیا لیکن فوج اوسکی
قلعہ چیتور گڈہ مین موجود رہی چنانچہ محاصرہ قلعہ کا کیا گیا اور دمدمے طیار ہوئے
اور سرنگین کھودی گئین تجویز تھی کہ جب دونو سرنگ اوڑائی جاوین تو قلعہ پر
حملہ ہو اتفاق یہ ہوا کہ اوّل ایک سرنگ اوڑی اور فوج نے حملہ کیا دوسری سرنگ
عین حملہ مین اوڑی کہ فریقین کے آدمی زیادہ تلف ہوئے اور حملہ آور واپس آئے
ایک رات اکبر دمدمون کو دیکھہ بھال رہا تھا دیکھا کہ جیمل افسر فوج راجہ کا
دیوار شکستہ قلعہ مین مشعل لئے مصروف ہے اکبر نے ایک تیر نشانہ تاک کر ایسا
مارا کہ جیمل کے سر مین لگا اور کام اوسکا تمام ہوا فوج نے ہمت ہار دی اور عورتون
کو ساتھہ لاش جیمل کی جلاکر آمادہ پیکار ہوئے کم سے کم آٹھہ ہزار آدمی ہاتھہ فوج
شاہی سے قتل ہوئے اور بادشاہ فتحیاب ہوا یہ واقعہ مارچ سنہ ۱۵۶۸ع کا ہے
باوجود اس فتح کے راجہ اودے سنگہ جنگلون مین آزاد پھرتا رہا اور سنہ ۱۵۷۲
ع مین راجہ پرتاب سنگہ اوسکے بیٹے اور جانشین کے قبضہ سے کوملمیر
اور کوکندہ کے قلعہ نکل گئے اور راجہ دریاے گنگ کے قرب جوار مین
بھاگتا پھرا لیکن ایسا عالی ہمت تھا کہ اکبر کی وفات سے پیشتر اپنے ملک موروثی
قابض ہوگیا تھا اور اپنے باپ کے نام شہر اودے پور کو بسایا اور اسی خاندان
نے بادشاہ اسلام کو اپنی بیٹی نہین دی جے پور اور جودہ پور کی دو بیٹیان
تو اکبر کی محل تھین اور جہانگیر اوسکے بیٹے کو دوسری بیٹی جے پور کی بیاہی تھی

اکبر نے قبضہ کیا بیرم خان جو کاروبار سلطنت اپنی رائے سے کرتا اور
اکبر کی کچھ حقیقت نہ سمجھتا تھا اور ایک دو امر میں نسبت اکبر کبھی اس سے
بے اعتنائی وقوع میں آئی اب دربار میں دشمن اسکے زیادہ ہوگئے اور بادشاہ
بھی اب جوان ہوتا چلا چنانچہ اکبر کو اب تحت اختیار بیرم خان رہنا
ناگوار گذرا الغرض بحیلہ شکار کے اکبر قابو بیرم خان سے نکل کر دلی پہنچا
اور مارچ سنہ ۱۵۶۰ع میں ایک اشتہار جاری فرمایا کہ اب انتظام سلطنت
میں نے اپنے ہاتھ میں لیا سوائے میرے حکم کے دوسرے کے حکم کی تعمیل نہ کی جاوے.
اوسوقت بیرم خان خواب غفلت سے بیدار ہوا اور کعبہ کے جانے کا ارادہ
مصمم کیا لیکن گجرات میں پہونچکر اوسکی نیت بدل گئی اور کچھ فوج جمع کر
بغاوت اختیار کی اور پنجاب کی جانب حملہ آور ہوا لیکن فوج شاہی سے
شکست کھائی اور اکبر سے خواہان عفو ہوا اکبر نے بلحاظ خدمات سابقہ اوسکے
قصور کو معاف فرمایا بعدہ بیرم خان نے بوجہ غیرت رہنا یہاں کا پسند
نہ کیا بارادہ روانگی کعبہ گجرات گیا اور وہان وقت طیاری ساز و سامان
جہاز ایک پٹھان نے پیچھے سے آکر کام اوسکا تمام کیا جسکے باپ کو عہد ہمایون
میں بیرم خان نے عین میدان میں قتل کیا تھا اکبر نے جب یہ بار گران اپنے
سر پر رکھا اوس وقت عمر اوسکی اٹھارہ برس کی تھی اور چونکہ تعلیم و
تربیت اچھی پائی تھی اور حالت مصیبت میں پیدا ہوا تھا اور اپنے چچا کے
قید میں ہوش سنبھالا اور ہمایون کے ساتھ معرکون میں رہا تھا اس سبب
سے متحمل اس بار گران کا ہوا تعصب مذہب کو مطلق ترک کیا اہل ہند اور مسلمان
اپنی اپنی لیاقت کے موافق بڑے بڑے درجون پر سرفراز ہوئے پاک طینت صاف طبیعت تھا
سنہ ۱۵۵۶ع سے ۱۵۶۰ع تک عملداری اپنی لکھنؤ اور مشرق جونپور تک پہونچا چکا
تھا اور اجمیر و گوالیار کا قلعہ بھی فتح کر چکا تھا لیکن شیر شاہ ثانی
ولد شاہ عدلی بارادہ تصرف دوبارہ جانب جونپور بڑھا کہ خان زمان
سردار اکبر نے اوسکو شکست دی الا خود اس سردار سے آثار بغاوت ظاہر
ہونے لگے تب سنہ ۱۵۶۵ع میں خود اکبر اوسکے جانب متوجہ ہوا کہ وہ براہ راستی آگیا

کامران نے آکر کابل پر دخل کیا لیکن ہمایون نے فوراً آکر اوسکو شکست دی
اور محصور کیا آخر کار اپریل سنہ ۱۵۴۷ ع مین کامران بھاگ کر بلخ چلا گیا
اس عرصہ مین اور بھی فسادات وقوع مین آئے اور مرزا کامران سے لڑائیان
ہوئین آخر کار مرزا کامران گرفتار ہوا اور اندھا کر اوسکو کعبہ کو بھیجدیا
اور ہمایون بلاخرخشہ سلطنت کابل کرتا رہا ؛
جب سنہ ۱۵۵۴ ع مین سلیم شاہ مرگیا اور ملک اوسکا پانچ حصون پر تقسیم ہوگیا
چنانچہ اوسمین سے سکندر شاہ نے دلی ابراہیم شاہ سے خالی
کرالی جسکا بیان پہلے ہوچکا ہے پھر ہمایون جنوری سنہ ۱۵۵۵ ع مین پندرہ ہزار
سوار لیکر کابل سے روانہ ہوا اور سکندر شاہ سے لڑکر پوری
فتح حاصل کرکے آگرہ پر قبضہ کیا لیکن سکندر شاہ نے پھر خروج کیا
پھر اوسکے مقابلہ کے واسطے بیرم خان کو مع شاہزادہ اکبر جانب
پنجاب روانہ کیا لیکن اس عرصہ مین ایک روز ہمایون زینہ سے
اُترتا تھا کہ پاؤن اوسکا پھسلا اور سر کے بل نیچے گرا سخت صدمہ
پہونچا اور چوتھے دن مرگیا تاریخ اوسکے وفات کی یہ ہے ہمایون بادشاہ
از بام افتاد ؛ جس سے سنہ ۹۶۲ ہجری نکلتے ہین ؛

فصل یازدہم جلال الدین محمد اکبر شاہ

اکبر تیرہ ۱۳ برس چار مہینے کا تھا کہ ہمایون نے انتقال کیا سنہ ۱۵۵۶ ع مین تخت نشین
ہوا تاریخ جلوس جلوس خداوند عالم پناہ ہے جس سے سنہ ۹۶۳ ہجری نکلتے ہین
اسوقت اکبر حسب ارشاد ہمایون مع بیرم خان خانخانان
پنجاب مین بتدارک سکندر شاہ مصروف تھا بیرم خان معتبر
سردار ہمایون کا تھا اور بوجہ صغر سنی اکبر کے مدار کار سلطنت ایسکے
رائے پر منحصر تھا جب یہ خبر ملی کہ ہیمون نے محمد شاہ کو مار ڈالا اور
قصد لاہور رکھتا ہے تو بیرم خان نے بمقام پانی پت اوسکو
شکست دی اور گرفتار کیا جیساکہ سابق مذکور ہوا اور بعدہ دلی آگرہ پر

اور آخرش فتح پائی اور محمد سور مارا گیا اسطرف ہمایون آگرہ مین آگیا تھا
اور ہیمون نے تیاری لڑائی کرنے کی شروع کی تھی کہ اوسکو خبر ملی کہ ہمایون
مرگیا اور اکبر بیٹا اوسکا جو پنجاب مین تھا جانشین ہوا اس بات سے
ہیمون بہت خوش ہوا اور اس انقلاب سے ہمت اوسکی بڑھی اور
محمد شاہ عادل کو چنار گڈہ چھوڑا اور آپ جانب آگرہ روانہ ہوا
اور جاکر فتح کیا اور پھر جانب لاہور چلا اور آخرکار بیرم خان خانخانان
بمقام پانی پت ۵ نومبر سنہ ۱۵۵۶ ع اوسکو شکست دی اور گرفتار کیا
اور پھر جان سے مار ڈالا اور بعد چند روز کے محمد شاہ عادل اور
دار السلطنت بہار و بنگالہ کے قابض رہ کر ایک لڑائی مین مارا گیا جو کہ
اوس سے اور ایک نئے دعویدار سے واقع ہوئی جو بنگالہ مین پیدا ہوا تھا واقع ہوئی ۔

فصل دہم ہمایون کی دوبارہ سلطنت

جبکہ ہمایون ایران کو چلا گیا تو شاہ ایران نے اسکی بہت خاطرداری کی
اور بہت تعظیم وتکریم سے پیش آیا اور اگرچہ پیچھے پیچھے معاملات مذہب مین
کچھ کچھ ناراضی وقوع مین آئی لیکن تمام جلسون مین بہت لحاظ و پاس ہوتا رہا
اور ہمایون کے ساتھ اوس ایام مین صرف سات سو آدمی کی [illegible]
لیکن جب شاہ ایران نے اوسکو مدد دی تو چودہ ہزار فوج ایرانی بافسری
مرزا مراد فرزند شاہ ایران اسکے ساتھ ہوئی اور مارچ سنہ ۱۵۴۵ ع مین
قندھار کی جانب روانہ ہوا اور محاصرہ قندھار کا کیا مرزا عسکری
حاکم قندھار کہ بھائی اسکا تھا محاصرہ کی تکلیف سے تنگ ہوکر مطیع ہوا
لیکن پھر قید کیا گیا اور قندھار کو ہمایون نے حوالہ ایرانیون کے کیا کہ د…
متصرف رہے اور جب مرزا مراد اپنی موت مرا تب ہمایون نے قبضہ
اپنا قندھار پر کیا پھر جانب کابل روانہ ہوا مرزا کامران …
بھاگ کر بمقام بکہ علاقہ سندہ پناہ لی ہمایون نے کابل مین داخل …
اپنے فرزند اکبر کو دوبارہ حاصل کیا جب ہمایون جانب بدخشان کے

میواڑ کے راجہ کو مطیع کیا اور بعدہ کالنجر کا محاصرہ کیا اور جبکہ شیر شاہ اپنا توپخانہ ملاحظہ کرتا تھا اتفاقاً ایک گولہ دشمن کا اوسکے میگزین مین پڑا کہ میگزین اوڑ گیا اور اوسکے صدمہ سے شیر شاہ بھی جل گیا اور وقت شام مرگیا ۲۲ مئی سنہ ۱۵۴۵ع کو یہ حادثہ واقع ہوا تاریخ اوسکے وفات کی ز آتش مُرد ہے جس مین سنہ ۹۵۲ ہجری نکلے ہین ؛

سلیم شاہ

سلیم شاہ بعد وفات باپ اپنے کے تخت نشین ہوا اصل نام اسکا جلال خان تھا دلی مین سلیم گڈہ اسی نے بنایا ۲۵ مئی سنہ ۱۵۴۵ عیسوی کو تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۵۵۳ع مین بقضائے الٰہی فوت ہوا یہ بادشاہ بھی مثل اپنے باپ کے نیکنام رہا اور اسکے عہد مین بمقام بیانہ شیخ علائی نامی ایک فقیر مہدویہ فرقہ کا بانی ہوا جو سید محمد جونپوری کو مہدی موعود سمجھتے تھے ؛

محمد شاہ سور عدلی

جبکہ سلیم شاہ مرا تو فیروز خان پسر دوازدہ سالہ سلیم خان کو محمد خان چچا اوسکے نے قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹھا اور لقب اپنا محمد شاہ عادل رکھا اور اپنے بھتیجے کے قتل سے خون ناحق کا دھبا لگایا یہ بادشاہ نہایت ظالم و ناکارہ و نادان تھا انتظام اپنی حکومت کا ہیمو بقال کو سپرد کیا تھا جو کسی زمانہ مین دوکان کرتا تھا لیکن ہوشیار و قابل تھا اسکے عہد دولت مین خزانہ خالی ہوگیا امیرون کی جاگیرین ضبط ہوئین آدمی بددل ہوگئے بغاوت شروع ہوگئی ابراہیم سور نے دلی پر آکر قبضہ کیا پنجاب مین سکندر سور دوسرا بھتیجا شیر شاہ کا بادشاہ بن بیٹھا اور بنگالہ مین محمد سور حاکم نے بغاوت اختیار کی ؛ سکندر نے ابراہیم پر حملہ کرکے دلی آگرہ سے اوسکو خارج کیا ہیمون واسطے رفع بغاوت بنگال کے گیا تھا کہ اوسکو دریافت ہوا کہ ہمایون پھر ہندوستان مین داخل ہوا لیکن ہیمون لڑائی بنگال مین مصروف

راجہ اس فکر مین ہے کہ گرفتار کرکے حوالہ دشمن کرے وہان سے واپس ہوکر چاہا
کہ امرکوٹ چلا جاوے جو اٹک کے قریب ایک ریگستان مین واقع ہے
چنانچہ روانہ ہوا اور راہ مین مصیبتین جھیلتا ہوا امرکوٹ پہونچا رانا پرشاد راجہ امرکوٹ
بہت ادب سے پیش آیا اور سندھ کی فتح کے واسطے اوسنے امداد بھی
کی اس حالت افسردگی مین ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۵۴۲ع کو حمیدہ بیگم کے پیٹ سے
جلال الدین اکبر پیدا ہوا اس سے ایکدن پہلے سندہ کی جانب کوچ ہوچکا تھا
اور راجہ امرکوٹ بھی اسکے ہمراہ تھا لیکن اثناے راہ مین کچھ ایسی حرکت واقع
ہوئی کہ راجہ امرکوٹ ناراض ہوکر واپس چلا گیا اب ہمایون تنہا رہ گیا آخرش
۹ جولائی سنہ ۱۵۴۳ع کو ہمایون جانب قندھار روانہ ہوا اوسوقت مرزا محمد عسکری
ازجانب کامران حاکم قندھار تھا جب قندھار قریب ایکسو تیس میل
کے رہگیا تو ایک سوار نے ہمایون کو خبر دی کہ مرزا محمد عسکری تمھاری
گرفتاری کے لئے آپہونچا ہے ہمایون مع اپنی بیگم کے ایک گھوڑے پر سوار
ہوکر بھاگا اور اکبر کو اوسی جگہ چھوڑا مرزا عسکری نے پہونچکر جب ہمایون
کو نہ پایا تو اکبر کو لیکر روانہ قندھار ہوا اور ہمایون گرمسیر اور سیستان
ہوتے ہوئے ہرات مین پہونچا اور وہان سے ایران کو چلا گیا ؛

فصل نہم افغانون کی سلطنت کا بیان

ذکر شیر شاہ بادشاہ

شیر شاہ سنہ ۱۵۴۰ع مطابق سنہ ۹۴۷ ہجری مین ہمایون کے ممالک مفتوحہ کا
قابض ہوا اور پنجاب بھی کامران نے اوسکے حوالے کیا چنانچہ شیر شاہ نے
دریاے جہلم کے کنارے پر ایک قلعہ طیار کرکے بہار کے قلعہ رہتاس گدہ کے
نام پر نام اوسکا رکھا اور آگرہ کو واپس آیا اور حاکم بنگال کو مغلوب کیا
سنہ ۱۵۴۲ع مین صوبہ مالوہ اور سنہ ۱۵۴۳ع مین قلعہ رایسین کو فتح کیا
جو سلہدی ہندی راجہ کے بیٹے کے قبضہ مین تھا ؛
سنہ ۱۵۴۴ عیسوی مالدیو راجہ مارواڑ پر چڑھائی کی اور اوسکو شکست دی پھر

بادشاہی کا خطاب اختیار کرکے نام اپنا **شیر شاہ** رکھا اور **ہمایون بکسر** مین
پہونچا تھا اوسطرف سے **شیر خان** محاصرہ جونپور کا اوٹھا کر بکمال استعجال
بکسر مین پہونچا اور بعد چند روز کے جو لڑائی ہوئی تھی **شیر شاہ** نے **ہمایون** کو
شکست دی **ہمایون** نے گھوڑا گنگا مین ڈالا لیکن گھوڑا دریا مین تھک کر
ڈوب کر مرگیا **ہمایون** کو نظام نامے ایک سقہ نے مشک پر بٹھایا جسکے ذریعے
وہ سقہ پانی مین پیرتا پھرتا تھا غرضکہ **ہمایون** بھاگتا رہا اور تھوڑی سی جمعیت
سمیت **کالپی** تک پہونچا اور وہان سے آگرہ کو گیا باقی فوج کچھہ ماری گئی کچھہ
ڈوب کر مری **ہمایون** کی بیگم دشمن کے ہاتھون مین پڑی مگر **شیر شاہ**
نے بڑی انسانیت کی اور نہایت ادب سے پیش آیا اور محفوظ مکان مین
بیگم صاحب کو بھجوا دیا یہ واقعہ ۲۶ جون ۱۵۳۹ع کا ہے اپریل ۱۵۴۰ع مین **ہمایون**
آگرہ سے دوبارہ روانہ ہوا اور اسوقت **کامران** بھائی اوسکے نے بھی تین
ہزار آدمیون کی کمک اوسکو دی **شیر شاہ** بھی **قنوج** کے برابر پہونچا
ہمایون نے گنگا پار اوترکے مقابلہ کیا لیکن پھر شکست کھائی اور ہاتھی پر
سوار ہوکر گنگا سے اوترنا چاہا چونکہ کنارہ اوسطرف کا اونچا تھا ہاتھی نکل نسکا
مگر دو سپاہیون نے اپنی پگڑیان ڈالین تب **ہمایون** لٹک لٹکا کر نکلا اور
پھر کچھہ فوج بھی پہونچ گئی **ہمایون** نے راستہ آگرہ کا پکڑا اور آگرہ پہونچکر
ہمایون و مرزا ہندال و مرزا عسکری لاہور کو پاس **کامران** کے
چلے گئے اور وہ جولائی ۱۵۴۰ع کو لاہور مین داخل ہوئے لیکن **کامران** نے
التفات نکیا بلکہ **کامران** نے **شیر شاہ** سے صلح کرکے اور پنجاب کو
بھی حوالہ **شیر شاہ** کیا اور آپ کابل چلا گیا تب **ہمایون** جانب سندھ
چلا کہ شاید وہ صوبہ میری اطاعت کرے لیکن کچھہ حاصل نہوا اور ڈیڑھ برس
حسین ارغون سے بیفایدہ لڑتا جھگڑتا رہا یہ عرصہ ڈیڑھ برس کا
اور **سہوان** کے محاصرہ مین صرف ہوا جب خزانہ اوسکا صرف ہوگیا
اور سپاہی بھی نوکری چھوڑ چھوڑ جانے لگے تو ارادہ کیا کہ جودھپور جا کر راجہ
امداد لیوے جب اوسکے قریب وہان پہونچا تو دریافت ہوا

زمانہ سے اوسنے ترقی پائی تھی بعدہ ہمایون جانب بہادرشاہ گجراتی واقع
بہار مصروف ہوا لیکن سنہ ۱۵۳۵ع مین بہادرشاہ مورچال کو چھوڑ
مع پانچ چار آدمی کے مانڈو بھاگ گیا چنانچہ تعاقب اوسکا کیا گیا تو وہ مانڈو
سے چمپانیر اور چمپانیر سے کمبوجا اور وہان سے مقام دیو مین گیا
جو گجرات کے آخیر شہر سے پر واقع ہے ہمایون بھی اوسی دن شام کو داخل
ہوا لیکن وہ گرفتار نہو سکا تب تعاقب چھوڑکر مصروف قبضۂ گجرات ہوا
اور جلد متصرف ہوگیا اور پھر چمپانیر کا قلعہ بھی اگست سنہ ۱۵۳۵ع مین فتح کیا لیکن جبکہ
اوسکو خبر ملی کہ شیرخان نے پھر بغاوت کی تو ہمایون آگرہ کو واپس آیا
اور جس وقت شیرخان محاصرہ گوڑ دار السلطنت بنگال مین مصروف
تھا ہمایون نے یہ وقت غنیمت جانا اور جانب شیرخان روانہ ہوا
اور ہمایون اول چنار گڈہ پہونچا اور اوسکا محاصرہ کیا کئی مہینے تک محاصرہ
قایم رہا اور محصورین لڑتے بھڑتے رہے جب امید مدد و اعانت نرہی تو محصورین
نے اطاعت قبول کی پھر ہمایون آگے بڑھا اور ہنوز پٹنہ تک نہ پہونچا تھا
کہ محمود شاہ بادشاہ بنگالہ سے ملاقی ہوا جو شیرخان کے دباؤ سے
بھاگا پھرتا تھا شیرخان اپنے عیال و اطفال کو مع مال و دولت رہتاس
مین لیگیا تھا اور گوڑ کی غنیمت بھی وہان پہونچائی تھی چنانچہ ہمایون بڑھتے
بڑھتے بلا کسی مقابلہ کے گوڑ پر قابض ہوا اس عرصہ مین موسم برسات آگیا راستے
مسدود ہوگئے اور پھر بعد برسات ہمایون کے لشکر مین بیماری پھیلی سب کام
بند ہوگئے اس زمانہ مین شیرخان اپنے گوشہ سے نکلا اور بہار و بنارس
پر قبضہ کرکے چنار گڈہ کو دوبارہ حاصل کیا اور جونپور کے محاصرہ مین مصروف ہوا
اور قنوج تک جابجا فوج اپنی مامور کردی ہمایون نے آگرہ کی آمد و رفت کے راستہ کو
دوبارہ مسدود پاکر چاہا کہ فوج اپنی بنگالہ مین چھوڑکر تھوڑے لوگون سمیت
آگرہ چلا جاوے لیکن پھر بعد تھوڑے سے توقف کے ایک بڑا حصہ اپنی فوج کا بہ تحت بیت
خانخانان آگے روانہ کیا جب فوج اوسکی مونگیر پہونچی تو شیرخان کی فوج نے
اوسپر چھاپا مارا ہمایون کی فوج نے شکست کھائی اور اب شیرخان نے

راجہ سانگا بھاگا اور اپنی جان بچائی ۱۵۲۸ء مین بابر نے میدنی راے راجہ
چندیری پر حملہ کیا جب لشکر شاہی داخل قلعہ ہوا تو راجپوتون نے اول عورتون کو
قتل کیا پھر فوج شاہی پر لوٹ پڑے لیکن فوج شاہی کے ہاتھ سے مارے گئے
یہ واقعہ ۲۰ جنوری ۱۵۲۸ء مین واقع ہوا اوسی سال بابر نے افغانون سے
اودہ اور بہار کو بھی لے لیا اور اسی عرصہ مین قلعہ رنتھنبور پر بھی تسلط ہوا
جسکو راجہ سنگا کے دوسرے بیٹے نے اسکے حوالہ کیا اور اسلیے کہ راجہ
سنگا مرچکا تھا اور بڑا بیٹا اوسکا جانشین اونکا ہوا تھا؛ بابر نے
۱۶ دسمبر ۱۵۳۰ء مطابق ۹۳۷ ہجری مین عمر کے پچاس برس اور بادشاہت
از تیس ۳۸ برس پورے کرکے بیماری سے بمقام آگرہ جہان فانی سے کوچ کیا اور
بل مین مدفون ہوا تاریخ وفات اوسکی بہشت روزی باد ہے؛ جس سے
۹۳۷ ہجری نکلتے ہین؛

ذکر ہمایون

بعد انتقال بابر کے ہمایون تخت نشین ہوا اوسوقت مرزا کامران
بھائی اوسکا حاکم کابل وقندھار تھا اور مرزا ہندال
و مرزا عسکری جو پاس ہمایون کے تھے اونکو ہمایون نے
سنبل ومیوات کا ناظم علیحدہ علیحدہ مقرر کیا؛
مرزا کامران نے تحت حکومت ہمایون رہنا پسند نکیا تو ہمایون نے
اوسکی درخواست قبول کی اور پنجاب واٹک بھی اوسکے حوالہ کردیا
ب ہمایون کے پاس صرف ملک مفتوحہ باقی رہگیا لیکن اوسمین فساد شروع
ہوا اور جب ہمایون محاصرہ کالنجر مین مصروف تھا تو اوسکو خبر ملی کہ
بابن و بایزید افغانون کے سردارون نے اضلاع جونپور مین دوبارہ
فساد برپا کیا لیکن ہمایون نے فوراً دفع کیا اور بعدہ چنار گڑھ پر حملہ آور
ہوا جہان شیرخان قابض تھا ۱۵۳۲ء مین شیرخان نے شرط بحالی
چنار گڈھ اطاعت قبول کی اور ہمایون نے بھی منظور کیا اس شیرخان کا
ب حسن خان سہسرام مین پانسو گھوڑون کا جاگیردار تھا لیکن انقلاب

سے کابل مین سلطنت کرتا تھا بُلایا مگر بعض سرداران فوج دولت خان کو حکومت سے
خارج کرکے بابر سے بمقابلہ پیش آئے لیکن بابر نے ۱۵۲۴ع مین متصل لاہور اوس فوج کو
شکست دی اور لاہور کو پھونک دیا اور پھر دیپال پور پر حملہ آور ہوکر
لوگون کو قتل کیا اور وہان سے بارادۂ دہلی روانہ ہوکر سرہند تک پہونچا
کہ اس عرصہ مین دولت خان مذکور سے بغاوت اختیار کی اور پہاڑون
کی طرف چلا گیا؛
بابر ایسے خطرناک دشمن کا پیچھا چھوڑنا مناسب نہ سمجھ کر کابل کو
واپس گیا اور پھر وہان سے جلد واپس آیا اور لاہور مین ہوکر پہاڑون
مین دولت خان کو شکست دیتا ہوا بمقام روپر کنارہ دریاے ستلج
پہونچکر سیدھا دلی روانہ ہوا اور پانی پت پہونچا اوس طرف
سلطان ابراہیم لودی ایک لاکھ فوج اور ایک ہزار ہاتھی لیکر آمادۂ مقابلہ
ہوا اور بابر کے ساتھ بارہ ہزار سے زیادہ فوج نہ تھی ابراہیم لودی
لڑائی مین ۲۱ اپریل ۱۵۲۶ع کو شکست کھاکر مارا گیا اور پندرہ سولہ ہزار
آدمی دشمن کے قتل ہوئے گوالیار کا راجہ جو رفاقت مین ابراہیم لودی
کے تھا میدان مین مارا گیا بعدہ بابر نے بڑھ کر آگرہ پر اپنا قبضہ کر لیا؛

فصل ہشتم خاندان تیموریہ کے بیان مین

ذکر ظہیر الدین محمد بابر

بابر تیمور کی چھٹی پشت مین تھا ابوسعید پرپوتا تیمور کا دادا
کا تھا ابوسعید نے ملک اپنا اپنے بیٹون پر اسطرح پر تقسیم کیا کہ سمرقند
بخارا احمد مرزا اور بلخ محمود مرزا اور کابل الغ خان کو دیا اور چھوٹا
بیٹا عمر شیخ مرزا باپ بابر کا جو پہلے حاکم کابل کا تھا وہ فرغانہ کو تبدیل
ہوا ۱۴۹۴ع مین عمر شیخ مرزا مرگیا اور بابر تخت نشین ہوا لو عمر اوسکی بارہ
برس کی تھی اور جبھی سے اکثر معرکون مین وہ لڑتا بھڑتا رہا کبھی فرغانہ پر تسلط کیا
سمرقند کے تخت پر بیٹھا ایک وقت دونو سلطنتون پر متسلط ہوا

جس سے خشنہ ہجری نکلتے ہین بعد جانے تیمور کے چند روز دلی ویران پڑی رہی
پھر محمود تغلق نے گجرات سے آکر بادشاہی کی اور سنہ ۱۴۱۲ع مین اپنی
موت سے مرگیا بعد اوسکے دولت خان لودی نے تخت سلطنت پر
جلوس کیا اور پندرہ مہینے اوسنے سلطنت کی تھی کہ سنہ ۱۴۱۴ع مطابق سنہ ۸۱۷
ہجری مین سید خضر خان حاکم پنجاب نے اوسکو خارج کیا اور
تیمور کے نام سے آپ سلطنت کرنے لگا لیکن اس زمانہ مین برائے نام سلطنت
دہلی تھی سوا ملے دلی کے کوئی ضلع یا پرگنہ اوسکے قبضہ مین نہ تھا اوسکے بعد
سید مبارک سنہ ۱۴۲۱ اور سید محمد سنہ ۱۴۳۵ عیسوی مین اور سید
علاء الدین سنہ ۱۴۴۴ع مین اوسکی اولاد مین سے حکمران رہے ؛
سنہ ۱۴۵۰ع مطابق سنہ ۸۵۴ ہجری مین علاء الدین بہلول خان لودی
کو جو حاکم پنجاب بن بیٹھا تھا دلی کو حوالہ کرکے آپ بداہون کی طرف
چلا آیا اور گوشہ نشینی اختیار کی ؛

فصل ہفتم لودہیون کا خاندان

بہلول خان کی تخت نشینی سے پنجاب پھر دلی مین شامل ہوا اور بعد جنگ
۲۶ برس کے جونپور بھی فتح کیا گیا اور بعضی بہت سی چھوٹی چھوٹی لڑائیان
ظہور مین آئین آخرش سنہ ۱۴۸۸ع مطابق سنہ ۸۹۴ ہجری مین مرگیا اسوقت پھر
سلطنت دہلی بہت وسیع ہوگئی تھی سکندر لودی ایک سنارن سے
پیدا ہوا تھا جب تخت پر بیٹھا تو بہار و چندیری کو فتح کیا اور ملک کے
بند وبست مین مصروف رہا یہ بادشاہ سخت متعصب تھا مندرون کو ڈھاتا
بتون کو توڑتا اور ہندیون کو تیرتھ کرنے سے روکتا تھا سنہ ۱۵۱۷ع مین اس جہان فانی
سے رحلت کی تاریخ وفات تاریشہ ہے جس سے سنہ ۹۱۵ ہجری نکلتے ہین ؛
ابراہیم لودی اپنے باپ کا جانشین ہوا لیکن کمال مغرور اور وہمی تھا
ہر طرف فساد برپا ہوا ایک بھائی اوسکا تو جونپور کا بادشاہ بن گیا لیکن
مغلوب ہوکر قتل کیا گیا اور جابجا حاکم بوجہ بغاوت قتل ہوئے دولت خان لودی
حاکم پنجاب نے بغاوت اختیار کی اور اپنی مدد کو بابر بادشاہ کو جو عرصہ قلیل

اور سو مہمان سراین اور بیس تالاب اور سو شفاخانے اور سو حمّام اور دیڑھ
پل بنوائے اور ایک نہر جمنا کی براہ کرنال وہان سے حصار کھدوائی
— سنہ ۱۳۸۸ء غیاث الدین تغلق ثانی نواسہ فیروز تغلق کا
تخت پر بیٹھا جن لوگون نے کہ اسکو تخت پر بٹھایا اوسنے اونسے کچھ
چھیڑ چھاڑ شروع کی وہی لوگ پھر مخل سلطنت ہوئی یہان تک کہ پانچ
مہینے کے اندر اندر فروری سنہ ۱۳۸۹ء مین تخت سے اوتارا اور جان سے مارا گیا
— ابوبکر تغلق جو فیروز تغلق دوسرے بیٹے کا بیٹا تھا تخت
ہوا اوسنے ایک برس بھی سلطنت نہ کی تھی کہ سلطان ناصر الدین
فیروز تغلق جو سرمور کے پہاڑون کی طرف چلا گیا تھا پہاڑ سے اوتر آیا
اور ابوبکر کو قید کرکے آپ تخت پر بیٹھا اور بعد وفات اوسکے ہمایون
تغلق بڑا بیٹا اوسکا بادشاہ ہوا سکندر شاہ اوسکا لقب تھا
بعد ۴۵ دن کے وہ بھی مر گیا تو اوسکا چھوٹا بھائی محمود تغلق
تخت نشین ہوا
سنہ ۱۳۹۴ء مطابق سنہ ۷۹۶ ہجری مین محمود تغلق سریر آرای سلطنت ہوا
خردسال تھا گجرات مالوہ خاندیس خودسر ہوگئے وزیر نے
جونپور مین نئی سلطنت اپنی قایم کرلی
سنہ ۱۳۹۸ عیسوی مین امیر تیمور لنگ جو خاندان چنگیز خان سے
شہر سمرقند سے تاتاری فوج لیکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور
اثنای راہ مین فتح کرتا ہوا ملک کو غارت کرتا ہوا ماہ دسمبر سنہ الیہ میں
دلی کے پہونچا اور ۱۲ دسمبر کو داخل دہلی ہوا اور باستثنای پندرہ برس کی
آدمیون کو قریب ایک لاکھ کے قتل کیا محمود تغلق گجرات
طرف بھاگ گیا تیمور بادشاہ ہندوستان ہوا اور پانچ دن دلی
رہکر بعدہ میرٹھ مین قتل عام کرتا رہا ہردوار اور جمو ہوتا ہوا
واپس چلا گیا اور مارچ سنہ ۱۳۹۹ء کو ہندوستان سے باہر نکل گیا تاریخ ولادت
تیمور مولد تیمور ہے جس سے سنہ ۷۳۶ ہجری نکلتے ہین اور تاریخ وفات تیمور قان ہے

بعد مرنے راجہ رام دیو والی دیوگڈھ کے بیٹا اوسکا جانشین ہوا اوسنے بادشاہ
سے بغاوت کی اور کرناٹک مین بھی فساد ہوا چنانچہ سنہ ۱۳۱۲ء مطابق سنہ ۷۱۲ ہجری
مین ملک کافور نے جاکر راجہ دیوگڈھ کو قتل کیا اور تمام مہاراشٹر
اور کرناٹک پر چڑھائی کی اور جن راجاؤن نے اطاعت و باج گذاری قبول
کی ملک اونکا اونکو دیکر واپس آیا اخیر دور سلطنت مین ملک کافور اوسکے
مزاج مین ایسا حاوی ہوگیا کہ جو کچھہ وہ چاہتا ویسا ہی ہوتا اور احکامات
سخت جاری ہونے لگے یہ حالات دیکھکر تمام قلمرو مین ناراضی پھیل گئی گجرات
والے علانیہ باغی ہوگئے رانا ہمیر نے چتور گڈھ پر قبضہ کیا راجہ رامدیو کے
داماد ہرپال دیو نے دکن مین بڑا فساد برپا کیا آخر کار نتیجہ اسکا یہ ہوا
کہ مشہور ہے کہ ملک کافور نے بادشاہ کو زہر دیا اور اوسکا کام تمام کیا
یہ بادشاہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۳۱۶ء مطابق ۶ شوال سنہ ۷۱۶ ہجری سلطنت کے
۲۰ بیس برس بعد فوت ہوا ؎

بعد وفات علاء الدین کے ملک کافور نے بذریعہ ایک نوشتہ
جعلی کے جسکا مضمون یہ تھا کہ شہاب الدین چھوٹا بیٹا بسرپرستی
ملک کافور ولی عہد قرار دیا سلطنت پر قبضہ کیا اور خضر خان و
شادی خان پسران بادشاہ کو نابینا کرایا اور مبارک شاہ
پسر سوم کے قتل کا ارادہ کیا لیکن مبارک شاہ حکمت عملی سے بچگیا
اور ملک کافور کو سپاہیان نے قتل کیا مبارک شاہ دو ماہ تک
خاموش رہا بعدہ برادر خرد سال شیر خوارہ کو نابینا کرکے قتل کیا
اور ۲۲ مارچ سنہ ۱۳۱۷ء مطابق ۷ محرم سنہ ۷۱۷ ہجری کو تخت نشین ہوا لیکن
حرکات اسکی بہت ناشایستہ اور شراب خواری کثرت سے کرتا ایک غلام
اپنے کو جو ہندی سے مسلمان ہوگیا تھا خسرو خان کا خطاب دیکر وزارت
کا عہدہ اوسکو عنایت کیا ؎

اور سنہ ۱۳۱۸ء آغاز سلطنت مین دکہن پر حملہ آور ہوا اور رام دیو کے داماد
ہرپال دیو کو گرفتار کرکے نہایت بیرحمی سے قتل کیا جب خسرو خان

اور سلطان پور واقع خاندیس کی راہ دیوگڈھ پہونچا اور ملک کو تاخت
اور تاراج کیا رام دیو راجہ دیوگڈھ حاضر ہوگیا اور اطاعت اختیار کی ؛
جسوقت کہ دیوگڈھ سے لڑائی ہوئی تھی کولا دیبی جو راجہ گجرات کی
رانی تھی اور وقت فتح گجرات گرفتار ہوکر بحضور بادشاہ حاضر کی گئی تھی
اور چونکہ وہ بہت حسین تھی بادشاہ اوسپر شیفتہ ہوکر اپنے عقد نکاح مین
لایا تھا اسوقت وہ بادشاہ سے خواہان ہوئی کہ دیول دیبی بیٹی میری جو
بہت حسین ہے اور ساتھہ راجہ بسفر در گجرات کے پھرتی ہے اوسکو منگا دو
بادشاہ نے بنام الغ خان حاکم گجرات نسبت تلاش اوسکے حکم بھیجا جب الغ خان
واسطے مدد ملک کافور چلا تھا تو اثنائے راہ مین بمقام گڈھی بگلانہ جہان راجہ
گجرات جان بچائے پڑا تھا پہونچا راجہ سے خواستگار اوسکا ہوا راجہ نے انکار
کیا الغ خان نے اوسپر چڑھائی کی جو کہ راجہ رام دیو کا بیٹا عرصہ سے
دیول دیبی کا خواستگار تھا اور چونکہ رام دیو قوم کا مرہٹہ تھا اس وجہ سے
راجہ گجرات اس خواہش اوسکی کو قبول نکرتا تھا لیکن ایسے وقت مین
اوسنے منظور کیا اور دیول دیبی کو روانہ دیوگڈھ کیا الغ خان نے
یہ خبر پاکر اوسکی جستجو کی اور اوسکو ایلورہ کے غاروں مین بہم پہونچا کر حاضر
دلی ہوا بادشاہ نے نکاح اوسکا ساتھہ شاہزادہ خضر خان کے کر دیا اس
مہم کے زمانہ مین خود بادشاہ نے جھالور اور سیوانہ کو جو مارواڑ مین گجرات
کے شمال مین واقع ہے فتح کیا ؛

سنہ ۱۳۰۹ مطابق ۷۰۹ ہجری مین تلنگ پر حملہ ہوا سنہ ۱۳۱۰ مین ملک کافور کو
کرناٹک راجہ بلال دیو کے مقابلہ پر روانہ کیا اور اوسنے تمام حصہ شرقی اوس
ملک کا فتح کیا اور بمقام رامیشر جسکو آدم کا پل کہتے ہین اوسنے ایک مسجد تعمیر کی
اور دلی کو واپس گیا اسی زمانہ مین بادشاہ نے اون تمام مغلون کو موقوف
کیا جو نو مسلم ہوئے تھے بعض بعض نے اونمین سے ارادہ ہلاکت بادشاہ کا کیا
لیکن راز فاش ہوگیا تو بادشاہ کے حکم سے سارے مغل مارے گئے جنکی تعداد
پندرہ ہزار بیان کی گئی ہے ؛

وزیر کا بھائی اور ناصر شاہ کا بھتیجا مارا گیا آخر کار بحکم بادشاہ بہت آدمی فوج کے
قتل کئے گئے اور باقی پاس راجہ رن تھمبور پناہ گزین ہوئے لیکن بال بچے اونکے
بھی قتل ہوئے اسی عرصہ مین مغلون نے چند حملہ ہندوستان پر کئے اور شکست
کھاتے رہے آخری حملہ مین بادشاہ کو بہت بڑی فتح نصیب ہوئی اور ہزارہا مغل جان
سے مارے گئے ؛

۱۲۹۹ع مطابق ۶۹۹ ہجری مین علاء الدین نے اپنے بھائی اور وزیر کو جانب
قلعہ رنتھمبور روانہ کیا اور وہ جاکر جو اوس قلعہ کے قریب ہے قابض ہوئے
اور محاصرہ قلعہ کا کیا لیکن کامیاب نہوئے چنانچہ علاء الدین دلی سے
خود روانہ ہوا اور اثنا سے راہ مین جبکہ بادشاہ شکار مین مصروف تھا اور دو تین
آدمی اوسکے ساتھ تھے سلیمان اوسکے بھتیجے نے بارادہ حصول سلطنت
اوسکو زخمی کیا اور جب سمجھا کہ کام اوسکا تمام ہوا تو آکر تخت پر بیٹھا اس عرصہ
مین علاء الدین بھی اپنے زخمون کو باندھ کر طرف لشکر روانہ ہوا فوج
اوسکو دیکھکر اوسکی جانب روانہ ہوئی سلیمان بھاگا لیکن گرفتار ہوکر قتل
کیا گیا بادشاہ وہان سے روانہ ہوکر پاس بھائی اپنے کے پہونچا اور محاصرہ
رنتھمبور کا شروع ہوا غرض کہ سنہ ۱۳۰۰ع مین بعد محاصرۂ ایک سال کے
رنتھمبور فتح ہوا اور راجہ مع اہل و عیال کے قتل کیا گیا۔

بعدہ سنہ ۱۳۰۳ع مین علاء الدین نے چتور گڈھ پر حملہ کیا اور راجہ کو قید کیا
مگر دوسرے برس وہ راجہ قید سے بھاگا اور فساد برپا کیا کہ علاء الدین نے
سوچ سمجھ کر وہ قلعہ راجہ مالدیو کو جو بھتیجا راجہ کا واقعی لے شخص غیر تھا حوالہ کیا
مالدیو بادشاہ کی آخر سلطنت کے قریب تک باجگذار رہا لیکن بعد اوسکے
ہمیر دیو پہلے راجہ کے بیٹے نے اوسکو قلعہ سے خارج کیا سنہ ۱۳۰۴ع و سنہ ۱۳۰۵ع و ۱۳۰۶ع
مغلون نے حملے ہندوستان پر کئے اور پسپا ہوئے آخر حملہ مین نو ہزار
مغل مارے گئے اور پھر عرصہ تک اونھون نے سر نہ اوٹھایا سنہ ۱۳۰۶ع مین
فوج شاہی تحت حکم ملک کافور کے جانب دکھن روانہ ہوئی کافور تا لوہ

بیٹھا عمر اسکے ستر برس کی تھی کیقباد کے بچہ شیرخوار کو اول تو قید مین
بعد چند روز کے اوس معصوم کو مروا ڈالا ملک جاجو بھتیجہ غیاث الدین
بلبن نے جو حاکم کڑہ مانکپور کا تھا بغاوت کی لیکن فوج شاہی نے اوسکو
گرفتار کیا مگر بادشاہ نے ازراہ ترحم اوسکو رہا کرکے ملتان کو بھیجدیا اور جاگیر
اوسکی مقرر کردی دوسری بغاوت مالوہ مین ہوئی سنہ ۱۲۹۲ عیسوی مین
بادشاہ روانہ ہوا اگرچہ کامیاب ہوا لیکن قلع وقمع بخوبی نکیا سنہ ۱۲۹۳ء مین پھر مالوہ پر
چڑھائی کی مگر پھر بھی پورا کامیاب نہوا لیکن اس زمانہ مین علاء الدین اوسکا بھتیجا
حاکم کڑہ مانکپور کا بہت زبردست ہوگیا چنانچہ اوسنے باجازت اپنے چچا کے
ملک مالوہ پر حملہ کیا اور اونکے فسادون کو مٹایا اس کارگزاری سے چچا اوسکا بہت
راضی ہوا اور اودہ کی حکومت بھی اوسکو عطا کی سنہ ۱۲۹۴ء مین علاء الدین نے
دکن پر لشکرکشی کی اور براہ ایلچپور کے دیوگڈہ پہونچا جو اب دولت آباد
مشہور ہے راجہ رام دیو نے اوسکا مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی تب پہاڑ پر ایک
قلعہ مین چلا گیا علاء الدین نے اوسکا محاصرہ کیا تب راجہ گھبرا کر آمادہ صلح ہوا
لیکن بیٹا راجہ کا اور فوج لیکر آ پہونچا اور سخت معرکہ ظہور مین آیا علاء الدین فتحیاب ہوا
آخرش راجہ نے علاقہ ایلچپور اور سب مال و دولت دینا قبول کیا علاء الدین
خاندیس سے گذر کر مالوہ کو چلا گیا جب علاء الدین کڑہ مانکپور مین
واپس آیا تب اوسنے بادشاہ یعنی چچا اپنے کو ترغیب کڑہ مانکپور آنے کی واسطے
ملاقات کے کرائی اور اس دھوکے سے اوسکو بلوا کر عین ملاقات مین اوسکو مروا ڈالا
اور اس قتل سے کہ جو اوسنے اپنا چچا ضعیف اور محسن اپنے کا کرایا سواد الوجہ فی الدارین
ہوا یہ سانحہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۲۹۵ء مطابق ۱۷ رمضان سنہ ۶۹۵ ہجری مین ہوا اوسوقت عمر
جلال الدین کی تہتر برس کی تھی

سنہ ۱۲۹۵ء مین علاء الدین دلی مین آکر تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت سنگدل
بیباک تھا سنہ ۱۲۹۷ عیسوی مین اول گجرات پر حملہ کیا اور فتح کامل نصیب ہوئی تمام
صوبہ پر قبضہ ہوگیا راجہ بگلانہ جو دکن کا قریب حصہ ہے بھاگ گیا بادشاہ جب
دلی مین واپس آیا تو مال غنیمت فوج سے لینا چاہا فوج نے انکار کیا اسبات پر بلوہ ہوگیا

وزیر کا بھائی اور ناصر شاہ کا بھتیجا مارا گیا آخر کار بحکم بادشاہ بہت آدمی فوج کے
قتل کیے گئے اور باقی پاس راجہ رن تھنبور پناہ گزین ہوئے لیکن بال بچے اونکے
بھی قتل ہوئے اسی عرصہ میں مغلون نے چند حملہ ہندوستان پر کیے اور شکست
کھاتے رہے آخری حملہ میں بادشاہ کو بہت بڑی فتح نصیب ہوئی اور ہزار ہا مغل جان
سے مارے گئے ؛

۱۲۹۹ع مطابق سنہ ۶۹۹ ہجری مین علاء الدین نے اپنے بھائی اور وزیر کو جانب
قلعہ رنتھنبور روانہ کیا اور وہ جاین پر جو اوس قلعہ کے قریب ہے قابض ہوا
اور محاصرہ قلعہ کا کیا لیکن کامیاب نہوئے چنانچہ علاء الدین دلی سے
خود روانہ ہوا اور اثنائے راہ مین جبکہ بادشاہ شکار مین مصروف تھا اور دو تین
آدمی اوسکے ساتھ تھے سلیمان اوسکے بھتیجے نے بارادۂ حصول سلطنت
اوسکو زخمی کیا اور جب سمجھا کہ کام اوسکا تمام ہوا تو آکر تخت پر بیٹھا اس عرصہ
مین علاء الدین بھی اپنے زخمون کو باندہ کر طرف لشکر روانہ ہوا فوج
اوسکو دیکھکر اوسکی جانب روانہ ہوئی سلیمان بھاگا لیکن گرفتار ہوکر قتل
کیا گیا بادشاہ وہان سے روانہ ہوکر پاس بھائی اپنے کے پہونچا اور محاصرہ
رنتھنبور کا شروع ہوا غرض کہ سنہ ۱۳۰۱ع مین بعد محاصرۂ ایک سال کے
رنتھنبور فتح ہوا اور راجہ مع اہل وعیال کے قتل کیا گیا۔

بعدہ سنہ ۱۳۰۳ع مین علاء الدین نے چتور گڈھ پر حملہ کیا اور راجہ کو قید کیا
مگر دوسرے برس وہ راجہ قید سے بھاگا اور فساد برپا کیا کہ علاء الدین نے
سوچ سمجھ کر وہ قلعہ راجہ مالدیو کو جو بھتیجا راجہ کا و اونکے ایک شخص غیر تھا حوالہ کیا
مالدیو بادشاہ کی آخر سلطنت کے قریب تک باجگزار رہا مگر بعد اوسکے
ہمیر دیو پہلے راجہ کے بیٹے نے اوسکو قلعہ سے خارج کیا سنہ ۱۳۰۴ع و سنہ ۱۳۰۵ع
مغلون نے حملے ہندوستان پر کیے اور پسپا ہوئے آخر حملہ مین نو ہزار
مغل مارے گئے اور کچھ عرصہ تک اونھون نے سر نہ اوٹھایا سنہ ۱۳۰۶ع مین
فوج شاہی تحت حکم ملک کافور کے جانب دکھن روانہ ہوئی کافور نام لوہ

بیٹھا عمر اسکے ستر برس کی تھی کیقباد کے بچہ شیرخوار کو اوّل تو قید مین رکھا
بعد چند روز کے اوس معصوم کو مروا ڈالا ملک جا جو بھتیجہ غیاث الدین
بلبن نے جو حاکم کڑہ مانکپور کا تھا بغاوت کی لیکن فوج شاہی نے اوسے
گرفتار کیا مگر بادشاہ نے ازراہ ترحم اوسکو رہا کرکے ملتان کو بھیجدیا اور جاگیر
اوسکی مقرر کردی دوسری بغاوت مالوہ مین ہوئی ۱۲۹۲ عیسوی مین
بادشاہ روانہ ہوا اگرچہ کامیاب ہوا لیکن قلع و قمع بخوبی نکیا ۱۲۹۳ء مین پھر مالوہ پر
چڑھائی کی مگر پھر بھی پورا کامیاب نہوا لیکن اس زمانہ مین علاء الدین اوسکا بھتیجا
حاکم کڑہ مانکپور کا بہت زبردست ہوگیا چنانچہ اوسنے باجازت اپنے چچا کے
ملک مالوہ پر حملہ کیا اور اونکے فسادون کو مٹایا اس کارگزاری سے چچا اوسکا بہت
راضی ہوا اور اودھ کی حکومت بھی اوسکو عطا کی ۱۲۹۴ء مین علاء الدین نے
دکن پر لشکرکشی کی اور براہ ایلچ پور کے دیوگڈھ پہونچا جو اب دولت آباد
مشہور ہے راجہ رام دیو نے اوسکا مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی تب پہاڑ پر ایک
قلعہ مین چلا گیا علاء الدین نے اوسکا محاصرہ کیا تب راجہ گھبرا کر آمادہ صلح ہوا
لیکن بیٹا راجہ کا اور فوج لیکر آپہونچا اور سخت معرکہ ظہور مین آیا علاء الدین فتحیاب ہوا
آخرش راجہ نے علاقہ ایلچ پور اور سب مال و دولت دینا قبول کیا علاء الدین
خاندیس سے گذر کر مالوہ کو چلا گیا جب علاء الدین کڑہ مانکپور مین
واپس آیا تب اوسنے بادشاہ یعنی چچا اپنے کو ترغیب کڑہ مانکپور آنے کی واسطے
ملاقات کے کرائی اور اس دھوکے سے اوسکو بلوا کر عین ملاقات مین اوسکو مروا ڈالا
اور اس قتل سے کہ جو اوسنے اپنا چچا ضعیف اور محسن اپنے کا کرایا سواد الوجہ دارین
ہوا یہ سانحہ ۱۹ جولائی ۱۲۹۵ء مطابق ۱۷ رمضان ۶۹۵ ہجری مین ہوا اوس وقت عمر
جلال الدین کی ستتر برس کی تھی ۞

۱۲۹۵ء مین علاء الدین دلّی مین آکر تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت سنگدل و
[...]باک تھا ۱۲۹۷ عیسوی مین اوّل گجرات پر حملہ کیا اور فتح کامل نصیب ہوئی تمام
[...]بہ پر قبضہ ہوگیا راجہ بگلانہ جو دکن کا قریب حصہ ہے بھاگ گیا بادشاہ جب
[...]ا مین واپس آیا تو مال غنیمت فوج سے لینا چاہا فوج نے انکار کیا اسبات پر [...] ہوگیا

قاصد بلبن کو پہونچا اور اوسنے بغراخان عرف قراخان دوسرے بیٹے
بیٹے کو بلایا لیکن وہ بلا اجازت باپ کے بنگالہ کو چلا گیا بادشاہ اوسکی اس
حرکت سے ناراض ہوا اور کیخسرو پسر شاہزادہ محمد کو ولیعہد اپنا کیا جب
بادشاہ کا انتقال ہوا تو وزیرون نے عاقبت اندیشی سے کیقباد پسر بغراخان
کو بادشاہ مشہور کیا اور کیخسرو کو اوسکے باپ کی جگہ ملتان پر قابض رکھا
اور سنہ ۱۲۸۶ع مطابق سنہ ۶۸۵ ہجری مین کیقباد تخت نشین ہوا معز الدین
کیقباد کی عمر اسوقت اٹھارہ برس کی تھی بعد تخت نشینی کے عیش و
عشرت مین مصروف ہوا نظام الدین اوسکے وزیرنے بادشاہ کا دل جانب
کیخسرو اوسکے چچیرے بھائی سے برہم کیا اور اوسکو قتل کرادیا اور علاوہ اسکے
اور بہت امیرون کو ازراہ فریب بادشاہ سے قتل کرادیا
اس عرصہ مین یہ حالات سنکر بغراخان باپ اوسکا واسطے سمجھانے بیٹے
اپنے کے مع فوج آیا ادہر وزیر نابکار کے کیقباد آمادہ مقابلہ ہوا لیکن
بغراخان دربار مین واسطے مجری کے حاضر ہوا بادشاہ نے نا التفاتی کی اور جب
نظر آداب بجالایا تب بھی کیقباد نے کچھ خیال نکیا باپ اوسکا اس حرکت سے
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تب کیقباد ندامت سے اوٹھکر باپ کی طرف
دوڑا اوسنے اوسکے گلے لگایا آخرش جب باپ نے دیکھا کہ وزیر اسکا اسیر
حاوی ہے نصیحت سودمند نہین لاچار ہوکر بنگالہ کو واپس چلا گیا لیکن
کیقباد پھر مصروف عیاشی بدستور رہا اور عین جوانی مین ضعیف ہوگیا رعشہ
فالج نے گھیر لیا تب کچھ ہوش مین آیا اور وزیر کے ہاتھ سے پیچھا اپنا چھڑانا
چاہا جب یہ امر ممکن نہوا تو وزیر کو زہر دیکر ہلاک کیا لیکن وزیر کے مرتے ہی سب دشمن
کھل کھیلے اور خلجی لوگون نے کہ جو سرداران کیقباد سے تھے نہایت بیدردی
سے اوسکو مار ڈالا اور اوسکی لاش کو ایک کھڑکی کے راہ سے جمنا مین پھینکدیا
یہ واقعہ سنہ ۱۲۸۹ع مطابق سنہ ۶۸۸ ہجری کا ہے —

فصل پنجم خلجی خاندان کا بیان

جلال الدین خلجی سمانہ کا نائب ناظم تھا اور جب یہ سنہ ۱۲۸۸ع ت

کرتا رہا اوّل دلّی سے کالنجر تک صاف کیا اور پھر میوات اور رنتھو
جو میوات سے ملا ہوا ہے اور بعدہ چتور پر قبضہ کیا پھر مارواڑ کے قلعہ کو فتح
اور چندیری و مالوہ پر قابض ہوا اور آچھہ پر حملہ آور ہوا
اسی زمانہ مین شیر خان حاکم پنجاب مغلون کو دفع کرکے غزنی پر بھی قابض
ہوگیا بعدہ بادشاہ نے باغوائے امام الدین ایک مفسد کے غیاث الدین کو
معزول کرکے امام الدین کو اوسکی جگہ مامور کیا لیکن چونکہ غیاث الدین
سے بہت سے صوبہ متفق تھے اس وجہ سے لاچار اوسکو پھر غیاث الدین
کو بحال کرنا پڑا امام الدین نے فساد برپا کیا اور جان سے مارا گیا لیکن اس مفسدہ مین
سنتور کا راجہ اور حاکم سندھ باغی ہوگئے تھے یہ بغاوت سنہ ۱۲۵۵ء سے
سنہ ۱۲۵۷ء تک قائم رہی ماہ فروری سنہ ۱۲۶۶ عیسوی مین بادشاہ نے وفات پائی
یہ بادشاہ درویشانہ اوقات گزاری کرتا اخراجات اپنے کتابت کی اجرت سے
چلاتا تھا اور بی بی اسکی کھانا پکاتی تھی سنہ ۱۲۶۶ء مین غیاث الدین بلبن
مگر تمام اختیارات سلطنت اوسکے ہاتھ مین تھے بادشاہ بن بیٹھا
امیر خسرو ملک الشعرا اسی کے عہد مین تھا علم الملک اور طوطی شکر مقال
تاریخ وفات اوسکی ہے ۷۲۵ ہجری
سنہ ۱۲۶۶ء مین بلوائیون نے بلوہ کیا اور اپنے کیفر اعمال
کو پہونچے کر قریب ایک لاکھ بلوائی کے مارا گیا
سنہ ۱۲۷۹ء مین طغرل خان حاکم بنگال نے بغاوت کی اور دریائے میگنا پار
جسکو اب نیرا کہتے ہین جاج نگر یا طاج پور علاقہ کٹک پر چڑھ آیا لیکن جو
مال لوٹ کا اوسکے ہاتھ آیا وہ دلّی کو کچھ نہ بھیجا اور حاکم خود سر ہوگیا چنانچہ
بادشاہ نے فوج بھیجکر ارادہ گوشمالی کا کیا لیکن اوس فوج نے شکست کھائی
بادشاہ حملہ آور ہوا تب طغرل خان بھاگا اور گرفتار ہوا اور مارا گیا
تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ فوج مغلون کی جو ارغون خان شاہ
ایران سے متعلق تھی پنجاب پر حملہ آور ہوئی شاہزادہ محمد بڑا بیٹا
بلبن کا جو حاکم پنجاب تھا اوسنے مغلون کو شکست دی بعدہ دوسری فوج دشمن
چڑھ آئی اوسکے ہاتھ سے شاہزادہ مارا گیا اور امیر خسرو بھی گرفتار ہوا سانحہ کا

بڑا صدمہ بلبن کو پہونچا اور اوسنے بغراخان عرف قراخان دوسرے بیٹے اپنے کو بولایا لیکن وہ بلا اجازت باپ کے بنگالہ کو چلا گیا بادشاہ اوسکی اس حرکت سے ناراض ہوا اور کیخسرو پسر شاہزادہ محمد کو ولیعہد اپنا کیا جب بادشاہ کا انتقال ہوا تو وزیرون نے عاقبت اندیشی سے کیقباد پسر بغراخان کو بادشاہ مشہور کیا اور کیخسرو کو اوسکے باپ کی جگہ ملتان پر قابض رکھا اور سنہ ۱۲۸۶ع مطابق سنہ ۶۸۵ ہجری مین کیقباد تخت نشین ہوا معزالدین کیقباد کی عمر اسوقت اٹھارہ برس کی تھی بعد تخت نشینی کے عیش و عشرت مین مصروف ہوا نظام الدین اوسکے وزیر نے بادشاہ کا دل جانب کیخسرو اوسکے چچیرے بھائی سے برہم کیا اور اوسکو قتل کرا دیا اور علاوہ اسکے اور بہت امیرون کو ازراہ فریب بادشاہ سے قتل کرا دیا۔

اس عرصہ مین یہ حالات سنکر بغراخان باپ اوسکا واسطے سمجھانے بیٹے اپنے کے مع فوج آیا اور خواہ اوس وزیر نابکار کے کیقباد آمادہ مقابلہ ہوا لیکن بغراخان دربار مین واسطے مجرائی کے حاضر ہوا بادشاہ نے ناالتفاتی کی اور جب مکرر آداب بجا لایا تب بھی کیقباد نے کچھہ خیال نکیا باپ اوسکا اس حرکت سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تب کیقباد ندامت سے اوٹھکر باپ کی طرف دوڑا اور اوسنے اوسکو گلے لگایا آخرش جب باپ نے دیکھا کہ وزیر اسکا اسپر حاوی ہے نصیحت سودمند نہین لاچار ہوکر بنگالہ کو واپس چلا گیا لیکن کیقباد پھر مصروف عیاشی بدستور رہا اور عین جوانی مین ضعیف ہوگیا رعشہ فالج نے گھیر لیا تب کچھہ ہوش مین آیا اور وزیر کے ہاتھہ سے پیچھا اپنا چھوڑانا چاہا جب یہ امر ممکن ہوا تو وزیر کو زہر دیکر ہلاک کیا لیکن وزیر کے مرتے ہی سب دشمن کھل کھیلے اور خلجی لوگون نے کہ جو سردار ان کیقباد سے تھے نہایت بیدردی سے اوسکو مار ڈالا اور اوسکی لاش کو ایک کھڑکی کے راہ سے جمنا مین پھینک دیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۸۹ع مطابق سنہ ۶۸۶ ہجری کا ہے۔

فصل پنجم خلجی خاندان کا بیان

جلال الدین خلجی سمانہ کا نائب ناظم تھا اور جب یہ سنہ ۱۲۸۸ع مین تخت پر

اور سنہ ۱۲۱۰ع مطابق سنہ ۶۰۷ ہجری مین مرگیا۔
ارام شاہ بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا لیکن اندر ایک سال کے شمس الدین
بہنوئی اوسکے نے اوسکو تخت سے اوتارا۔
شمس الدین التمش غلام قطب الدین ایبک کا تھا اور دختر قطب الدین
بھی اوسکو بیاہی تھی اور حاکم صوبۂ بہار کا تھا سنہ ۱۲۱۱ع مطابق سنہ ۶۰۸ ہجری
مین شمس الدین تخت نشین ہوا تاج الدین کو جب کہ شاہ خوارزم
نے غزنی سے خارج کیا تو وہ ہندوستان پر تسلط کرنے کو چلا
اور تھانیسر تک پہونچا لیکن سنہ ۱۲۱۵ع مطابق سنہ ۶۱۲ ہجری مین شکست کھاکر
گرفتار ہوا اور قید مین مرگیا۔
اسی زمانہ مین چنگیز خان مغل نے شاہ خوارزم پر حملہ کیا اور اوسکو شکست پر
شکست دی شاہ خوارزم فوت ہوا جلال الدین اوسکا بیٹا
جانشین ہوا ایک لڑائی بمقام قندھار لڑا اور آخر لڑائی جو سنہ ۱۲۲۱ع مطابق
سنہ ۶۱۸ ہجری مین دریاے اٹک پر واقع ہوئی اسمین جب اوسنے اپنی فوج کو
پریشان دیکھا تو دریاے اٹک سے عبور کیا لیکن مغلون نے پیچھا چھوڑا اور
دھمکایا تب جلال الدین نے دلی مین آکر التمش سے امداد مانگی التمش
نے جواب دیا تو جلال الدین نے برفاقت کاکرون کے لوٹ مار کے
ذریعہ سے ایک فوج جمع کی اور ناصر الدین حاکم سندہ وملتان پر حملہ آور
ہوا ناصر الدین ملتان مین پناہ گزین ہوا جلال الدین نے سندہ پر
قبضہ کیا لیکن پھر سنہ ۱۲۲۳ع مطابق سنہ ۶۲۰ ہجری مین ایران کی امید پر
مان کو چلا گیا بعدہ التمش نے ناصر الدین پر حملہ کیا اور فتحیاب
ہوا ناصر الدین بکر بھاگا اور وہان سے سندہ کو چلا راستہ مین
ڈوب گیا تمام ملک سنہ ۱۲۲۵ع مین بقبضۂ التمش آگیا پھر سنہ ۱۲۲۶ع سے
غایت سنہ ۱۲۳۲ع دیگر فتوحات مین مصروف ہوا اول رنتھنبور کو فتح کیا
مندو علاقۂ مالوہ پر قبضہ کیا اور گوالیار دوبارہ مفتوح ہوا
اور پھر بھیلسا پر قبضہ کرتے ہوئے شہر اجین پر متصرف

مسلمانون کا تعاقب کیا گیا آخرش شہاب الدین غزنی کو چلا گیا ۔
پھر ۱۱۹۳ء مطابق ۵۸۹ھ ہجری مین شہاب الدین دوبارہ حملہ آور ہوا
راجہ پتھورا نی بہت سی فوج سے مقابلہ کیا اسمین ہندیون نی شکست پائی راجہ پتھورا کا بھائی
جو نائب السلطنت دہلی تھا مارا گیا اور خود راجہ پتھورا بھی بعد گرفتاری ہلاک ہوا چند دن
بعد اس معرکہ کے شہاب الدین نے اجمیر کو فتح کیا اور بعد
اجمیر کو حوالہ رشتہ دار رائے پتھورا دبقول بعضے بیٹے اوسکے کو کر دیا اور
قطب الدین ایبک غلام اپنے کو بطور نیابت ہندوستان مین
چھوڑ آپ روانہ غزنی ہوا ۔
پھر ۱۱۹۴ء مطابق ۵۹۱ھ ہجری مین شہاب الدین نے پھر واپس آکر
اٹاوہ کی شمالی جانب جمنا کنارہ جی چند راٹھور راجہ قنوج کو
شکست دی اور قنوج اور اضلاع بنارس پر قبضہ کیا اور غزنی کو
واپس گیا بعدہ راٹھورون نے قنوج کو چھوڑکر مارواڑ مین ریاست
اپنی قایم کی جو ابتک موجود ہے پھر ۱۱۹۵ء مطابق ۵۹۲ھ ہجری مین
شہاب الدین نے بیانہ کو جو آگرہ کے مغرب ہے فتح کیا اور گوالیار
کا محاصرہ ہوا لیکن بعد محاصرہ کے شہاب الدین کسی ضرورت سے آپ تو
غزنی کو روانہ ہوا اور سردار اوسکی محاصرہ قلعہ گوالیار کرتے رہے بعد عرصہ کے
گوالیار فتح ہوا پھر قطب الدین جانب گجرات چلا گیا لیکن اس معرکہ
مین مغلوب ہوکر اجمیر مین واپس آیا اور مع راجہ اجمیر محصور رہا جب
غزنی سے مدد آئی تو پھر حملہ کیا اور انہل واڑہ پہونچکر دار الامارت کو
فتح کیا اور دلی مین واپس آیا دوسری برس بوندیل کھنڈ مین کالنجر
کالپی کو فتح کیا اسی زمانہ مین بہار اور بنگالہ جسکا دار السلطنت لکھنؤ
تھا اور کچھ حصہ اودھ کا فتح ہوا جب غیاث الدین بھائی اوسکا مر گیا
۱۲۰۲ء مطابق ۵۹۹ھ ہجری مین شہاب الدین تخت نشین ہوا ۔
۱۲۰۳ء مین شہاب الدین نے خوارزم پر حملہ کیا اور شکست فاش کھائی اور
محمد شاہ خوارزم سے صلحجوئی کی اختیار کی ۔

مین باقی ماندہ ملک بھی اوسکے قبضہ سے نکل گئے اور غوریون کے قبض و تصرف مین آ گئے

فصل سوم

ذکر سلطنت غوریان

علاء الدین بعد سلطنت چارسال کے سنہ ۱۱۵۶ع مطابق سنہ ۵۵۱ ہجری مین فوت ہوا؛
سیف الدین بیٹا اوسکا تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۱۵۷ع مطابق سنہ ۵۵۲ ہجری مین اپنے ایک سردار کے ہاتھ سے مارا گیا غیاث الدین اوسکا بھتیجا اسکا جانشین ہوا اور شہاب الدین اپنے بھائی کو شریک حکومت کیا سنہ ۱۱۷۶ع مطابق سنہ ۵۷۲ ہجری مین شہاب الدین نے مقام اُچ کو فتح کیا یہ مقام اوس جگہ ہے جہان پنجاب کے دریا ایک مین ملے ہین لاہور مین خسرو ملک پر دو حملے کئے اور اوسکو تحت فرمان اپنا کیا؛ سنہ ۱۱۷۸ع مطابق سنہ ۵۷۴ ہجری اور سنہ ۱۱۷۹ع مین سندہ پر حملہ کیا اور وہان سے آکر پھر خسرو ملک سے لڑائی کی اور سنہ ۱۱۸۶ع مطابق سنہ ۵۸۲ ہجری خسرو ملک کو فریب سے گرفتار کرکے لاہور پر قابض ہوا اور خسرو ملک کو غرجستان کے قلعہ مین مقید رکھا کہ آخر کار خسرو ملک وہان مارا گیا اس زمانہ مین ہندوستان مین چار بڑی سلطنتین تھین ایک دہلی جو تومر قوم راجپوت کے قبضہ مین تھی دوسرے اجمیر جسپر چوہان قابض تھے تیسرے قنوج جو قوم راٹھور کا دار الحکومت تھا چوتھے گجرات جسپر بگھیل متصرف تھے؛
راجہ قوم تومر لاولد تھا اوسنے پتھورا راجہ اجمیر کو کہ نواسہ اوسکا تھا اپنے مرتے وقت متبنٰی کیا راجہ قنوج بھی راجہ دہلی کا دوسری دختر سے نواسہ تھا یہ امر اوسکو ناگوار ہوا سنہ ۱۱۹۱ع مطابق سنہ ۵۸۷ ہجری مین شہاب الدین نے رائے پتھورا پر حملہ کیا جو اجمیر دہلی کا راجہ تھا یہ مقابلہ بمقام تلاوری درمیان تھانیسر و کرنال ہوا طرفین سے بہت سخت لڑائی ہوئی مسلمانون کی شکست ہوئی اور چالیس میل تک

مودود کی وفات کے بعد **ابو الحسن** بھائی اوسکا تخت نشین ہوا ؛
سنہ ۱۰۵۱ء مطابق ۴۴۳ سنہ ہجری مین **ابو الرشید** چچا اوسکا اوسکو تخت
سے اوتار کر آپ سلطان ہوا سنہ ۱۰۵۲ء مطابق ۴۴۴ سنہ ہجری مین ایک سردار طغرل
نامے نے سیستان مین بغاوت کرکے ابو الرشید کو شکست دی اور
خود بادشاہ بنا مگر بعد چالیس روز کے مارا گیا اور **فرخ زاد** دارتان سبکتگین
سے تخت نشین ہوا ؛
سنہ ۱۰۵۸ء مطابق ۴۵۰ سنہ ہجری مین **فرخ زاد** مرگیا **ابراہیم** بھائی
اوسکا تخت نشین ہوا اور سنہ ۱۰۸۹ء مطابق ۴۸۱ سنہ ہجری تک حکمران رہا
اور سنہ ۱۰۹۸ عیسوی مطابق ۴۹۲ سنہ ہجری مین **مسعود ثانی** تخت پر بیٹھا
اور کئی سال اوسکے عہد مین لاہور اوسکی تختگاہ رہا سنہ ۱۱۱۴ء مطابق
سنہ ۵۰۸ ہجری مین وفات پائی ؛
سلطان ارسلان بیٹا **مسعود ثانی** کا تخت نشین ہوا اور سنہ ۱۱۱۸ء
مطابق سنہ ۵۱۲ ہجری تک قایم رہا لیکن بحمایت بادشاہ سنجر سلجوقی کے سلطان
بہرام بھائی اوسکا تخت پر بیٹھایا گیا اور سنہ ۱۱۱۸ مطابق سنہ ۵۱۲ ہجری سے سنہ ۱۱۵۲ء
مطابق سنہ ۵۴۷ ہجری تک قایم رہے اسکے عہد مین **قطب الدین** بادشاہ غور
جو داماد بہرام کا تھا مارا گیا **سیف الدین** برادر **قطب الدین** نے غزنی پر
حملہ کیا اور **بہرام** بھاگ گیا غزنی پر قبضہ **سیف الدین** کا ہوگیا بہرام کچھ
فوج جمع کرکے اپنی دار السلطنت پر حملہ آور ہوا **سیف الدین** نے شکست کھائی
اور گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا **علاء الدین** برادر سیف الدین نے یہ خبر پاکر
فوج کشی کی اور **بہرام** کو شکست دیکر بھگایا **علاء الدین** نے فتح پاکر غزنی کو
لوٹ مارا اور قتل کرکے تباہ اور برباد کردیا **بہرام** جانب ہندوستان روانہ ہوا
اور اثناے راہ مین مرگیا ؛
بعد وفات **بہرام** کے **سلطان خسرو** بیٹا اوسکا جانب لاہور روانہ ہوا
اور وہان جاکر سلطنت اپنی قایم کی اور بعد سات برس کے سنہ ۱۱۶۰ عیسوی مین
مرگیا **خسرو ملک** بیٹے اوسکے نے سنہ ۱۱۸۶ع تک بادشاہت کی اور سنہ

اور اکتوبر مین ملتان پہونچی اور وہان سے اجمیر آئی راجہ اجمیر بھاگ گیا وہان بہی انہلواڑہ مین آیا یہ راجہ بھی مفرور ہوا پہر محمود چلا اور متصل مندر سومنات آپہونچا مندر والون بہی خوب سخت لڑائیان ہوئین اور راجہ بھی واسطے حفاظت مندر پہونچ گئے اور راجہ انہلواڑہ بھی آیا اور لڑا مسلمان ہراسان ہوگئے آخرکار ہندیون کی شکست ہوئی مسلمان فتحیاب ہوئے محمود نے مندر مین جاکر مورت کو توڑا اور خزانہ و جواہرات لوٹا مورت کے ٹکڑے کر کے مکہ و مدینہ بھیجے اور دو ٹکڑے غزنی لیگیا ایک ٹکڑہ دیوان عام مین رکھا اور دوسرا مسجد مین لگایا اور کواڑ صندلی اس مندر کے جو محمود غزنی لیگیا تھا اوسکو سرکار انگریزی وقت مراجعت کابل سے غزنی سے لیتی ہوئی آئی اور قلعہ اکبر آباد مین رکھی گئی راجہ انہلواڑہ کا گندابہ کے قلعہ مین جو درمیان سمندر تھا پناہ گزین ہوا محمود نے اوسپر بھی حملہ کرکے فتح کیا لیکن راہ مین بہت سختیان اور صعوبتین اوٹھائین اور براہ ملتان غزنی مین پہونچا۔

۲۹ اپریل سنہ ۱۰۳۰ع مطابق سنہ ۴۲۱ ہجری مین بمقام غزنی محمود نے وفات پائی

محمود کے جانشینون کا بیان

بعد مرنے محمود کے سلطان محمد بیٹا اوسکا جانشین ہوا لیکن سلطان مسعود دوسرا بیٹا محمود کا اپنے بھائی سے لڑا اور اوسکو قید کیا اور آنکھین اوسکی نکالین اور وفات محمود سے اندر پانچ مہینے کے تخت نشین ہوگیا اسکے عہد مین سلجوقون سے اور اون سے اکثر لڑائیان ہوئین آخر لڑائی جو سنہ ۱۰۳۹ع مطابق سنہ ۴۳۲ ہجری مین ہوئی مسعود نے شکست پائی اور ہرو کو بھاگا پھر اوسنے قصد ہندوستان کیا جب وہ اٹک سے پار اوترا اوسکی فوج نے بغاوت کی اور مسعود کو تخت سے اوتارا اور محمد کو کہ نابینا تھا تخت نشین کیا پھر سنہ ۱۰۴۰ع مطابق سنہ ۴۳۲ ہجری مین احمد بیٹا محمد کا تخت پر بٹھلایا گیا احمد نے مسعود کو قتل کیا مودود بیٹا مسعود کا یہ حال سنکر بلخ سے آپہونچا اور اپنے مخالفون کو شکست دیکر قتل کیا مودود کی سلطنت سنہ ۱۰۴۹ع مطابق سنہ ۴۴۱ ہجری تک قایم رہی اسکے عہد مین سنہ ۱۰۴۳ع مطابق سنہ ۴۳۵ ہجری مین دلی کے راجہ نے پنجاب پر حملہ کیا اور نگرکوٹ کو فتح کرکے لاہور کا محاصرہ کیا لیکن مودود کی فوج سے قلعہ چھوڑا راجہ ناکام رہا۔

پانچوان حملہ سنہ ۱۰۱۰ عیسوی مطابق سنہ ۴۰۱ ہجری ملتان پر کیا اور
ابوالفتح خان لودی کو مقید کرلایا چھٹوان حملہ دوسرے سال تھانیسر پر
ہوا اور وہان کے مندر کو لوٹا ::
اسکے آگے تین برس مین دو حملہ کشمیر پر کئے اور پچھلی مہم مین بوجہ سردی کے
بہت آدمی اوسکے ضایع ہوئے نوان حملہ محمود کا سنہ ۱۰۱۷ ع مطابق سنہ ۴۰۸
ہجری مین جانب قنوج ہوا ایک لاکھ سوار اور بیس ہزار پیادہ لشکر
قنوج کی دارالسلطنت کے سامنے تین مہینے کے کوچ مین آپہونچا لیکن
قنوج کا راجہ مطیع و فرمان بردار ہوگیا چنانچہ بعد تین دن کے محمود نے
روانہ ہوگیا اس اطاعت راجہ قنوج سے اور سب راجہ راجہ قنوج سے بعد چند برس کے
خلاف ہوگئے تب محمود اوسکی امداد کے واسطے پھر واپس آیا تھا متھرا مین
محمود بیس دن تک مقیم رہا اور شہر کو لوٹا اور مندرون کو خراب کیا ::
مہابن کے راجہ نے اطاعت محمود قبول کی لیکن دونوں کی فوج مین کچھ جھگڑا
اوٹھا اور ہندی مارے گئے تب راجہ موصوف زن و بچہ اپنے کو قتل کرکے
آپ بھی مرگیا ::
محمود شہر منج کو فتح کرتے ہوئے غزنی مین واپس آیا ::
دسوان حملہ ۱۰۲۲ مطابق سنہ ۴۱۳ ہجری مین راجہ قنوج کی اعانت کے واسطے
کیا تھا مگر حسب اتفاق محمود کے پہونچنے سے پیشتر راجہ کالنجر نے راجہ قنوج کو
قتل کیا تھا چنانچہ محمود نے راجہ کالنجر پر فوج کشی کی لیکن کچھ فایدہ نہوا
پھر گیارھوان حملہ سنہ ۱۰۲۳ مطابق سنہ ۴۱۴ ہجری مین کیا لیکن اسمین بھی ناکام رہا
لیکن وقت حملہ گیارہوین کے جیپال جانشین اننگ پال والی لاہور جو
محمود کا قنوج کی سدراہ ہوا تھا اوسکے پاداش مین ملک لاہور ضبط
ہوکر شامل غزنی کیا گیا ::
بارھوان حملہ جانب مندر سومنات کیا گیا یہ مندر جزیرہ مین گجرات کے
جنوبی کنارہ پر ہے اور ہندوستان کے لوگ اس گجرات کو سورٹھہ اور کاٹھیاوار
کہتے ہین ماہ ستمبر سنہ ۱۰۲۴ عیسوی مطابق سنہ ۴۱۵ ہجری مین فوج اوسکی غزنی سے ...

بعدہ جبکہ راجہ نے خراج گذاری قبول کی تو رہا ہوا لیکن راجہ جیسپال اپنا انند پال بیٹے اپنے کو سونپ کر آپ چتا پر بیٹھ کر جل گیا ــــ

دوسرا حملہ محمود کا ۴۰۰ھ مطابق ۱۰۰۵ ہجری مین بھٹیا کے راجہ پر ہوا جو لاہور کا مطیع تھا اور ملتان کے جنوب مین حکومت اوسکی تھی چنانچہ راجہ شکست کھا کر بھاگا اور جنگل مین جاکر مرگیا ــــ

تیسرا حملہ ۱۰۰۶ھ مطابق ۳۹۶ ہجری مین ابوالفتح خان لودی پر کیا جو انند پال سے موافق ہوگیا تھا اور صوبہ ملتان پر قابض تھا چنانچہ انند پال درمیان فریقین کے آپڑا اور دونون لشکرون کا مقابلہ قریب پشاور ہوا چنانچہ راجہ نے شکست پائی اور اوسکا تعاقب ہوا راجہ کشمیر بھاگا محمود نے ملتان کا محاصرہ کیا ابوالفتح خان نے اطاعت قبول کی اور باج گزار بنا ــــ

اودھر ایلیق خان نے ہرات اور بلخ پر حملہ کیا اور قادر خان والی ختن سے مدد منگائی لیکن محمود نے کمال چستی سے مقابلہ کیا اور بار بار ان کو شکست دی اور ۱۰۰۷ء مطابق ۳۹۷ ہجری مین اس مہم سے فراغت پائی

چوتھا حملہ ۱۰۰۸ء مطابق ۳۹۹ ہجری مین راجہ انند پال پر کیا ادھر راجہ انند پال کی اعانت پر اوجین کالنجر گوالیار قنوج دلی اجمیر کے راجاؤن نے فوجین بھیجین اور کاکر اور لڑاکا قومین ہندیون کے شامل ہوئین تب ہندیون نے مسلمانون کو گھیرا اور لڑائی ہوئی تین چار ہزار مسلمان قتل ہوئے کہ یکایک راجا کا ہاتھی چونک کر بھاگا فوج ہندی اپنے سردار کو بھاگا سمجھ کر پریشان ہوگئی اور محمود فتحیاب ہوا اور بعد اس فتح کے محمود تعاقب کرتے ہوئے پنجاب مین گھسا چلا گیا اور نگرکوٹ کے مندر پر پہونچکر وہان کے خزانہ پر قبضہ کیا کہتے ہین کہ سات لاکھ دینار طلائی اور سات سو من سونے چاندی کی تختیان اور دو سو من زر خالص کی اینٹین اور دو ہزار من نقرۂ خام اور بیس من جواہرات جو راجہ بھیما کے وقت سے جمع تھی محمود کے قبضہ مین آئی محمود اس غنیمت کو لیکر غزنی چلا گیا ــ

سنہ ۳۶۷ ہجری مین مرگیا تو سبکتگین اوسکا جانشین ہوا اسی عرصہ مین راجہ جیپال
والی لاہور فوج اپنی دریاے اٹک پر لیکر چڑہ گیا لیکن باد و باران کا ایسا طوفان آیا
کہ فوج راجہ جیپال متحمل اوسکی نہوئی اور چار ناچار اوسکو صلح کرنی پڑی اور روپیہ
دینے کا وعدہ کیا لیکن پھر راجہ نے وعدہ کو پورا نکیا تب سبکتگین نے
پھر فوج کشی کی اور راجہ جیپال اجمیر کالنجر و قنّوج کے راجاؤن کی
مدد لیکر روانہ ہوا اوس پار اٹک کے دونون لشکر سے معرکہ جدال و قتال گرم ہوا
ہندیون نے ہزیمت پائی فوج سبکتگین نے ایک اپنا افسر مع فوج کے پشاور
مین مقرر کیا ؛
سبکتگین نے سنہ ۹۹۷ء مطابق سنہ ۳۸۷ ہجری مین وفات پائی ؛

محمود کی سلطنت کا بیان

محمود سبکتگین کا بیٹا زوجہ منکوحہ سے نہ تھا اور وقت وفات اپنے باپ کے
نیشا پور اپنی حکومت پر تھا اسمٰعیل چھوٹا بھائی اسکا بغیبت محمود
سلطنت پر قابض ہوگیا جب محمود خبر پاکر آیا اوّل آشتی سے اسمعیل سے
کامیابی اپنے کا خواہان ہوا جب کچھ مطلب برآری نہوئی تو دونون مین لڑائی
ہوئی محمود فتحیاب ہوا اور اسمٰعیل مقید کیا گیا۔
محمود نے اپنی حکومت کو وسیع کرنا چاہا اور خراسان پر مالکانہ قبضہ کیا
اور بنی سامان کا نام خطبون سے خارج کرنے کا حکم دیا اور واسطے اپنے خطاب
سلطان کا اختیار کیا پھر جانب ہندوستان طبیعت اوسکی
لہرائی سنہ ۱۰۰۱ عیسوی مطابق سنہ ۳۹۱ ہجری محمود غزنی سے مع دس ہزار
فوج جرار روانہ ہوا اور راجہ جیپال والی لاہور سے ۲۷ نومبر سنہ ۱۰۰۱
مین پشاور کے قرب و جوار مین لڑا اور اوسکو شکست دیکر گرفتار کیا
اور ستلج کے آگے مقام بٹنڈہ پر حملہ کر کے تاخت و تاراج کر دیا یہ مقام
بھی راجہ جیپال کے قیام کا تھا ؛

اور راجہ معہ جمعیت دریا میں کود پڑا راجہ دریا سے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوا اور دشمن کا پھر مقابلہ کیا
اور آخرش مارا گیا ادھر راجہ کا بیٹا جو برہمن آباد چلا گیا تھا وہاں اوسکی بیوہ مان لے
محصور ہوکر لڑائی شروع کردی نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ سب عورتین آگ مین جل مرین اور
مردون نے زیست سے ناامید ہوکر دشمنون مین گھس کر لڑائی کی اور سب کے
سب مارے گئے
مقام اسکندرا مین بھی ہندیون نے ویسی ہی بہادری کی لیکن پھر مسلمان فتحیاب
ہوئے اور تمام ملتان کو فتح کرلیا ؛
جو ملک کہ محمد قاسم نے فتح کیا تھا وہ سنہ ۷۱۴ع مطابق سنہ ۹۶ ہجری خلیفہ تمیم کے
سپرد کیا گیا اور چھتیس ۳۶ برس اونکے قبضہ مین رہا بعدہ راجپوت قوم سمیر اسنے
بغاوت کی اور مسلمانون کو نکال دیا اور اہل ہند قابض ہوئے اور پانسو برس
کے قریب اونکے قبضہ مین رہے ؛

فصل دوم خاندان غزنی کے بیان مین

ذکر الپتگین بانی خاندان غزنی

الپتگین ایک ترکی غلام تھا لیکن اپنی ہوشیاری و مردانگی سے سنہ ۹۶۱ع مطابق
سنہ ۳۵ ہجری مین خراسان کا حاکم مقرر ہوا بعد انتقال اوسکے آقا کے منصور بادشاہ
قایم مقام اوسکے آقا نے اوسکو حکومت سے معزول کیا لیکن الپتگین اپنے دوستون
کی امانت سے مقام غزنی مین کوہ سلیمان کے درمیان جا پہونچا اور اس ملک مین
نیا حاکم قرار پایا جسمین بلخ ہرات اور سیستان داخل ہے اور سنہ ۹۷۶ع مطابق سنہ ۳۶۵
ہجری مین اپنی موت سے مرگیا و بقول سنہ ۹۶۴ع مطابق سنہ ۳۵۳ ہجری مین اوسکا انتقال ہوا

ذکر سبکتگین

یہ غلام الپتگین کا تھا اور آخر کار اوسکا جانشین ہوا اسطرح پر کہ جب الپتگین مرگیا
تو یہ اسحاق نامے بیٹے اوسکے کو ہمراہ اپنے بخارا لیگیا جب کہ اوسکو منصور شاہ نے
غزنی کا حاکم مقرر کیا سبکتگین کو اوسکا نائب قرار دیا اور جب وہ سنہ ۹۷۷ع مطابق

پہونچا اور بہت لوگون کو پکڑ لیگیا ؛
سنہ ۶۲ ہجری مین بوجہ سرتابی حاکم کابل کے دوبارہ لشکرکشی ہوئی ؛
سنہ ۹۰ ہجری مین عبدالرحمن حاکم خراسان نے کابل پر حملہ کیا اور کچھہ ملک پر متصرف
ہوگیا اور آخرش حجاج حاکم بصرہ سے کہ جسکا یہ ماتحت تھا منحرف ہوکر حاکم
خودسر ہوا اور رن تھل حاکم کابل سے آشتی کرلی اور اپنے افسرون سے
لڑتا رہا بعد چند فتحون کے پھر شکست کھائی اور اپنے ہاتھون آپ مرگیا ؛
وبقول مصنف آئین اکبری سنہ ۱۰۷ ہجری مین امیر عبداللہ حاکم خراسان نے
کابل پر تسلط کیا اور اس خاندان کا تسلط تا زمان شروع الپتگین قایم رہا لیکن
بعض تواریخ سے اسکی صداقت نہین رن تھل والی کابل کی قومیت کے
نسبت اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ہندوستانی تھا لیکن اغلب یہ کہ یہ بادشاہ
ایرانی تھا ؛

دوسرا حملہ ہندوستان پر سمندر کی راہ سے سندہ پر کیا گیا یہ حملہ خلیفہ عمر کے
عہد مین کہ جنھون نے سنہ ۲۳ ہجری مطابق سنہ ۶۴۴ع مین وفات پائی ہوا تھا
یہ لڑائی آرور مین ہوئی لیکن اس فوج نے شکست کھائی ہندی پنجاب سے ملے ہو
یہ ملک اوسوقت تحت تصرف راجہ داہر ہندی مذہب کے تھا اور شہر آرور جو بکر کے
متصل ہے اوسکا دارالامارت تھا اور بجائے آلر کے اب آدر مشہور ہے جسکو مولف
تاریخ فرشتہ نے اجدر لکھا ہے آخرکار زمانہ سلطنت خلیفہ ولید مین سنہ ۱۱ع
مطابق سنہ ۹۲ ہجری مین سندہ پر پھر مسلمانون نے تحت حکومت محمد قاسم
یورش کی اور دیول کے مندر پر حملہ آور ہوئے اور مندر فتح ہوا اور بہت مال و
اسباب لوٹا گیا راجہ داہر کا ایک بیٹا جو دیول مین رہتا تھا برہمن آباد چلا گیا
محمد قاسم کی فوج نے تعاقب کیا اور وہان اوسکو مطیع کیا بعدہ محمد قاسم
نیرون پر حملہ آور ہوا جو اب حیدرآباد سندہ کے نام سے مشہور ہے اور وہان سے
سہوان کا محاصرہ کرکے فتح کیا اور سالم گڈھی بھی فتح ہوئی پھر راجہ داہر کے
بڑے بیٹے سے مقابلہ ہوا اور لڑتے بھڑتے آلر کے قریب جوار مین پہونچے اس
جگہ خود راجہ سے مقابلہ ہوا راجہ کی سواری کا ہاتھی بوجہ لگنے ایک بان کے بھاگا

ہوا تھا اور آمدنی اسکی ساٹھ ہزار سالانہ ہے—

۴۰ بناتانگا نور سے لچھمن سنگھ سرغنہ گروہ غارتگران بندیل کھنڈ کو بنظر قایم رہنے امن کے پانچ موضع جاگیر دیئے گئے ہین ؏

۴۱ جیتپور یہ علاقہ دراصل ماتحت ریوان تھا وقت تسلط سرکار انگریزی بقبضہ درجن سنگھ قایم رکھا گیا آمدنی اسکی [illegible] ہے—

۴۲ باونی ریاست اہل اسلام ہے نواب غازی الدین خان نبیرہ آصف جاہ حیدرآباد والے نے پیشوا سے پائی تھی آمدنی اسکی ایک لاکھ روپیہ کی ہے—

۴۳ جاگیر بہشت بہیا یہ جاگیرین جزو علاقہ ٹہری تھین اور اوسی خاندان کے اشخاص کے نام قایم ہین آمدنی انکی قریب اسّی ہزار کے ہے—

۴۴ کنیا دھانا بشرح صدر اور آمدنی اسکی قریب تیس ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ؏

باب سوم

سلطنت اسلام کے بیان مین

فصل اول

ابتدائے حملون کا بیان و بنیاد اسلام کا ذکر

محمد سنہ ۵۶۹ع پیدا ہوئے اور چالیس برس کی عمر مین دعوی نبوت کیا اور سنہ ۶۲۲ع مین مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو گئے یہی بنیاد سنہ ہجری کی ہے اور سنہ ۶۳۲ع مین مطابق سنہ ۱۰ ہجری مین نبوت کے تیئیسوین برس اور ہجرت کے دسوین برس بعمر تریسٹھ سال وفات پائی ؏

اوّل مسلمانون نے سنہ ۶۳۲ع مین ایران پر حملہ کیا اور جو ایک بڑی لڑائی سنہ ۶۳۶ع مین بمقام قادسیہ ہوئی اوسمین ایرانیون کی بڑی شکست ہوئی پھر ایک لڑائی سنہ ۶۳۷ع مین جلالہ پر اور دوسری سنہ ۶۴۲ع مین نہاوند پر واقع ہوئی سب ایران پر مسلمان مستولی ہوگئے سنہ ۶۶۴ع مطابق سنہ ۴۴ ہجری مین اول مرتبہ مسلمانون نے کابل پر یورش کی اور مرو سے کابل تک عرب والے گھس گئے اور بارہ ہزار آدمیون کو مسلمان کیا اور مہلب ابن ابی صفرہ اس فوج سے علحدہ ہوکر ملتان تک

امداد بوجہ بدنظمی بندیل کھنڈ کے قابض علاقہ ہوگیا تھا اب نسل اوسکی سے جلت ر
قابض علاقہ ہے اور آمدنی اس ملک کی تین لاکھ روپیہ ہے ؛

[۱۱] بروندا یہ خاندان نہایت قدیم راجپوتان راج بنسی کا ہے ہنگام حکومت بندیلا کے
یہ ریاست بذریعہ سند ہردے شاہ کے قابضان کے پاس تھی اور موہن سنگہ کو
بھی سرکار انگریزی نے اس علاقہ پر بحال رکھا اور وہ لاولد فوت ہوا اور حسب وصیت
اوسکے پریچہت سنگہ برادرزادہ اوسکا مسند نشین کیا گیا آمدنی اس علاقہ
کی تخمیناً [illegible] ہزار روپیہ کی ہے

[۱۲] کالنجر یہ حصہ ہردی شاہ مین آیا تھا اور چوبے رام کشن
حاکم قلعہ تھا اور پھر خود سر ہوگیا اب اولاد اوسکی بطور جاگیرداران اس علاقہ پر
قابض ہے اور کل آمدنی اس جاگیر کی [illegible] سالانہ ہے ؛

[۱۳] نہت یہ خاندان بہری سے مستخرج ہوا ہے بزرگان خاندان ہذا کو عطیات
جاگیر اولاد ہردے ساہ سے ملی تھی آمدنی اسکی [illegible] سالانہ ہے ؛

[۱۴] علی پور اس علاقہ کو ہندوپت نبیرہ ہردی شاہ نے اجل سنگہ کو دیا تھا آمدنی
اسکی پچاس ہزار روپیہ ہے ؛

[۱۵] کوٹی جو سند راجہ پنا کو سنہ [illegible] عیسوی مین عطا ہوئی اوسمین کوٹی بطور جاگیر رفقا
درج ہے انکا خاندان بگھیلا ہے اور مدت سے یہ جاگیر اس خاندان مین ہے اور وقت
تسلط سرکار لعل دنیاپت قابض تھا آمدنی اسکی پچاس ہزار روپیہ ہے ؛

[۱۶] اوچہرا ناگود مثل کوٹی ریاست اوچہرا بھی بطور جاگیر رفقا سند راجہ
کشور سنگہ پنا والہ مین شامل تھی اور سرکار انگریزی نے بھی بنام لعل شیوراج سنگہ
قایم رکھی اور آمدنی اسکی [illegible] ہے ؛

[۱۷] سوہاول یہ علاقہ بھی سند راجہ کشور سنگہ مین بطور جاگیر رفقا تھا اور لعل امان سنگہ کو
سرکار انگریزی نے بھی قایم رکھا آمدنی اسکی تیس ہزار ہے ؛

[۱۸] گوراہر راجہ رام حاکم قلعہ کا ازجانب راجہ اجیگڑہ تھا اول اوسنے سرکشی کی اور پھر
پیشہ فاتگری اختیار کیا راجارام [illegible] ع مین فوت ہوا بیٹا اوسکا راج دہر سنگہ
جانشین ہوا آمدنی اس علاقہ کی [illegible] سالانہ ہے ؛

[۱۹] گردہی گوپال سنگہ سپاہی پیشہ ملازم نبیرگان چہترسال تھا جو اس علاقہ پر قابض

ترد نا امرت راو بیر پیشوا کو دیا گیا تھا امرت راو ۲۴ شنہ ع مین مرگیا بنایک راو قابض ہوا نراین راو نبیرہ بنایک راو اوسکے نا دہند اور غدر ۱۸۵۷ عیسوی مین باغی ہوکر اسواسطے ضبط کیا گیا ؛

علی ہذا پرگنہ اگھو گدہ شاہ گدہ پان پور بوجہ بغاوت ۱۸۵۷ء مین ضبط ہوئے اور آٹھ علاقہ بقبضہ اولاد چتر سال اب تک قایم ہین باقی بقبضہ اشخاص غیر ہین

پنا نرپت سنگہ جانشین کشور سنگہ اولاد ہر دے شاہ کے قبضہ مین ہے اور آمدنی ملک چار لاکھ روپیہ کی ہے اور بعوض بلور خراج دیتا ہے اور گیارہ توپ کی سلامی ہے ؛

اوگاسی اولاد ہر دے شاہ سے ہیرا سنگہ قابض ہے اور آمدنی ملک ۔۔۔ ہے

چرکہاری اولاد جگت راج سے جے سنگہ دیو متسلط ہے اور آمدنی ملک پانچ لاکھ روپیہ اور خراج سرکار ۔۔۔ اور سلامی ۔۔۔ ضرب توپ کی ہے ؛

بیجاور اولاد جگت راج سے پرتاب سنگہ قابض ہے اور آمدنی ملک تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ اور سلامی گیارہ ضرب توپ کی ہے

اجی گدہ یہ علاقہ بھی اولاد جگت راج کے حصہ مین آیا اور رنجور سنگہ قابض ہے اور آمدنی ایک لاکھ بہتر ہزار روپیہ اور خراج سرکار انگریزی ۔۔۔ ہے

سریلا اولاد جگت راج سے ہندوپت سنگہ کے قبضہ مین ہے اور آمدنی اسکی ۔۔۔ ہے ؛

جگنی اول پرتھی سنگہ پوتا پدم سنگہ کا قابض تھا بعد مرنے اوسکے راو بھوپال سنگہ پیدا ہوا اور رئیس بنایا گیا آمدنی اس علاقہ کی بارہ ہزار پانسو ہے ؛

جتنو بھرت چند کی اولاد سے ستر جیت سنگہ قابض علاقہ ہے رقبہ اس ریاست کا تخمیناً ایکسو اسی میل مربع اور آبادی ۔۔۔ ہزار نفری کی ہے ؛

بھری نسل دختر جگت راج سے دیوان جوگل پرشاد قابض علاقہ تھا اسکے دادا نے جگت راج کی دختر سے شادی کی تھی اور اب لشن سنگہ وارثان اوسکے قابض ہے آمدنی علاقہ تخمیناً پچیس ہزار ہے ؛

چترپور گور سونی شاہ ایک ملازم ہندوپت نبیرہ راجہ کشور سنگہ پناوالہ کا تھا

کالنجر کا محاصرہ کیا اور اتفاقاً ایک گولہ دشمن کا آیا اوسکی میگزین مین پڑا کہ میگزین اوڑ گیا
اوسکے صدمہ سے شیرشاہ بھی ہلاک ہوا بعدہ عہد اکبر بادشاہ مین پھر قلعہ کالنجر فتح کیا گیا
آخر سلطنت شاہ جہان مین ایک رئیس چنپت راے نامے نے اپنی آزادی ظاہر کی
اور اوسکے فرزند چترسال نے ایک خاندان جدید مشرق کے ملک مین قایم کیا جسکا
مغرب کم و بیش مطیع دہلی تھے تخمینہ آمدنی ملک چترسال کا ایک کروڑ روپیہ سالانہ تھا
اوسکا ایک قلعہ مضبوط کالنجر کا تھا اور اوسکی خاص سکونت شہر پنا تھا جسکے
متصل کان الماس مشہور ہے حکومت چترسال مین ملک بندیل کھنڈ پر محمد خان
بنگش رئیس فرخ آباد نے حملہ کیا اوسکے دفعیہ کے واسطے اول باجی راو پیشوا دکن سے
طلب ہوا تھا اور اخراج افغانان کا ملک بندیل کھنڈ سے باعث کوشش فوج مرہٹا کے
وقوع مین آیا اس سبب سے راجہ چترسال نے پیشوا کو اپنا فرزند متبنی قرار دیا
اور اپنے ملک کو درمیان اپنے دو فرزند اصلی ہردی شاہ اور جگت راج کے اور پیشوا
باجی راو لیسر متبنی کے تقسیم کیا اور آخرش رفتہ رفتہ یہ ملک مع کسیقدر اور ملک کے
بتیس ۳۲ ریاستون پر منقسم ہوگیا ؛

چترسال کے باعیش ۲۲ بیٹے اصلی اور تیس غیر منکوحہ سے تھے مگر اونمین صرف چار
صاحب اولاد ہوتے یعنی پدم سنگہ ہردے شاہ جگت راج بھرت چند
منجملہ بتیس ۳۲ ریاستون کے آٹھ ۸ ریاستین ضبط سرکار انگریزی ہوئین حسب تفصیل ذیل

۱ جالون یہ علاقہ ۱۸۴۰ء مین بعد وفات راو گوبند راو کے ضبط کیا گیا ؛

۲ جھانسی یہ علاقہ شیو راو بھاو کے قبضہ مین تھا ۱۸۱۵ء مین اوسکا پوتا رام چند
راو جانشین ہوا اور ۱۸۳۵ء مین رگھنا تھہ راو اور ۱۸۳۸ء مین گنگا دھر راو برادر
اوسکا گدی نشین ہوا اور ۱۸۵۳ء مین وہ لاولد فوت ہوا لہذا یہ علاقہ قبضہ
سرکار انگریزی مین آگیا ؛

۳ جیت پور یہ علاقہ چترسال کے قبضہ مین تھا ۱۸۴۹ عیسوی مین بعد وفات پر
کھیت سنگہ کے بسبب لاولدی اوسکے یہ علاقہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین آ

۴ کھدی یہ علاقہ پر سرام سرغنہ ایک گروہ ڈاکوان کو دیا گیا تھا تاکہ ملک مین
امن و امان قایم رہے لیکن حین حیات تھا جب وہ مرا ۱۸۔۔ء مین ضبط ہوا ؛

فصل بست و نہم

ریاستہاے بندیل کھنڈ کے بیان مین

ملک بندیل کھنڈ مین چھتیس ۳۶ علاقجات خرد و بزرگ تھے منجملہ اونکے صرف جن علاقجات
سے سرکار انگریزی نے عہدنامجات کئے وہ یہ ہین ریوان ارچا عرف ٹیکمگڑھی
دتیا سمتھر باقی رئیسان اپنا اپنا علاقہ بذریعہ سند رکھتے ہین اور وہ شمار مین
بتیس ۳۲ ہین اونمین سے آٹھہ ریاست دار اولاد چترسال والی کالنجر سے ہین جو
رفتہ رفتہ اولاد مذکور مین چھوٹے چھوٹے حصون مین منقسم ہو گیا تھا اور باقی
ریاستین کچھہ پاس رفیقان و ملازمان سرکشان کے باعث ضعف خاندان
مذکور جاتی رہین اور کچھہ بقبضہ ڈاکوان آئین ریوان وقت تسلط سرکار انگریزی
ملک بندیل کھنڈ پر اس ریاست مین راجہ بجے سنگہ دیو فرمان روا تھا بعدہ
شیو ناتھہ سنگہ فرزند اوسکا جانشین ہوا اور سنہ ۱۸۳۴ع مین بیٹا اوسکا
رگھوراج سنگہ رئیس حال گدی نشین ہوا ازروے تواریخ ہند یہ شخص بتیسوان ۳۲
راجہ ہے سترہ ۱۷ ضرب توپ کی سلامی ہوتی ہے اور آمدنی ملک تخمیناً بیس پچیس لاکھہ
روپیہ کی ہے اُورچا یہ ریاست تمام ریاستہاے بندیل کھنڈ مین نہایت قدیم
ہے اور رئیس حال راجہ ہمیر سنگہ ہے سلامی اسکی ۱۷ ضرب توپ کی ہے اور
آمدنی ملک تخمیناً چھہ ۶ لاکھہ روپیہ کی ہے دتیا رئیس یہان کا بھوانی سنگہ نامی
ہے اور سلامی اسکی گیارہ ضرب توپ کی مقرر ہے اور آمدنی ملک تخمیناً دس لاکھہ ہے
سمتھر جب ملک بندیل کھنڈ بقبضہ سرکار انگریزی آیا تب صرف
ایک پشت سے یہ ریاست دتیا سے علحدہ ہوکر قایم ہوئی تھی رئیس حال راجہ
ہندوپت ہے اور سلامی اسکی گیارہ ضرب کی ہے اور آمدنی ملک چار لاکھہ
پچاس ہزار روپیہ کی ہے ؛

کالنجر راجگان بندیل کھنڈ سے ہے راجہ نندا والی کالنجر بڑا زبردست راجہ تھا
اس راجہ نے راجہ قنوج کو بوجہ اطاعت محمود غزنوی کے قتل کیا چنانچہ سنہ ۱۰۲۲
و سنہ ۱۰۲۳ مین دو مرتبہ سلطان محمود نے اس راجہ پر حملہ کیا لیکن ناکام رہا
شہاب الدین کے عہد دولت مین کالنجر مفتوح ہوا پھر سنہ ۱۵۴۵ عیسوی مین شیرشاہ نے

		ن	مردم شماری	تعداد فوج	سلامی	کیفیت
		۲۰۰	۱۳۶۴۵۸۱	۸۳۰۲	۰	حاکم بہاولپور اوسوقت سے خود سر حاکم ہوا جب سے تنزل قوت سلطنت دُرّانی بعد اخراج شاہ شجاع کے کابل سے واقع ہوا تھا
		۱۰۰۰۰	۷۵۵۹۵	۴۰۰	۷	یہ ریاست کوہستان کی ہے وقت خارج کئے جانے گورکھا کے کوہستان سے کرم پرکاش راجہ تھا بعد اوسکے فتح پرکاش بیٹا اوسکا راجہ ہوا اب سمیر پرکاش ہے۔
	نا	۳۰۰۰۰	۱۳۹۲۵۹	۳۰۰	۰	یہ قدیم ریاست خاندان چھتری راجپوت کی ہے۔
	جاٹ	۱۳۰۰۰	۶۲۰۰۰	۱۵۰	۰	اس خاندان کی اصل کلسیا موضع مانجھا سے ہے اس سردار کی شادی راجہ جیند کی لڑکی سے ہوئی۔
راسے بندر ملتان	پٹھان	۱۰۰۰۰	۴۶۲۰۰	۳۰۰	۹	یہ خاندان کابل سے آیا تھا بزرگ اس رئیس کے منجانب شاہان مغلیہ ضلع سرہند میں مامور تھے اور جب سلطنت مغلیہ کو ضعف ہوا خود سر ہو گئے یہ خاندان نسبت خاندان پٹیالہ و جیند و نابھا کے جنکا علاقہ ہر چہار طرف اس علاقہ کے ہے قدیم تر ہے۔

کیفیت	سلامی	تعداد فوج	مردم شماری	محاصل ملک
گلاب سنگھ اوائل میں ایک رسالہ فوج زیر حکم خوشحال سنگھ جمعدار ڈیوڑھی مہاراجہ رنجیت سنگھ تھا بعد ازان ترقی ہو کر خود سردار فوج ہوا اور بجلدوے گرفتاری اگر خان رئیس راجوری اوسنے بڑا نام پیدا کیا اور علاقہ جموں اوسکو عطا ہوا اور رفتہ رفتہ ایسا عروج ہوا کہ مالک جموں و کشمیر ہو گیا۔	۱۹	۳۱۳۸۳	۱۵۰۰۰۰۰	۶۴۰۰۰۰
بانی اس ریاست کا ملک مانجھا سے آیا تھا اور اوسنے قریب سو برس ہوئے ایک علاقہ لیکے واسطے درست کیا یہ راجہ قوم کا جاٹ ہے مگر مذہب سکھ رکھتا ہے خاندان حال کا بزرگ چودھری پھول نامی تھا اوسکے دو بیٹے تلوکا اور راما جی بانی خاندان راجہ ہوئے مہاراجہ حال خاندان راما سے ہیں یہ خاندان بطور راجہ قریب پانچ پشت سے ہیں۔	۱۷	۸۰۰۰		
جو مورث اعلی پٹیالہ کا ہے وہی اس کا مورث ہے اور وہی ذات و مذہب ہے اور قریب سو برس سے یہ ریاست قایم ہوئی ہے چار لاکھ روپیہ سالانہ خراج سرکار انگریزی کو ادا کرتا ہے۔				

ح صدر

کہ بانی اس خاندان کا تھا جو علاقہ کہ اوائل میں بزور شمشیر حاصل کیا اوس میں ایک علاقہ آلو بھی تھا
ندان مشہور ہوا ۱۸۴۹ع میں سردار نہال سنگھ کو خطاب راجگی عطا ہوا تھا ۱۸۵۲ع میں
بعدہ رندھیر سنگھ ریاست نشین ہوا اب کھڑک سنگھ قابض ریاست ہے رندھیر سنگھ کو بعوض
خدمات ایام غدر ملک اودھ میں علاقہ بونڈی و بھٹولی و اکونہ نصف جمع سرکاری پر عطا ہوا

اودہ نے اس راجہ پر حملہ کیا لیکن ناکام رہا
نے قتل کیا چنانچہ سنہ ۱۰۴۳ راجہ کہا
دولت میں کالنجر مفتوح ہوا پھر سنہ ۱۵۴۵ عیسوی میں شیر شاہ

پنجاب کرکے پنشن سرکار انگریزی قبول کی مفصل حال ان واقعات کا بذیل تذکرہ عملداری انگریزی درج ہے

ملک پنجاب مین سب ریاستین خرد وکلان [illegible] ہین اوسمین سے [illegible] ریاستین حسب تفصیل ذیل بہت چھوٹی ہین کہ اونکی آمدنی ایک لاکھ سے بھی کم ہے

۱ کہلور عرف بلاس پور — ۲ بسہر — ۳ ہنڈور عرف نالہ گڈہ — ۴ کیونتہال — ۵ فریدکوٹ — ۶ چمبا

۷ سکیت — ۸ پاٹودی — ۹ لوہارو — ۱۰ دوجانا — ۱۱ بہاگل — ۱۲ جوبل

۱۳ کمہارسین — ۱۴ بہاجی — ۱۵ میلاگ — ۱۶ بالسن — ۱۷ دہامی — ۱۸ کیتہار

۱۹ کہنار — ۲۰ مانگل — ۲۱ بیجاہ — ۲۲ درکوتی — ۲۳ تاروچ — ۲۴ بہاگات

باقی نو ریاستون کلان کا حال نقشہ ذیل مین درج ہے ۔

محض تھا اور ایک آنکھہ اوسکی بیماری چیچک مین جاتی رہی صرف فریب اور طاقت اور
مستقل مزاجی سے چھوٹی سرداری سے اس مرتبہ کو پہونچا کہ اوسکے ملک کی آمدنی
ہنگام وفات اوسکے بقدر ڈھائی کرور کے تھی اسکو گھوڑے کی سواری کا نہایت
شوق تھا بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگہ بیٹا اوسکا کھڑک سنگہ گدی نشین ہوا
لیکن بوجہ نفاق باہم سرداران کے دھیان سنگہ وزیر نے اوسکو مقید کیا اور نونہال
پسر کھڑک سنگہ مسند نشین ہوا اور کھڑک سنگہ نے بحالت قید ۵ نومبر سنہ ۱۸۴۰ع
وفات پائی نونہال سنگہ فرزند کھڑک سنگہ اپنے والد کی لاش جلا کر آتا تھا کہ راستہ
مین ایک شہتیر سنگین ایک دروازہ کا اوسپر گرا اور وہ زخمی شدید ہوکر مر گیا
یا پوشیدہ مارا گیا بعد ازین انتقال سلطنت کئی شخصون پر ہوا یعنی اوّل رانی
چند کنور والدۂ نونہال سنگہ اور اوسکے بعد شیر سنگہ عموی نونہال سنگہ اور
آخر کار دلیپ سنگہ فرزند مشہور رنجیت سنگہ گدی نشین ہوا یہ انتقالات بزور
فوج کے وقوع مین آئے جو بالکل خود سر اور مفسد ہوگئی تھی اور اس مفسدہ مین
بہت سے سردار ایک دوسرے کے ہاتھہ سے قتل ہوئے ہنگام صغر سنی دلیپ سنگہ
اور مختاری اوسکی والدہ کے تمام انتظام برباد ہوگیا اور فوج خالصہ در اصل
حاکم ملک ہوگئی تھی چنانچہ سکھون نے اوّل ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ عیسوی عبور دریاے
ستلج چند مہار شتہ لوٹ لئے ۱۳ دسمبر سنہ الیہ کو گورنر جنرل نے اشتہار
جاری کیا کہ بوجہ حملہ غیر واجبی سکھون کے علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگہ واقع کنارۂ جنوبی
دریاے ستلج شامل ملک انگریزی کیا گیا اور فوج سکھہ کو ۱۰ فبروری سنہ ۱۸۴۶ کو شکست
دی گئی و بتاریخ ۱۳ فروری سنہ الیہ فوج انگریزی نے عبور دریاے ستلج کیا اور آخرش فیمابین دربار
لاہور و گورنمنٹ انگریزی عہدنامہ ہوا کچھہ ملک بقبضۂ سرکار عوض صرف جنگ آیا اور
لاہور مین فوج انگریزی واسطے حفاظت مہاراجہ دلیپ سنگہ مقرر کی گئی اور انتظام
ملک بحالت صغر سنی باختیار سرکار قرار پایا لیکن آخرش بمقام ملتان قتل افسران
انگریزی اور سرکشی مولراج باعث سرکشی عام و مفسدۂ عظیم فوج سکھہ ہوا چنانچہ
سرکار انگریزی مختلف مقامات پر فوج سکھہ کو شکست دیکر فتحیاب ہوئی ملک پنجاب
داخل ممالک انگریزی کیا گیا اور ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع مہاراجہ دلیپ سنگہ نے ترک حکومت

رنجیت سنگھ ۱۷۸۰ع مین پیدا ہوا ۱۷۹۸ عیسوی مین اسنے جو
خدمت شاہ زمان کہ جو بجاے تیمور شاہ ولد احمد شاہ ابدالی کے تخت سلطنت پر
بیٹھا تھا بیچ دوبارہ والسے اتواب کے جو بمقام جہلم جاتی رہی تھین کی تو حاکم لاہور
مقرر ہوا اور باتفاق فتح سنگھ ایلھووالہ کے اوسنے اپنی سرداری اوپر سرداران
قرب وجوار کے قایم کرنی شروع کی اور ۱۸۰۳ عیسوی مین اگرچہ اوسنے لارڈ لیک
سے درخواست امداد بمقابلہ دیگر مخالفان اپنے کے کی لیکن سرکار انگریزی نے
۱۸۰۹ تک ان معاملات مین کچھہ مداخلت نہ کی ۱۸۰۵ع مین رنجیت سنگھ معرفت
مہم بمقابلۂ مسلمانان دریاے چناب واٹاک تھا کہ اسی عرصہ مین ہولکر لطلب
امداد پنجاب مین پہونچا لیکن رنجیت سنگھ نے مدد دینے سے انکار کیا اوسوقت
مین بماہ جنوری ۱۸۰۶ عہدنامہ دوستی کا فیمابین گورمنٹ انگریزی وسردار
رنجیت سنگھ وسردار فتح سنگھ کے قرار پایا بعدہ رنجیت سنگھ نے ملک جنوبی
ستلج پر تصرف کیا اوسوقت سرکار انگریزی نے بھی اپنی فوج تاکنارہ دریاے
ستلج بھیجی اگرچہ رنجیت سنگھ نے اول ملک جنوبی ستلج سے دست برداری
نہ چاہی لیکن جب کہ جمیع سرداران جنوبی ستلج نے اپنے تئین پناہ انگریزی مین
رکھنے کا اقرار کیا اور نارضامندی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے ظاہر کی اوسوقت
رنجیت سنگھ بھی متامل ہوکر مصالحہ پر راضی ہوا اور ۱۸۰۹ع مین عہدنامہ
ساتھہ گورمنٹ انگریزی تحریر کیا اور دریاے ستلج سرحد سرکاری قرار پائی
پھر رنجیت سنگھ معروف تدابیر فتح ملک ملتان وکشمیر وپشاور رہا
۱۸۳۲ع مین شاہ شجاع بادشاہ معزول کابل نے جو بطور پنشن خوار انگریزی بمقام
لدہیانہ رہتا تھا ایک عہدنامہ باتید مدد دوبارہ حاصل کرنے اپنے ملک کے رنجیت سنگھ
سے کیا جسکے روسے ملک دوجانب دریاے اٹک کا جو بقبضۂ رنجیت سنگھ آیا تھا
اوسکا دعوی شاہ شجاع نے چھوڑ دیا لیکن بادشاہ اس مہم مین ناکامیاب رہا پھر
مرتبۂ ثانی جب ۱۸۳۸ع مین فوج سرکاری ونیز فوج مہاراجہ رنجیت سنگھ بہم
کابل کے جو بمدد شاہ شجاع بھیجی گئی تھی اوسکا مفصل حال تذکرۂ سلطنت انگریزی
مین درج ہے رنجیت سنگھ نے ۲۷ جون ۱۸۳۹ع مین وفات پائی یہ شخص ناخواندہ

۷	برا	تھاکت	سنہ ۱۷۶۹	یہ شخص اپنی لیاقت سے موضع سوکرچاک کی افتادہ زمین پر قابض ہوگیا اور ایک سکہ کا چیلہ ہوا
۸	بدہ	برا	سنہ ۱۷۱۶	یہ شخص اپنے خاندان مین پہلے پہل امرت سر جاکر سکہ ہوا اور نام اسکا بدہ سنگہ ہوگیا اور اپنے سوکرچکیہ

مین بڑا مکان تعمیر کیا اور گانون والون سے ایسی راہ و رسم پیدا کی کہ چودھری گانون کا مقرر کیا گیا — اور بعدہ لوٹیرون سکھون اور رسانسیون کا شریک ہوا اسکے دو بیٹے تھے نودہ سنگہ چندر بھان سنگہ چندر بھان سنگہ افسر خاندان سندھانوالیہ ہوا اور چرت سنگہ نے

۹ نودہ سنگہ بدہ سنگہ ۱۷۴۲
۱۰ چرت سنگہ نودہ سنگہ

ایک گڈھی قریب مقام گجرانوالہ بنائی خواجہ عابد صوبہ دار لاہور نے سنہ ۱۷۶۲ع مین حملہ کرکے اسکو مسمار کر دیا لیکن دوسری لڑائی مین خواجہ عابد نے شکست کھائی پھر احمد شاہ نے خود سکھون پر حملہ کیا اور اونکو شکست دی اور اونکی عبادت گاہ امرتسر کو خراب کیا اور اس شکست کے بعد سکہ پھر درست ہوگئے اور سال آیندہ اونھون نے افغان حاکم سرہند کو شکست دی احمد شاہ ابدالی سنہ ۱۷۶۴ع مین پھر حملہ آور ہوا لیکن اب انتظام ملک اختیار سے باہر دیکھکر واپس چلا گیا سکہ لوگ لاہور پر بھی قابض ہوگئے اور دریاے جمن سے تا راول پنڈی اونکے قبضہ مین آگیا مگر حکومت جنوبی ستلج مین بباعث مرہٹون کے خلل واقع ہوا اسوقت سکھون کی بارہ مثلین یعنی جماعتین تھین اور اونمین قریب ساٹھہ ستر ہزار کے سوار تھے جنمین چرت سنگہ افسر ایک جماعت کا دو ڈھائی ہزار سوار رکھتا تھا ہر ایک سردار مثل جو مقام فتح کرتے اوسکو اپنی ہمراہیون مین تقسیم کر دیتے اوائل مین تو سکہ بسبب وقت قایم رہنے کے آپسمین فراہم رہے مگر رفتہ رفتہ کم زور زور آورون کے ماتحت ہونے لگے ایک ان سردارون مین سے مہا سنگہ نامے اوّل طاقت ور ہوا یہ بیٹا چرت سنگہ کا اور باپ رنجیت سنگہ کا تھا

بھاگ کے بندا ایک قلعہ مین محصور ہوا اور عرصہ تک یہ محاصرہ قایم رہا آخر بندا مجبور ہوکر قلعہ سے نکلا اور فوج شاہی کو چیرتا لڑتا صاف نکل گیا لیکن ایک چیلا اوسکا گرفتار ہوا جسنے واسطے حفاظت بندا کے وضع اپنی سردارانہ بنائی تھی بعدہ بعہد فرخ سیر بندا گرفتار ہوا اور نہایت بیرحمی سے قتل کیا گیا کہ ذکر اسکا مشرح حالات فرخ سیر مین درج ہے لیکن سکھ لوگ پھر بھی جب موقع دیکھتے صوبہ داران پر حملہ کرتے اور لوٹ مار اپنی جاری رکھتے تھے سنہ ۱۷۴۸ع مین احمد شاہ درانی نے صوبہ دار پنجاب کو باجگذار اپنا کیا اور سنہ ۱۷۵۶ عیسوی مین احمد شاہ نے بعد فتح دہلی کے پنجاب کو داخل سلطنت غزنی کرکے اپنے لڑکے تیمور کو وہان ناظم مقرر کیا — سنہ ۱۷۵۸ع رگھوناتھ راو پیشوا تمام ملک پنجاب پر قابض و متصرف ہوا تیمور بھاگ کر چلا گیا احمد شاہ درانی نے پھر نہضت جانب ہندوستان کی اور فوج مرہٹہ سے ایک سخت لڑائی بمقام پانی پت ہوئی اور احمد شاہ فتحیاب ہوا اور پھر پنجاب مین ناظم اپنا مقرر کرکے آپ کابل کو چلا گیا لیکن سکھ لوگ پھر بھی سرکشی سے باز نہ آئے اور اس سرکشی مین بزرگان مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی شریک تھے فقط

نسب نامہ مہاراجہ رنجیت سنگھ حسب تفصیل ذیل

نمبر	نام	ولدیت	سال وفات	کیفیت
۱	کالو	•	سنہ ۱۴۸۸	یہ شخص جات تھا سنہ ۱۴۸۸ع مین موضع [illegible] مین رہا کرتا اور مزدوری سے اوقات بسری کرتا —
۲	جادومن	کالو	سنہ ۱۵۱۵	یہ شخص قوم سانسی سے جو پیشہ ڈکیتی رکھتے تھے شامل ہوا اور وہی پیشہ اختیار کیا —
۳	گلاب سنگھ	جادومن	سنہ ۱۵۴۹	ایضاً
۴	گرا	گلاب سنگھ	سنہ ۱۵[illegible]	یہ شخص نیک چلن تھا پیشہ کاشتکاری اختیار کیا
۵	راجدہ	گرا	سنہ ۱۶۲۰	پیشہ دکانداری نمک تمباکو وغیرہ اختیار کیا
۶	تکھت	راجدہ	سنہ ۱۶۳۰	دوکانداری مثل اپنے باپ کے کرتا اور سود پر قرض دیتا

٧	ہری	گورو پسیر ہرگوبند	٠	١٦٦١	
٨	ہری کشن	ہری	٠	١٦٦۴	
٩	تیغ بہادر	ہرگوبند	٠	١٦٧٥	
١٠	گورو گوبند	تیغ بہادر	٠	١٧۴٠	

تیغ بہادر کے ساتھ ہاتھی گھوڑے نقارہ نشان پانچ سات سو آدمی کی بھیڑ بھاڑ رہتی تھی عالمگیر نے تیغ بہادر کو بلوایا کہ تو فقیر ہے تجھکو اس جاہ و حشم سے کیا مطلب ہے یا تو کوئی معجزہ دکھلا ورنہ قتل کیا جائیگا تیغ بہادر نے جواب دیا کہ مین کوئی معجزہ نہین جانتا اور اس جاہ و حشم کی وجہ یہ ہے کہ مرید لوگ مجھکو زیادہ ضرورت سے نقد و جنس دیتے ہین لیکن عالمگیر نے اوسکو بے گناہ قتل کیا ؛

— گرو گوبند نے طریقۂ سابق تبدیل کیا اور سکھون کو پیشۂ سپاہگری سکھلایا سکہ سنسکرت مین چیلہ کو کہتے ہین اسوجہ سے یہ فرقہ ملقب بہ سکہ ہوا استھاپن نام اونکا سنگہ یعنی شیر رکھا یہ شخص عہد اورنگ زیب عالمگیر مین مسلمانون سے متواتر لڑا لیکن شکست کھاتا رہا نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ سکہ لوگ ظلم مسلمانون سے تنگ ہوکر پہاڑون اور غارہاے کوہستان مین چھپ کر رہنے لگے سکہ لوگ گرو نانک کو موجد مذہب اور گرو گوبند سنگہ کو بانی جاہ و حشمت تصور کرتے ہین

— جبکہ سلطنت مغلیہ کو ضعف ہوتا چلا اور اورنگ زیب مر گیا تو سکہ لوگ رفتہ رفتہ اپنی پناہ کے مقامات سے نکلنے لگے اور چھوٹے چھوٹے گروہون مین جمع ہوکر اونھون نے قلعجات علیحدہ مقامات مین قایم کئے اور ہر چہار طرف لوٹ مار شروع کی چنانچہ بعہد بہادر شاہ سکھون نے زیر حکم بندو یا بندا ایک بیراگی سکے ملک کو تباہ کیا یہ شخص بڑا متعصب و کینہ ور تھا مسجدونکو مسمار کرنا اور مسلمانون کی عورت بچہ کو جہان پانا مار ڈالنا قبرین سے نعشین نکلوا کر پھکوا دینا کہ جانور کھاوین بہادر شاہ یہ خبر پاکر بذات خود آمادہ تدارک ہوا جب فوج شاہی پہونچی سکہ لوگ

۲۳۲ بیشتر ہوئی اس ملک مین طوایف الملوکی تھی جیسا کہ تذکرہ سکندر مین بیان ہوا
آخر دسوین صدی عیسوی راجہ جے پال مسند نشین حکومت تھا جسنے غزنی پر حملہ کیا
اور محمود سے لڑائیان لڑین اور اوسکے بعد اننگ پال بیٹا اوسکا اور بعدہ جے پال
ثانی متسلط ہوا اور ۱۰۲۳ سنہ ع مین بعہد سلطان محمود یہ سب ملک شامل غزنی عملداری
اسلام ہوا اور پھر یہ ملک تحت حکومت سلاطین اسلام چلا آیا لیکن زمانۂ نانک شاہ
سے اور بھی زیادہ انقلاب ظہور مین آئے اور فرقہ سکہ مالک ہوئے اور پھر انگریزون نے
تسلط کیا فرقۂ سکہ اپنی اصل نانک شاہ سے نکالتے ہین یہ شخص ذات کا کھتری تھا اور
۱۴۶۹ سنہ ع مطابق سمت ۱۵۲۶ بمقام تلونڈی متصل لاہور پیدا ہوا باپ اسکا پیشۂ دلالی کرتا تھا
نانک شاہ اکثر صحبت فقرا مین رہتا اور طبیعت اوسکی جانب تصوف راغب تھی
لہذا جوانی مین وہ بہت ملکون مین پھرا اور پھر گوشہ نشینی اختیار کی لوگ اوسکے
بہت معتقد ہوئے اور یہ فرقۂ جدید بہت جلد پھیل گیا اور بڑی ترقی پائی اوسنے
احوال فقرائے سابق اور اپنی تصانیف کو فراہم کرکے ایک نیا مذہب چلایا اور اپنی
کتاب مذہبیہ کا نام گرنتہ صاحب رکھا۔
تفصیل چیلا کہ جو بعد اوسکے گدی نشین ہوئے حسب ذیل ہے

نمبر	نام	ولدیت	سنہ پیدایش	سنہ وفات	کیفیت
۱	نانک شاہ	کالو	۱۴۶۹	۱۵۴۱	
۲	گرو انگد	۰	۰	۱۵۵۲	
۳	امرداس	۰	۰	۱۵۷۲	
۴	رامداس داماد امرداس	۰	۰	۱۵۸۱	تالاب امرتسر انکے بنایا
۵	ارجن پال	رامداس	۰	۱۶۰۶	
۶	ہرگوبند	ارجن پال	۰	۱۶۴۴	

ساہولیت نفری کی ہے اور آمدنی تخمینا الکھہ بیس ہزار کی ہے اور فوج ایک ہزار
چھہ سو اسی پیادہ اور بیس نفر گولہ انداز اور چار ضرب توپ ہے ۔
ارجن پانڈو جب بتقریب اسپمیدھ جگ کے ہمراہ اسپ گشت کنان
اس ملک مین آیا اوس وقت اس ریاست پر رانی بربیلا فرمان روا تھی
اور شادی ارجن کی اسکے ساتھہ ہوئی تھی ۔

فصل بست ونہم
کچھہ

مشہور ہے کہ جہان بجا کچھہ کی ایک فرع خاندان سما سی ہین اور پندرہ صدی مین
زیر حکم راجہ جام لکھا پسر جھارا کے سندہ سے آئے ہین اوسی جھارا سے اس
قوم کا نام مشہور ہوا اور بعدہ یہ علاقہ لکھا مذکور کے تین پوتون مین منقسم ہوگیا قریب
سنہ ۱۵۰۰ عیسوی کے ان تینون فروع مین جام دادرا اور جام ہمیرا اور جام راول
پیدا ہوئے اور اپنے اپنے علاقے پر قابض تھے لیکن کھنکار پسر ہمیر نے تینون
علاقے اپنے تحت حکومت کر لئے اور راجہ احمد آباد سے خطاب راو کا حاصل
کیا اسکی گیارھوین پشت مین راو راید ھن ہوا جسنے سنہ ۱۸۰۸ ع مین سرکار انگریز
سے عہدنامہ کیا اور سنہ ۱۸۱۳ ع مین اوسنے وفات پائی اور بالشکہ معروف
بھارا مل پسر غیر منکوحہ راو راید ھن جانشین ہوا اور سنہ ۱۸۱۹ ع مین بوجہ بدعملی
خارج از حکومت کیا گیا بیٹا اوسکا دیسال رئیس مقرر ہوا دیسال نے سنہ ۱۸۶۰
مین وفات پائی اور اوسکا پسر راو پراگ مل رئیس مقرر ہوا آبادی کچھہ کی چار لاکھہ
نو ہزار پانسو بائیس نفری ہے محاصل پندرہ لاکھہ روپیہ ہے منجملہ اوسکے
نصف رئیسون کا اور نصف ریاست کا ہے ۔

فصل بست وہشتم
پنجاب

اس خطہ مین سلطنتون کا بڑا انقلاب رہا عہد مہاراجہ رام چندر مین راجہ جک سکے فرمان روا تھا
جسکی بیٹی سوتیلی مان مہاراجہ رام چندر کی تھی بعد شورش سکندر بادشاہ [illegible] سے

اسنے علاقہ سپرد مہاراجہ کیا مہاراجہ کی بدانتظامی سے اکثر رعایانے سرِ شورش اوٹھایا ۱۸۳۱ء مین گورنمنٹ انگریزی کو لاچار ہوکر دست اندازی کرنا ضرور پڑی اور انتظام ریاست اپنے ہاتھہ مین لیا اور واسطے راجہ کے پنشن اوسوقت تک مقرر کی کہ جب تک ایسی خوش انتظامی بہ استحکام تمام قایم ہوجاوے کہ پھر کوئی گمان تخلل کا ہو — آمدنی میسور کی جو ہنگام ضبطی بیالیس لاکھہ روپیہ تھی اب انتظام گورنمنٹ انگریزی سے ایک کرور روپیہ تک پہونچی تعداد پنشن راجہ کی ایک لاکھہ سالانہ اور نکاسی کا پانچوان حصہ مقرر ہے اور سلامی ایکعب ضرب کی ہوتی ہے —

فصل بست وششم
ریاست تراونکور

اسکو تریاراج یا استری راج بھی کہتے ہین یہ ملک احاطہ مدراس مین واقع ہے اس ملک مین عورت مختار اور مرد بے اختیار ہوتا ہے اور خصوص قوم نار مین ایک عورت کئی مرد رکھتی ہے ؛

قاعدہ گدی نشینی کا ابتک یہ جاری ہے کہ اگر کوئی راجہ فوت ہو تو ریاست اوسکی اولاد ذکور کو نہ ملے گی بلکہ ایسے بھائی کو ملے گی جو دوسرے باپ سے پیدا ہوا ہو اور اگر کوئی ایسا بھائی نہو یا جب وہ بھائی فوت ہو تو ہمشیرزادہ کو یا ہمشیرہ کی دختر کے فرزند کو ملے گی ؛

راجگان تراونکور متبنیٰ بھی خاندان کے مرد کی اولاد سے نہین کرتے بلکہ عورت کی اولاد سے کرتے ہین ؛

اگر کوئی عورت صلبی خاندان مین نہو تو دو یا سوا اسکے عورات رشتہ داران خاندان سے جو خاص مقامات ترانکور مین رہتے ہون پسند کرتے ہین کہ اونکی اولاد جانشین یا متبنیٰ کی جاوے اور جو عورت اسطرح پسند کی جاتی ہین وہ تمپرانی یعنی رانی ہاسے اٹنکا کہلاتی ہین اور از روے رسم و رواج ترانکور اونکو ایک مرتبہ خاص دیا جاتا ہے جسکے رو سے وہ صرف وارث گدی دینے کے مجاز ہوتے ہین ؛

رقبہ تراونکور کا چھہ ہزار چھہ سو تریسٹھ میل مربع ہے اور آبادی ستائیس لاکھہ بیالیس ہزار ...

۱۵۰۰۰۰۰
کی ہے اور آمدنی ڈیڑھ کروڑ سالانہ کی ہے اور سلامی لہ ۲۱ ضرب کی سرکار
مقرر ہے و فوج پیادہ و سوار تیرہ ہزار چھ سو ہے تاریخ جلوس افضل الدولہ
چو از مسند سلطنت ناگہان ✤ ۱۲۶۳ بہ ملک بقا ناصر الدولہ رفت ✤ بفضل خدا
و بتائید بخت ✤ بران افضل الدولہ خوش جا گرفت ✤ اعداد مسند سلطنت
سے اعداد ناصر الدولہ خارج کرکے اعداد افضل الدولہ ایزاد کیے جاوین تو ۱۲۷۳
ہجری نکلتے ہین ✤

فصل پنجم
ریاست

میسور

راجہ اس ریاست کا ہندی تھا اور حیدر علی وزیر اوسکا ایسا قوی اور حاوی
ریاست ہو گیا کہ اوسنے فریب و قوت سے آپکو حاکم میسور بنایا اور ہندی راجہ
چکا کرشنا راج دوبر کو خارج از گدی کیا ۱۷۶۳ عیسوی مین گورنمنٹ انگریزی
سے دربارب تجارت ایک عہدنامہ منعقد ہوا لیکن حیدر علی نے اور فتوحات
حاصل کین اور حیدر علی اور بعد اوسکے بیٹا اوسکا ٹیپو طرح طرح کی مفسدہ پردازی
و حملہ آوری کرتا رہا آخرش ۱۷۹۲ع مین اوسکو شکست دی گئی اور نصف علاقہ
اوسکا چھین لیا گیا جسمین سے ۹۶ لاکھ ... کا علاقہ بقبضہ
سرکار آیا اور ... لاکھ ... سا... کا آصف جاہ کو دیا گیا اور ... لاکھ
... سا... کا پیشوا کو ملا لیکن جب کہ ٹیپو نے ۱۷۹۹ عیسوی مین پھر سر
اوٹھایا اور سرکار انگریزی نے فوج کشی کی نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ٹیپو مارا گیا
اور منجملہ علاقہ اوسکے ... لاکھ ... ہزار ... کا ملک گورنمنٹ انگریزی نے اپنے
قبضہ مین کیا اور ... لاکھ ... سا... کا نظام کو دیا گیا اور دو لاکھ کا پیشوا
کے نام رکھا گیا لیکن اوسکو جب پیشوا نے نہ لیا تب وہ بھی مابین گورنمنٹ
انگریزی اور نظام کے تقسیم ہو گیا اور راجہ کرشنا راجہ صغرسن کے قبضہ مین علاقہ
... لاکھ ... ہزار ... کا دیا گیا بیچ عہد صغرسنی مہاراجہ کے انتظام
سپرد ایک برہمن پورنیا نامے کے جو ہوشیار وزیر تھا ہوا ۱۸۱۱ء مین

فصل بست و چہارم

حیدرآباد

بانی اس ریاست کا قمرالدین خان آصف جاہ مخاطب بچین قلیچ خان ہوا یہ شخص
ایک نامی افسر فوج اورنگ زیب بادشاہ کا تھا اور سنہ ۱۷۱۳ مین نظام الملک
اور صوبہ دار دکن مقرر ہوا تھا اسنے بعد ازان دربار دہلی سے انحراف کیا اور
سنہ ۱۷۴۸ ء مطابق سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین وفات پائی تاریخ رحلت متوجہ بہشت ہے
اوسکے بعد سید احمد خان نصیر جنگ پسر دوم اسکا جانشین ہوا اس سبب سے
کہ اوسکا فرزند اکبر میر محمد پناہ خان مخاطب بہ غازی الدین خان ایک عہدہ جلیل
پر دربار دہلی مین سرفراز تھا مگر درباب دعوی نصیر جنگ کے اوسکے بھتیجے مظفر جنگ
نے باستعانت گورنر فرانس کے تکرار کی اور سرکار انگریزی ممد نصیر جنگ ہوئی
آخرکار مظفر جنگ ہاتھ نصیر جنگ کے گرفتار ہوا اور مقید کیا گیا دوسرے سال نصیر جنگ
سرکشان قوم پٹھان کے ہاتھ سے مارا گیا اور مظفر جنگ رہا ہو کر بمدد
فرانس قابض صوبہ داری ہوا لیکن بعد چند عرصہ کہ وہ بھی اپنی فوج کی سرکشی سے
مقتول ہوا صلابت جنگ پسر آصف جاہ بمدد فرانس مسند نشین ہوا جب
سنہ ۱۷۵۶ ع مین فیمابین فرانس و انگریزان لڑائی ہوئی اور فرانس والے خارج ہوئے
تو سنہ ۱۷۵۹ عیسوی مین فیمابین صلابت جنگ و گورمنٹ انگریزی عہد نامہ تحریر
ہوا اور کچھہ ملک اوسکا داخل ممالک محروسہ سرکار انگریزی کیا گیا صلابت جنگ کو
اوسکے برادر نظام علی نے سنہ ۱۷۶۱ مین خارج کر کے گرفتار کیا اور بعد دو برس کے
صلابت جنگ قید مین فوت ہوا اس عرصہ مین بہت سے شر و فساد اور انقلابات
واقع ہوئے نظام علی نے سنہ ۱۸۰۳ ء مین وفات پائی اور اوسکا فرزند سکندر جاہ
اوسکی جگہ پر مسند نشین ہوا اور اسنے تکلفات عرفیہ کا پابند ہو کر اپنی منظوری [illegible]
ست شہنشاہ دہلی سے حاصل کی اور سکندر جاہ نے سنہ ۱۸۲۹ مین وفات پائی
نصیر الدولہ اوسکا فرزند جانشین ہوا اور سنہ ۱۸۵۷ عیسوی مین مرگیا اور اوسکا
فرزند افضل الدولہ نظام خان جانشین ریاست ہوا ÷ ۶۶۲۰۸۰ [illegible]
رقبہ ملک حیدرآباد [illegible] موسف میل مربع اور آبادی اوسکی [illegible]

اگرچہ اس بادشاہ کے عہد مین غفلت و بے انتظامی بکمال درجہ پہونچ چکی تھی بادشاہ کو
رقص و سرود اور عیش و آرام و صحبت اشخاص بدچلن سے فرصت نہ تھی لیکن
اسمین بھی کوئی شک نہین ہے کہ نسبت اس ریاست کے سرکار انگلشیہ نے
بھی منشاء اصلی عہدنامہ پر لحاظ نفرمایا کوئی مضمون اوسکا اس قسم کا نہین ہے
کہ جس سے انتزاع سلطنت واسطے دوام کے پیدا ہوتا ہو واسطے رفع بدانتظامی
تدابیر دیگر ممکن تھین ؛

اس صوبہ مین بہرایچ شہر قدیم ہے سالار مسعود غازی جو شہداے عساکر غزنویہ سے
مین یہان مدفون ہین یہ شخص بھانجہ سلطان محمود غزنی کا اور اسکے باپ کا نام
سالار ساہو تھا جو بحکم سلطان محمود واسطے جہاد و تسخیر ولایت ہندوستان
مامور ہوا تھا سالار مسعود بماہ شعبان سنہ ۴۰۵ ہجری مین بمقام اجمیر پیدا ہوا تھا
سالار ساہو نے بماہ شوال سنہ ۴۲۳ ہجری بعارضہ درد سر بمقام بہرایچ وفات
پائی اور جو کہ سنہ ۴۲۱ ہجری مین سلطان محمود بھی مرگیا اب اہل ہند کا غلبہ ہوا
اور سالار مسعود سے اور اہل ہند سے تین لڑائیان ظہور مین آئین بہرایچ مین
ایک معبد ہنود سورج کنڈ تھا کنڈ ہندی مین تالاب کو کہتے ہین اور اس کنڈ پر ایک
مندر بھی سورج کی مورت کا تھا متصل اسکے سالار مسعود نے ایک باغ تیار کرایا
اس عرصہ مین چند بار ہندی حملہ آور ہوئے آخرش بتاریخ ۱۴ رجب روز جمعہ سنہ ۴۲۴
ہجری ایک بڑے معرکے کی لڑائی ہوئی سالار مسعود بعمر نوزدہ سال مارا گیا اور
نیچے ایک درخت کے جو متصل سورج کنڈ تھا دفن ہوا روایت ہے کہ بعد چند برس
کے زہرہ دختر جمال الدین ساکن ردولی نے کہ نابینا تھی اور بخیال خود بطفیل روح پاک
سالار مسعود اوسکو بینائی حاصل ہوئی یہ روضہ جو اب موجود ہے قبر
سالار مسعود پر تیار کرایا اب رسم ہے کہ ہر سال بماہ جیٹھ بروز یکشنبہ اول
ایک میلہ متصل اس مقبرہ کے ہوتا ہے اور خلائق راہ دور و دراز سے مع علمہاے
گوناگون فراہم ہوتے ہین ؛

آمدنی مالگذاری ملک اودہ تعلقداری سرکار انگریزی بابت سنہ ۱۸۶۹ و سنہ ۷۰ع
بقدر ایک کرور اکتیس لاکھ تین ہزار تین سو اسی روپیہ کی ہے فقط

صرف وثیقہ داران مقرر کیا گیا؛
اور بمرتبہ چہارم دوسرے سال نصف کرور روپیہ سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ
بوعدہ دو سال لیا گیا لیکن بعد اسکے شرایط مین تغیر و تبدل ہوا
اور ۱۸۲۷ء مین بادشاہ غازی الدین حیدر نے وفات پائی اوسکا بیٹا
نصیر الدین حیدر تخت نشین ہوا ۰۰۰۰ ۴ ۱۲ اور قرضہ دیا گیا ۱۸۳۷ء
مین بادشاہ نصیر الدین حیدر نے وفات پائی اگرچہ اوّل مناجان تخت پر بیٹھا
لیکن بوجہ ابطال ولدیت خارج ہوا اور قلعۂ چنارگڈہ مین قید کیا گیا اور نصیر الدین حیدر کا
عمو محمد علی شاہ تخت نشین ہوا اور اسکے عہد مین چند قرضہ سودی سرکار
انگریزی کو دیئے گئے ۱۸۴۲ عیسوی مین محمد علی بادشاہ نے بھی وفات پائی
اور امجد علی شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھلایا گیا اور ۱۳ فیروری ۱۸۴۷ء مین
بعمر ۲۵ سال واجد علی شاہ تخت نشین ہوئے۔
جوکہ نسبت بدنظمی ملک اودہ توجہ سرکاری مدت سے تھی اور منشاء شرط ششم مندرجہ
عہدنامہ ۱۸۰۱ کا یہ تھا کہ نواب بصلاح گورمنٹ انگریزی ایسا انتظام اپنے ملک کا
کرے جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے حفاظت جان و مال باشندگان
عمل مین آئے چنانچہ متواتر بادشاہ کو تاکیدات زبانی و تحریری دربارۂ رفع کرنے
بدنظمی کے کی گئین اور دھمکیان انتزاع سلطنت کی بھی دی گئین لیکن اثر نہوا آخر
یہ تجویز قطعی قرار پائی کہ انتظام اودہ سرکار اپنے ذمہ لے لیوی چنانچہ ایک مسودہ
عہدنامہ کا اونکو دکھلایا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل انتظام ملک اودہ سرکار اپنے اختیار
مین لیگی اور بارہ لاکھ روپیہ سالانہ واسطے مصارف بادشاہ کے سرکار انگریزی
دیا کریگی اور بادشاہ کو اجازت ہوئی کہ تین روز مین جواب سمجھکر اسپر دستخط منظور کی
کرین لیکن بادشاہ نے انکار دستخط سے کیا اسلئے ۱۳ فیروری ۱۸۵۶ کو انتزاع
سلطنت واسطے ہمیشہ کے کیا گیا اور بارہ لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ بادشاہ مقرر
کردی اور خطاب بادشاہی حین حیات اونکے قایم رکھا گیا اور بعد اونکے زندگی
بادشاہی رہے گا اور تنخواہ اس شرح سے قایم رہیگی گورمنٹ نے ایک مکان
واسطے رہنے اونکے قریب کلکتہ خرید کیا ہے جسمین بادشاہ اب تک تشریف رکھتے ہین

اگرچہ وزیر کی مرضی واسطے قبول اس امر کے نہ تھی مگر اوسکو خوف دیا کہ وہ اپنے فرزند
ملک ویدے چنانچہ سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب وزیر نے ملک دو آبہ حوالہ سرکار انگریزی کیا جسکی آمدنی
پینتیس لاکھ تنتیس ہزار چار سو چھہتر ۳۵۳۳۴۷۶ تھی اور اپنی فوج کم کرکے چار پلٹنین پیادہ
اور ایک پلٹن نجیب دو ہزار سوار تین سو گولہ انداز رکھے سعادت علیخان نے
بتاریخ ۱۱ جولائی سنہ ۱۸۱۴ عیسوی وفات پائی یہ شخص بہت عاقل و ذی علم و منتظم اور
صاحب تدبیر تھا اور اکثر احکام اسکے لطافت آمیز ہوتے تھے نقل ہے کہ ایک
خیالا ملازم قدیم نے درخواست بامید ترقی گذرانی اوسپر یہ حکم تحریر فرمایا
گر زمین را بآسمان دوزی ٭ ندہندت زیادہ از روزی ٭ داروغہ اصطبل نے
درخواست عطاے خیمہ واسطے تیاری جھیلہ اسپان پیش کی اوسپر تحریر
فرمایا کہ آخور طویلہ ہیمہ جھیلہ اس قسم کی بہت روایتین مشہور ہین بعد
سعادت علیخان کے غازی الدین حیدر پسر کلان اوسکا جانشین ہوا اور والدہ
آصف الدولہ نے ۵ دسمبر سنہ ۱۸۱۵ مین وفات پائی اور جایداد قیمتی ۹۹۴۸۹۶۲
چھوڑی اور تمام ذاتی جایداد بہو بیگم کی سپرد غازی الدین حیدر ہوئی اور اوسنے
۳۸۰۸۲ ۴ ۶ ۵ خزانہ انگریزی مین داخل کیا کہ اوسکے سود سے دوامی پنشن
حسب تحریر گذاشتہ بہو بیگم ادا کی جاوی سنہ ۱۸۱۴ع مین نواب نے گورنر جنرل سے بمقام
کانہپور ملاقات کی اور بیان کیا کہ وہ ایک کرور روپیہ پیشکش کرتا ہے غرض مبلغ ایک
کرور روپیہ بطور قرض سودی سالانہ چھہ روپیہ فی صدی لینا قرار پایا اور سود اوس
۶۵۱۰۰۰ واسطے ہمیشہ اہل و تعلقین کے تجویز ہوا چنانچہ سنہ ۱۸۵۵ع
تک اس شرح سود کا روپیہ ۵۶۷۲۴۳۲۷ ادا ہو گیا اور ۳۶۰۷۲۳۵
باقی ہے اور ۵ مارچ سنہ ۱۸۱۵ع بباعث کثرت مصارف جنگ نیپال کے
ایک کرور روپیہ اور قرض سودی بشرح بالا نواب سے طلب ہوا مگر جب جنگ ختم ہوئی
تو قرضہ کی عوض ضلع کھیری گڈہ اور ملک ترائی جو گورکھیون سے لیا تھا وزیر کو دیا گیا
سنہ ۱۸۱۹ع مین پیشگاہ گورنمنٹ انگریزی سے غازی الدین حیدر کو خطاب بادشاہی
عطا ہوا سنہ ۱۸۲۵ع بوجہ ضرورت جنگ برہما ایک کرور روپیہ سودی فی صدی
پانچ روپیہ واسطے دوام کے اور بادشاہ سے لیا گیا اور سود اسکا بھی واسطے

رفتہ رفتہ ایسا ہوگیا کہ ایک فوج کی حکومت اوسکو سپرد ہوئی اور بعہد محمد شاہ
بادشاہ دہلی صوبہ دار اودہ مقرر ہوا اور ۱۷۳۸ء مین وفات پائی اوسکے بعد
اوسکا داماد صفدر جنگ صوبہ دار مقرر کیا گیا اور ۱۷۵۳ء مین فوت ہوا اور اوسکا
بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار ہوا اس شجاع الدولہ کو شاہ عالم بادشاہ نے
وزیر کا خطاب دیا دار الریاست اسکا مقام فیض آباد تھا ۱۷۶۴ء مین جبکہ
قاسم علی صوبہ دار بنگالہ نے مقابلہ فوج انگریزی کا کیا شجاع الدولہ بھی واسطے امداد
قاسم علی کے گیا مطلب اوسکا یہ تھا کہ بہ بہانہ امداد کے خود بنگالہ پر قابض ہوجاوے
اس فوج کو بمقام بکسر ۲۳ اکتوبر سنہ الیہ کو شکست فاش فوج انگریزی نے دی
شجاع الدولہ بھاگ آیا پھر ایک گروہ مرہٹہ نے اوسکی مدد کی لیکن اس فوج کو بھی
بمقام کوڑہ شکست نصیب ہوئی تب شجاع الدولہ نے لاچار ہوکر آپ کو حوالہ گورنمنٹ
انگریزی کیا چنانچہ علاقہ کوڑہ والہ آباد نواب وزیر سے نکل کر بادشاہ کو دیا گیا لیکن
نواب وزیر کی پھر بھی اچھی معلوم نہ ہوئی اسلئے ۱۷۶۸ء مین اجازت دی گئی
فوج اپنی صرف بیست ہزار سے زیادہ نہ رکھے۔
۱۷۷۵ء عیسوی مین شجاع الدولہ نے انتقال کیا بیٹا اوسکا آصف الدولہ جانشین اوسکا ہوا
اور دار الریاست اپنا لکھنؤ مین قایم کیا اسکے عہد مین بنارس جونپور غازی پور وغیرہ
گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ ہوئے ۱۷۹۷ء مین آصف الدولہ بھی مرگیا تاریخ وفات
اوسکی یہ ہے ع بزیر زمین حیف شد آفتاب۔ جس سے سنہ ۱۲۱۲ نکلتے ہین یل بخت
کوٹھی کا اسکے عہد مین سنہ ۱۱۹۹ ہجری مین باندھا گیا اور اوسکا مشہور فرزند وزیر علیخان
جانشین ہوا لیکن بوجہ عدم لیاقت و عدم ثبوت حق وراثت حکومت سے
برخاست کیا گیا اول بنارس مین مطلق العنان رہا بعدہ قلعہ کلکتہ مین مقید ہوکر
وفات پائی بجاے اوسکے سعادت علیخان پسر کلان شجاع الدولہ برادر آصف الدولہ
جانشین کیا گیا اور ایک عہدنامہ ساتھ سرکار انگریزی و سعادت علیخان تحریر ہوا
جسکے روسے یہ قرار پایا کہ وزیر چھپن لاکھ روپیہ سالانہ گورنمنٹ انگریزی کو دے اور فوج
انگریزی بقدر دس ہزار رکھے ۱۷۹۹ء مین از جانب سرکار انگریزی نمایش کی گئی
کہ بجاے دینے نقدی کے کچھ ملک واسطے خرچ فوج انگریزی کے

فصل بستم

ریاست ٹونک

امیرخان بانی اس ریاست کا سرغنۂ ٹولا اور رفیق جسونت راؤ ہولکر کا تھا اور قبل از مداخلت انگریزی بہت سا علاقہ اسنے جدا کر لیا تھا امیرخان ۱۸۳۴ع میں فوت ہوا وزیر محمد خان بیٹا اوسکا جانشین ہوا آمدنی اس ملک کی آٹھ لاکھ روپیہ کی ہے نواب کی سلامی سترہ ضرب توپ کی ہے اور فوج اسکی قریب پانچ چھ سو سوار کی ہے

فصل بست و یکم

جاورہ

غفور خان جو اوّل نواب جاورہ تھا سالا امیرخان ٹونک والے کا تھا آمدنی اس علاقہ کی چھ لاکھ بتیس ہزار دو سو چالیس روپیہ کی ہے

فصل بست و دوم

رامپور

اوّل افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوے تھے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے شروع اٹھارہ صدی میں کچھ مرتبہ حاصل کیا داؤد خان نے علی محمد خان جو ایک ہندو کا لڑکا تھا اوسکو متبنّی کیا جو اوسکا وارث ہوا اور جو خدمات علی محمد خان سے بمقابلہ سادات بارہہ ظہور میں آئے اوسکو خطاب نواب کا ملا اور ملک روہیل کھنڈ اوسکو دیا گیا اوسی کی نسل سے رئیس حال مالک ریاست ہیں آمدنی اس ملک کی گیارہ لاکھ روپیہ ہے اور سلامی اسکی تیرہ ضرب مقرر ہیں

فصل بست و سوم

اودہ

بانی خاندان اودہ سعادت خان نامے ہے یہ شخص خراسان کا ایک سوداگر تھا

جب سے انکا فروغ ہوا اور ۱۱۵۶ء مین انھون نے اپنی حکومت کو ماس جیلمیر
مین منتقل کیا۔
اول رئیس اس ریاست کا جسکے ساتھہ گورمنٹ انگریزی کا معاملہ ملکی بیان آیا
راول مولراج نامے تھا اور یہ رئیس ۱۷۶۲ء مین گدی نشین ہوا تھا اور ۱۸۲۰ء
مین فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا پوتا گج سنگہ گدی نشین ہوا اور ۱۸۴۶ء عیسوی
مین وفات پائی رنجیت سنگہ متبنی اوسکا گدی نشین ہوا آبادی اس ریاست
کی بمدت ۲ لکھا نفری کی اور محاصل ۵ لک روپیہ اور فوج ریاست ایک ہزار سپاہ
سلامی ۱۵ ضرب کی ہے۔

فصل نوزدہم

بھوپال

بانی خاندان بھوپال دوست محمد خان افغان ملازم اورنگ زیب ہے
بعد وفات بادشاہ جو انقلاب ہوا وہ خودسر ہوگیا اور ۱۷۲۳ء مین بعمر
۶۶ برس وفات پائی اوسکے بعد یار محمد خان بیٹا اوسکا جو زوجہ غیر منکوحہ سے
تھا اور اولاد اوسکی یکے بعد دیگرے مسند نشین ہوتی رہی۔
اخیر اٹھارھوین صدی مین بعد غوث محمد خان نبیرہ یار محمد خان وزیر محمد پسر
برادرزادہ نواب شریف محمد خان جو بانی خاندان حال بھوپال کا ہے متصرف
اس ریاست کا ہوا وزیر محمد ۱۸۱۶ء مین مرگیا نذر محمد بیٹا اوسکا جانشین ہوا
اور اوسکی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد سے ہوئی اور بعد عرصہ
قلیل کے وہ مرگیا؛
اسکے بعد اور چند انقلاب ہوئے آخرش ۱۸۴۷ء مین سکندر بیگم دختر قدسیہ بیگم
کارپرداز ریاست ہوئی اور شاہجہان بیگم دختر سکندر بیگم سے اور یہ
بات قرار پائی ہے کہ شاہ جہان بیگم اوسکی وارث اور بعد ازان اوسکی اولاد
نامزد اشت قرار پائی آمدنی اس علاقہ کی تیرہ لاکھ چہتر ہزار دو سو باون روپیہ کی ہے اور سلامی ۱۹ ضرب
توپ کی ہے اور فوج ۷۲۲۳ سوار اور ۳۴۲۸ پیادہ ہے؛

تفصیل بادشاہان اسلام

۱	مظفر شاہ	سنہ ۱۳۹۶	۹	محمود شاہ ثانی	سنہ ۱۵۲۶
۲	احمد شاہ	سنہ ۱۴۱۲	۱۰	بہادر شاہ	سنہ ۱۵۲۶
۳	محمد شاہ	سنہ ۱۴۴۳	۱۱	میران محمد شاہ فاروقی	سنہ ۱۵۳۶
۴	قطب شاہ	سنہ ۱۴۵۱	۱۲	محمود شاہ ثالث	سنہ ۱۵۵۳
۵	داؤد شاہ	یک ہفتہ	۱۳	احمد شاہ ثانی	سنہ ۱۵۶۱
۶	محمود شاہ	سنہ ۱۴۵۹	۱۴	مظفر شاہ ثالث	سنہ ۱۵۶۱
۷	مظفر شاہ ثانی	سنہ ۱۵۱۱			
۸	سکندر شاہ	سنہ ۱۵۲۶			

شہر احمد آباد آباد کیا ہوا احمد شاہ کا ہے سنہ ۸۱۳ ہجری مین بنا اسکی شروع ہوئی اور سنہ ۸۲۰ ہجری مین انجام کو پہونچی۔

فصل ہیجدہم

جیسلمیر

اس خطہ مین بھاٹی لوگ بستے ہین یہہ لوگ ایک شاخ قوم جادو کی ہے جسکو کشن جی نے دوارکا مین آباد کیا بعد وفات کشن جی کے یہ لوگ اوس ملک سے نکل کر جانب اٹک چلے گئے اور پھر نانوٹ واقع شمال جیسلمیر مین آئے یہہ زمانہ سنہ ۷۳۱ ع کا خیال کیا جاتا ہے

اسے خاندان کے راجہ راج کرتے رہے آخرکار اس سنہ مین بھیم دیو راجپوت بگھیلے نے
اونکو اس ملک سے خارج کیا اور اوسکے بعد کرن راجہ ہوا اسکے عہد مین سنہ ۱۲۹۷ء
فوج علائی الدین نے اس راجہ کو شکست دیکر اوسکے خاندان کو غارت کیا اور جو
کولا دیبی زوجہ کرن تھی اور بدست مردان فوج گرفتار آئی تھی اوسکے ساتھ علاء الدین نے
بجبر نکاح کیا جسکا ذکر سلطنت علاء الدین مین مفصل درج ہوا ہے اور پھر یہ ملک
تحت فرمان روایان دہلی رہا لیکن پھر سنہ ۱۳۹۶ء مین مظفر شاہ حاکم وہان کا
باغی ہوگیا اور خود سر بادشاہ بن بیٹھا اور اوسکے خاندان کا اختتام سنہ ۱۵۷۲ء
مین بعہد اکبر بادشاہ ہوا

تفصیل راجگان

۱	بسراج سنہ ۷۵۶ء	۱	مولراج سنہ ۹۳۱ء	۱	بھیم دیو سنہ ۱۲۲۸ء
۲	جوگراج	۲	چامنڈ	۲	کرن
۳	بھیم راج	۳	بلبہ		
۴	بھوردیو	۴	دُرلبہ		
۵	بجی سنگہ	۵	بھیم		
۶	رنیادت	۶	کالدیو		
۷	سامنت	۷	سدہ راج ۱۰۹۴		
		۸	کمارپال		
		۹	اجی پال		
		۱۰	لکھہ مون		

الیس ضرب توپ کی ہے
آمدنی اس علاقہ کی ساٹھ لاکھ اور آبادی سترہ لاکھ دس ہزار چار سو چار نفری کی
اور فوج ریاست کی پانچ ہزار سات سو پچاس سوار مع فوج کنٹجنٹ اور چار ہزار پیادہ
اور قریب تین ہزار سپاہ سہ بندی ہے ؁

فصل ہفدہم

گجرات

مہابھارت کے زمانہ مین گجرات مین کشن جی نے ریاست قایم فرمائی تھی اور
شہر دوارکا کو بسایا تھا دوسری صدی عیسوی مین ایک شخص کانک سین
سورج بنسی ملک اودہ سے آیا اور اپنی ریاست کی بنیاد مقام بلبھی مین ڈالی اور وہ
ریاست سنہ ۱۴۴ عیسوی سے لغایت سنہ ۵۲۴ع بلکہ کچھہ زیادہ قایم رہی اور
سنہ ۵۳۱ع مین نوشیروان حملہ آور ہوا جیسا کہ مفصل ذکر ریاست اودی پور میواڑ مین
بیان کیا گیا ـــ
جبکہ یہ خاندان میواڑ مین منتقل ہوگیا تو سمت سنہ ۸۰۲ بکرماجیتی مطابق سنہ ۷۵۶ع سولنکھی
راجپوت حاکم گجرات ہوئے جنمین اوّل حاکم بسراج ہوا اور راجہ آخری سامنت تھا
جسنے انہل وارہ آباد کیا اور جو بعد بنام نہر والہ مشہور ہوا اور اب پاٹن مشہور ہے
اور اسی مقام پر دار السلطنت قایم ہوئی یہ راجہ سنہ ۹۳۱ مین لاولد مرا اسکا داماد
مولراج دیقوسے نواسہ اوسکا راج کا مالک ہوا اوسکے بعد چانند گدی نشین ہوا
اسکے عہد مین سنہ ۱۰۲۶ع مین سلطان محمود غزنوی نے حملہ کرکے راجہ کو شکست دیدیا
اور وہ بھاگ گیا محمود نے ایک شخص تارک الدنیا کو جو راجہ قدیم گجرات کی اولاد مین سے
تھا اور نام اوسکا بلبھہ تھا مسند نشین کیا اسی عرصہ مین دوسرا شخص اوسی خاندان کا دربلبھہ نامے
دعویدار ریاست ہوا لیکن محمود نے اوسکو قید کیا اور بلبھہ نے محمود سے اوسکو مانگ لیا اور ایک غار
کھدوا کر اوسکو اسمین قید کیا چاہیے لیکن ایک انقلاب ایسا ہوا کہ دونوکے نصیب نے
پلٹا کھایا و بقول مشہور کہ چاہ کن را چاہ درپیش وہ نیا راجہ اوسی گڈھے مین ڈالا گیا
اسی خاندان کے ایک راجا نے غالبًا وہ سدہ راج یا کمار پال تھا مالک مالوہ کو فتح کیا اور ۱۱۴۸ [illegible]

سرکار انگریزی پر حملہ کیا لیکن فوج انگریزی سے شکست کھائی لارڈ لیک صاحب نے
اوسکا تعاقب ستلج پار تک کیا آخرش اوسنے بماہ دسمبر ۱۸۰۵ء ایک عہدنامہ لکھدیا
جسکے رو سے بہت سا ملک اوسکا اوس سے نکال لیا گیا جسونت راو ہولکر بعد تھوڑے
عرصہ کے دیوانہ ہوگیا اور سنہ ۱۸۱۱ عیسوی مین وفات پائی ملہار راو نابالغ پسر مرحوم
جانشین ہوا لیکن جب بعد کچھہ عرصہ کے فوج اوسکی نے سر بشورش اوٹھایا تو
سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مین از روے عہدنامہ جدید علاقہ اوسکا تحت حکومت گورنمنٹ
انگریزی ہوگیا ملہار راو نے بعمر اٹھائیس برس لاولد بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۳ء وفات پائی
اوسکی زوجہ بیوہ اور والدہ نے ایک لڑکے اپنی خاندان مارتند راو نامے کو جسکی عمر تین
چار برس کی تھی متبنی کرکے گدی نشین کیا ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۳۴ء کو والدہ ملہار راو نے
یہ ذریعہ وسعت اختیار اپنے کا نکالا لیکن یہ امر سب کے خلاف ہوا اور چاہا کہ ہری راو
ہمشیرہ زادہ مرحوم گدی نشین ہو چنانچہ ۲ اپریل سنہ الیہ کو گدی نشین کیا گیا اور
اوسنے ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ کو بعمر ۴۸ سال وفات پائی کھانڈے راو پسر متبنی ہری راو کا
بعمر پندرہ سال کے جانشین اوسکا ہوا لیکن یہ بھی سال دوم بتاریخ ۱۷ فبروری مر گیا
اور کوئی وارث اصلی باقی نرہا اسلیے تجویز کرنا جانشین کا اوسکے لیے گورنمنٹ انگریزی کے ذمہ
رہا چنانچہ صاحب رزیڈنٹ نے توکاجی پسر کو جیک بھاؤ ہولکر کو مسند نشین مقرر کیا
توکاجی سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مین سن بلوغ کو پہونچا اور سب کاروبار ریاست اوسکے سپرد ہوا
سلامی اسکی اونیس ۱۹ ضرب توپ کی ہے اور آبادی ممالک ہولکر صہ لک محفوظ کی
اور آمدنی ملک تیس لاکھہ روپیہ اور فوج پیادہ چھہ ہزار تین سو پچاس اور تین ہزار تین سو
سوار اور [illegible] ضرب توپ ہین

فصل شانزدہم

گایکواڑ

افسر کلاں مرہٹا مین سے ایک نہایت مشہور اور نامی افسر کھنڈی راو دبھاری تھا
اور مثل دیگر مرہٹون کے اسکی ریاست بھی قایم ہوگئی آخری راجہ اس ریاست کا
ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۶ء مین کھانڈے راو نامے گدی نشین ہوا اور اسکی

سرداران ریاست مین کچھ نفاق اور تغیر و تبدیل ہوئی اور فوج سیندھیا بھی آمادہ
فساد پائی گئی اور جو حکم کہ سرکار انگریزی سے بھیجے اوسپر کچھ التفات نہوا چنانچہ ۲۹
دسمبر ۱۸۴۳ع کو فوج سرکار انگریزی اور سیندھیا سے لڑائی واقع ہوئی اور فوج
گوالیار نے شکست کھائی اور نیا عہدنامہ تحریر ہوا جسکے رو سے کچھ ملک بقبضہ سرکار
انگریزی آیا اور چھ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ و بیست ضرب توپ رکھنے کی اجازت
دی گئی ؛

بماہ جون ۱۸۵۸ع فوج کنٹنجنٹ نے گوالیار مین بلوہ
کیا مہاراجہ کی فوج نے بھی مہاراجہ کو تنہا چھوڑ دیا چنانچہ مہاراجہ بھاگ کر آگرہ مین آئے ۱۹ جون کو
فوج سرکار انگریزی نے گوالیار کو پھر سر کیا اور مہاراجہ کو دوبارہ قایم فرمایا بالعوض خدمات
ایام غدر کے اونکو اجازت سرکار انگریزی نے دی کہ بجاے تین ہزار پیادہ کے پانچ ہزار انکا
اور بیست توپ کے عوض بیست ضرب رکھین ؛

اب آمدنی علاقہ گوالیار قریب [illegible] لاکھ نقری سکے اور جمع [illegible] لاکھ نو ہزار
اکیسو دو روپیہ ہے اور سلامی مہاراجہ کی ۲۱ ضرب توپ کی ہے ؛

فصل پانزدہم

اندور ہولکر

خاندان ہولکر ذات کے سودرا ور قوم گدریا سے ہین اور فرقہ مرہٹہ مین ملہار راو نامی
انمین اول مشہور ہوا یہ آخر سترہوین صدی مین پیدا ہوا اور فوج مرہٹہ مین نامی افسران سے
تھا اور جو لڑائی درانی سے بمقام پانی پت ۱۷۶۰ع مین ہوئی اوسمین موجود تھا
لیکن ابتداے جنگ مین کنارہ کشی کر کے چلا گیا تھا اور پھر چھیاسٹھ سال وفات پائی
اور اوسکی جگہ اوسکا پوتا ملے راو ۱۷۶۲ع مین جانشین ہوا اور بعد حکومت ۹ ماہ دیوانہ
ہو کر مر گیا اہلیا بائی والدہ ملی راو نے انتظام امور ریاست اپنے تعلق رکھا اور تکو جی
ہولکر شخص غیر کو سپہ سالار فوج مقرر کیا یہ شخص چند سال خدمت بوفاداری کرتا رہا
اہلیا بائی نے ۱۷۹۵ع مین وفات پائی اور عرصہ قلیل مین تکو جی بھی فوت ہوا
جسونت راو ہلکر بیٹا تکو جی کا غیر منکوحہ سے تھا ۱۷۹۸ عیسوی مین مسند نشین کیا گیا
اوسنے ۱۸۰۲ع مین فوج سیندھیا اور پیشوا کو متصل پونا شکست دی اور پھر کمپنی سے

یہ ریاست قوم مرہٹہ کی ہے راناجی مورث خاندان سیندھیا کفش بردار بالاجی راؤ پیشوا کا
تھا اور اپنی خوش سلیقگی سے داروغۂ اصطبل مقرر ہوا اور رفتہ رفتہ ترقی پاکر بڑا رئیس نامی
ہوگیا اور مالوہ مین جہان اوسکو علاقہ ملا تھا فوت ہوا مادھوجی سیندھیا عرف
مہاجی اوسکا دوسرا فرزند رئیس خاندان ہوا مادھوجی جنگ پانی پت مین جو سنہ ۱۷۶۰ع
مین ہوئی موجود تھا اور زخمی ہوکر لنگڑا ہوا جب سنہ ۱۷۶۴ع مین مرہٹے پھر ہندوستان
مین پھیلے تو اونمین افسر کلان سیندھیا تھا اور اوسکی فوج نے زیر افسری افسران
فرانسیس اوسکو حاکم کل ہندوستان کا بنا دیا تھا جو برائے نام وہ ملازم پیشوا کا مشہور
تھا اسنے شاہ دہلی کو اختیار مین کرلیا بعد صلح سنہ ۱۷۹۲ع اسکے خیالات سیندھیا جانب
سرکار انگریزی سے صریحاً مخالفت اور دشمنی پر ہوگئے ؛
سنہ ۱۷۹۴ع مین مادھوجی نے وفات پائی اور اوسکے بھتیجے کا بیٹا دولت راؤ سیندھیا
جو خورد سال تھا مسند نشین ہوا اسنے بھی سرکار انگریزی سے مخالفت رکھی چنانچہ
فوج انگریزی اور سیندھیا سے لڑائی ہوئی اور سیندھیا نے شکست کھائی اور عہدنامہ
ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ع مین لکھدیا جسکے رو سے اوس سے کچھہ ملک لیا گیا اور جسمین گوالیار
بھی شامل تھا لیکن اوسنے پھر مخالفت کی اور گوالیار کو سرکار نے اوسکو واپس دیا
اور حد شمالی علاقہ سیندھیا کی دریاے چمبل قرار پائی اسکے بعد کچھہ تھوڑی تھوڑی
تغیر اور بھی ہوئے ؛
ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۷ع دولت راؤ سیندھیا نے لاولد انتقال کیا بجاے اوسکے ایک لڑکا
گیارہ سال کی عمر کا موکب راؤ نامے قریب تر رشتہ دار دولت راؤ کا جو ایک خاندان
گمنام سے تھا ملقب عالیجاہ جھنکوجی راؤ سیندھیا گدی پر بٹھایا گیا اور بیجا بائی کاربار
بطور کارپرداز کرنے لگی کارپردازی بیجا بائی کی اور عدم مداخلت اپنی مہاراجہ کو ناگوار
معلوم ہوئی چنانچہ سنہ ۱۸۳۳ع مین بیجا بائی اس کاروبار سے علیحدہ کی گئی اور وہ سنہ ۱۸۶۲ع
مین مر گئی ؛
جھنکوجی سیندھیا نے ۷ فیروری سنہ ۱۸۴۳ع کو لاولد وفات پائی بیوہ سیندھیا نے
باتفاق سرداران جیاجی راؤ ایک رشتہ دار قریب تر خاوند اپنے سیندھیا کو جو بعمر آٹھ برس
تھا متبنی کیا و خطاب عالیجاہ جیاجی راؤ سیندھیا مسند نشین ہوا لیکن اوسکی عمر

راجہ خارج شدہ کے اوسکا بھائی ساہ جی گدی نشین ہوا اور وہ بھی سنہ ۱۸۴۸ء مین مر گیا اور ریاست اوسکی ضبط سرکار انگریزی ہوئی اور وارثان اوسکے پنشندار و جاگیردار ہو گئے

فصل سیزدہم

ناگپور

خاندان ناگپور کی شہرت عہد راگھوجی سے ہے جو سرغنہ ایک گروہ ڈاکوؤن کا تھا اور یہ بھی قوم مرہٹہ سے ہے یہ شخص سنہ ۱۷۵۵ء مین مرا اور جانوجی بیٹا اوسکا مسند نشین ہوا اور اوسنے سنہ ۱۷۷۲ء مین وفات پائی اور راگھوجی بھتیجا اوسکا گدی پر بیٹھا لیکن ساباجی برادر جانوجی نے حکومت چھین لی اور سنہ ۱۷۷۵ء تک قائم رہا کہ اوسکے بھائی نے اوسکو قتل کیا اور پھر راگھوجی مذکور مسند نشین ہوا راگھوجی نے سنہ ۱۸۱۶ء مین وفات پائی پرسوجی بیٹا اوسکا جانشین ہوا لیکن وہ سنہ ۱۸۱۷ء مین مر گیا معلوم ہوا کہ مادھوجی بھونسلا عرف آپا صاحب ہمشیرہ زادہ اوسکے نے اوسکو قتل کیا اور آپ گدی نشین ہوا اور انگریزون سے لڑائی کی اور شکست کھا کر سنہ ۱۸۱۸ء مین علاقہ اپنا تحت انتظام سرکار انگریزی سپرد کیا لیکن پھر فتنہ پردازی مین مصروف رہا آخر کار گرفتار ہوا اگر مفرور ہو کر سنہ ۱۸۱۹ء مین جانب راجپوتانہ چلا گیا اور سنہ ۱۸۴۰ عیسوی مین جودہ پور مین مر گیا بعد اخراج آپا صاحب راگھوجی ثانی نواسہ آپا صاحب کا سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مین مسند نشین کیا گیا اور بوجہ نابالغی اوسکے انتظام تحت سرکار انگریزی رکھا گیا اور بعد بلوغ کے حکومت اوسکو دی گئی ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء کو اوسنے وفات پائی اور چونکہ کوئی اولاد اوسکے نہ تھی اور نہ کسی کو اوسنے متبنیٰ کیا تھا اس وجہ سے ریاست اوسکی شامل علاقہ سرکاری ہوئی سنہ ۱۸۵۵ء مین بیوگان راجہ مرحوم نے ایک شخص جانوجی بھونسلا نامے جو اولاد دختری مین تھا متبنیٰ کیا بلحاظ خیرخواہی اس خاندان کے جو ایام بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء مین اون سے ظہور مین آئی جانوجی کو خطاب راجہ بہادر اور علاقہ دیوار واقع ضلع ستارا واسطے دوام کے عطا ہوا اور خاندان کو پنشن تینتیس ہزار سالانہ ملتی ہے

فصل چہاردہم

گوالیار

تا بہ لاہور و ملتان فتح کیا لیکن احمد شاہ درانی نے سنہ ۱۷۶۱ء مین مرہٹہ کو شکست دی بعد
چند ماہ کے بالاجی باجی راو بھی مرگیا -
بعد وفات اوسکے مادھوراو لاولد مرا بعد وفات مادھوراو کے اوسکے بھائی اور
جانشین نراین راو کا قتل ہوا اور راگھوبا پھر محیط ہو گیا -
اور اسی سنہ مین راجا جی بھی مرگیا شیوراج یا ساو راجہ مسند نشین ہوا اور نراین راو
کی بیوہ سے بعد وفات شوہر ایک لڑکا مادھوراو نراین نام پیدا ہوا ارکین سلطنت
جانب دار بیوہ مذکور ہوئے راگھوبا نے سیندھیا اور ہولکر اور انگریزون سے ساز
کرکے اپنی قوت زیادہ کی لیکن سیندھیا و ہولکر نے پھر ساتھ اوسکا ندیا تب
راگھوبا نے ۱۷۷۵ء مین کچھہ ملک انگریزون کو دیکر اون سے مدد حاصل کی لیکن
اس درمیان مین اور بھی بہت تغیر و تبدیل عمل مین آئی اور راگھوبا بھی مرگیا مادھوراو نراین
نے ۱۷۹۵ء مین وفات پائی باجی راو پسر راگھوبا پیشوا تھا ۱۸۰۲ء مین جو لڑائی فیما بین
سیندھیا و پیشوا و ہولکر کے ہوئی فوج سیندھیا و پیشوا نے شکست فاش کھائی
اب اختیار انگریزی بمقام پونا قایم ہوا اور سرکار انگریزی نے باجی راو کو مدد دینا منظور کیا
اور کچھہ علاقہ تفویض سرکار انگریزی کیا گیا اور باجی راو دوبارہ پونا مین گدی نشین کیا گیا
لیکن باجی راو نے پھر سرکار سے بعد چند عرصہ کے بغاوت کی اور آمادہ کارزار ہوا لیکن
۱۸۱۸ء مین پھر تنگ ہو کر آپ کو باختیار سرکار انگریزی سونپا اور عہدنامہ لکھدیا جسکے
رو سے دعوی راجگی چھوڑا اور سکونت بٹھور کنارہ گنگ اختیار کی اور آٹھہ لاکھہ
سالانہ اوسکا مقرر ہوا اور بٹھور مین جاگیر اوسکو دی گئی اور اوس جاگیر کا اختیار
دیوانی و فوجداری اوسکو دیا گیا ۲۸ جنوری ۱۸۵۱ء مین باجی راو نے وفات پائی
اور کل جایداد دھوندوپنت نانا راو پسر متبنے اپنے کو دی کوئی جز و پنشن باجی راو اوسکے
جانشین کے نام نتھا مگر جاگیر بٹھور مشہور دھوندوپنت کے بحال رہی یہ وہی نانا راو ہے
جسنے قتل انگریزان بلوہ ۱۸۵۷ء مین بمقام کانپور کیا -
اور بجاے شیوراج کے پرتاب سنگہ راجہ ستارہ کا ۱۸۱۲ء مین گدی نشین ہوا تھا
لیکن جب کہ اوسکی جانب سے عہد شکنی شرائط عہدنامہ پائی گئی تو وہ ۱۸۳۹ء مین
خارج ریاست سے کیا گیا اور پنشن اوسکی مقرر ہوئی کہ وہ ۱۸۴۷ء مین مرگیا اور بھائی

اپنے ملک کو وسعت دیتا رہا لیکن جب اورنگ زیب بحالت شاہزادگی بسال ہذکور مین
جانب دکن آیا تو سیواجی نے اطاعت شاہی اختیار کی ؛
سنہ ۱۶۵۹ع مین افضل خان افسر فوج بیجاپور کو جو اوسکی لڑائی کو گیا تھا چالاکی اور فریب سے
قتل کیا ساہوجی باپ اوسکا سنہ ۱۶۶۴ع مین مرگیا اور سنہ ۱۶۸۰ع مین سیواجی نے بھی وفات پائی
سنبھاجی بڑا بیٹا اوسکا گدی نشین ہوا اور چندے مغلون سے مقابلہ کرتا رہا آخرش قید ہوا
اور مسلمان ہونے سے انکار کرنے کی وجہ سے بحکم اورنگ زیب سنہ ۱۶۸۹ع مین مارا گیا ساہوجی
نابالغ پسر سنبھاجی گدی پر بیٹھا لیکن وہ بھی بعد چند روز کے بدست اورنگ زیب
گرفتار ہوا اور راجارام پسر ثانی سنبھاجی لڑتا رہا قریب سنہ ۱۷۰۰ع کے وہ بھی مر گیا سیواجی
ثانی بیٹا یا نبیرہ اوسکا گدی نشین ہوا بعد وفات عالمگیر جو سنہ ۱۷۰۷ع مین ہوئی ساہوجی نے
رہائی پائی بالاجی بسوناتھ کو وزیر یا پیشوا اپنا مقرر کیا یہ شخص قوم کا برہمن اور کسی
کانون کا پٹواری تھا اگرچہ اس زمانہ مین سیواجی ثانی گدی نشین تھا لیکن ساہوجی نے
بسبب لیاقت اپنے وزیر کے حق اپنا حاصل کیا لیکن چونکہ عیاش و آرام طلب تھا
اسواسطے برائے نام رئیس رہا اور قیام اپنا بمقام ستارہ قرار دیا جہان کہ اوسکے
جانشین بنام نہاد راجہ مشہور ہوئے لیکن اختیار حکومت سب بالاجی بسوناتھ کو رہا
بالاجی بسوناتھ نے ماہ اپریل سنہ ۱۷۲۰ع مین وفات پائی باجی راو بیٹا اوسکا جانشین ہوا
اوسنے گجرات کو لوٹا اور مالوہ کو فتح کیا اور شاہ دہلی نے اوسکو صوبہ دار مالوہ مقرر کیا
سنہ ۱۷۳۹ع مین ایک عہدنامہ سرکار انگریزی اور باجی راو پیشوا وزیر ساہوجی سے
تحریر ہوا تھا سنہ ۱۷۴۰ عیسوی ہی مین باجی راو نے وفات پائی
باجی راو کے تین بیٹے تھے بالاجی باجی راو رگھوبا عرف رگھوناتھ راو اور شمشیر بہادر
یہہ بڑا بیٹا ایک کنیز کسبی مسلمانی سے تھا اور بندیل کھنڈ مین جانشین پیشوا ہوا
اور اوسکی اولاد بنام نہاد نواب باندا مشہور ہوئی بالاجی باجی راو عرف نانا صاحب
اپنے باپ کی جگہ دفتر پیشوا کا مالک ہوا اور فوج کا کام رگھوناتھ راو سے متعلق ہوا
ماہ دسمبر سنہ ۱۷۴۹ع مین ساہوجی مرگیا اور سنہ ۱۷۵۰ع مین راماجی مسند نشین ہوا
بیچ عہد بالاجی باجی راو کے سرداران سیندھیا و ہولکر کم رتبہ سے افسر فوج مرہٹہ
زیر حکم رگھوبا ہوئے اور تمام ملک مالوہ اونمین منقسم ہوگیا سنہ ۱۷۵۹ع مین مرہٹون نے

اور جادو راو کا متوسل تھا جادو راو بھی قوم مرہٹہ سے تھا اور اگرچہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ یہ نسل چھتری قوم جادون سے ہووین لیکن یہ فرقہ شاید اب اون سے کمتر درجہ کا ہوگیا ہو اور لکھہ جی جادو راو ملک عنبر کی حکومت مین منصب دس ہزاری رکھتا تھا اس عرصہ مین مالوجی نے ترقیان حاصل کین اور منصب پنجہزاری رسالہ داری پر سرفرازی پائی اور بمقام پونا ایک جاگیر بھی ملی اور اب شادی ساہوجی پسر مالوجی کی دختر جادو راو سے ہوئی اور ساہوجی کو اس شادی سے بماہ مئی سنہ ۱۶۲۷ء سیواجی پیدا ہوا جسنے مرہٹون کی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ساہوجی بھی اول سرکار احمدنگر مین اور بعدہٗ بسرکار بیجاپور ملازم رہا اور کارنمایان کئے اور ملک میسور مین ایک جاگیر حاصل کی سیواجی نے سترہ برس کی عمر سے قزاقی شروع کی اور سنہ ۱۶۴۶ء مین ایک قلعہ تورنا پر جو دیس مکھون کے قبضہ مین اور پونا سے بیس ۲۰ میل تھا کسی حکمت سے قبضہ کیا اور سرکار بیجاپور کو یقین دلایا کہ بہ نسبت دیس مکھون کے اوسکے قبضہ مین اچھی طرح رہے گا بعدہٗ اوسنے ایک دوسرے قلعہ کو سامان جنگی سے مستحکم کیا تو سرکار بیجاپور نے ساہوجی کو شکایت اوسکی لکھی ساہوجی نے عذر اپنا پیش کیا اور سیواجی کو سخت ممانعت دربارۂ دست اندازی کی لیکن اب سیواجی نے زیادہ پیش قدمی کی اور جاگیر کا محاصل باپ کو ندیا اور قلعہ جات جاگیر پر بھی دخیل ہوا اور قلعہ سنگر یا گنڈانہ کو ایک حاکم مسلمان سے جو از جانب والی بیجاپور مامور تھا اوسکو کچھہ دیکر لے لیا اور پھر قلعۂ پونڈرر سنہ ۱۶۴۷ء مین قابض ہوگیا اور چونکہ از جانب والی بیجاپور کے مخالفون کے ساتھ لڑائی مین مصروف تھا اس وجہ سے اوس جانب سے بھی کچھہ ممانعت نہوئی لیکن اب وہ کھل کھیلا اور چند دیگر قلعجات پر متصرف ہوگیا اور سنہ ۱۶۴۸ء مین کنکان مین دخل کرلیا آخر سنہ ۱۶۴۹ء مین ساہوجی باتہام دغابازی گرفتار و مقید ہوا اور حکم ہوا کہ اپنے بیٹے کو ایسی حرکات سے باز رکھے اگرچہ ساہوجی نے عذر پیش کیا کہ وہ میرے قابو مین نہین لیکن سماعت نہوا اور سیواجی بھی بغاوت سے باز نہ آیا اور شاہجہان کی ملازمت بادشاہ نے منظور کیا اور منصب پنجہزاری مرحمت فرمایا اور غالب کہ بسفارش شاہجہان کے بعد مقیدی چار برس کے ساہوجی نے رہائی پائی اور سیواجی سنہ ۱۶۵۳ء

گدی نشین کیا گیا لیکن درجن سال ماموں اوسکے نے اوسکو گرفتار کرکے قید کیا اور آپ خود والی
ریاست ہوا اور راج پر قبضہ کیا ۱۸۲۶ع مین سرکار انگریزی بھرت پور پر حملہ آور ہوئی
اور درجن سال کو ماہ جنوری ۱۸۳۱ع مین شکست دیکر مقید کیا اور مہاراجہ بلونت سنگھ
نابالغ کو گدی نشین فرمایا ۱۸۵۳ع مین بلونت سنگھ نے وفات پائی اور بجائے اوسکے
راجہ جسونت سنگھ بیٹا اوسکا اب تک گدی نشین ہے آمدنی اس علاقہ کی اکیس لاکھ روپیہ
کی ہے تین ہزار تین سو اڑسٹھ پیادہ اور دو ہزار دو سو چودہ سوار اور تین سو تیرہ
سپاہ توپخانہ ہین ؛

فصل یازدہم
الور کے راجاؤن کے بیان مین

قریب سوا سو برس کا عرصہ ہوا کہ یہ علاقہ شامل جے پور و بھرت پور تھا
پرتاب سنگھ نے جو قوم کا مرد کھا راجپوت تھا ہنگام خردسالی مہاراجہ جے پور کے
حصہ جنوبی ۱۷۷۰ع غصبناً لے لیا اور مقام ماچھیری بھرت پور سے فتح کیا بعد
پرتاب سنگھ کے بختاور سنگھ پسر متبنی گدی نشین ہوا ۱۸۱۵ع مین بختاور سنگھ
فوت ہوا بینی سنگھ برادرزادہ و پسر متبنی راجہ مرحوم نے ریاست پائی اور ۱۸۵۷ع
مین اوسنے وفات پائی اور شیودان سنگھ بیٹا اوسکا بعمر ۲ سال گدی نشین ہوا
اور ایک پولٹیکل اجنٹ مقرر کیا گیا ۱۸۶۳ع مین کہ شیودان سنگھ سن بلوغ کو
پہونچے امور ریاست اونکے تفویض ہوئے اور وہ اب تک مسند نشین ہین
آمدنی اس علاقہ کی قریب سولہ لاکھ کے ہے ؛

فصل دوازدہم
مرہٹہ و پیشواؤن کے بیان مین

قوم مرہٹہ قومیت کے جہت سے شودر ہین اگرچہ بعضون نے قدر و منزلت
بڑھانے کو راجپوت ہونے کا دعوے کیا احمدنگر و بیجاپور کی ریاستون مین
جمعداریان و رسالداریان پاتے تھے رفتہ رفتہ ان لوگون نے ترقیان حاصل کین
ملک عنبر جو ایک سردار شاہی سلطنت احمدنگر کا تھا اوسکے افسرون مین سے ایک افسر
مالوجی بھونسلا کے نام سے مشہور اور چند خود اسپہ سوارون سمیت ملازم ملک عنبر

سپرد سرکار انگلشیہ کیا اور سرکار انگلشیہ نے ۱۸۰۵ع مین سپرد دولت
سیندھیا کیا اور ۱۸۰۶ع مین پرگنہ دھولپور باڑی مہارانا کیرت سنگہ سے متعلق
تعلق کیا گیا مہارانا کیرت سنگہ نے ۱۸۳۶ع مین وفات پائی اور جانشین اونکے
بھگونت سنگہ ہوئے آمدنی اس ملک کی چھہ لاکھہ روپیہ کی اور فوج قریب دو ہزار
اور سلامی ۱۵ ضرب توپ کی ہے

فصل دہم

بھرت پور کے راجاؤن کے بیان مین

یہ ریاست قوم جاٹ کی ہے بنیاد اسکی برج نامے جاٹ ایک غارتگر نے ڈالی تھی
۱۷۲۳ع مین جاٹون نے حملہ کرکے آگرہ کے نائب حاکم کو قتل کیا محمد شاہ نے
راجہ جے سنگہ کو واسطے تدارک اونکے بھیجا اس لڑائی مین راجہ چورامن
جاٹونکا افسر مرگیا راجہ جے سنگہ نے اوسکے جانشین بیٹے کے مقابلے چورامن کے
بھتیجے کو بشرط باجگذاری گدی نشین کیا مگر فروغ اس ریاست کا ہنگام [illegible]
بعد سورج مل پوتہ برج کے ہوا اور وہ ۱۷۶۴ع مین مابین شاہجہان آباد و
فرخ نگر بیچ لڑائی نجیب الدولہ کے ہاتھہ محمد خان بلوچ سے قتل ہوا اسکے پانچ فرزند
تھے منجملہ اونکے تین فرزندون یعنی جواہر مل رتن سنگہ نول سنگہ نے یکے بعد دیگرے راج کیا
بعدہ فرزند سوم نول سنگہ نامے کے پسر چہارم رنجیت سنگہ نامے نے سرکشی اختیار کی اور
نجف خان سے مدد چاہی لیکن نجف خان نے تمام علاقہ اس خاندان کا چھین لیا صرف قلعہ
بھرت پور پاس رنجیت سنگہ رہ گیا مگر بوجہ بیوہ سورج مل کے اوسنے علاقہ نو لاکھہ روپیہ
کا واپس دیا بعدہ سیندھیا نے اوس تمام علاقہ پر مع بھرت پور قبضہ کیا مگر بسبب
بیوہ سورج مل کے رنجیت سنگہ کو گیارہ پرگنہ جمعی دس لاکھہ روپیہ کے واپس دیئے
اور بعدہ تین پرگنہ جمعی چار لاکھہ روپیہ کے سرکار انگلشیہ نے بجلدوے خیرخواہی عطا کیے
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۵ع مین وفات پائی اور پسر کلان رندھیر سنگہ نامے
جانشین ہوا اور وہ ۱۸۲۳ع مین فوت ہوا اوسکا بھائی بلدیو سنگہ گدی نشین ہوا اور بعد
ریاست کرنے اٹھارہ مہینے کے وہ بھی مرا اوسکا بیٹا بلونت سنگہ باجازت سرکار انگلشیہ

بالی تحصین اُون اینٹون مین حروف سنسکرت مین نام راجہ گادہ کندہ تھا اور وہ خشت سرکار مین منضبط ہوگئی ؛
تواریخ اسلام مین جو حملہ سکندر کا قنوج پر اور ہونا فور ہندی راجہ قنوج کا درج ہے اسکی کوئی اصل نہین سکندر دریاے ستلج کے اس پار نہین اُترا اسکا مفصّل حال بیان سکندر مین مذکور ہے —

تفصیل راجگان راٹھور

یشوبگرہ	سنہ ۱۰۲۴ع
مہی چندر	سنہ ۱۰۴۸
چندر دیو	سنہ ۱۰۷۲
مدن پال	سنہ ۱۰۹۶
گوبند چندر	سنہ ۱۱۳۰
بجی چندر	سنہ ۱۱۴۹
جی چند	سنہ ۱۱۶۹

فصل نہم

دھول پور

ریاست اسکی خاندان قوم جاٹ سے ہے اور عہد باجی راو پیشوا مین ہراول ریاست تھی جسنے نام پیدا کیا تھا مہارانا کیرت سنگھ لوکندر بہادر جو مشہور رانا گوہد کا تھا اوسکے چچا نے قلعہ گوالیار پر بعد شکست مرہٹا کے جنگ پانی پت مین قبضہ کرلیا تھا اور پھر مہارانا کیرت سنگھ نے قلعۂ گوالیار و گوہد

اسی کشانت نے شہر کشابنی جو اب بنام خوشاب کنارے دریاے جہلم معروف ہے
آباد کیا زمانہ مابعد وہا بھارت کا حال تاریخی بابت اس سلطنت کے صحیح صحیح معلوم نہین ہے
اور جو بیان کیا گیا ہے وہ مختلف روایات کے ساتھ ہے لیکن اسمین شک نہین کہ جب محمود غزنوی نے سنہ ۱۰۱۷ء مین قنوج پر
حملہ کیا تو کنور راے یا کنور پال راجہ تھا اور یہ راجہ قوم تومر کا آخری راجہ تھا جسکو راجہ نندا والی کالنجر
نے قتل کیا اور جب محمود غزنوی سنہ ۱۰۲۲ مین آیا تو اس راجہ کو مقتول پایا اسکے بعد سنہ ۱۰۲۴ء مین خاندان
راٹھور مین یہ سلطنت منتقل ہوئی جسکا آخری راجہ جے چند بڑا نامی گرامی ہوا اور وہ
سنہ ۱۱۹۴ مین شہاب الدین کی لڑائی مین مارا گیا اور اس سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اور راٹھور
اپنی موجودہ ریاست مارواڑ مین چلے گئے اور کچھ گنگا کے کنارون پر بسے رہے
چنانچہ راجہ جے چند کی اولاد مین سے اکثر راٹھور ابتک ضلع فرخ آباد پرگنہ شمس آباد
وغیرہ مین آباد ہین ایک قلعہ پرانا اور مسمار شدہ کنارے ندی گنگا کے موجود ہے
کہتے ہین کہ راجہ جے چند نے بنایا تھا عملداری انگریزی مین یہان کچھ عمارت موجود تھی لیکن
سرکار انگریزی نے اوسکو نیلام کر دیا اور ایک دھانک نے بقیمت چھ سو روپیہ خریدا
اور اینٹ پتھر اوسکا کھود کر فروخت کیا اور اب سواے کنڈہر کے کچھ نشان باقی نہین رہا
دنیا اسی کا نام ہے اور یہ عبرت کا مقام ہے ایکدن وہ تھا کہ یہ شہر دار السلطنت راجگان
عالیشان تھا اور ایک یہ زمانہ ہے کہ ایک رذیل قوم کا آدمی اینٹ پتھر اوسکا
کھود کر فروخت کرتا ہے ؛

روضہ مخدوم جلال ثالث معروف بہ جہانیان جہان گشت اس شہر مین بعمارت سنگین
دریاے کالی ندی پر سنہ ۸۹۱ ہجری مین تعمیر ہوا یہ مکان بھی قابل دید ہے ایک عمارت
موسوم بہ رسوئی سیتا کی رسوئی مین معروف و مشہور ہے جسکو مسلمانون نے مسجد قرار دیا ہے
موضع جنکہت ایک پرانی بستی ہے ایک بہت پرانا درخت برگد کا اسمین موجود ہے
اوسکے اندر ایک مورت سنگین آدم قد ہے اور وہ ریشہ ہاے برگد سے جکڑی
ہوئی ہے اور اوسکو لوگ راجہ جنک پدر سیتا کی مورت مشہور کرتے ہین اور اسکے
قریب ایک کنوان ہے اور وہ جانکی جی کا کنوان مشہور ہے مولف تاریخ
[illegible] قنوج راوی ہین کہ سولہ برس کا عرصہ ہوا کہ شہر قنوج مین خورشید علی
باشندہ شہر مذکور نے بائیس عدد خشت طلائی خالص کہ ہر خشت بوزن [illegible]

فصل ششم

قنوج

یہ سلطنت بہت پرانی اور نامی گرامی ہے شہر قنوج جسوقت کہ مسلمانون نے یعنی محمود غزنوی نے اسپر حملہ کیا بہت آباد و پر رونق تھا بیان کیا گیا ہے کہ اوسوقت اس شہر مین تیس ہزار دوکان تنبولی اور ساٹھہ ہزار مکان طوائفون کے تھے اسی پر اور آبادی شہر کو قیاس کرنا چاہیے اور بالفرض اگر یہ بیان بمبالغہ کیا گیا تاہم اسکی کثرت آبادی مین کوئی شک نہین ہے روایت ہے کہ زمانہ سابق مین اس نواح کا راجہ بہسر آبا ہو تھا اور اوسکا دار السلطنت موضع سنکست مین واقع تھا اوسکے بعد بمرور ایام کثیر راجہ مین فرمان روا ہوا چنانچہ اس راجہ کا کھیرا اب تک موضع تیرار بو مین مشہور ہے ؏

مہا بھارت مین اس سلطنت کو پانچال یا پنچالا کی نام سے لکھا ہے اوسوقت دار السلطنت اسکا کمپیل یا کمپلا تھا اور راجہ درپد سورج بنسی اسکے فرمان روا تھے انکا لڑکا اس لڑائی مین مہا بھارت معاون پانڈوان ہوا اور اسی لڑائی مین بالکل خاندان انکا تباہ و برباد ہو گیا اس راجہ کے قلعہ کا کھیرا اب تک کپل مین موجود ہے روایت ہے کہ زمانہ سابق مین کپل مُنی اس جگہ عبادت کیا کرتے تھے چنانچہ کپل سے کمپیل نام ہو گیا اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ پنچالا سے بمرور ایام کمپلہ ہو گیا ہو ؏

زمانہ مابعد مین مقام قنوج دار السلطنت قرار پایا زمانہ سابق مین اسکا نام مہودا اور بعدہ کسستھل اور پھر قنوج معروف ہوا وجہ تسمیہ قنوج کی راماین مین یہ لکھی ہے کہ کسنابھ پسر راجہ کس زبردر راجہ کا دو جد بسوامتر کی لڑکیون کو کہ اس زمین مین واسطے ہوا خوری کے نکلین تھین عارضہ لقوہ کا ہو گیا اور جسم اور موتھہ اونکے مین کجی واقع ہوئی اور راجہ اونکا بیاہ ساتھہ ایک برہمن کے کر دیا اوسکی تاثیر صحبت سے وہ عارضہ اونکا رفع ہوا چونکہ سنسکرت مین دختر کو کنیان اور جسم کج کو کبج کہتے ہین اس لیئے اس شہر کا نام کنیا کبج رکھا اور بہ امتداد ایام رفتہ رفتہ کانکبج اور پھر قنوج مشہور خاص و عام ہوا یہ کسن غیر اوسکے ہے جو فرزند مہاراجہ رامچندر کا تھا کسنابھہ نسل سے راجہ پرورواہ مورث اعلیٰ خاندان چندر بنسی کے ہے یہ چار بھائی تھے ایک کسنابھہ دوسرا امورت تیسرا کسن چوتھا

٢	جگت سنگھ
٣	ہر دیو
٤	باسدیو
٥	سری دیو
٦	دھرم دیو
٧	پھل دیو
٨	مانک دیو
٩	کیرت دیو
١٠	بہتور
١١	مالدیو اسکا خاتمہ سنہ ١٢٣١ء میں ہوا

نسب نامہ شاہان مالوہ

١	دلاور شاہ غوری سنہ ١٤٠١ء
٢	ہوشنگ شاہ غوری سنہ ١٤٠٥
٣	محمد شاہ غوری سنہ ١٤٣٢
٤	محمود شاہ خلجی سنہ ١٤٣٥
٥	غیاث الدین خلجی سنہ ١٤٨٢
٦	ناصر الدین خلجی سنہ ١٥٠٠
٧	محمود ثانی خلجی سنہ ١٥١٢

ایک شخص پیدا ہوا اور نام نامی اسکا آدھن جی موسوم ہوا اور دکن سے آکر مالوہ کو تخت گاہ
اپنا بنایا اور آئین برہمن کو ترقی دی جو کہ بہت راج پسر پہنچی اوسکا لاولد تھا بعد وفات
اوسکے سلطنت بقبضہ قوم پنوار آئی اور دت پنوار مسند نشین ریاست ہوا اور جب
ہمیر تھہ اولاد ششم اوسکا ایک لڑائی مین مارا گیا تو گندھرپ نام اسکے گدی پر بیٹھا جسکی
نسبت نقلین گوناگون مشہور عام ہین بعد اوسکے راجہ بکرماجیت بیٹا اوسکا مسند نشین
خلافت ہوا جسکا سنہ کہ اوسکو سمت کہتے ہین آج تک جاری ہے یہ راجہ بڑا زبردست
اور تربیت یافتہ اور علم وہنر کا مشہور مربی تھا اور سلطنت نے اسکے وقت مین
بڑی ترقی و رونق پکڑی اسکی نسل مین سے ایک راجہ چندرپال بہت بڑا نامی گرامی
ہوا اسکی بہت سی پشت بعد راجہ بھوج نہایت مشہور راجہ مسند خلافت پر بیٹھا
اگرچہ اسکی تخت نشینی بعض مورخ سنہ ۱۱ بکرماجیتی لکھتے ہین اور اس سے پیشتر کے
بہت سے پشت نامہ مختلف ایک دوسرے کے بیان کئے گئے ہین لیکن کوئی سلسلہ
صاف لائق اعتبار نہین اور غالباً خاتمہ سلطنت راجہ بھوج قریب گیارہ صدی
عیسوی کے ہوا جسکو قریب آٹھ سو برس کے گذرتے ہین ؎

گجرات کے راجہ نے راجہ جے چند بیٹے یا پوتے راجہ بھوج کو گرفتار کیا غالباً یہ واقعہ
سنہ ۱۰۹۴ع کا ہے اور راجہ گجرات اوسکے ملک پر قابض ہوگیا مگر معلوم ہوتا ہے کہ
مالوہ بہت جلد اوسکے قبضہ سے نکل گیا اور ایک نیا خاندان قوم چوہان کا اوسمین
راج کرنے لگا آخرکار اس خاندان کے آخری راجہ راجہ مالدیو چوہان کے وقت مین
سنہ ۱۲۳۱ع مین مسلمانون نے اوسکو فتح کیا اسنہ ۱۴۰۱ع مین دلاور خان غوری
جو حاکم مالوہ تھا وہ خودسر بادشاہ ہوگیا اور اوسکی ساتوین نسل سے محمود شاہ
ثانی بدست بہادر شاہ والی گجرات گرفتار ہوا اور سنہ ۱۵۳۱ع مین مالوہ کی ریاست
سلطنت گجرات کے شامل ہوگئی فقط

نسب نامہ قوم چوہان

۱

جگدیو تقریباً آخری گیارھوین صدی یا شروع بارھوین صدی

فصل ششم

بوندی کوٹہ جہلدور

خاندان راجہ بوندی قوم راجپوت ہاڑا ہے یہ لوگ راجہ اجمیر کے خاندان سے ایک فرع سے جو حکومت اسلام سے پہلے حاکم اجمیر تھا ۱۳۴۲ء مین اس ریاست مین آباد ہوئے اکبر بادشاہ سے پہلے یہ ریاست کچھہ نامی نہ تھی مگر جب کہ یہان کے راجہ نے رنتھمبور کے قلعہ کو پٹھان بادشاہون کے عامل سے چھینا تو یہ لوگ بھی مشہور ہوئے راجہ امید انے ۱۸۰۴ء مین ہنگام واپسی جنگ ہولکر سرکار انگلشیہ کی نہایت مدد کی اور یہ راجہ ۱۸۲۱ء مین بعد کرنے ریاست پچاس سال کے فوت ہوا جانشین اوسکا بشن سنگہ بیٹا اوسکا ہوا اوسنے ۱۴ جولائی ۱۸۲۱ء کو وفات پائی اور رام سنگہ بیٹا اوسکا مسند نشین ہوا جو اب تک موجود ہے اور ریاست کوٹہ کی عرصہ قریب ڈہائی سو سال ہوا کہ رئیس بوندی نے بنیاد ڈالی کیونکہ اوسکو جہانگیر بادشاہ نے مجبور کرکے نصف ریاست اوسکی اوسکے چہوٹے بہائی کو دلوادی تھی اور ریاست جہلدور ۱۸۳۸ء مین ریاست کوٹہ سے بتجویز انگلشیہ ورئیس کوٹہ کے علیحدہ کی گئی اور راج رانا مدن سنگہ اس ریاست پر قایم کیا گیا آمدنی کوٹہ ۲۵ لاکھہ سالانہ کی ہے جسمین ایک لاکھہ دو ہزار سات سو بیس روپیہ بابت خراج اور دو لاکھہ بابت مصارف فوج سرکار انگریزی کو دیا جاتا ہے اور آمدنی سالانہ بوندی پانچ لاکھہ روپیہ کی ہے ؛

فصل ہفتم

مالوہ اوجین

اوجین کو کتب سنسکرت مین اونتی کے نام سے لکہا ہے اور یہ مقام دار السلطنت مالوہ کا تھا اور پہر دار السلطنت اسکا مندو مین قایم ہوا جو ایک شہر اسی نام کا اسی صوبہ مین واقع ہے روایت ہے کہ مہا بالہ نام ایک مرتاض آتش روشن کرکے اوسمین خود پرستش ایزدی بروی کیون کرتا یہ امر لودہ مذہب والون کو ناگوار ہوا کہ اس آتش افروزی سے بہت جاندار ضایع اور تلف ہوتے ہین چنانچہ حاکم وقت فریادی ہوکر اس طریقہ کو مسدود کرایا لیکن قدرت ایزدی سے اس اگن کنڈ سے

فصل پنجم

صوبۂ اجمیر

اس ریاست کا کوئی واقعہ ایسا نہیں کہ جسکا ذکر کیا جاوے بجز اسکے کہ بیسل راے نے سنہ ۱۰۵۰ میں دلی کو فتح کیا اور پرتھی راج عرف پتھورا کے وقت میں دو ولایتیں ایک ساتھ سنہ ۱۱۹۳ع میں جاتی رہیں یہ ریاست راجپوت قوم چوہان کی تھی

۱	انل چوہان	۱۱	پرتاب سنگھ	۲۱	بلی انک راے
۲	باسدیو سنہ ۵ع	۱۲	موہن سنگھ	۲۲	پرتھی راے
۳	مہادیو	۱۳	سیت راے	۲۳	اندرا راے
۴	اجی سنگھ	۱۴	ناگ ہست	۲۴	بیسل راے سنہ ۱۰۲۰
۵	بیر سنگھ	۱۵	لوہ دھار	۲۵	ساگر دیو
۶	بند سور	۱۶	بیر سنگھ	۲۶	اندیو
۷	رسبھانت	۱۷	بھیدرہ	۲۷	بجے سنگھ
۸	مانک راے	۱۸	چندر راے	۲۸	انند دیو
۹	مہا سنگھ	۱۹	ہر راے	۲۹	سومیشر
۱۰	چندر گپت	۲۰	بسنت راے	۳۰	پرتھی راج سنہ ۱۱۷۶ع

اجمیر میں درگاہ خواجہ معین الدین چشتی معروف و مشہور ہے یہ شخص رہنے والا سیستان کا تھا اور ریاضات شاقہ کھینچ کر اکابر سلسلۂ چشتی سے ہوا اور اجمیر میں بعہد راے پتھورا گوشہ نشینی اختیار کی اور سنہ ۶۳۳ ہجری میں وفات پائی تاریخ وفات اوسکی آفتاب ملک ہند ہے اور دوسری تاریخ یہ ہے

سال نقلش بعزت و تمکین ٭ گو سراج جنان معین الدین ۶۳۳

۳	چوڑاجی	۱۳۸۱	۱۲ برج سنگه	۱۷۵۳
۴	جودا معه اسکی تین پشت	۱۴۲۶	۱۳ بجے سنگه	۱۷۶۱
۵	بالدیو	۱۵۳۱	۱۴ بھیم سنگه	۱۷۹۲
۶	چندر سنگه	۱۵۷۱	۱۵ مان سنگه	۱۸۰۳
۷	اودی سنگه معه اسکی ایک پشت	۱۵۸۴	۱۶ تخت سنگه	۱۸۴۴
۸	گج سنگه			
۹	جسونت سنگه	۱۶۳۹		
۱۰	اجیت سنگه	۱۷۰۷		
۱۱	بمی سنگه	۱۷۳۹		

فصل چہارم

بیکانیر

بیکانیر مین اقوام جاٹ و دیگر قوم رہتے تھے اور اونکے فیما بین نزاع رہتی تھی ۱۴۵۹ع مین
بیکا سنگه نے جو ایک فرزند راجه جودہ سنگه راجه جودہ پور تھا اس ملک کو فتح کیا
اور پھر باگور کو بھاٹیان جیسلمیر سے فتح کرکے شہر بیکانیر کی بنیاد ڈالی اور ۱۵۰۵ عیسوی مین
مرگیا بعدہ راے سنگه جو پشت چہارم مین بیکا سنگه سے تھا ۱۵۷۳ع مین
مسند نشین ہوا اور شاہ دہلی سے اتفاق پیدا کرکے ملازمی اکبر شاد کی اختیار کی
[illegible] سر سواران ہوا اور باون پرگنه مع ہانسی حصار کے جاگیر مین پاۓ شہر کے
قصبه بیکانیر کا ستره ہزار چھه سو چھتر میل مربع اور آبادی ملک مذکور [illegible] آدمی [illegible]

فصل پنجم

صوبۂ اجمیر

اس ریاست کا کوئی واقعہ ایسا نہین کہ جسکا ذکر کیا جاوے بجز اسکے کہ بیسل رائے نے سنہ ۵۰ میں دلّی کو فتح کیا اور پرتھی راج بھرت پیھورا کے وقت مین دو نو سلطنتیں ایک ساتھ سنہ ۱۱۹۳ع مین جاتی رہین یہ ریاست راجپوت قوم چوہان کی تھی

۱	انل چوہان	۱۱	پرتاب سنگہ	۲۱	بلی انگ راسنہ
۲	ماست دیو سنہ ۵ع	۱۲	موہن سنگہ	۲۲	پرستھہ راے
۳	مہادیو	۱۳	سیت راے	۲۳	اندراے
۴	اجی سنگہ	۱۴	ناگ ہست	۲۴	بیسل راے سنہ ۱۰۲۰
۵	بیر سنگہ	۱۵	لدہ دھار	۲۵	ساگر دیو
۶	بندسور	۱۶	بیر سنگہ	۲۶	اندیو
۷	ربھانت	۱۷	بھیدرہ	۲۷	بجے سنگہ
۸	مانک راے	۱۸	چندر راے	۲۸	انند دیو
۹	مہا سنگہ	۱۹	ہرراے	۲۹	سومیشر
۱۰	چندر گپت	۲۰	بسنت راے	۳۰	پرتھی راج سنہ ۱۱۷۶ع

اجمیر مین درگاہ خواجہ معین الدین چشتی معروف و مشہور ہے یہ شخص رہنے والا سیستان کا تھا اور ریاضات شاقہ کھینچ کر اکابر سلسلۂ چشتیہ سے ہوا اور اجمیر مین بعد راے پیتھورا گوشہ نشینی اختیار کی اور سنہ ۶۳۳ ہجری مین وفات پائی تاریخ وفات اوسکی آفتاب ملک ہند ہے اور دوسری تاریخ یہ ہے
سال نقلش بعزت و تمکین ۶۳۳ ٭ گو سراج جہان معین الدین

۳	چونڈا جی	۱۳۸۱	۱۲ برج سنگہ	۱۷۵۲
۴	جودا معہ اسکی تین پشت	۱۴۲۶	۱۳ ابجے سنگہ	۱۷۶۱
۵	مالدیو	۱۵۳۱	۱۴ بھیم سنگہ	۱۷۹۲
۶	چندر سنگہ	۱۵۷۱	۱۵ مان سنگہ	۱۸۰۳
۷	اودی سنگہ معہ اسکی ایک پشت	۱۵۸۴	۱۶ تخت سنگہ	۱۸۴۴
۸	گج سنگہ	۰		
۹	جسونت سنگہ	۱۶۳۹		
۱۰	اجیت سنگہ	۱۷۰۷		
۱۱	ابھی سنگہ	۱۷۳۹		

فصل چہارم

بیکانیر

بیکانیر مین اقوام جاٹ ودیگر قوم رہتے تھے اور اونکے فیما بین نزاع رہتی تھی ۱۴۵۹ء مین بیکا سنگہ نے جو ایک فرزند راجہ جودہ سنگہ راجہ جودہ پور تھا اس ملک کو فتح کیا اور پھر باگور کو بھاٹیان جیسلمیر سے فتح کرکے شہر بیکانیر کی بنیاد ڈالی اور ۱۵۰۵ عیسوی مین مر گیا بعدہ رائے سنگہ جو پشت چہارم مین بیکا سنگہ سے تھا ۱۵۷۳ء مین مسندنشین ہوا اور شاہ دہلی سے اتفاق پیدا کرکے ملازمی اکبر شاہ کی اختیار کی اور امیران ہوا اور باون پرگنہ مع ہانسی حصار کے جاگیر مین پائے شہ[illegible] رقبہ [illegible] سو چھتر میل مربع اور آبادی ملک [illegible] نفر آدمی قریب [illegible] لاکھ کے

ریاست مارواڑ قوم راٹھور کی ہے سنہ ۱۱۹۴ع مین جب شہاب الدین نے قنوج ریاست جے چندر راٹھور کو خاک سیاہ کیا تو راٹھور او سیتھا لنفس تھے اور بعدہ کسیقدر گنگا کے کنارون پر بستی رہی اور محکوم سلاطین اسلام چلے آئے مگر تھوڑے راٹھور پچھلے راجہ کے دو پوتون کے تحت حکومت وطن کو چھوڑ کر اس خطہ مین آباد ہوئے اور وہان قدیم باشندے جاٹون کو مطیع اپنا کیا اور اون راجپوتون کی چھوٹی چھوٹی قومون کو جو اون سے پہلے بسی تھین باہر نکالا اور عرصہ قلیل مین بڑی ریاست قائم ہو گئی ؂

جودھا نامے راجہ اولاد راٹھور نے سنہ ۱۴۵۹ عیسوی مین شہر جودھ پور بسایا جودھ پور خراج گذار اکبر بادشاہ کا ہوا تھا اس خاندان کی کئی لڑکیان خاندان شاہی مین بیاہی گئین سنہ ۱۸۱۸ع مین مہاراجہ مان سنگھ اور سرکار انگلسیہ مین اول عہد نامہ ہوا مان سنگھ نے سنہ ۱۸۴۳ع مین وفات پائی اور کوئی وارث اوسکا موجود نہ تھا پس گدی نشینی دو خاندان یعنی ایدر و احمد نگر واقع احاطہ بمبئی پر منحصر ہوئی آخرکار تخت سنگھ احمد نگر والا قرار پایا اور جب وہ حسب الطلب جودھ پور مین آیا تو اوسنے جسونت سنگھ فرزند اپنے کو احمد نگر مین رکھا لیکن حسب رواج اور دھرم شاستر جبکہ اوسنے حکومت جودھ پور اختیار کی استحقاق اوسکا احمد نگر سے مفقود ہو جانا ثابت ہوا الہذا سنہ ۱۸۴۴ع مین یہ فیصلہ کیا گیا کہ احمد نگر تعلق ایدر کے ہو جاوے کیونکہ وہ سابق اوسکے متعلق تھا اور سنہ ۱۷۸۴ مین اوس سے جدا ہو گیا تھا رقبہ جودھ پور کا ۳۵۶۷۲ مربع میل ہے اور آبادی سترہ لاکھہ تراسی ہزار نو سو ۱۷۸۳۹۰۰ نفری کی اور مالگذاری قریب ساڑھے سترہ لاکھہ ۱۷۵۰۰۰۰ روپیہ کے ہے اسمین قریب پانچ لاکھہ روپیہ کے آمدنی نمک کی ہے اس ریاست کی فوج چھہ ۶ ہزار نفری کی ہے فقط اور سرکار انگلسیہ کو مبلغ ۹۸ سالانہ خراج دیتی ہے اور ریاست کیشن گڈھ فروع جودھ پور کی ہے

تفصیل نسب نامہ جودھ پور

۱ سیوا جی ۱۱۵۵ عیسوی

۲ استھان انکی پیٹت ۱۱۵۶ عیسوی

جے سنگھ ثانی جو سنہ ۱۶۹۹ء مین حکمران ہوا بہت عقیل اور ترقی خواہ علم و ہنر کا تھا
اوسکی لیاقت علم ہیئت و نجوم مین مشہور ہے استحقاق گدی نشینی ریاست جے پور
درصورت نہونے کسی وارث اصلی کے منحصر اوپر راجاوت یعنی اولاد پرتھی راج کے ہے
اور اوسکے دیگر فرزندون کی اولاد نہین ہے یہ پرتھی راج سابق مہاراجہ جے پور ہوگیا ہے
اور اولاد مذکورہ بارہ ہین اور پرتھی راج نے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ علاقجات بنام نہاد بارہ
گوتری کے دیئے تھے اب گوتری بارہ سے زیادہ نہین کیونکہ کچھہ اولاد حاکمان سابق کے
پاس نہین اور کچھہ جو پرتھی راج نے مقرر کی تھین اونمین سے مفقود اور نابود ہوگئی ؛
رقبہ جے پور کا قریب پندرہ ہزار میل مربع ہے اور باشندہ اونمین لاکھہ نفری اور
جاگیرات و دھرم ارتھہ زیادہ ہے مگر تاہم اب تحصیل آمدنی ریاست چھتیس ۳۶ لاکھ روپیہ
—— اصلی فوج لائق کارچار سو باون سپاہی توپخانہ اور چار ہزار چھہ سو پیادے
پانچ ہزار ایک سو چتیالیس سوار اور چار ہزار چھیانوے ناگ ہین مہاراجہ کی سلامی
سترہ توپ کی ہوتی ہے اور للعہ لک روپیہ سالانہ یہ ریاست خراج سرکار انگلشیہ کو
دیتی ہے ؛

۱	سرراجو	سنہ ۹۶۷ء	۱۰	ایشری سنگھ	سنہ ۱۷۴۲ء
۲	دولہہ رای یا دہولارا کی تین پشت		۱۱	مادھو سنگھ	
۳	پوجن لیواوسکی پانچ پشت	سنہ ۱۱۸۶ء	۱۲	پرتھی سنگھ	
۴	پرتھی راج		۱۳	پرتاپ سنگھ	
۵	پورن مل	سنہ ۱۵۰۵	۱۴	جگت سنگھ	سنہ ۱۸۰۳ء
۶	بھگوانداس		۱۵	جے سنگھ	سنہ ۱۸۱۸ع
۷	مان سنگھ	سنہ ۱۵۹۵ء	۱۶	رام سنگھ	سنہ ۱۸۳۵ع
۸	جے سنگھ اسکی دو پشت	سنہ ۱۶۱۵ء			
۹	سوائی جے سنگھ	سنہ ۱۶۹۹ء			

فصل سوم

جودہ پور یعنے مارواڑ

۴۶	جی سنگہ سنہ ۱۶۸۱ع	۵۲	امرسی سنہ ۱۷۶۲ع	۵۸	سنبھو سنگہ سنہ ۱۸۶۱ع
۴۷	اپیر سنہ ۱۷۰۰ع	۵۳	ہمیر سنہ ۱۷۶۲ع		
۴۸	سنگرام سنگہ سنہ ۱۷۱۶ع	۵۴	بہیم سنگہ سنہ ۱۷۹۹ع		
۴۹	جنگ سنگہ سنہ ۱۷۳۳ع	۵۵	جوان سنگہ سنہ ۱۸۲۹ع		
۵۰	پرتاب سنہ ۱۷۵۲ع	۵۶	سردار سنگہ سنہ ۱۸۳۸ع		
۵۱	راج سنگہ سنہ ۱۷۵۵ع	۵۷	سروپ سنگہ سنہ ۱۸۴۲ع		

بعض مورخ اجی سنگہ راجہ نمبر ۲۸ کا نام ارسی لکھتے ہین بعض ارسی کو لچھمن سنگہ کا پوتا قرار دیتے ہین اور جو قصّہ راجہ رتن سین وپدماوت کا مشہور ہے بعض مورخ رتن سین کو چھوٹا بھائی لچھمن سنگہ کا بیان کرتے ہین اور بعض نے رتن سین کو بھی راجہ تحریر کیا ہے ؛

فصل دوم
دونڈھار یا جے پور

اس ریاست کی بنیاد دھولا رائے نامی نے سنہ ۹۶۷ع مین ڈالی یہ خاندان چھوئی کچھواہہ کا ہے اور اپنی نسل راجہ رامچندر جی والی ملک اودہ سے لگاتے ہین بنیاد اس ریاست سے پیشتر ملک راجپوتانہ منقسم چھوٹے چھوٹے رئیس راجپوت اور مینتون مین تھا اور یہ سب اطاعت راجگان ہنہ کی جو دہلی مین حکمرانی کرتے تھے اور پھر ماتحت راجاؤن اجمیر کے رہے اور جب اجمیر کو مسلمانون نے فتح کیا تو اونکے ماتحت ہوئے بندرھوین صدی مین جب اور ریاستین قریب جوار کی بگڑ گئین تو اس ریاست کو ترقی ہوئی سب سے اوّل جے پور نے اطاعت شاہان اسلام قبول کی راجہ بھگوان داس نے طریقہ دختر دینے کا شاہ دہلی کو جاری کیا ؛

۱	باپا سنہ ۷۲۸ء	۱۶	آرسنگہ	۳۱	لکہران سنہ ۱۲۷۳ء
۲	گہل	۱۷	بکرم سنگہ سنہ ۱۲۰۹ء	۳۲	بھوکل جی
۳	بہوج	۱۸	سامنت سنگہ	۳۳	کونبہا سنہ ۱۴۱۹ء
۴	کالبہوج	۱۹	کمار سنگہ	۳۴	اودا سنہ ۱۴۶۹ء
۵	بہرتہری	۲۰	مون سنگہ	۳۵	رایل سنہ ۱۴۷۳ء
۶	سمہایکا	۲۱	پدمی سنگہ	۳۶	سانگا سنہ ۱۵۰۹ء
۷	کہمان	۲۲	جیتر سنگہ	۳۷	رتنا سنہ ۱۵۳۰ء
۸	الات	۲۳	تیج سنگہ سنہ ۱۲۸۶ء	۳۸	بکرماجیت سنہ ۱۵۳۵ء
۹	نرواہن	۲۴	سمیر سنگہ	۳۹	بن بیر
۱۰	شکت ورم سنہ ۹۶۹ء	۲۵	کرن	۴۰	اودی سنگہ سنہ ۱۵۴۲ء
۱۱	شوج ورم	۲۶	رھپ	۴۱	پرتاب
۱۲	ترورم	۲۷	لچھمن سنگہ	۴۲	امر
۱۳	کیرت ورم	۲۸	اجی سنگہ	۴۳	کرن سنہ ۱۶۲۱ء
۱۴	بیر سنگہ	۲۹	ہمیر	۴۴	جگپت سنگہ سنہ ۱۶۲۳ء
۱۵	بجی سنگہ	۳۰	کہیل سنگہ سنہ ۱۱۳۶ء	۴۵	راجی سنگہ

اپنے باپ کے قتل ہونے کے بعد بھانڈیر کی طرف بھاگ گیا اور وہان گڈریون مین پرورش پاکر اوسنے ہوش سنبھالا قریب ۷۲۸ سنہ عیسوی کے وبقول ۷۳۸ سنہ مین وہان سے چتور مین آکر رہنے لگا یہان تک کہ وہان کے راجہ کو نکال آپ چتور کا راجہ بنگیا ۷۱۲ سنہ ع مین خلیفہ ولید کے زمانہ مین اوسکے سپہ سالار محمد بن قاسم نے چڑھائی کی اور گجرات کو فتح کر کے چتور کے جانب ہزیمت کی لیکن باپا سے شکست کھائی اور اولٹا پھر گیا: باپا وختر سلیم حاکم کمبایت سے شادی کر کے تھوڑے دنون کے بعد اپنے دین قدیم کو چھوڑ کر مسلمان ہو کر خراسان کو چلا گیا:

۸۱۲ سنہ ع مین مامون رشید پسر خلیفہ ہارون رشید بادشاہ خراسان نے ہندوستان پر یورش کی اور بڑے زور شور سے چتور پر حملہ کیا اوسوقت راجہ کہ نسل باپا سے مسند نشین تھا وہ مامون رشید کے ساتھ چوبیس ۲۴ لڑائیان متواتر لڑا اور مامون رشید شکست کھا کر ہندوستان سے چلا گیا:

۱۳۰۳ سنہ ع مین علاء الدین غوری نے چتور کو فتح کیا اور بعد تھوڑی مدت کے راجہ ہمیر نے دوبارہ چتور گڈھ کو حاصل کیا ریاست اے ڈونگرپور سروہی پرتاپگڈھ بانسواڑہ ریاست اودے پور کے فروع ہین:

اور سیوجی بانی حکومت مرہٹا اور خاندان بھونسلا بھی اسی خاندان سے نکلے ہین اور اس خاندان اودے پور نے کسی شاہنشاہ اہل اسلام کو اپنی دختر نہین دی رقبہ ریاست اودے پور کا گیارہ ہزار چھ سو چودہ ۱۱۶۱۴ میل مربع ہے اور آبادی گیارہ لاکھ اکہتر ہزار چار سو نفری اور تکاسی خام قریب چالیس لاکھ روپیہ کے ہے منجملہ اسکے قریب بارہ لاکھ کے جاگیر دار ہین اور یہ ششم حصہ آمدنی ادا کرتے ہین پس بعد منہائی اس جاگیر و دھرم ارتھ و خراج انگریزی وغیرہ کے قریب چودہ لاکھ روپیہ ریاست کو باقی رہتا ہے مہارانا کی سلامی سترہ ۱۷ ضرب توپ کی ہوتی ہے اول عہدنامہ جو سرکار انگلشیہ و مہارانا بھیم سنگہ رانا اودے پور سے ہوا وہ ۲۲ جنوری ۱۸۱۸ سنہ ع کو ہوا ہے اور بعد اوسکے اور چند عہدنامجات تحریر ہوئے یہ ریاست سرکار انگلشیہ کو دو لاکھ روپیہ سالانہ خراج دیتی ہے

نسب نامہ راجاؤن کا عہد باپا سے حسب ذیل ہے

اور اکبر شاہ کی تخت نشینی کے وقت مین جانشین شیر شاہ کا ایک باغی سردار اوس
قابض ومتصرف تھا اور عہد اکبر شاہ سے پھر یہ صوبہ تحت حکومت سلاطین آگیا؛

باب دوم

راجپوتانہ وغیرہ کے راجاؤن نامہ حال کے بیانمین

فصل اول

اودے پور یا میواڑ

یہ خاندان چھتری رئیسان ہندوستان سے بڑے مرتبہ وشان کا ہے
راجہ حال چھتری سسودیہ سورج بنسی اولاد کانک سین نسل کو فرزند
راجہ رام چندر جی والی اودہ سے ہے کانک سین ملک اودہ سے نقل
مکان کرکے بلبھی پور واقع گجرات مین آیا اور اپنی سلطنت قایم کی اور
روایت ہے کہ کنک سین نسل راجہ سومتر سورج بنسی سے کہ جو آخری راجہ
ہوا ہے پشت ششم مین تھا تانبے کے پترون پر جو ایسے کتبہ پائے گئے ہین
جنمین جاگیرین عطا کی گئی ہین اور اونکا ترجمہ واتسن صاحب نے کیا ہے
اونسے یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ جس خاندان کے لوگون کے نام ساتھ
سینا کا لفظ لگا ہوا تھا اوسنے بلبھی مین ۱۴۴ع سے ۵۲۴ع تک سلطنت کی
ہے نوشیروان شاہ فارس جو ۵۳۰ع مین تخت نشین ہوا تھا اوسکی
فوج نے بلبھی پور کو بالکل غارت ومسمار کردیا تھا یہانتک کہ راجا کے خاندان مین
کسیکو زندہ وسلامت نچھوڑا نوشیروان کے جلوس سے چھہ سات برس بعد
فتح ہونا بلبھی پور کا جو پایا جاتا ہے بوجہ امتداد زمانہ تفاوت خفیف لایق لحاظ نہین ہے
بلبھی پور سے صرف ایک رانی پسپاوتی زندہ بچکر کوہ ملیگر کے کسی غار مین جاکر چھپ رہی
لیکن وہ حاملہ تھی اور اوس جگہ اوسکو ایک لڑکا پیدا ہوا اور نام اوسکا گوہ رکھا گیا
آخر کو وہ لڑکا ایدر پر متصرف ہوکر وہان کا راجہ ہوا اور اوسکی نسل کے راجہ گہلوت کہلائے
گوہ کے بعد ایدر کی گدی پر آٹھ راجا بیٹھے آٹھوین راجا کا چھوٹا لڑکا جسکا نام

۹	جیت مل عرف جلال الدین سنہ ۱۴۱۳ء	۲۲	محمود شاہ ثانی سنہ ۱۵۳۴ء
۱۰	احمد شاہ سنہ ۱۴ء	۲۳	شیر شاہ سنہ ۱۵۳۷ء
۱۱	ناصرالدین سنہ ۱۴۲۶ء	۲۴	سلیم شاہ سنہ ۱۵۴۵ء
۱۲	ناصر شاہ سنہ ۱۴۳۶ء	۲۵	عدلی شاہ سنہ ۱۵۴۸ء
۱۳	باربک سنہ ۱۴۲۸ء	۲۶	بہادر شاہ سنہ ۱۵۵۳ء
۱۴	یوسف شاہ سنہ ۱۴۷۵ء	۲۷	جلال الدین شاہ سنہ ۱۵۶۱ء
۱۵	فتح شاہ سنہ ۱۴۶۱ء	۲۸	سلیمان کرانی سنہ ۱۵۶۴ء
۱۶	شاہزادہ سنہ ۱۴۸۱ء	۲۹	بایزید شاہ سنہ ۱۵۷۳ء
۱۷	فیروز شاہ سنہ ۱۴۹۱ء	۳۰	داؤد شاہ سنہ ۱۵۷۳ء
۱۸	محمود شاہ سنہ ۱۴۹۳ء		
۱۹	مظفر شاہ سنہ ۱۴۹۴ء		
۲۰	علاءالدین ثانی سنہ ۱۴۹۷ء		
۲۱	نصرت شاہ سنہ ۱۵۲۱ء		

اس خاندان کے آغاز یعنی فخرالدین کے آغاز عہد دولت کی تاریخین محقق نہین ہین
بعض بعد سنہ ۱۳۴۲ء ظاہر کرتے ہین
اس سلطنت کے غاصبون مین سنہ ... ایک راجہ کنس ہندو زمیندار تھا جسکے بیٹے نے
اسلام قبول کیا اور دلی کے بادشاہ شیرشاہ نے بنگالہ کو فتح کیا تھا

توم کایت کی لامہ ۸۳۵ سال قبل سنہ عیسوی قائم ہوتی ہے حالانکہ زمانہ چندرگپت کا سنہ عیسوی سے تین سو برس پیشتر بہ ثبوت بین قرار دیا گیا ہے اور اگر نسب نامہ چہارم زمانہ نوین صدی سے قایم کیا جاوے جیسا کہ کتبون سے بھی پایا جاتا ہے تاہم زمانہ چندرگپت سے مالویت ۱۳۴۴ سال پیشتر زمانہ راجہ بھوج گوڑیا کا قایم ہوتا ہے حالانکہ مابعد زمانہ چندرگپت قایم ہونا چاہیے لیکن ایسی حالت مین جیسا کہ مدت نسب نامہ چہارم مندرجہ آئین اکبری خلاف ہے ویسا ہی کسیقدر تفاوت نسب نامہ دوم وسوم مین خیال کیا جاسکتا ہے کیونکہ معائنہ نسب نامۂ اول سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بعض بعض راجاؤن کی مدت سلطنت زیادہ سو برس سے لکھی ہے اور مدت حیات اونکی تو زیادہ اوس سے تسلیم کرنی پڑیگی حالانکہ کسی سلطنت کے نسب نامون مین کسی راجہ کی سلطنت اسقدر کہین نہین بیان ہوئی ہے اور نہ اس زمانہ کلجگ مین از روے شاستر اسقدر عمر قرار دی گئی ہے پس اگر ان جملہ مراتب پر لحاظ کیا جائے تو عجب نہین کہ جو زمانہ جنگ مہابھارت کا فصل ششم باب ہذا مین قرار دیا گیا ہے وہی صحیح ہو کیونکہ یہ مدتین مندرجہ آئین اکبری محض بلحاظ تطابق شروع دور کلجگ قرار دی گئین ہین جنکے رو سے ایسے ایسے اختلاف خلاف قیاس واقع ہوے سنہ ۱۲۰۳ع مین جب لکھمی پسر لکھمین مسندنشین ہوا یہ زمانہ قطب الدین ایبک کے شروع سلطنت کا ہے اسی سال مین فوج اسلام نے ملک بنگالہ کو فتح کرکے داخل سلطنت اسلام کیا اور راجہ لکھمی اپنی جان بچا کر طرف کامروپ بھاگ گیا اور قریب سوا سو برس تک یہ ملک تحت فرمان روایان دہلی رہا اور بعہد سلطنت محمد تغلق بادشاہ حکام بنگالہ نے بغاوت و خودسری اختیار کی جسکی تفصیل ذیل مین ہے:

۱	فخرالدین سنہ ۱۳۳۸ع	۵	غیاث الدین سنہ ۱۳۶۷ع
۲	علاء الدین سنہ ۱۳۴۰ع	۶	سلطان السلاطین سنہ ۱۳۷۳ع
۳	حاجی الشمس بخطاب شمس الدین سنہ ۱۳۴۲ع	۷	شمس الدین ثانی سنہ ۱۳۸۳ع
۴	سکندر شاہ سنہ ۱۳۵۸ع	۸	راجہ کنس سنہ ۱۳۸۶ع

یہ فہرست ایسی نہین ہے کہ جو لایق اعتبار کامل ہووے اور نہ یہ مدت سلطنت قابل اطمینان ہے لیکن اسمین نسب نامہ چہارم البتہ بذریعہ کتبون کے ثابت کیا گیا ہے اور اوسکے رو سے خاندان راجہ بھوپال معلوم ہوتا ہے کہ نوین صدی سے گیارھوین صدی عیسوی تک قایم رہا ہے؛

ایک کتبہ جو ایک تانبے کی تختی پر مونگیر مین ملا تھا اور اوسمین جاگیر بخشنے کا ذکر ہے نوین صدی کا کندہ کیا ہوا معلوم ہوتا ہے اسمین لکھا ہے کہ سلطنت کرنے والے راجہ دیوپال دیو کے قبضہ مین تمام ہندوستان گنگا کے مخرج سے لنکا تک اور دریاے برہم پوتر سے سمندر تک ہے اور بنگالہ اور کرناٹک اور تبت کے باشندے اوسکی رعایا ہین اور اوسمین یہ بھی اشارہ ہے کہ اوسکی فوج کمبوجا تک گئی تھی؛ نسبت کمبوجا بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ اٹک سے آگے ایک مقام تھا لیکن راقم کی راے ہین وہ شہر کامبی یا کھمبات ہے جسکو اکثر تواریخ مین کمبوجا بھی لکھا ہے اور یہ زمان سابق مین بہت بڑا شہر تھا اور بنگالہ سے جانب مغرب بھی واقع ہے اور کنارۂ سمندر یعنی سرحد ہندوستان پر ہے؛

دوسرا کتبہ ایک شکستہ ستون پر ضلع سارن مین کندہ ہے اس ستون کو ایک راجہ نے جو اپنے آپ کو خراج گذار گوڑ یعنی بنگالہ کا بتاتا ہے بنایا تھا مگر پھر بھی وہ اپنی حکومت ایراچھانک سے (صحیح حال اس مقام کا معلوم نہین) ہمالہ تک اور مشرقی سمندر سے مغربی سمندر تک بتاتا ہے اور اوس کتبہ مین کندہ ہے کہ بنگالے کے راجہ نے (غالباً سابق الذکر کتبہ والے دیوپال کے بیٹے نے) ملک اوڈیسہ اور قوم ہنز کو (اس قوم کا بیان پہلے کتبہ مین بھی ہے) اور کاردمنڈل کے کنارہ کے جنوبی حصہ اور گجرات کو فتح کیا تیسرے کتبہ مین صرف اسقدر کندہ ہے کہ ایک عالیشان یادگار مندر کے بنارس کے قریب اسی خاندان کے بنگالہ کے راجہ نے سنہ ١٠٢٦ع مین بنایا اور اوس خاندان کا اور قدیم کتبون سے بدھ مذہب معلوم ہوتا ہے اور علاوہ اسکے جبکہ یہ امر تحقیق ہے کہ قوم کایت اٹل چندر گپت راجہ بنگدہ دیس سے ہین اور راج بھوج گوڑیا سے آخر راجہ لکھمی تک چار خاندان کایت اس بنگالہ مین مسند نشین رہے جنکی مدت مطابق آئین اکبری سال ہوتی ہے اور اختتام اسکا سنہ ١٢٠٣ع مین ہوا کہ جب سے مسلمان متسلط ہوے اسلیے ابتدا سلطنت

قوم	نام	مدت سلطنت	نام	مدت سلطنت	نام	مدت سلطنت
کایت	راجہ بھوج گوڑیا	۷۵	راجہ سمنت دھر	۵۹	کیشوسین	۱۵
	لال سین	۷۰	راجہ پربھاکر	۶۳	سورسین	۱۸
	راجہ مادہو	۶۷	راجہ جیدہر	۲۳	راجہ ترجہ	۳
	سمنت بھوج	۴۸	لہ عـ نفر	۷۱۴	۷	۱۰۶
	جی پت	۶۰	راجہ بھوپال	۵۵	راجہ لکھمی	[illegible]
	پربھوراجہ	۵۲	راجہ دہرپال	۹۵		
	راجہ کرر	۴۵	راجہ دیوپال	۸۳		
	راجہ لکھمن	۵۰	راجہ بھوت پال	۷۰		
	راجہ منوبھوج	۵۲	راجہ ہست پال	۴۵		
	عـہ نفر	۵۲۰ سال	راجہ مکن پال	۷۵		
	راجہ آدسور	۷۵	راجہ جی پال	۹۸		
	جامنی بھان	۷۳	بھوگپال برادرش	۵		
	راجہ انردہ	۷۸	جگپال پسرش	۷۴		
	پرتاب ردور	۶۵	عـ نفر	۶۹۸		
	راجہ بہرادت	۶۹	سکہ سین	۳		
	راجہ رگھدیو	۶۲	بلاس سین	۵۰		
	راجہ گردھر	۸۰	لچھمن سین	۷		
	راجہ پرتھی دہر	۶۸	مادہو سین	۱۰		

اورجب سکندر ہندوستان سے واپس گیا تو تیس برس کی عمر مین فارس کے ملک مین پہونچکر وفات پائی

فصل ہشتم

بنگالہ کے راجاؤن کے بیان مین

اس ملک کے ایک راجہ کا ذکر مہابھارت مین درج ہے یعنی راجہ بھگدت باستحقاق باعانت جرجودھن اوس لڑائی مین شریک تھا اور پانڈون کے ہاتھ سے مارا گیا چنانچہ سلسلہ راجاؤن بنگالہ کا اسی راجہ سے شروع کیا جاتا ہے ؛

جیساکہ ذیل مین درج ہے

قوم	نام	مدت سلطنت مطابق تحریر آئین اکبری	ششنکر سین	۹۶	جگ جیون	۱۰۷
چھتری	راجہ بھگدت	۲۱۸	سترجیت	۱۰۱	کالوند	۸۵
	اننگ بھیم	۱۷۵	بھوپت	۹۰	کادیو	۹۰
	رن بھیم	۱۰۸	سدھرکھ	۹۱	بجیکرن	۷۵
	گج بھیم	۸۲	جیدھرکھ	۱۰۲	سبسنگھ	۸۹
	دیودت	۹۵	اودی سنگھ	۸۵	للہ عت نقر	۲۴۱۸ سال
	جگت سنگھ	۱۰۶	بشوسنگھ	۸۸		
	بردہ سنگھ	۹۷	پدمانت	۸۱		
	موہن دت	۹۶	اکہنت دیو	۸۳		
	بنودہ سنگھ	۱۰۱	راکھہ بنہ	۷۹		

باآنکلہ سکندر کے پاس چلا گیا سکندر اوسے دیکھکر بولا کہ اب تمھارے ساتھ کیسا سلوک
پیش آوے تب راجہ نے جواب دیا کہ جس طور بادشاہ بادشاہون سے پیش آتے ہین
سکندر یہ بات سنکر بہت خوش ہوا اور تمام ملک اوسکا اوسے بخش دیا بلکہ
کچھ اور بھی اپنی طرف سے عنایت کیا راجہ پورس کے ملک کی مغربی سرحد دریاے جہلم تھا
اور اوس دریا سے آگے پنجاب کے وسط مین راجہ ٹکسلا سائلز نامے اوسکا دشمن جانی تھا
اور اس راجہ کے ملک کے شمال پر ابیس سارس نام ایک خود مختار راجہ تھا جسکو بعض مورخ راجہ کشمیر و ملک
کوہستان کا راجہ قرار دیتے ہین اور جانب جنوب سوبی تہس ایک اور خود مختار راجہ تھا جسکے ملک مین نمک کے
پہاڑ کا سلسلہ واقع تھا اور اب وہ مقام بضلع پنڈدادنخان معروف ہے پس دریاے جہلم کے مغرب راجہ
کے قبضہ مین کچھ ملک نہ تھا اوسکا ملک شمال مین پہاڑون کے دامن کے جنگل تک تھا لیکن دریاے جہلم
اور چناب کے درمیان کے ملک مین جسقدر ملک واقع تھا وہ اوسکے پاس کل نہ تھا اسلیے کہ علاوہ
اور قومون کے جو اتفاقاً پورس کے مطیع ہو گئے ہون قوم گلاکینیکی یا گلاسی کو جسکے قبضہ
مین سینتیس ۳۷ بڑے شہر تھے سکندر نے پورس کا تابع کیا یہ وہی حصہ ملک کا ہے کہ
جسکو سکندر نے ازراہ عنایت پورس کو علاوہ ملک مقبوضہ کے عطا کیا تھا جس سے
اوسکے قدیم ملک مین بہت زیادتی ہو گئی اور مشرق مین درمیان دریاے چناب اور
راوی کے ایک اور راجہ کہ اوسکا نام بھی پورس تھا اوسکا سخت دشمن تھا اور اوسکے ملک کے
جنوب و مشرق قوم کیتھی وغیرہ خود مختار قومین آباد تھین جنکے مقابلہ مین اوسنے سکندر کو
مدد دی تھی اور جنوب مین قوم مالی رہتی تھی جسکے مقابلہ کو دور اور راجہ ابیسارس
اور اور بہت سے راجہ فوج لیکر گئے تھے اور شکست کھائی تھی ؛

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر ملک راجہ پورس کا تھا وہ سب دریاے جہلم
اور چناب کے درمیان مین واقع تھا اور ہر جانب پر اوسکے جو قومین آباد تھین
وہ اوسکے تابع نہ تھین اور جب سکندر نے دریاے جہلم عبور کیا تو صرف گیارہ ہزار
سوار اوسکے ساتھ اترا تھا اور وہ دریاے ستلج تک آیا لیکن اوسکی فوج نے آگے بڑھنے
چلنے سے انکار کیا خواہ اوسکو خود کچھ خوف دبدبے دشمن کا جو آگے آنے والا تھا
مانع ہوا کیونکہ اوس زمانہ مین راجہ نند ایسا بڑا زبردست راجہ تھا اور اوسکے پاس
چھ لاکھ پیادے اور تیس ہزار سوار کی بھیڑ بھاڑ تھی غرضکہ سکندر نے ستلج سے مراجعت کی

مہابھارت میں موجود دیکھیے اور اس رسالہ یعنی جنتری میں جو مقام راس مہرلان اور را
جدی قرار دیا ہے وہ وہی مقام ہے جو چودھوین صدی قبل سنہ عیسوی تھا نہ کہ
شروع دور کل جگ جیسا کہ اہل ہند بیان کرتے ہیں فقط لیکن راقم اوراق ہذا کی رائے
میں یہ حجت اونکی قطعی نہیں ہے کیونکہ یہ امر تو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بید زمانہ بیاس سے
بیشتر کے ہیں پس یہ جنتری متن بید نہیں ہے اور کیا فرض ہے کہ بیاس ہی نے بنائی ہو
کیا ممکن نہیں کہ زمانہ مابعد بیاس جی میں کسی دوسرے عالم فاضل نے واسطے تسہیل
اپنے زمانہ کے ترتیب دی ہو واللہ اعلم

فصل ہفتم

حالات سکندر کے بیان میں

چونکہ اس کتاب میں واسطے قایم کرنے زمانہ سلطنت راجاؤن کے زیادہ تر حوالہ زمانہ پر
یورش سکندر کا ہے پس اس مقام پر کچھہ واقعات سکندر و راجہ پور کا بھی تذکرہ
کرنا کیفیت سے خالی نہیں اسواسطے ذکر کیا جاتا ہے *

سکندر نے ۳۳۱ برس پیشتر سنہ عیسوی کے ایران کو فتح کر کے ہندوستان پر
چڑھائی کی موٴرخان فارسی نے جو ذکر کیا ہے کہ سکندر قنوج تک گیا اور راجہ فور
والی قنوج سے لڑائی کی کتب یونانی سے کچھہ اصلیت اوسکی نہیں ہے سکندر دریاے
ستلج سے اسپار نہیں آیا جب اوسنے دریاے اٹک عبور کیا تو ایک لاکھہ بیس ہزار
فوج اوسکے ہمراہ تھی اور راجگان اوس نواح کے اوسکے مطیع ہوئے لیکن راجہ پور دریاے
جہلم کے اسپار تیس ہزار پیادے اور چار ہزار سوار اور دو سو ہاتھی اور تین سو رتھہ
لیکر سکندر سے آ مقابل ہوا تین پہر تک خوب زور شور سے میدان کارزار گرم رہا بعدہ
راجہ کی فوج شکست کھا کر بھاگی لیکن راجہ نے جب بھی میدان سے
مونھہ نہ موڑا بلکہ اپنے ہاتھی پر میدان میں ثابت قدم
رہا سکندر اوسکی بہادری دیکھکر نہایت متعجب ہوا اور راجا سے کہلا بھیجا کہ اگر
اب بھی تم ہمارے پاس چلے آؤگے تو تمھاری جان بخشی کی جاویگی بلکہ تمھاری
عزت و حرمت میں کسیطرح فرق نہ آئیگا راجہ اس پیام بادشاہ کو قبول کر بیا گا

مہابھارت کی لڑائی کا قرین قیاس زمانہ

سنداا اور مہابھارت کی لڑائی کے درمیان تین خاندان شاہی ہوئے اور ہر ایک خاندان
کی سلطنت کا جس جس قدر زمانہ گذرا وہ چار پرانون مین مذکور ہے جسکی کل برسون کی
میزان پندرہ سو برس ہے لیکن اس عدد مین جداجدا ہوئے وہ بڑی سی بڑی فہرست مین فرق
سینتالیس ایک مین یعنی مہابھارت کی لڑائی سے سنداکے وقت تک ایک ہزار پندرہ برس کا عرصہ لکھا ہے اور دوسری مین
ایک ہزار پچاس جو تھے مین ایک ہزار ایک سو پندرہ برس لکھے ہین الفنسٹن صاحب
مورخ بلحاظ اوسط کے ایکہزار پچاس برس کا زمانہ قرار دیکر مہابھارت کی لڑائی چودہ سو
پچاس برس پہلے سنہ عیسوی کے قایم کرتے ہین لیکن اگر پندرہ سو برس کی مدت مندرجہ
پرانون کو قایم کیجاوے تو مہابھارت کی لڑائی کا زمانہ انیس سو برس پہلے سنہ عیسوی کا
سے قایم ہوتا ہے جسکو اسوقت تک تین ہزار سات سو تہتر برس ہوئے اور بحسب
قرارداد مصنف راج ترنگنی کے ۴۳۲۱ برس ہوتے ہین اور جو تصحیح کہ حین تحریر اوراق
ہذا کی گئی تو ۴۲۵۲ سال قرار پائے جیسا کہ فصل چہارم باب ہذا مین درج ہے اور
مدت سلطنت فرمان روایان دہلی ۴۱۲۰ قرار پاتی ہے اور جو فہرستین راجاؤن کی
پرانون مین درج ہین اور اونمین باہم کمی و بیشی ہے پس یہ امر ممکن ہے کہ جو فہرست
بڑی سی بڑی تسلیم کی گئی ہے وہ بھی نامکمل ہووے کیونکہ یہ فہرست تسلیم شدہ بھی
کسی اور دلائل خارجی سے مثل کتبہ وغیرہ ثابت نہین کی گئی ہے اور تاریخ کشمیر و دہلی
سے زمانہ مہابھارت کا چار ہزار برس سے زیادہ قایم ہوتا ہے اور اگر اوسط ہر سہ مدت
آخر الذکر نکالا جاوے تو ۴۲۳۴ اور اوسط ہر چہار مدتون کا ۴۱۹۱ برس ہوتا ہے یہ
تفاوت لائق لحاظ نہین ہے ؛

مورخان اہل یورپ جو زمانہ مہابھارت کو چودہ سو برس قبل سنہ عیسوی قرار دیتے ہین بڑی
دلیل پیش کردہ اونکی یہ ہے کہ ہر بید مین علم ہیئت کا ایک رسالہ اس زمانہ کے لکھے
لگا ہوا ہے جس سے بید کی ترتیب معلوم ہو اور اوس سے مذہبی فرایض کے اوقات
دریافت ہوجایا کرین اور چونکہ یہ رسالہ بیاس جی نے جو بیدون کے ترتیب کنندہ ہین
لگائے ہین (یہان ترتیب کنندہ سے مولف مراد نہین ہے) اور بیاس جی زمانہ

اسکے بعد جو ایک کتبہ ایک پہاڑ پر علاوہ ٹوٹا پھوٹا خراب خستہ ہے بخوبی نہین پڑھا گیا اور اوسکا مطلب اچھی طرح سمجھ مین نہین آتا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اشوکا مذہبی مسائل خصوصاً جانورون کے ذبح سے پرہیز کرنے کو مسلون کا غیر ملکون مین بھی رواج ہوجانے سے اشوکا اپنی خوشنودی ظاہر کرتا ہے اوس فرمان مین مفصلہ ذیل حصہ باقی رہا ہے یعنی علاوہ اسکے اور یونانی بادشاہ جسنے جتیا (جیتیا تحقیق نہین ہوا) بادشاہ تورامایا در کونک کا کینا اور ماگا —

— ان نامون سے دو نامون کو مسٹر پرنسپ صاحب تولیمی اس اور ماگس خیال کرتے ہین اور انکو اسباب کی دلیل گردانتے ہین کہ اسوکا مصر سے ناواقف نہ تھا کیونکہ مصر کے اول تولیمی نامون کی بادشاہون کے عہد مین ہندوستان کے ساتھ تجارت کا ہونا ایک مشہور واقعہ تاریخ کا ہے پرنسپ صاحب کی یہ راے ہے کہ جس تولیمی کی طرف اشارہ ہے وہ تولیمی فلاڈلفس تھا جسکا ایک بھائی ماگس نامے تھا اور اوسکی شادی انیٹیوکس اول کی بیٹی سے ہوئی تھی نہایت غالب معلوم ہوتی ہے اور اوس سے یہ بات قرار پاتی ہے کہ جس انیٹیوکس کا دوسرے فرمان مین ذکر ہے وہ انیٹی اوکس اول ہے خواہ ثانی ہے یعنی سلیوکس کا بیٹا یا پوتا ہے ؛

چندر گپت کے پوتے اور سلیوکس کے پہلے جانشینون مین سے کسی ایک کے ہمزمانہ ہونے سے اونکے بزرگون کے ہمعصر ہونے مین کوئی شک باقی نہین رہتا ؛

نندا کی سلطنت کا زمانہ

سب سے اول جسکا زمانہ قرار دینا چاہیے وہ راجہ نندا ہے اگرچہ نندا اور چندر گپت کے درمیان مین آٹھ راجا گذرے مگر یہ معلوم نہین کہ وہ سب نندا کے بیٹے پوتے تھے یا اور عزیز اقارب تھے ایک بیان سے وہ سب آپسمین چھوٹے بڑے بھائی معلوم ہوتے ہین لیکن چار پرانون سے ان نو راجاؤن کی سلطنت کا جنمین نندا بھی شامل ہے سو برس کا زمانہ قرار پاتا ہے اسلیے خیال کرسکتے ہین کہ نندا چندر گپت سے سو برس پہلے یا چار سو برس قبل سنہ ع کے تخت نشین ہوا ؛

بدھ کے وفات کا زمانہ

نندا کے قبل چھٹا راجہ اجیتا سترو ہی جسکے عہد مین بدھ نے وفات پائی اس سند ون جو آریہ لوگ کے تعلق مین کہتی بدھ کی وفات پانچ بچاس برس قبل مسیح قرار پاتی ہے

مختلف ملکون مین ایسے حرفون مین کتبہ پائے جاتے ہین جنکا مضمون نہ کوئی اہل یورپ
سمجھہ سکتا تھا اور نہ کسی ہندوستانی کے سمجھہ مین آتا تھا ؛
چنانچہ پرنسپ صاحب نے بہت کوشش اور محنت سے اون حروف کی ایک الف بے
قائم کرلی اور معلوم کیا کہ یہ کتبی سنسکرت مین تحریر نہین ہوئی بلکہ یہ پالی زبان مین ہین
جنمین مقدس تحریرین بُدہ مذہب والون کی لکھی گئی ہین اور وہ ان تحقیقون کے
ذریعہ سے اون کتبون کو پڑھنے اور بہت سے ہندوستانی راجاؤن کے سلسلہ وار
سکون کو بھی دریافت کرنے لگے اور اونکا قیاس اوس حقیقت سے اور بھی زیادہ
پسندیدہ طرز سے مستحکم ہوا جو اونھون نے اور پروفیسر لاسن صاحب نے ایک ہی
وقت مین دریافت کی کہ اگاتھکلیز اور پانٹیلین نام جو ایک تمغہ کے ایک جانب
یونانی زبان مین تھے وہ دوسری جانب اس تمغہ کے ٹھیک اوسی الف بے کے
حرفون مین لکھی تھی جو اونھون نے قائم کی تھی یہ قوی کل جو پرنسپ صاحب کے ہاتھ لگ گئی
اوسکا اونھون نے فیروزشاہ کی لاٹ کے کتبہ پر استعمال کیا جو قریب شاہجہان آباد کے
ہے اور ہندوستان کے اس حصہ مین تین منارون کے کتبون پر بھی اونکا استعمال کیا
جنمین گنگا بہتی ہے اور ان سب کا مضمون معلوم ہوگیا چنانچہ اون سب مین اشوکا کے
چند فرمان مندرج معلوم ہوئے اور اون کتبون کے دیکھنے پر دو کتبے ان ہی مضمون کے
دو فرمان اوسی راجہ کے اونھون نے پائے انمین سے ایک کتبہ تو گرنار پہاڑ کے ایک پتھر پر
جو گجرات کے جزیرہ نما مین واقع ہے کندہ تھا اور دوسرا کتبہ بمقام دہمالی واقع کٹک کے
پہاڑ کے ایک ٹکڑہ پر کندہ پایا گیا انمین سے ایک کتبہ کے گیارہ فرمان اور دوسرے مین
چودہ فرمان تھے اور ان کتبون مین وہ سب کتبے شامل تھے جو ادھر اودھر ستونون پر
کندہ تھے اور ان دونو پہاڑون کے کتبون مین ہر طرح پر دس فرمان مطابق تھے پہاڑ کے
کتبون مین سے ایک فرمان شفاخانون کے بنانے سے متعلق تھا جنکی نسبت لکھا تھا
کہ وہ اشوکا کی قلمرو اور اون صوبون مین جہان بُدہ مذہب والے رہتے ہین بنائے جاوین
ان صوبون مین چار کا نام بھی مذکور ہے بلکہ تمبا پانی یا تاپروبین یعنی لنکا اور اوس سے بھی
بڑھکر انٹیکو یونا یعنی انٹیوکس یونانی کسی سلطنت کے صوبون مین جہان اوسکے
سردار حکومت کرتے ہین بنائے جاوین ؛

اور مقدونیہ
ان تھا اسکا باپ اینٹیوکس فیلقوس پدر سکندر کے ہان بڑے پایہ پر تھا اور
ہنے والا تھا بعد وفات سکندر کے ملک شام وغیرہ کا سلیوکس بادشاہ ہو گیا تھا
ور چندر گپت کا کم اصل ہونا اور سلطنت کا غصب کرنا یونانیون اور ہندیون دونون کی
کتابون مین پایا جاتا ہے اور یہ بات کہ اوسکی سلطنت کہان واقع تھی شمالی ہندوستان سے
میگاستھینیز نے جو یونانیون کی طرف سے اوسکے دربار مین بطور سفیر کے حاضر رہتا تھا
لکھی ہے اور اوسکی رعایا کو یونانی پراسی کہتے تھے اور پراسی پراچی کے مطابق ہے
اور پراچی وہ اصطلاح ہے جس سے ہندی جغرافیہ والون نے اس ملک کو جہان مگادا
واقع ہے لکھا ہے دراصل یہ لفظ سنسکرت مین پراچیہ دیس کے نام سے پکارا جاتا
ہے اور نام اوسکی راجدھانی کا یونانی پالی بھترا اور ہندی پٹالی پترا کہتے ہین جو کہ بنام
پٹنہ شہر مشہور ہے ؀
ولفورد صاحب کی رائے کے موافق چندر گپت کا زمانہ تین سو پچاس برس اور
پروفیسر ولسن صاحب کی رائے کے بموجب تین سو پندرہ برس قبل مسیح ہوتا ہے
اور ان دونو رایون کو استحکام بدھ مذہب والون کے واقعات کی ایسی تاریخون
کے نقشون سے جو دور دور کے ملکون مثل آوا اور لنکا سے بہم پہونچے اچھی طرح ہو گیا
انمین سے اول نقشہ کے رو سے جو کرافورد صاحب کے رسالہ آوا مین شامل ہے
چندر گپت کی سلطنت کا زمانہ تین سو بانوے اور تین سو چھتر برس قبل مسیح کے اندر
قایم ہوتا ہے اور دوسرے نقشہ کے بموجب جو ٹرنور صاحب کے ترجمہ مہاونسو مین داخل ہے
تین سو اکیاسی اور تین سو سینتالیس برس قبل مسیح کے بیچ مین ثابت ہوتا ہے اور
یونانیون کے بیان سے اوسکا زمانہ سلیوکس کی تخت نشینی کے وقت سے جو
تین سو بارہ برس قبل مسیح کے ہوئی اسکی وفات تک جو دو سو اسی برس قبل
مسیح مین ہوئی ثابت ہوتا ہے پس بدھ مذہب والون اور یونانیون کے
قایم کی ہوئی تاریخون مین صرف اختلاف تیس چالیس برس کا ہے اور اسی اختلاف
خفیف سے چندر گپت اور سلیوکس کے ہمعصر ہونے مین کوئی شک نہین پڑتا اور
ستھا شک و شبہہ ایک ایسی تحقیقات کے ذریعہ سے جاتا رہتا ہے جسکا
ذکر ہوتا ہے یعنی بہت سے غارون اور پہاڑون اور ستونون پر ہندوستا

تو زمانہ مہابھارت کا ازروے پُران پانچ ہزار برس قائم ہوتا ہے لیکن برخلاف اسکے پنڈت کلہن اپنے گرنتہ راج ترنگنی مین لکھتے ہین کہ یہ بات لوگون نے عدم تحقیقات سے لکھی ہے سچ یہ ہے کہ جب کلجگ کے چھ سو ترپن برس گذر چکے تھے اوسوقت باہم کورون اور پانڈون کے لڑائی ہوئی تھی یہ گرنتہ تاریخ راجاؤن کشمیر کا ہے اور پنڈت موصوف نے یہ گرنت بعہد راجہ جے سنہ فرمانرواے کشمیر سنہ شاکا سالبان مطابق سنہ ۹۴۴ مین تالیف فرمایا اور مورخان اہل یورپ زمانہ مہابھارت کا چودہ سو سال قبل سنہ عیسوی یعنی ۳۲،۳ قرار دیتے ہین اور مگدہ دیس کے راجاؤن کے خاندان کا سلسلہ جو کسیقدر مہابھارت کی لڑائی سے زمانہ مابعد تک ثابت ہوا ہے وہ ذیل مین درج ہوتا ہے ؀

مگدہ دیس کے راجاؤن کا زمانہ

سہدیو پسر جراسندہ مہابھارت کی لڑائی کے اخیر مین مگادا یعنی مگدہ دیس کا راجہ تھا اور اس سے چھتیسوان راجہ اجتیا سترو جسکے عہد مین سکیا یا گوتاما یا شاکی گوتم بودہ مذہب کا بانی جو بعقائد اہل ہند نوان اوتار ہے ظہور مین آیا اور اسمین کچھ شک نہین کہ سکیا عیسے سے قریب پانسو پچاس برس پہلے کے ہوا اسکے ثبوت کے لئے برہما اور سرانڈیپ اور سیام اور ہندوستان کے باہر کی بدہ مذہب والے مورخون کی شہادتین موجود ہین جس سے اجتیا سترو کا زمانہ قایم ہوسکتا ہے اور اجتیا سترو سے چھٹا نندا راجہ تھا جسکی تاریخ پر اور واقعات کی بہت سی تاریخین منحصر ہین نندا سے نوان چندر گپت راجہ تھا اور چندر گپت سے تیسرا اشوکا تھا جو تمام بدہ مذہب والون مین اسوجہ سے مشہور ہے کہ وہ اس مذہب کا نہایت ترقی دہندہ اور نہایت سرگرم و مستعد پیرو تھا ان دونون پچھلے راجاؤن کے ذریعہ سے اہل ہند کے تاریخی حالات کے زمانہ کی حدین گو وہ کامل یقین کے قابل نہون قائم ہوسکتے ہین چندر گپت سلیوکس کا معصر تھا جسکی نسبت یونانی مورخون نے لکھا ہے کہ اوسنے سلیوکس کے ساتھ عہدنامہ کیا سلیوکس ایک بڑا سردار سکندر کے سوارون کی فوج کا افسر ہندوستان کی مہم مین سکندر کے ہمراہ تھا اور اوسوقت عمر اوسکی چوبیس برس کی تھی اور بڑا فوجی سردار

فصل ششم

تاریخ واقعات کے بیان مین

فصل اوّل و دوم مین اگرچہ کچھ کچھ واقعات ابتدائے آفرینش سے تا زمانۂ مہابھارت
مختصر طور پر درج ہوئے لیکن ان حالات قدیم کا زمانہ قائم کرنا غیر ممکن ہے کیونکہ
پرانون مین جو فہرست راجاؤن کی درج ہین وہ ایک دوسرے سے کم و بیش اور
بعض جا مختلف بھی ہین کیونکہ جو سورج بنسی و چندر بنسی دونو خاندانونکی شاخین
راجاؤنمین قائم ہوئی ہین تحریر اونکا زمانہ واحد کا ہے مگر کچھ کمی چندر بنسی خاندان
مین اسی زمانہ مین اٹھتالیس نام ہین جنمین مندرج سورج بنسی خاندان کے اکیانوے نام ہین
اور سری کرشن جی جو رام چندر کے بعد کے زمانہ مین ہوئے چندر بنسی مین ترین درجہ
ہین اور اسی اختلاف کی وجہ سے بعض مورخان اہل یورپ زمانہ رام چندر جی کا تین ہزار
برس قرار دیتے ہین حالانکہ وہی مورخ زمانہ کرشن جی کو چودہ سو برس قبل سنہ عیسوی
یعنی قریب تین ہزار تین سو برس قائم کرتے ہین پس رام چندر جی کا ظہور بعد کرشن جی کے
اور یہ امر محض خلاف و بے بنیاد ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ فہرستین جو پرانونمین لکھی ہین
غیر مکمل ہین اور ہر ایک نے اپنی اپنی دریافت کے موافق تحریر کیا پس ان فہرستون کو
مکمل سمجھکر تعداد مندرجہ اونکی پر ایک زمانہ قائم کرنا محض فرضی اور لائق اعتبار نہین ہے
لیکن زمانہ مہابھارت سے اب تک البتہ جو فہرست راجاؤن کی کتابون اور پرانون مین
موجود ہین وہ اکثر صحیح پائے جاتے ہین اور ان فہرستونکی تصدیق اکثر مذہبی کتبون
اور وقفی جاگیرون سے ہوتی ہے یہ وقف کی سندین اکثر پتھرون اور تانبے کے پترون پر
جو بالکل صحیح و سالم بہم پہونچے ہین پائی جاتی ہین اونمین صرف وقف کی تاریخ وغیرہ درج
کندہ نہین ہوتی بلکہ اوس راجا کے آباواجداد کے نام بھی ہمیشہ ہوتے ہین جسنے وہ وقف کیا ہو
اگر یہ پتر بقدر کافی بہم پہونچ جاوین تو تمام راجاؤن کی تاریخ سلسلہ وار قائم ہو سکتی ہے
لیکن بالفعل جو ملے ہین وہ مسلسل نہین خاص خاص مقامون کی تاریخون کے کام کے ہین
اگرچہ پران مین زمانہ مہابھارت کا چھتیس برس قبل شروع دور کلجگ بیان کیا ہے
کیونکہ بعد جنگ مہابھارت ۳۶ برس راجہ یدھشٹر نے کار سلطنت کیا اور آخر دواپر و
شروع کلجگ مین فوت ہوئے چونکہ اسوقت تک کلجگ کو ۴۹۷۴ برس منقضی ہوئے ہین

۱۰۹	پریم سین	۱۲۱	کمن پال	۱۳۴	اننگ پال
۱۰۱۰	نراین سین	۱۲۲	پرتھی مل	۱۳۵	بیج پال
۱۱۱	کیمن سین	۱۲۳	جی دیو	۱۳۶	مہیش پال
۱۱۲	دمودر سین ۱۲ سال	۱۲۴	ہرپال سنگھ	۱۳۷	اکرس پال
۱۱۳	دیپ سنگھ	۱۲۵	اودر	۱۳۸	پرتھی راج ۱۹ سال
۱۱۴	آن سنگھ	۱۲۶	بیکھراج	۱۳۹	رای پتھورا ۱۸ سال
۱۱۵	راج سنگھ	۱۲۷	اننگ پال		چوہان ۱۶ سال
۱۱۶	بیر سنگھ	۱۲۸	رکھہ پال		
۱۱۷	نر سنگھ	۱۲۹	بنک پال		
۱۱۸	جیون سنگھ ۱۰۷ سال	۱۳۰	گوپال		
خاندان تونور یا تومر		۱۳۱	سکھن		
۱۱۹	اننگ پال	۱۳۲	جی پال		
۱۲۰	باسدیو	۱۳۳	گھوس پال		

...دو سال

نمبر	نام	نمبر	نام	نام
	...لعل	۷۱	سندر پال ۹۰	رام چند
	کال کہن	۷۲	چندر پال ۹۱	ادہر چند
	ستروان	۷۳	بن پال ۹۲	کلیان چند
	جیون جاتا	۷۴	دیپن پال ۹۳	بھیم چند
	ہری جگ	۷۵	نرسنگھ پال ۹۴	گوپی چند
۵۸	سرہن	۷۶	سوبھیم پال ۹۵	گوبند چند
۵۹	اودہیت ۲۳ سال	۷۷	لکھن پال ۹۶	رانی بھمو بتی زوجہ گوبند چند ۱۲ سال
	خاندان دندہر وزیر	۷۸	گوبند پال ۹۷	راجہ ہر پریم
۶۰	دندہر	۷۹	انیرت پال ۹۸	گوبند پریم
۶۱	سین راج	۸۰	ملتی پال ۹۹	گوپال پریم
۶۲	مہی سنگھ	۸۱	مہی پال ۱۰۰	مہا پیر ۵۰ سال
۶۳	مہا جودہ	۸۲	بھیم پال ۱۰۱	دیبی سین
۶۴	ہرناتھ	۸۳	مدن پال ۱۰۲	جبر سین
۶۵	جیون راج	۸۴	ہر پال ۱۰۳	کیشو سین
۶۶	اودی سین	۸۵	کرم پال ۱۰۴	مادہو سین
۶۷	اینڈل	۸۶	بکرم پال ۲۱۵ سال ۱۰۵	کادہو سین
۶۸	راجپال ۳۶ سال	۸۷	تلوک چند ۱۰۶	شیو سین
۶۹	سکھونت ۲۴ سال	۸۸	بکرم چند ۱۰۷	کلیان سین
۷۰	بکرا جیت	۸۹	کاکات چند ۱۰۸	ہر سین

جدول خاندان راجہ جدہشٹر

۱	راجہ پرکھیت	۱۹	راجہ بھیکم	۳۶	سودہ پال
۲	راجہ جنمیجہ	۲۰	راجہ نرہرتھہ	۳۷	سورست
۳	راجہ اسمید	۲۱	راجہ دسورن	۳۸	سنسجی
۴	راجہ آدہین	۲۲	راجہ ادرہ	۳۹	امرجودہ
۵	راجہ مجلسی	۲۳	راجہ ہستی بر	۴۰	امین پال
۶	راجہ جیبرتھہ	۲۴	راجہ دندپال	۴۱	سروہی
۷	راجہ اوگرسین	۲۵	راجہ درل	۴۲	پدارتھہ
۸	راجہ سنوان	۲۶	راجہ سماک	۴۳	پرتمال ستن سال
۹	راجہ سورسین	۲۷	راجہ سوجرتھہ	خاندان بسرباہ وزیر	
۱۰	راجہ سونت	۲۸	راجہ کھیم	۴۴	بسرباہ
۱۱	راجہ ابجی	۲۹	راجہ کھیمسن پال	۴۵	جباب سنگہ
۱۲	راجہ برجیک	خاندان راجہ بسروا وزیر		۴۶	سترکھن
۱۳	راجہ سوبتہ پال	۳۰	بسروا	۴۷	ممی پت
۱۴	راجہ برادہو	۳۱	بیرسین	۴۸	مہابل
۱۵	راجہ جوت	۳۲	بیرشاہ	۴۹	سرب دت
۱۶	راجہ سوہن	۳۳	انیک شاہ	۵۰	مترسین
۱۷	راجہ بہادی	۳۴	برجت	۵۱	سکھدال
۱۸	راجہ سرداں جیت	۳۵	پدارتھہ	۵۲	جیت پال

مصمم ہو رہی تھی بڑی اعانت حاصل ہوئی اور آخرش شہاب الدین ہندوستان پر حملہ آور ہوکر
راے پتھورا والی دہلی و اجمیر کو سنہ ۱۱۹۳ع مین شکست دیکر قتل کیا اور اوسوقت سے شہر
دہلی تختگاہ شاہان اسلام قرار پایا چونکہ خاندان تونور نے چارسو انیس برس سلطنت کی اور
راے پتھورا سولہ برس فرمانروا رہا تو یہ سب عرصہ بعد بکرماجیت و قبل تسلط اسلام بارہ سو
اڑتیس برس کا ہوا اس رو سے واسطے سلطنت بکرماجیت کے زمانہ صرف چودہ برس کا
باقی رہتا ہے اگرچہ یہ زمانہ تھوڑا ہے کیونکہ اس راجہ نے حسب شہرۂ عام عرصۂ دراز تک
راج کیا اور بڑی بڑی فتوحات حاصل کین لیکن ممکن ہے کہ یہ قلت ایام اس وجہ سے
واقع ہوئی کہ کسی دوسرے خاندان کے سنین مین سہواً ازدیاد ہوگئی بہرحال یہ سب
سلطنتین بعد بکرماجیت کے اندر اسی مدت کے آوین گی جسقدر کہ گنجایش سمت بکرماجیتی
مین ہے اور اگر مقدار سنین ماقبل راجہ بکرماجیت کو مقدار سنین سمت پر اضافہ کیا جاے
تو ابتداے راجہ پریچھت سے تا اینوم زمانہ ۴۱۳۰ برس کا ہوتا ہے اور اس زمانہ سے
زمانہ مظہرۂ مولف راج ترنگنی مین صرف تفاوت ۱۹۱ سال کا ہے اور حسب مدت قرارداده
ماحال تفاوت ۱۲۲ سال کا ہے لیکن یہ اختلاف اوسقدر نہین ہے جیسا کہ باہم عبرانی
مورخین و مورخان اسلام کی درباره پیدایش آدم و طوفان نوح و نیز دیگر اقوال کے ہے
اور بلکہ اگر اوسط دونون مدتون کا لیا جاے تو غالب کہ اصلی مدت کے قریب قریب آجاوے
ایک مورخ کا یہ قول بھی ہے کہ بیسل راے چوہان نے سنہ ۱۰۵ع مین تونور قوم کو فتح کیا یہ بیان
تو بظاہر صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن اوس بیان کے خلاف ہے جسمین بیان کیا گیا ہے کہ
قریب اوس زمانہ کے جب سلطنت اسلام ہونے والی تھی قوم تونور نے راجہ پتھورا
چوہان کو متبنیٰ کیا اسلئے غالبًا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد فتح دہلی بیسل راے نے
پھر قوم تونور کو قایم رکھا یہان تک کہ ان دونو قوم سے قرابت قریبہ کی نوبت پہونچی

کرکے مسند نشین ہوا اور نسلاً بعد نسل سولہ نفر چار سو تیس برس حکمران رہے اس
خاندان کا آخری راجہ آدھت تھا جسکو اوسکے وزیر دندھر نے طریقہ سابقہ سے راہی
ملک عدم کرکے آپ تخت پر بیٹھا اور نوبت اس خاندان کے تین سو ساٹھہ برس تک
راج کرتے رہے راجہ راجپال راجہ نہم نہایت بدوضع و غافل ہوا راجہ سکونت والی کوہ
کمایون کہ باج گذار سلطنت دہلی تھا خروج کرکے حملہ آور ہوا راجہ راجپال نے شکست پائی
اور مارا گیا راجہ سکونت تخت پر بیٹھا یہ راجہ نہایت ظالم جفاکار تھا چودہ برس سلطنت کی
اور راہی ملک عدم ہوا راجہ بکرماجیت فرمان روائے اوجین نے تخت سلطنت دہلی کو
رونق دی چنانچہ عہد آغاز سلطنت راجہ پرتھیت سے تا شروع جلوس راجہ بکرماجیت
۲۲۰۰ دو ہزار دو سو برس کی مدت گذری بعد اختتام سلطنت راجہ بکرماجیت کے
سلطنت دہلی بقبضہ سمندر پال اور اولاد اوسکی ۳۸۵ برس اور بخاندان
تلوک چند والی بہرایچ ۱۲۰ برس و بعد ازان بخاندان بر بریم ۵۰ برس و بخاندان
دیبی سین جو بنگالہ سے آیا تھا ایک سو اکتالیس برس اور بخاندان دیپ سنگھ
کو ہی ایکسو سات برس رہی یہ سب مدت بعد بکرماجیت کے آٹھہ سو تین برس ہوتی ہے
اسکے بعد جو خاندان ہوئے اوسمین بڑا اختلاف ہے کوئی مورخ خاندان رائے پتھورا
ماقبل پتھورا سے قائم کرتا ہے اور ایک خاندان قوم تونور زیادہ کرتا ہے زمانہ اوسکی
سلطنت کا سمت ۴۲۹ سے لغایت سمت ۸۴۵ یعنی ۳۷۲ع سے لغایت سنہ ۹۲ ع
درج کیا ہے دوسرا مورخ خاندان پتھورا کو مابعد پتھورا سے لکھتا ہے اور ناموں مین بھی
ایک دوسرے سے مطابقت نہین ہے لیکن بقول غالب یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے
کہ بعد خاندان دیپ سنگھ کے تونور لوگ فرمان روائے دہلی رہے یہان تک کہ
شہاب الدین کے عہد دولت سے تھوڑے عرصے پیشتر وہی قوم تونور قابض دہلی
تھی اور اجمیر مین چوہان و قنوج مین راٹھور چنانچہ راجہ آخری قوم تونور لا ولد تھا اوسنے
مرتے وقت اپنے نواسے رائے پتھورا راجہ اجمیر کو گود لیا اور تونور اور چوہان کو ملا کر ایک
کر دیا قنوج کا راجہ بھی راجہ دہلی کا دوسری دختر سے نواسہ تھا جب اوسنے یہ حال دیکھا
کہ اوسکے ہوتے دوسرے بھائی کو اوسپر ترجیح دی گئی تو وہ سخت ناراض ہوا اور اوس نے اپنی
سلطنت جو جھگڑے سے سیر ہو کر اوسنے شہاب الدین کے ارادون کو جو نسبت ملک ہندوستان

مت د سنہ اختتام سلطنت سمت ۱۹۱ درج ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بکرجیت
نے ۱۹۱ سال سلطنت کی حالانکہ ایسا نہین و نہ ممکن ہے پس ظاہر ہے کہ اس مقام پر
مقدار سلطنت طبقہ سوم و چہارم و پنجم مندرجہ تواریخ سابقہ مین کچھ سہو ہوا کمی بیشی
ہوگئی ہے بلکہ اگر غور کیا جاوے تو بہ نسبت اوسط تعداد سلطنت و تعداد نفری
دیگر طبقون کے طبقہ سوم و چہارم و پنجم مین ایزادی بھی ہے اور جانچ اسکی جبتک
کہ کوئی دوسرا ذریعہ دریافت کا نہو غیر ممکن ہے۔ سنہ واقعات سکندر مین ذکر
ہوا ہے کہ جب سکندر جانب پنجاب آیا تھا تو اوسوقت علاوہ دیگر راجگان کے ایک
راجہ ابیسارس جانب شمال تھا اور بعض مورخان نے اوسکو راجہ کشمیر قرار دیا ہے
چنانچہ فہرست سلاطین کشمیر پر جو غور کیا گیا تو معلوم ہوتا ہے کہ طبقہ سوم مین ایک
راجہ ابھی نامے فرمانروائے کشمیر ہوا ہے اور مدت سلطنت اوسکی ۲۶۷۱ سنہ کلجگ سے
۲۷۳۱ دور کلجگ بقدر ساٹھ سال تھی اور راجہ ابھی اور ابیس مین صرف تفاوت لہجہ و زبان
اور عہد سکندر ۳۳۱ سال قبل سنہ عیسوی ہوئی جسکو ۲۲۰۴ سال اسوقت تک
ہوئے اور اگر عہد سکندر کے وقت ایام سلطنت راجہ ابھی تقریباً تیس سال بحساب
اوسط قرار دیے جاوین تو ابتدائے اوگونند سے تا عہد سکندر عرصہ ۲۰۴۸ سال کا
درج تاریخ ہے مجموع ایام سلطنت کشمیر از ابتدائے اوگونند یعنی زمانہ مہابھارت تا
حال ۴۲۵۲ سال قرار پاتا ہے نہ کہ ۴۳۲۱ جیسا کہ سنہ قرار دادہ مصنف راج
ترنگنی سے مفہوم ہوتا ہے اور اس کمی سے مقدار ایام سلطنت راجہ ابھی سے تا مرگیت
کہ تیرہ ۱۳ راجہ ہوئے تقریباً سوا تین سو برس کا زمانہ قایم ہوتا ہے۔

فصل پنجم
دلّی کے راجاؤن کے بیان مین

بعد جنگ مہابھارت کے راجہ پرچھت تخت نشین سلطنت ہوا اور بعدہ راجہ کیمن تک کہ
۲۹ اونتیسوان راجہ تھا نسلاً بعد نسل حکمران رہے اور سلطنت انکی ۱۸۹۶ سال
قایم رہی پھر بسروا وزیر راجہ کیہمن براہ کور نمکی اپنے آقا کو مار کر تخت سلطنت پر
بیٹھا اور چودہ پشت مدت پانسو برس تک راج کیا راجہ پرتمال مسین آخری راجہ اس
خاندان کے وقت مین بھی وہی سانحہ پیش آیا کہ بیرباہ وزیر اوسکا اپنے آقا کا کام تمام

تو گونہ رانی نے اودین دیو برادر سہدیو کو کہ بادبار روزگار بسر کرتا تھا طلب کرکے
تخت حکومت پر بٹھایا اور وہ بعد حکومت پندرہ سال راہی ملک عدم ہوا گونہ رانی
نے مسند حکومت پر جلوس کیا تب شاہمیر نے بجبر مناکحت گونہ رانی کی درخواست
کی گونہ رانی نے اسکو ہلاک کیا تب تو شاہمیر مخاطب بہ سلطان شمس الدین ہوکر خود
بادشاہ بن بیٹھا ؛
اسکے بعد اسکی نسل سے بہت بادشاہ حکمران رہے اور پھر سلطنت مغلیہ نے
جب ترقی پائی تو از جانب شاہان دہلی ناظم اس ملک مین مقرر ہوتے رہے چند سال
تحت حکومت احمد شاہ درانی یہ صوبہ رہا ؛
سمت ۱۸۷۶ بکرماجیتی مطابق ۱۸۲۱ء فوج سکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے
کشمیر کو فتح کیا اور تا قیام سلطنت لاہور بقبضہ والی لاہور تھا جبکہ سرکار انگریزی نے
لاہور کو فتح کیا ملک کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ والی جموں کو عطا فرمایا جیسا کہ تذکرہ
سلطنت انگریزی مین بیان کیا گیا ؛
واضح ہو کہ مصنف گلزار کشمیر نے راجہ اد گونند سے تا سندمان راجہ آخری طبقۂ چہارم
سنہ کلجگ کے حساب سے بتعداد ایام سلطنت ہر ایک راجہ تحریر کیا ہے یعنی سنہ ۶۵۳ دور
کلجگ سے تا سنہ ۳۱۳۶ دور کلجگ کہ یہ مدت ۲۴۸۴ ہوئی اور سنہ ۳۱۳۶ وقت کل جگ
مطابق سمت ۹۲ بکرماجیت ہوتا ہے اور پھر شروع سلطنت راجہ میگواہن سے تا عہد
اختتام سلطنت راجہ سہدیو سمت بکرماجیتی سے سنہ جلوس و مقدار سلطنت
ہر ایک راجہ کی تحریر ہے اور مجموعہ اس زمانہ کا ۱۳۰۸ سال کا ہے اور سنہ ابتدا سے
سمت سنہ ۹۲ سے لغایت سمت ۱۳۷۷ بکرماجیتی درج ہے اور جس مقام پر سنہ کلجگ
و سنہ بکرماجیت کا الحاق ہوا ہے وہان صرف اسقدر لکھا ہے کہ تعداد سنین
سلطنت پردازی راجہ بکرماجیت مین اختلاف ہے اور پھر دوسرے ایک مقام پر
مجموعہ تعداد ایک طبقہ سے ۴۴ سال واسطے مطابقت کل مقدار ۱۳۰۸ سال
کی کچھ کم کردی گئی ہے ؛ اور طرفہ تر یہ کہ راجہ متر گپت جسکو بکرماجیت نے سلطنت
کشمیر عطا فرمائی تھی اور وہ صرف چار سال حکمران رہا اور جب خبر وفات
بکرماجیت اسکو پہونچی تو سلطنت کو ترک کرکے گوشہ نشین ہوا اور سنہ

اوس ملک کو خبر اسکی ملی اور اوسکو طلب کرکے بمدارات پیش آیا اور شادی کلیان دیوی دختر اپنی کی ساتھہ جیا پیڈ کر دی؛؛
بعد کچھہ عرصہ کے جب وزیر جیا پیڈ مع کچھہ لشکر کے باطاعت راجہ حاضر ہوا تب راجہ عازم کشمیر ہوا اور جج کو شکست دی جج مارا گیا راجہ فتحیاب ہوا
طبقہ ہفتم مین راجہ سنگرام ... در زمانہ بلند عدو بند و تیغ کشور کشا کے علیخان حاکم گجرات و پرتھوی چند والی ترکستان دیس عرف سندہ کو مطیع و منقاد اپنا کیا لیکن راجہ نہایت ظالم و بے رحم و جفا کار تھا آخرش بضرب تیر ایک رذیل قوم کے بپاداش کردار اپنی کو پہونچا بعدہ اور راجہ بھی اکثر ظالم و عیاش اور غافل اور کاہل ہوتے رہے کوئی بحمایت تاتاریان و کوئی باعانت ڈانگریان ایک دوسرے کو خارج کرکے متسلط سلطنت ہوتے؛؛
طبقہ نہم مین بعہد سنگرام راج قریب سنہ ۱۰۲۳ سلطان محمود غزنوی کشمیر پر حملہ آور ہوا کہ مدافعت اوسکی نہ ہو سکی طبقہ دہم مین بعہد راجہ جے سنگہ پنڈت کلہن نے تاریخ کشمیر موسوم بہ راج ترنگنی بزبان سنسکرت تصنیف فرمائی آخری راجہ سہدیو تھا اسکے عہد مین شاہ میر بن طاہر نام مسلمان کہ نسب اپنا ساتھہ ارجن پانڈو کے پہونچاتا تھا ملازم ہوا اور اسی عرصہ مین رتنچیو پسر خردسال حاکم تبت بوجہ فسادات ملکی بھاگ کر پاس رام چند سالار پناہ گزین ہوا رام چند نے اوسکی خاطرداری کی اور وجہ کفاف اوسکا مقرر کر دیا اور سنہ ۷۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۳ع زلچو ترک کہ اوسکو ذوالقدر خان بھی کہتے ہین بجمعیت ستر ہزار سوار اس ملک مین پہونچا راجہ سہدیو تاب مقابلہ اوسکی نہ لاکر جانب کشتوار بھاگا ترک آٹھہ مہینے تک لوٹ مار اور قتل اور ویرانی ملک کرتے رہے آخرش جانب ہندوستان متوجہ ہوئے وقت معاودت کے بوجہ بارش برف کے ہنگام طے مسافت کوہستان بہت ترک غارت ہوئے چونکہ اوسوقت کوئی حاکم موجود نہ تھا رتنچیو نے حکومت اپنی قائم کی اور رام چند حاکم لار کو کہ جسنے پرورش اوسکی کی تھی فریب سے قتل کرا کے کوٹہ رانی دختر رام چند سے نکاح کیا و شاہمیر کو وزیر اپنا بنایا اور مذہب اسلام اختیار کیا اور سنہ ۷۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۴ع سے سلطنت اسلام یعنی سلطان رتنچیو کی اس ملک مین قائم ہوئی؛؛ جبکہ سلطان رتنچیو بعد سلطنت تین برس اور دو ماہ کے فوت ہوا اور کوئی وارث نہ تھا

حکم دیا جب کچھ اثر نپایا اکثر عورتون کو بہ تہمت زنا اور مردون کو بدعوی تلطبانی یا لڑکون کو بہ بہانہ زنازادگی تہ تیغ بیدریغ پہونچایا نقل ہے کہ ایک عورت کوزہ گر بار سامنے حاضر آئی اور کہا کہ اے راجہ اوّل امتحان عصمتیان محل سرا اپنی کا تجھکو کرنا واجب تھا ناحق خون اسقدر بیگناہون کا کیون ہوتا یہ کہکر فوراً ہاتھ اپنا پتھر پر لگایا اور پتھر کو ٹکڑے کردیا ؛ طبقہ پنجم مین میگواہن راجہ نامے ہوا اسنے شادی اپنی دختر راجہ پراگ جوتش سے کرا اوسنے محفل سوئمبر ترتیب دی تھی کی ؛ راجہ سوسی ہرن نہادہ لاولد مرا جب ملک میں کوئی فرمان روا نرہا حسب درخواست رئیسان کشمیر بکرماجیت راجا اوجین نے ماتر گپت یا متر گپت برہمن کو اوپر حکومت کشمیر کے مامور فرمایا وہ چار برس نوماہ حکمران رہا جبکہ خبر انتقال راجہ بکرماجیت سنی تو حکومت سے کنارہ کش ہوکر بنارس مین مشغول عبادت الہی ہوا اور پرورسین نسل راجگان سابق سے تخت سلطنت پر بیٹھا روایت ہے کہ سات مرتبہ اوجین پر حملہ کیا اور فتحیاب ہوتا رہا اور سیلادت عرف پرتاب سیل پسر راجہ بکرماجیت کا جو منحرف ہوتا رہا بار بار عفو قصور کرکے اپنے ملک پر اوسکو قابض وقائم رکھا ؛

طبقہ ششم مین دُرلب درون ایک شخص گمنام تھا لیکن بیاوری بخت بعد وفات راجہ کے تخت سلطنت پر فرمان روا ہوا چنکن نام ایک شخص باشندہ بخارا اسکا وزیر تھا اور کیمیاگری مین دستگاہ کامل رکھتا تھا اور الشانہ چندر خسر پورہ چنکن حکیم حاذق تھا للتادت بھی بڑا زبردست راجہ ہوا اور بہت سے ملک اسنے فتح کئے اور کابل وبخارا اور گجرات اور مالوہ وغیرہ پر فوج کشی کی ؛

جیاپیڈ جب تخت سلطنت پر بیٹھا تو متوجہ فتح ہند ہوا ججہ نام خسر پورہ اوسکا بعیت اوسکے متصرف کشمیر ہوگیا اور انحراف اختیار کیا بدریافت اس امر کے لشکریان ہمراہ راجہ بھی کچھ بیدل ہونے لگے چنانچہ راجہ نے بدانشمندی کچھ لوگ رخصت کرکے آپ بمقام پراگ اکر ایک کم ایک لاکھ اسپ بارفتار با دولت بیشمار برہمنان کو خیرات فرمائے اور وہان سے وقت شب تنہا بشہر پونڈر درون مین مضافات ولایت بنگالہ کر جیبت راجہ اوس ملک کا تھا آیا اور خفیہ سکونت اختیار کی اور ایک رقاصہ کملا نام سے راہ ورسم پیدا کی لیکن جب کہ اوس نواح مین جیاپیڈ نے شکار ایک شیر کا کیا تھا

مورخان کشمیر راوی ہین کہ چار سو پچاس برس قبل دور کلجگ دیاکرن لسر لوگرن
والی جمو مسند نشین اس ملک کا ہوا اور اوسکی نسل سے باون پشت تک نسلاً
بعد نسل مدت ایکہزار ایکسو تین برس تک یعنی سنہ ۶۵۳ سال دور کلجگ تک
حکمران رہے سنہ ۶۵۳ دور کلجگ مین راجہ آدگونند فرمان روائے سلطنت ہوا یہ راجہ بہ کمک راجہ
جراسندہ والی مگدہ دیس کے سری کشن جی سے جنگ آور ہوا اور دست بلبھدر جی
بہ کنار آب جمن قتل کیا گیا دامودر بیٹا اوسکا تخت نشین خلافت ہوا اس زمانہ مین
راجہ قندہار نے محفل سویمبر واسطے شادی اپنی بیٹی کے ترتیب دی تھی اور راجہائے اطراف
و جوانب فراہم ہوئے اور جادو لوگ بھی وہان پہونچے تھے راجہ دامودر بخیال انتقام
خون پدر جادون سے جنگ آور ہوا اور دست مبارک سری کشن جی سے مارا گیا
سری کشن جی نے رانی جسوتی زوجہ دمودر کو کہ حاملہ تھی متمکن خلافت کیا اور جب
اوسکو لڑکا پیدا ہوا وہ گدی نشین ہوا اسکے بعد ۳۵ راجہ اور نسلاً بعد نسل
راجے ہوئے بعدہ ۱۳ راجہ یکے بعد دیگرے فرمان روا رہے جس مین اشوک و جلوک
بیٹے اوسکے نامی اور اولوالعزم تھے آخری راجہ ابھمن تھا جسکے عہد مین چندراچارج برہمن
شاستر مہابہاس ہند سے لاکر چندر بیاکرن علم صرف و نحو مین بطرز دیگر تصنیف کیا
اور نیلہ پران اسی کے وقت مین ظاہر ہوا طبقہ سوم مین راجہ میہرکل بڑا ظالم و خونخوار
تھا ایکبار رانی اوسکی لباس پارچہ زرکار سراندیپی پہنے ہوئے تھی اور اوس پارچہ پر
صورت راجہ سراندیپ منقش تھی راجہ نے طیش کھا کر سراندیپ پر لشکر کشی کی
اور راجہائے لات چول و کرناٹھ کو مطیع کرتا ہوا سراندیپ پہونچا اور راجہ سراندیپ کو
محکوم اپنا بنایا اور حکم موقوفی نقش صورت راجہ و بجائے اوسکے قائم کرنے شکل آفتاب کا دیا
ہنگام معاودت بلند کوہ پنجال سے ایک ہاتھی اوسکا لغزش کھا کر گرا اور آواز مہیب
اوسنے ماری راجہ کو یہ صدا خوش آئی راجہ نے اوسی طرح ایک ایک ہاتھی گرانا
شروع کیا حتی کہ سو ہاتھی اس صدمہ سے ہلاک ہوئے ۞

ایک مرتبہ یہ اتفاق ہوا کہ ایک نہر جو بحکم راجہ طیار ہوتی تھی اوسمین ایک پتھر ایسا
حائل ہوا کہ وہ علیحدہ نہو سکتا تھا راجہ نے خواب دیکھا کہ اگر دست زن پارسا
اس پتھر پر پہونچے فورًا علیحدہ ہو جاوے چنانچہ راجہ نے واسطے تعمیل اس امر کے

خیرات دیا جاتا ہے۔

نہم ایک چشمہ ہے متبرک و پرستش گاہ ہنود کہ پانی اوسکا خود بخود رنگہاے گوناگون سے مثل زنگاری اور زردی و اناری و سفید و آسمانی وغیرہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

دہم ایک مقام پر ایک پتھر ہے اوس مقام پر اگر آواز مردم بلند ہو تو نیچے پتھر سے آب جاری ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کے عجائب اور غرائب اور بہت سے اس سرزمین مین ہین کہ اونکی تحریر کو ایک دفتر چاہیے لہذا اب مختصر حال فرمان روایان اس خطہ کا معرض تحریر مین آتا ہے۔

جدول فرمان روایان کشمیر حسب تحریر مورخ گلزار کشمیر حسب ذیل ہے

نمبر	نام	تعداد پشت	مدت سلطنت	
۱	دیاکرن	۵۲	الــــ ماــــ ر	
۲	آدگونند	۵۲	الــــ مار	
۳	بالہ گونند	۲۱	الــــ مــــ	
۴	بریاپادیت	۶	ماہ لعہ	
۵	میگواہن	۱۰	الــــ الماہ ــــ والعہ	
۶	درلب وردہن	۱۷	ماالعہ	
۷	اودتی ورما	۱۲	مدــــ	
۸	جینگہ	۹	للعہ	
۹	سنگرام راج	۶	مدلعہ	
۱۰	اودیچل	۱۷	ماالعہ	
			الــــ سا ملے ر	
			سمہ ما ر ــــ ۳۷۹۲	

اور چودھوین دن کمال کو پہونچتا ہے اور پھر تا ایام روشن پچھ رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے۔ دوسرا مقام مشترک سند و برار ہی نام ایک حوض مربع اور طرف شمال اوسکے ایک قدح سنگین بنا ہوا ہے ایام تحویل آفتاب ببرج حمل یعنی وسط بیساکھ سے تا وسط جیٹھ ایک دن مین تین مرتبہ یا زیادہ وہ حوض از خود پُرآب و پھر خالی ہوجاتا ہے حتیٰ کہ ایک قطرہ پانی کا نظر نہین آتا ؛

تیسرا چشمہ ہے موسوم بہ بون سندیا اسمین دفعتاً پانی جوشش مارتا ہے اور پھر دفعتاً نایاب ہوجاتا ہے چہارم ایک غار ہے موسوم بہ منشاہ جو شخص کہ اسمین رکھتا ہے پارہ ہاے یخ اوسکو اوسمین ملتے ہین اگر اوسی مقام پر تناول کرے کچھ تفاوت یخ سے محسوس نہین ہوتا اور اگر اون پارہ ہاے یخ کو باہر لاتا ہے تو پارہ ہاے مذکور سنگریزہ ہوتے ہین : پنجم ایک چشمہ ہے اسکا ناگ نام پانی اسکا نہایت سبک و سرد اور ابتداے ایام بہار سے تا چنگی بشالی پانی اوسمین بکثرت رہتا ہے و بعد تمام موسم بہار پانی ایسا خشک ہوجاتا ہے کہ ایک قطرہ پانی کا نہین ہوتا ششم ایک غار ہے مشہور بغار آدم راے اور انتہا اوسکی آج تک کسی نے نہین پائی باہر سے تنگ اور اندر فراخ عرض اوسکا قریب پانچ گز اور بلندی چار گز کی ہے روایت ہے کہ بحکم جہانگیر بادشاہ بارہ آدمی مع مشعلون اور ایک ایک آثار روغن چراغ واسطے تحقیق اوس غار کے گئے بعد طے مسافت ایک گنبد دیکھا بہ بلندی بیس گز اور دور اوسکا پچاس گز اور اوس مین تین راہ نمایان ایک جانب بالا دوسرا مائل بہ پائین اور تیسرے جانب راست لیکن اس عرصہ مین روغن چراغ نے کمی کی اور اون لوگون کی جرأت واسطے راہ روی آیندہ کے نہ پڑی اور واپس آئے ؛

ہفتم کنارہ دریاے بہت ایک درخت چنار زمانہ قدیم کا موجود ہے کہ ہرگز خشک نہین ہوتا اور کوئی آفت شدت سیلاب سے اوسکو نہین پہونچی ؛

ہشتم ایک مقام ہے موسوم بہ بتہ زمین اوسکی سرخ رنگ ہے بعد چند سال کے جوشش حرارت اوس زمین مین پیدا ہوتا ہے مردم ہنود ظروف پرآب و برنج اوس زمین مین دفن کرتے ہین خود بخود پخت طعام ہوجاتی ہے اور بنام ارواح بزرگان

اسی طرح اوسکی فوج کا سردار پرتاب چند راجہ ہوا اسکے عہد مین نوشیروان شاہ ایران نے ہندوستان پر لشکر کشی کی یہ نوشیروان ۵۳۱ عیسوی تخت نشین ہوا تھا بعد پرتاب چند کے ملک مین طوائف الملوک ہو گئی اور مگدہ والہ آباد متھرا کاشی قنوج وغیرہ مین سب خود مختار ہو کر راج کرنے لگے اس سے آگے مگدہ دیس کے راجاؤن کا حال صاف اور سلسلہ وار پایا نہین جاتا اور پھر کئی سو برس بعد کچھ تاریخانہ حال ظاہر ہوتا ہے اور مکاداکی سلطنت قنوج کے قلمرو مین پائی جاتی ہے تفصیل راجاؤن کے تتمہ مین درج ہے ؛

فصل چہارم

خطہ کشمیر زمان سلف مین بستی سر معروف تھا کشب رکھیشر نے اوسکو آباد کیا جب سے موسوم بہ کشب مر ہوا کیونکہ مر بزبان کشمیر عمارت کو کہتے ہین مخفف اوسکا کشمر و بہ تغیر السنہ کشمیر مشہور ہوا یہ خطہ نہایت سرسبز و شاداب اور حسن و خوبی مین اجزا رشک وہ گلشن اور رو کش خیابان چمن ہے آب و ہوا خوش و نضارہ دلکش رکھتا ہے صدہا چشمہ ہا خوشگوار آب زلال کے روان ہین فرسخون میدان سبز پر از گل و لالہ نعمان عیان ہین جانوران خوش الحان کی نغمہ سرائی ایک عجب کیفیت دکھلاتی ہے سچ پوچھو تو شان کبریائی نظر آتی ہے شعر ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید ؛ زعفران اسی خطہ مین پیدا ہوتا ہے اور وہ مقام جہان زعفران ہوتا ہے طولاً و عرضاً تقریباً تین میل کا ہے تخم اسکا مثل لسن کے ہے اور ساون بھادون مین کاشت کیا جاتا ہے اور ماہ کاتک اگہن شگوفہ نمایان ہوتا ہے اور ایک مرتبہ کی کاشت سے تخم اوسکا آٹھہ دس برس تک قائم رہتا ہے ؛

دار الامارۃ اس صوبہ کا شہر سری نگر ہے درمیان شہر کے دریاے تبت جسکو ہندی مین وِتستا کہتے ہین جاری ہے ؛

باغ شالا مار بھی قابل دید ہے اسکے دو قطعہ ہین قطعہ اول کو جہانگیر بادشاہ نے ترتیب دیا اور قطعہ ثانی کو شاہ جہان بادشاہ نے آباد کیا ؛

متصل سرحد تبت کے ایک پہاڑ پر ایک مکان متبرک امرناتھہ نام واقع ہے بیان ایک غار ہے وسیع اوسمین بہ ایام شوکل پچھہ ایک بارہ برف روز بروز بڑھتا ہے

اوسکے بعد اوس خاندان سکے بیس راجا نسلاً بعد نسلٍ مسند آرا ے ریاست ہوے
انمین سے سبسے پچھلا راجہ ربیج تھا اور اوسکو اوسکے وزیر شسنک نے مار کر گدی پر
اپنا بیٹا بٹھلایا اس خاندان سکے چار راجا اور گدی نشین ہوئے اور اونکے بعد جو شیشناگ
راجہ ہوا وہ دوسرے خاندان کا تھا جو جانب تاتار اور تبت سے آیا تھا اور یہ خاندان
ناگ بنسی کے نام سے موسوم تھا جسکا ذکر حصہ اول مین ہو چکا ہے شیشناگ کے
خاندان مین دسوان راجا مہانند مشہور ہوا اوسکا بیٹا نندا ہے وہ سودر کی بیٹی سے
پیدا ہوا تھا مگر اپنے باپ کے بعد وہی تخت نشین ہوا اور اوسکے بعد اوسکی اولاد
سودربرن راجہ ہوئے اونمین سے پچھلے راجا کو اوسکے وزیر چانک نے مار ڈالا اور اوسکے
بھائیون مین سے چندرگپت نام کو گدی پر بٹھایا جسکا ذکر حصہ اول باب اول فصل
دوم مین ہو چکا ہے اور اس راجہ کے خاندان کا خطاب موری تھا اور اس نسل کے
دس راجا ہوئے ؛

اور بعد اوسکے سنگ بنسی خاندان کے خطاب کے دس راجا ہوئے اور بعد اونکے
کن بنسی خاندان کے چار راجہ گدی پر بیٹھے لیکن راجہ آخری کو ایک سودر نے قتل کر کے
آپ گدی پر بیٹھا جسکا خاندان اندر بنس کے نام سے مشہور ہوا ؛

چندرگپت کے بعد کا زمانہ

دوسرا انومین نندا کے بعد کا زمانہ اوس سنے پانچوین شاہی نسل تک یا چندرگپت
سے چوتھی شاہی نسل تک آٹھ سو چھتیس یا آٹھ سو چون برس کا ہے یعنی
پانچوین شاہی نسل ۵۴ سنہ ع مین ہوئے ان پانچون خاندانون مین اخیر اندرا
لقب والی خاندان نے قریب شروع ہونے سنہ عیسوی کے رونق اور قوت
حاصل کی تھی راجہ مہاکرنی اسی اندر بنس مین ہوا جسکی عالی ہمتی اور بلند حوصلگی
اور سخاوت کا چرچا آج تک شہرۂ آفاق ہے اور اندر بنس کے آخری راجا کا نام
پلوم تھا اور یہ پلوم بھی ہندوستان کا اتنا بڑا راجہ نامی ہوا ہے کہ اوسکے سلطنت
شہرہ چین تک پہونچا جب راجہ پلوم آخر وقت مین خود بخود گنگا مین جا کر ڈوب مرا
تب بجائے اوسکے راج دیوا اوسکا سپہ سالار مسند حکومت پر بیٹھا اور اوسنے
سمندر کے کنارہ سے کشمیر تک سارے راجاؤن کو فرمان بردار اپنا کیا بعد اوسکے مرنے کے بعد

ایک کے خاندان مین لبدیوا ور دیوک تھے اور لبدیو کے بیٹے سری کشن جی تھے اگر سین نے جو کہ دیوک کا بھائی تھا لبدیو کے باپ کا راج چھین کر اپنے قبضہ مین کر لیا اسکے بعد اوسکا بیٹا کنس راج کا مالک ہوا اوسکو سری کشن جی نے جوان ہوکر ہلاک کیا اور اوسکی دار الخلافت متھرا مین دخل کر لیا یہ واردات سنکر کنس کا سسر اگدہ دیس کا راجہ جراسندہ نام لشکر عظیم ہمراہ لیکر آیا اور سری کشن جی کو اوسنے شکست دی اور سری کشن جی متھرا چھوڑکر گجرات چلے گئے اور وہان جاکر ایک شہر دوارکا کے نام سے آباد کیا اور جسوقت کہ پانڈون اور کورون کے درمیان جنگ پڑی ہوئی تھی سری کشن جی گجرات کے راستے پانڈون کی کمک کو گئے اور مہابھارت کی لڑائی کے بعد جب پھر دوارکا آئے تب جادون کے بیچ مین عداوت اور دشمنی کی ایسی اک آگ بھڑکی کہ انجام کو وہ سب مارے گئے اور ایک بھیل نے دہوکے سے جنگل مین کرشن چندر جی کو بھی مارا

جس لڑائی مین کہ جراسندہ ہاتھہ کشن جی سے مارا گیا اوس لڑائی مین دیار مغرب سے یون کی قوم سے ایک راجہ کال یون نام جو جراسندہ کا دوست تھا واسطے اعانت جراسندہ کے آیا تھا وہ بھی مارا گیا ؛

راجسو پرب مہابھارت کے تیرھوین ادھیا مین پانچ سو اٹھتر دین اشلوک کا یہ مضمون ہے کہ مغرب کے جو مرو اور ترک ملک ہین وہان ایک یونون کا سردار حکمرانی کرتا تھا — شہر مرو ملک خراسان مین اب تک موجود ہے اگرچہ مغرب کے ملک مین بہت سلطنتین اور قومین اوس زمانہ مین پائی جاتی ہین لیکن پرانون مین غیر ملکی لوگون کو یون کے نام سے موسوم کیا ہے اصلیت اس لفظ کی یونان سے معلوم ہوتی ہے اور دوسرے ملکون کی تاریخ سے کال یون کا پتہ و نشان اب تک نہین لگا ہے ؛

فصل سوم
مگدہ دیس کے راجاؤن کا بیان

کورو چھتری کی لڑائی کے بعد مگدہ دیس کا راج بہت با حشمت و اقبال گنا جاتا ہے اوراوسکی سلطنت بھی مدت تک قایم رہی اوس ملک کا بانی جراسندہ نہایت دلیر اور دانا تھا مگر جب کرشن جی کی مدد سے پانڈون نے اوسکو مارا اوسکا بیٹا سہدیو تخت نشین ہوا

راجہ پورکے بعد بیس پشتین گذرین تب راجہ ہستی پیدا ہوا اوسنے ہستناپور کو اپنا دارالخلافت مقرر کیا راجہ ہستی کی چوتھی پشت مین کُر پیدا ہوا یہ وہی کُر تھا جسکے نام سے بارہ ملک مین کُرچھتر مشہور ہے راجہ کُر کے بعد تیرھوین پشت مین راجہ سانتن ہوا اوسکے تین بیٹے تھے یعنی بھیشم بچتر بیرج چتر انگد انمین سے بڑے بیٹے بھیشم نے ولیعہدی کا منصب اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو دیا اور جب چتر انگد لڑائی مین مارا گیا بچتر بیر سلطنت پر متمکن ہوا یہ راجہ لاولد مرا اور اوسکی عورت سے بتوجہ باطنی بیاس جی لپسر پراسر کے دو لڑکے پیدا ہوے ایک دھرتراشت دوسرا پانڈ یہ بیاس جی وہی نامی گرامی شخص ہین جنھون نے بیدون کو ترتیب دیا ہے جب تک دھرتراشٹ اور پانڈ نابالغ رہے بھیشم نے سلطنت کا بندوبست کیا جب پانڈ بالغ ہوا تب اپنے پانچون لڑکے پانڈون کو چھوڑ کر آپ اپنی عورت سمیت کوہ ہمالہ پر چلا گیا پانچون لڑکون کے نام یہ ہین جدھشتر ارجن بھیم نکل سہدیو انمین سے جدھشتر راست گوئی مین اور ارجن تیراندازی مین اور بھیم زور مین مشہور تھا چنانچہ پانڈو ہستناپور شہر کو گئے وہان کا راجہ دھرتراشت تھا اور اونھون نے متصل اوسکے ایک شہر اندرپرستہ جو دہلی کے نام سے ان روزون مین معروف ہے آباد کیا اتفاقاً پانڈون اور کورون کے درمیان نزاع اوٹھی سرغنہ کورون کا جرجودھن پسر کلان دھرتراشت تھا اور اونکا انجام یہ ہوا کہ کُرچھتر کے میدان مین خون کی ندیان بہین آخرکار پانڈون کو فتح اور کورون کو شکست ہوئی اور دھراشٹ کا تمام خاندان جرجودھن سمیت پانڈون کے ہاتھون سے مارا گیا اس جنگ مین دونون طرفون کے بہت سے راجہ حامی اور مددگار تھے پانڈون کی مدد پر سری کرشن جی دوارکا کے مالک تھے اور مخالفون کے لشکر مین فوج کے سپہ سالار بھیشم اور درون اور کرن نہایت بہادر اور دلاور تھے کورون اور پانڈون کی لڑائی کا ہنگامہ اٹھارہ دن تک گرم رہا یہ واقعہ ہندوستان مین ایسا مشہور ہوا کہ اب تک زبان زد خلایق ہے

اسکے بعد تھوڑے دنون مین راجہ جدھشٹر راج کاج دھن دولت چھوڑ اپنے بھائیون سمیت کوہ ہمالہ پر جا گلے اور ارجن کا پوتا پرچھت تخت نشین ہوا اور اوسکے تھوڑے دن بعد ہستناپور دریا کی طغیانی سے ڈوب گیا بیاس کے بڑے بیٹے بیدوسکے دو بیٹے تھے

لیکن صداقت اسکی کسی تحریر پُران سے نہین ہوتی نہ بالتفصیل کوئی نسب نامہ
بدہودیت کا کسی پُران مین درج ہے کہ اوس سے مطابقت کیجاوے یہ مدت
اٹھارہ وین پشت ماقبل مہاراج سری کشن جی سے ہوا ہے ؀

فصل دوم
چندربنسی راجاؤن کے بیان مین

اور چندربنسی راجاؤن مین اوّل اترا اوسکا بیٹا سوم یعنی چندرا اور چندر کا بیٹا
اور بدھ کا پرورا ہوا اسکی دارالخلافت الہ اباد مین تھی اور چونکہ رانی ایلا زوجہ بدھ
تھی اس وجہ سے پرورا کا ایل بھی نام ہے اور دربارہ پیدایش ایلا روایت عجیب
وغریب پُرانون مین مذکور ہے اور قدیم نام الہ آباد کا ایلا باس مشہور تھا جب
اکبر بادشاہ نے قلعہ بنایا الہ باس نام رکھا بعدہ بعہد شاہ جہان بادشاہ الہ اباد
نام زد ہوا چنانچہ ابتک پرگنہ ایل کنارہ گنگ پر آباد ہے اور کثرت استعمال سے اوسکو
اریل کہتے ہین اور اریل مین مورت مہادیو جسکو قایم کردہ بدھ لب چندر بتلاتے ہین
موسوم بہ سوم الیشر مہادیو اب بھی موجود ہے بعد پرورا کے اوسکا بڑا بیٹا آیو جانشین
تخت نشین ہوا اوسکے دو بیٹے تھے پہلا نہکہ دوسرا چھتر بردہ نہکہ بعد فوت اپنے
باپ کے الہ اباد کا تخت نشین ہوا اور چھتر بردہ نے جوانمردی اور دلیری سے بنارس
مین عمل دخل کر اپنا راج قایم کیا نہکہ کے بعد نہکہ کا مرتبہ بیات کو حاصل ہوا اوسکے پانچ
بیٹے تھے یدو انو ترپس دربہی پور راجہ بیات نے سب کی طرف سے دل برداشتہ
ہوکر چھوٹے لڑکے پور کو اپنا مرتبہ دیا اور پور کی اولاد پور وجنسی کہلائی ـ
ترپس کی اولاد مین پانڈے اور کیرل اور چولک مشہور ہوئے اور اُنھین کے نامون کے
مواقق دکن مین ملکون کے نام ہین دربہی کی اولاد مین گاندھار تھا جسکے نام سے
اب وہ شہر قندھار موسوم و معروف ہے اور انو کے اولاد مین انگ اور بنگ
اور [illegible] رگھنندر مشہور ہوئے اور انکے نامون کے موافق بھی ملکون کے
[illegible] باپ کا تخت نشین ہوا اور اسی خاندان مین بھرت
[illegible] کا راج کیا اور اسی کے نام سے بھرت کھنڈ کہلاتا ہے

گوشالہ کہلاتی تھی شامل ہوگئی ہوگی اور دار السلطنت اجودھیا سے قنوج مین منتقل ہو گ
راجہ جنک جو بزمانہ راجہ رام چندرجی والی میتھلا پوری عرف ترہت تھا اور سیتاجی بیٹی راجہ جنک
کی راجہ رام چندرجی کو منسوب ہوئی تھی یہ راجہ بھی نسل سے راجہ نمی پسر ثانی راجہ اچھواک سے تھ
— اور کس دھج بھائی راجہ جنک کا بعد فتح یابی اوپر والی ملک سندہ کے فرمانروا
ملک سندہ اوس زمانہ مین ہوا تھا اور کیکئی دلیس عرف پنجاب مین راجہ سکے کی
فرمان فرما تھا اسی راجہ کی بیٹی مسماۃ رانی کیکئی سوتیلی مان راجہ رام چندرجی کی تھی
پسر لطبنی اوسکا بھرت تھا ؛

بشسٹ اور بامدیو وزیر و مشیر راجہ دسرتھ و ستانند پسر گوتم رکھہ وزیر راجہ جنک
تھے یہ رکھہ لوگ بھی مشہور و معروف ہین کتاب جوگ بششت جو علم بیدانت و تصوف
مین ہے تصنیفات انھین بششٹ سے مشہور ہے ایام سلطنت راجہ رام چندرجی مین بحکم
راجہ موصوف ستر ہن برادر خرد راجہ رام چندرجی نے متھرا پر لشکر کشی کی اور لون پسر
مدھو کو جو اوس نواح کا فرمان روا تھا ہلاک کرکے خود متسلط ہوا اصل نام متھرا کا
مدھو پوری ہے اسی مدھو پدر لون نے اوسکو آباد کرکے اپنے نام سے موسوم کیا تھا
— اگرچہ مدھو کو پوران مین دیت یعنی دیو کے نام سے پکارا ہے لیکن یہ امر تو ظاہر
ظاہر ہے کہ پرانون مین ہر ایک مقام پر دشمن اور مخالف اور بدکردار کو راچھس اسر
اور دیت کے نام سے لکھا ہے جیسا کہ راجہ کنس کو جو متھرا کا والی تھا اور قوم
یدوبنس سے تھا اور اسی یدوبنس مین مہاراجہ سری کشن جی بھی پیدا ہوئے
تھے راچھس کے نام سے موسوم کیا ہے راون جو قوم کا برہمن اور عالم علم بید تھا
اسکو بھی راچھس کہا اور دس سر اوسکے لکھے اس مقام پر اشعار شیخ سعدی
علیہ الرحمۃ جو کتاب بوستان مین درج ہین موزون و مناسب معلوم ہوئی درج ذیل
کئے جاتے ہین سہ ندانم کجا دیدہ ام در کتاب ؛ کہ ابلیس را دید شخصے بخواب ؛ بقامت صنوبر بروے آفتاب ؛
[illegible] و گفت اے عجب این تو ئی ؛ فرشتہ نباشد بدین نیکوئی ؛ توکین روے داری بحسن قمر ؛ چرا در جہان زشت نامی سمر ؛ چرا نقش بندت در ایوان شاہ ؛ دژم روے کردست و زشت و تباہ ؛ شنید این سخن بخت برگشتہ دیو ؛ بزاری برآورد بانگ و غریو ؛ کہ اے نیک بخت این نہ شکل منست ؛ ولیکن قلم در کف دشمنست ؛
[illegible] چونکہ نسب نامہ یدوبنس مین ایک راجہ موسوم بہ مدھو بھی درج ہے
[illegible] کہ اوسوقت مین اسی شخص کا کوئی بیٹا موسوم لون فرمان روا ہو بلکہ [illegible]

اودہ معادن کوروان تھا اور بابتھہ ارجن پانڈو سے قتل ہوا یہ راجہ بربل ا
ی انتیسوین ۲۹ پشت مین پیدا ہوا نتیجہ اسکا یہ نکلا کہ ظہور راجہ رام چندرجی کو کشن
بیشتر انتیس ۲۹ پشت گذری تھین پس اسی بنیاد پر زمانہ راجہ رام چندرجی کو قبل
جنگ مہابھارت قیاس کرنا چاہئے زمانہ جنگ مہابھارت کا حصہ دوم مین بیان
راجہ رام چندرجی نے بحکم راجہ دسرتھہ باپ اپنے کے بوجہ خلاف ہونے رانی کیکئی سوتیلی
مان اپنی کے قبل از ولیعہدی صحرانشینی قبول کی اور بعد عبور ندی تمسا و دریاے
گومتی کے بمقام سنگ بیر پہونچے یہ مقام بنام سنگرپہ ضلع پرتابگڈھ ملک اودہ
کنارہ دریاے گنگ مشہور ہے اور ایک پرانے کھیرہ کے نشان نمودار ہین راجہ اس
مقام کا ایک شخص قوم بھیل تھا اور وہان سے دریاے گنگ عبور کرکے اوس مقام
پہونچے جس جگہ دریاے گنگ و جمن باہم ملحق ہوئے اور اب یہ مقام بنام پراگ
عرف الہ آباد مشہور خاص و عام ہے اور اس جگہ سے چترکوٹ ہوتے ہوئے وارد
ڈنڈک بن ہوئے اس مقام سے راون راجہ لنکا دغا کرکے رانی سیتاجی کو لنکا مین لیگیا
رام چندرجی بھی اوسکے تلاش مین راون کے پیچھے گئے اتفاقاً راستہ مین سگریون
اور ہنومان سے ملاقات ہوئی سگریون بھائی مسمی راجہ بال والی کلکندا عرف کشکندا
واقع ملک دکن تھا اور ہنومان مشیر راجہ مذکور تھا سگریون راجہ رامچندرجی سے نسبت بھائی
اپنے کے مستغاثے ہوا راجہ رام چندرجی نے بال سے جدال و قتال کرکے اوسکو مارا و بجاے
اوسکے سگریون کو مسندنشین ریاست کا کیا اور پھر باعانت اور وسیلہ لوان اوگرون کے
رام چندرجی نے لنکا کے راجہ راون کو ہلاک کیا اور وہان کا راج اوسکے بھائی کو دیا اور خود
وہان سے معاودت کرکے اجودھیا مین آئے اور وہان کی سلطنت پر رونق افزا ہوکر
انتظام مملکت کیا جب راجہ رام چندرجی اس دار فانی سے رہ گراے عالم جاودانی ہوئے
بیٹا کش تخت نشین ہوا بعد اوسکے بہت سے راجہ نسلاً بعد نسل گذرے لیکن کوئی
نامی گرامی نہین ہوا صرف راجہ بربل کہ جنگ مہابھارت مین شریک و معاون
اوسکا ذکر سابقاً معرض بیان مین آچکا ہے راجہ رام چندرجی کے بعد اونکی نسل مین
بعد راجا متواتر انکی سلطنت مین حکمران ہوئے مگر اونکے بعد پھر کچھ ذکر اجودھیا
جاتا اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سلطنت اوس سلطنت مین ہوا ایک زمانہ

اہل ہند پیش کرتے ہین لیکن اہل عرب نے اٹھوین صدی تک جسمین اوّل ہی اوّل یونانیوں کے علمی خزانون تک دسترس پائی اپنی تحصیل شروع نہین کی تھی ۔

حصّۂ دوم

راجاؤن اور بادشاہون کی سلطنت کے بیان مین

باب اوّل

قدیم زمانہ کے راجاؤن کے بیان مین

فصل اوّل

سورج بنسی راجاؤن کے بیان مین

کتب اہل ہند مین روایت ہے کہ مہاراج برہماجی کے دو بیٹے تھے ایک مریچ دوسرا اتر ان سے دونو فرقہ کی راجاؤن سورج بنسی و چندر بنسی کی ابتدا ہوئی ۔ مریچ سے کشپ اور کشپ سے سورج اور اوس سے بیوسوت من عرف سرادہ دیو پیدا ہوا اور اوس سے راجہ اچھواک اور اوسکی دار السلطنت اودہ تھا جسکا اصلی نام اجودھیا ہے اور راجہ اچھواک نے اپنے نام سے اوسکو اباد کیا یہ سلسلہ سورج بنسی راجاؤنکا ہے راجہ اچھواک کی نسل سے راجہ سگر و بھاگی رتھہ و کھٹوانگ بڑے بڑے نامی گرامی راجہ ہوئے اور راجہ کھٹوانگ کی چند پشت بعد راجہ رام چندر جی کی پیدائش ہوئی اہل ہند پیدائش ان کی تریتا جگ مین بتلاتے ہین جسکو آٹھہ لاکھہ برس سے زیادہ عرصہ گذرا اور مورخان یورپ زمانہ اونکا قریب تین ہزار برس قرار دیتے ہین لیکن راقم اوراق ہذا کی رائے مین یہ بیان آخر الذکر بھی محض خلاف ہے کیونکہ جس حالت مین اہل یورپ زمانہ جنگ مقام کرچھیتر کو جسکا بیان مہابھارت مین ہوا ہے قریب تین ہزار تین سو برس قایم کرتے ہین گو کہ وہ بھی زیادہ اس سے ہے یہ امر تو جملہ کتب ہندی سے بالاتفاق ثابت ہے کہ ظہور راجہ رام چندر جی کا قبل کشن جی کے ہوا اور کشن جی ہمعصر راجہ جدھشٹر چندر بنسی تھے اور معرکہ کہ جسمین شریک و معاون پانڈوان ہوئے اور اسمین مدت قرار دادہ اہل یورپ سے راجہ رام چندر جی کا ظہور بعد کشن جی کے ظاہر ہوتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہین ہے اور یہ امر کتب ہندی سے ثابت ہے کہ راجہ رگھو ل سورج بنسی ...

اور اوسکی تصنیفات سے اب بھی کچھہ کچھہ باقی ہے؛

علم ریاضی کی اور شاخون مین ہند کے لوگ اور بھی زیادہ مستحق ثنا و صفت ہین چنانچہ اونکا علم مثلث کا بیان ایسا پایا جاتا ہے کہ اوس سے اونکا علم بہ نسبت یونانیون کے بہت زیادہ ہی ثابت نہین ہوتا بلکہ اوسمین ایسے ایسے سوالات پائے جاتے ہین کہ اونکا علم یورپ کو سولھوین صدی عیسوی تک نہین ہوا تھا؛

علم ہندسہ کے بھی اہل ہند ہی موجد ہین اور دوسری ولایتون مین اسی ملک سے گیا اور ہندسہ کے نام سے موسوم ہوا طریقہ دریافت سطح کا مثلث کے ہر ایک ضلع سے ایسا ہے کہ اہل یورپ سولھوین صدی تک اوس سے واقف نہ تھے اور کیفیت مناسبت نصف قطر کی ساتھہ محیط کے جسکو وہ ایک طریق سے ظاہر کرتے ہین وہ انہین پر مخصوص ہے ہندوستان کے سوا زمانہ حال تک کسی اور ملک کے لوگون کو معلوم نہ تھا؛

علم حساب مین کسور اعشاریہ کے اہل ہند ہی موجد ہین اور اسی تحقیق کے موجد ہونے کے باعث علم حساب مین ہندی یونانیون پر بڑا فخر و فوق رکھتے ہین فیثاغورث اس قاعدہ سے واقف نہ تھا؛

جبر مقابلہ یعنی بیج گنت مین ہندی اورون سے سبقت لیگئے ہین یونان مین ابتدا اس علم کی صرف ۳۶۰ء سے ہے جب سے کہ دائی فانٹس نامے ہالا مصنف اوسکا یونان مین ہوا لیکن ہندوستان مین آرجابھٹ کی تصنیف اس علم مین زیادہ مستند ہے اور بھاسکراچارج نے جو مضامین لکھے ہین وہ اوسی سے اخذ کرگئے ہین اور بعض اہل یورپ آرجابھٹ کو ہم عصر حکیم یونان قرار دیتے ہین لیکن آرجابھٹ موجد اس علم کا نہین ہے بلکہ اوسکے زمانہ مین یہ علم ہندوستان مین بہت مدت پیشتر سے حالت ترقی پر پہونچا تھا اور آرجابھٹ بہ نسبت حکیم یونان کے حل کرنے مین ایسی مساواتون کے جنمین کئی کئی مجہول مقدارین شامل ہون بلکہ اون تحقیقون مین جو اب تک اہل یورپ کو معلوم نہین ہوئی تھین فوق و برتری رکھتا ہے اسلئے جبر و مقابلہ کے موجد بھی وہ جانے ہین — اور اگرچہ اہل عرب بھی دعوی ایجاد جبر و مقابلہ کا

کشتہ کرنا سیماب اور چاندی اور طلا اور مس وغیرہ کا

۹ رتن پریچھا

شناخت جواہرات و پیدایش و خاصیت وغیرہ اونکی بیان کی گئی ہے

۱۰ کام شاستر

طرز صحبت مرد و زن چوراسی طریق پر اور ہر ایک کا نفع اور نقصان ؛

۱۱ شلپ

گوناگون نغمہ و ساز و روش رقص وغیرہ کا بیان ہے ؛

فصل دہم

عام کیفیت دانشمندی اہل ہند کی

ملاحظہ فصل ہاے بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل ہند نے کسی زمانہ مین کیسی کیسی ترقیان علوم و ہنر و فنون مین حاصل کین اور موجد اوسکے ہوئے اور ہزارہا رسالہ و کتاب اونکی قواعد مین تصنیف کیے جبکہ زمانہ نے بخلاف اونکے گردش کی اب تو وہ غیر مہذب قرار دئے گئے اور جو کہ اب کوئی قدرشناس اون علوم اور فنون کا نرہا رفتہ رفتہ وہ سب فراموش ہوتے گئے یہان تک کہ اگر کوئی کتاب کسی علم و فن کی تلاش کی جاوے تو شاید بدقت و دشواری بہم پہنچے — مسائل حکمت جنکا بیان چھہ شاستروں مین ہوا ہے اکثر یونانی حکیموں خصوصاً فیثاغورس حکیم کے مسائل سے مشابہ ہین بعض کا قول ہے کہ وہ حکمتین اہل ہند نے یونانیون سے حاصل کین لیکن چونکہ مشابہت اونکی زیادہ تر اقوال حکماے قدیم سے ہے نہ حکماے متاخرین سے پس بقول کالبروک صاحب محقق کے کہ اگر اہل ہند کسی غیر قوم سے ابتدا مین حکمت کے اصول سیکھہ سکے تو کیا وجہ ہے کہ وہ پچھلی ترقیون کا علم حاصل نکر سکے اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ اہل ہند نے حکمت کسی سے نہین سیکھی بلکہ اورون کو سکھائی ہے ؛

علم ہیئت و ریاضی مین بھی تحقیقات اہل ہند کی بہت قدیم پائی جاتی ہے پراسر جو قدیم زمانہ کا اول ہیئت دان گذرا ہے اوسکو زیادہ چار ہزار برس سے عرصہ گذرا

اور جب یہ گردش آخر ہوا آغاز خاکی سے ہوتا ہے پھر آبی آتشی بادی اکاسی
وبعض کہتے ہین کہ ایک ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی اکاسی جاری
رہتا ہے وبلحاظ انفاسس خاصیتین ونتایج اوسکے شرح وبسط سے
بیان کئے گئے ہین اور حالات پوشیدہ وسے آگہی دی جاتی ہے مثلاً
اگر کوئی شخص سوال کرے زن حاملہ کو لڑکا ہوگا یا لڑکی پس خیال کرے
کہ کون دم جاری ہے اگر شخص پرسندہ اوسی طرف ہے تو تولد پسر سے
آگاہی ہوتی ہے ورنہ دختر سے اور اگر برابر ہو تو توام دبقو لے اگر
پرسندہ جانب چندر ناری ہو نشان دختر ہو اگر جانب سورج ناری علامت
پسر دکھنا نتھنے سے خبر دیتی ہے وبقول گروہے آبی خاکی پسر سے اور آتشی
بادی دختر سے اور اکاسی نتھنے سے نشان دیتے ہین وعلیٰ ہذا القیاس :

۳ شگن

بذریعہ جانورون کے حالات غیر معلوم سے آگاہی حاصل ہوتی ہے :

۴ کیول

بذریعۂ قرعہ حال نیک وبد دریافت کرتے ہین :

۵ سامدرک

بذریعۂ اعضا وخطوط وخال اور پھڑکنے اعضا کے اکثر حالات معلوم ہوتے ہین

۶ گارڑ

اسمین حالات مار وگزدم وتدابیر رفع گزند اونکی سکے ہین بذریعہ پڑھنے منترون
کے اوسکو حاضر کرتے ہین اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایک پورانا سانپ
بہم پہونچا کر اور منتر پڑھکر برہمن کو کٹواتے ہین اور جب زہر اوسکا اثر کرتا ہے
مارگزیدہ بیہوش ہوجاتا ہے اوسوقت اوس سے جو سوال کرے اوردہ جواب
دیوے سچ نکلتا ہے :

۷ اندرجال

سیر نجات اور طلسمات انواع اقسام کے اسمین بیان کئے گئے ہین

۸ رس بدیا

پانزدہم آیربید درباب شناسائی اعضا و تحفظ تندرستی و دریافت انواع رنجوری
و چارہ کار اوسکا یعنی علم طبابت
شانزدہم دہنربید علم تیراندازی ؛
ہفدہم گاندھرب بید یعنی علم موسیقی
ہیجدہم ارتھہ شاستر بیان طریقہ مال فراہم کرنیکا و فائدہ اوٹھانے کا :
اوران چاروں علم کو اُپ بید کہتے ہین ؛
علاوہ علوم مسندکرۂ بالا اور چند علوم و فنون متفرق ہین کہ بیان کرنا اونکا بھی
خالی کیفیت سے نہین ہے

اکرم بپاک

یہ علم نہایت نادر و حیرت افزا ہے کہ حالات پیشین ولادت سے یعنی تناسخ ہاے
سابقہ سے آگہی دیتا ہے کہ بجزاراون اعمال کے ولادت حال مین یہ کیفیت
نصیب ہوئی اور نیز چارہ کار اوسکا بتلاتا ہے یہ آگاہی بابت چار امر کے ہے
اوّل یہ کہ ولادت اوسکی منجملہ برہمن چھتری بیس سودر یلچہ وغیرہ یا مرد و عورت
نتیجہ کس اعمال سابقہ کا ہے اور علاج اوسکا دوم چگونگی اعمال دربارۂ صحت و
رنجوری طبیعت اور چارہ کار اوسکا دان خواہ اعمال خواہ ہردو سے سوم نتیجہ
کس اعمال کا ہے کہ فرزند پیدا نہین ہوتا چارم تونگری اور تہیدستی وغیرہ ؛

۲ سُر یا سر ودہا

یہ علم بذریعۂ انفاس اپنے حالات زمانہ سے آگہی دیتا ہے روانی دم کی سوراخ بینی
تین طرح ہے اوّل جانب سوراخ چپ زیادہ ہو وہ منسوب بقمر ہے اوسکو
اڈا و چندر ناری بھی کہتے ہین دوم جانب سوراخ راست زیادہ ہو اوسکو پنگلا
و سورج ناری نامزد کیا ہے سوم وہ کہ دونو سوراخ سے برابر جاری ہو وہ سکھمنا
اور سنبھو ناری سے موسوم ہے اور ہر ایک سورج ناری و چندر ناری پانچ حصون پر
منقسم اور متعلق عناصر پنجگانہ سے ہے ایک گھنٹہ مین بیس پل ہوا اور تیس پل
آتش اور چالیس پل پانی پچاس پل خاک دس پل اکاس و بقول بعضے پانچ پل
اکاس دس پل باد پندرہ پل آتش بیس پل آب پچیس پل خاک جملہ سوا گھڑی ہوئی

نذکرہ ہے ایسکو سمرت بھی کہتے ہین اور یہ بھی اٹھارہ ہین منو سمرت جاگنولکی اترا انگرا اسنا سمرت وشنو ہاریت اُشنس انگرا یم اپستنب کاتیاین برہسپت پاراسر ویاس سنکھ لکھت دچھہ گوتم شاتاتپ وشسٹھ اور اسی طرح اٹھارہ اپ سمرت ہین انکے نام جابال ناچکیت سکند لوگاکشی کشیپ بیاس سنت کمار سترزاتک دیا گھر کاتیاین داترے کرنی کپل بودھاین کناد وسوامتر سمنت ؛

ہفتم شکشا اسمین بیان مخارج حروف کا ہے ؛

ہشتم کلپ اسمین ذکر ادائے فرائض پوجا و قواعد استعمال منترون کا رد کتخدائی سے تا زنار بندی بسر بیان کیا گیا ہے اور اوسکے ذیل وقت معین ہین وقت کتخدائی ہم بستر ہونا ساتھ زوجہ ماہ سوم حمل سے تا ماہ پنجم ماہ ششم سے تا ماہ ہشتم ولادت نام رکھنا دکھلانا آفتاب کا کھلانا غلہ کا مونڈ اشی زنار بندی ؛

نہم بیاکرن اور یہ علم ہے نحو و صرف کا اور قاعدہ ترکیب مفردات کا اس سے حاصل ہوتا ہے تعداد حروف باون ہے تین قسم پر اسمین چودہ سُر ہین و تینتیس بنجن اور پانچ حروف متفرق ہین اونمین ایک انسوار دوسرا بسرگہ تیسرا جہبا موک چوتھا گج کبنا کرت پانچوان اردہ بندہی اور مخرج حروف کے آٹھ ہین درمیان سینہ و گلو و زبان و دندان و بینی و کام ولب و تارک غرضکہ مثل صرف و نحو عربی اسمین بھی بہت قواعد و مباحثہ بیان کیے گئے ہین ؛

دہم نرکت شرح بعض حالات بید کی ہے ؛

یازدہم جوتش یعنی علم نجوم ہے اور اس علم کا بیان نوشتہ جات مین مفصل مذکور ہے برہم سوریج سوم برہسپت گرگ نارد لمیت بسشٹ پاراسر ؛

دوازدہم چہند یعنی علم عروض قافیہ ؛

سیزدہم میمانسا برسہ قسم یعنی پورب میمانسا جسکو کرم کانڈ کہتے ہین و اتر میمانسا یعنی بیدانت و سنکرکھن میمانسا یعنی اپاسنا ؛

چہاردہم نیاے جسکا سابق ذکر ہوا ؛

اکثر اشخاص یہ چودہ علم واسطہ درجۂ فضیلت کے قرار دیتے ہین و بعضے چار علم دیگر حسب ذیل زیادہ کرتے ہین

[illegible] (اٹھون)

وبلحاظ مقدار علم و دانش و ریاضت و عبادت حسب کتب مذکور دانندگان و عاملان اس
علم کے درجے قرار دئے ہین جتی سنکہہ گنیس پرورتک سہتور رتنا دہک بیناس آپادہیا
اچارج گندہرجن گندہر اگر بوجہ نیک کرداری و دانائی علم تا درشٹانگ جوگ ہووے
تو وہ جانشین جن کا ہے اور اوس مراتب سے گذر کر رتبہ ہمہ دانی کا پایا اور اوسکو تیرتہنکر کہتے ہین
تیرتہنکر اس گروہ کے معبود ہین اور یہ ایسے سدہ ہین جنہون نے اپنی ریاضت کے
باعث دیوتاؤن پر سبقت حاصل کی ہے ؛ ان تیرتھنکرون مین سے جنکی بعض مقامون پر
نہایت پرستش ہوتی ہے ایک رکھب ہے جو زمانہ حال کے تیرتہنکرون مین اول درجہ
رکھتا ہے لیکن ہر مقام مین علی العموم پارسناتھ اور مہابیر کی زیادہ پرستش ہوتی ہے
اور یہ تیئیسوین اور چوبیسوین تیرتہنکر ہین اس فرقہ کو سراوگ بھی کہتے ہین اور سیوڑہ
بھی اسی کا ایک شعبہ ہے ؛

فصل نہم

اٹھارہ بدیا و دیگر فنون کے بیان مین

اٹھارہ بدیا یعنی علم کہ جسکو چھوٹن فرقہ صاحب حکمت تسلیم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ
شخص رتبۂ فضیلت کو پہونچتا ہے کہ جو جملہ علوم مذکورہ سے واقف ہووے چنانچہ ذکر
اوسکا کیا جاتا ہے — اول رگ بید دوم ججر بید سوم سام بید چہارم اتھربن بید
اور یہ ہر چہار موسوم بکتب الٰہی ہین جیسا کہ سابق ذکر ہوا ؛
پنجم پوران اسمین اکثر مسائل بید بیان کئے گئے ہین اور اونمین پانچ قسم کے تذکرہ ہوتے ہین
ظہور عالم اور نیست ہونا اوسکا اور کیفیت خاندانون کی اور حال چودہ منونتر اور چودہ
اندر کا اور یہ اٹھارہ پران ہین متسی مارکنڈی بہوکہی بہاگوت برہم برہم بیورت برہمانڈ
برہم بائی بامن بشن باراہ اگن ناردیی پدم لنگ کورم سکند گرڑ اور اٹھارہ اپ پران
ہین اسمین بھی حالات مذکورہ بالا اور کچھ دیگر حالات تازہ ہوتے ہین سنت کمار
سور نرسنکہ سیو دہرم دروداس کاپیل مالو
شوکریا اوشنس وارن برہمانڈ کالی یا کالکا ماہیر ناند شامب ادسے پاراسر
بہاگوت کورم ؛ ششم دہرم شاستر اسمین کام ہر چار فرقہ برہمن و چہتری اور
بیس و سودر دربارہ پرستش الٰہی و روش سلطنت یعنی راج نیت و چارہ گری گناہان کا

مین بحال کرلیتی ہے اور بے ہدایت کسی دوسرے فاعل زوال اور پیدایش کرکی طرف ہمیشہ جاری اور مائل رکھتی ہے ؛

بُدھ لوگ بید اور پُران کی سند سے انکار کرتے ہین اور جان آزاری کو نہ صرف مکروہ بلکہ ممنوع جانتے ہین اور اگن یعنی آتش کی تعظیم مطلق نہین کرتے ؛

فصل ہشتم
جین شاستر کے بیان مین

ظاہر کرنے والا اسکا جن دانشمند ہے اور اوسکو ارن دارہنت بھی کہتے ہین ؛
الفنسٹن صاحب مورّخ اس مذہب کی ابتدا سنہ ۶۰۰ یا سنہ ۷۰۰ عیسوی مین لکھتے ہین اور سنہ ۸۰۰ یا سنہ ۹۰۰ع مین اوسکو شہرت حاصل ہوئی اور سنہ ۱۱۰۰ء مین نہایت ترقی پر پہونچ گیا اور سنہ ۱۲۰۰ عیسوی کے بعد اوسکو زوال ہوا ؛
یہ لوگ بدھ اور برہمنون مین متوسط درجہ رکھتے ہین ؛
کہتے ہین کہ جب پانچ چیز فراہم ہوتی ہین اشیا نقش ہستی پکڑتی ہین یعنی علت کال زمان خاص سبھاو خاصیت علت آتما نفس ناطقہ پورب کرت نیچی خوب کرداری و تباہ کرداری ؛
بعض اشخاص آفرینش کو ذات باریتعالی سے نسبت کرتے ہین و بعضی کال سے اور بعض پورب کرت سے و بعض سبھاو سے ؛
بیدون پر معترض ہوتے ہین کہ اوسمین جگ و ہوم کی ہدایت ہے جسکی وجہ سے اکثر جان جانورونکی ضائع جاتی ہے ؛ یہ گروہ بیدار تھہ صرف دو قرار دیتے ہین ایک پران دوسرا پرمیو اور پھر اسکے تقسیم در تقسیم بیان کرتے ہین ؛
کتب مقدس اس گروہ مین ۴۵ پینتالیس ہین اوسمین سے ۱۲ بارہ کو انگ کہتے ہین اور کتب الہی قرار دیتے ہین اوبارہ کو آپا انگ کہ اوسمین اکثر مسائل کتب الہی کے ہین اور کچھ مطالب ازاد کئے گئے ہین اور بارکتاب کو مول سوتر اسمین قواعد آداب پیرو استاد و طرز دریوزہ روزی و دیگر ارشش نفس و پرستش ایزدی ہے اور چھہ ۶ کتاب جید گرنتہ دربارہ کفارہ گناہ اور دس کتاب پیکرنگ مضامین دیگر کی پیدایش جانور وغیرہ اور ایک کتاب نندی سوتر ہے اوسمین جملہ امور تیکلانہ ہر ۳ کا تحریر ہوئے درج ہین ؛

فصل ششم
پاتنجل شاستر کے بیان مین

یہ شاستر پاتنجل دانشمند نے ظاہر فرمایا اور اکثر مسائل اُسکے مطابق سانکھہ کے ہین لیکن برخلاف سانکھہ کے یہ لوگ پرم آتما کو بھی تسلیم کرتے ہین جو وہم و خیال سے پاک ہے اور عالم الغیب ہے جسپر محدودیت زمانی و مکانی کا کسیطرح اطلاق نہین آتا اور وہی ذات باری تعالے ہے ٭

کہتے ہین کہ لنگ سریر بھی فنا پکڑتا ہے اور بحالت اواگون کے ازسرنو دوسرا سریر ملتا ہے جب تک کہ درجۂ مکت کو نہ پہونچے اور مکت بدون جوگ یعنی ریاضات کے حاصل نہین ہوتی ریاضات جسمانی و روحانی کی ہدایتین مشرح بیان کی گئی ہین اور قواعد حبس نفس درج کیے گئے ہین

فصل ہفتم
بودہ شاستر کے بیان مین

بدید آرندہ اسکا بُدہ ہے اور اسکو شاکی گوتم اور شاکمن اور شاکمونی اور گوتاما اور سکیا کے نام سے بھی پکارتے ہین اور لداخ و تبت والے لاما کہتے ہین و بعقائد اہل ہند اوتار نہم ہے نام باپ کا راجہ سدہودھن مرزبان بہار و نام مادر مایا ہے زمانۂ فوت بُدہ مورخان ہندی ۲۰۰ ۳ برس تقریبًا قرار دیتے ہین اور تحقیقات مورخان یورپ سے ساڑھے پانچ سو برس قبل سنہ عیسوی قرار پاتا ہے جیساکہ حصۂ دوم کے باب اول فصل ششم مین بیان کیا گیا اس فرقہ کے لوگ ہندوستان مین کمیاب لیکن تبت و لنکا و برہما وغیرہ مین بیشتر اور اس فرقہ کو ہندوستان سے شنکر اچارج نے غالبًا آٹھوین صدی مین اکثر مقامات سے خارج کیا بُدہ مذہب کے فرقون مین نہایت قدیم فرقہ خدا تعالے کے وجود کا منکر ہے دوسرا فرقہ جو ذات باری تعالیٰ کو تسلیم کرتا ہے وہ بھی اوسکو خالق تصور نہین کرتا فرقہ منکر کہتا ہے کہ بجز مادہ کے جو ازل سے ابد تک رہیگا کوئی شے وجود نہین رکھتی اور مادے مین ترتیب اور انتظام کی قوت ذاتی ہے اور اگرچہ دنیا وقتًا فوقتًا معدوم ہوتی جاتی ہے مگر مادہ کی قوت اوسکو تھوڑی مدت

اور حس و حرکت دونون کا ذریعہ ہے اور پانچ تن ماترا یعنی شبد سپرش روپ رس گندہ جو پانچ اعضاؤن یا جزؤن یعنی حواس خمسہ کے مخرج ہین اور فالق پانچون عنصر کے ہین اور پانچ عناصر خمسہ یعنی اکاس ہوا آگ پانی مٹی ؛

چوبیسویں نوع آتما کہ نہ علت ہے نہ معلول یعنی نہ خالق ہے نہ مخلوق وہ ایسی شے ہے جسپر کثرت و وحدت دونونکا اطلاق ہوتا ہے وہ صاحب ادراک اور ہمیشہ ایک ہی حالت پر اور غیر مادی ہے ؛

یہ فرقہ بھی مثل بیدانت دو سریر قرار دیتا ہے ایک لنگ سریر اور وہ اٹھارہ چیز سے بنتا ہے یعنی گیارہ اندری پانچ تن ماترا دھست اور اہنکار سے اور دوسرا استھول سریر اور موت مراد اس سے ہے کہ درمیان لنگ سریر و استھول سریر جدائی ہو اور لنگ سریر ہمیشہ ساتھ اوسکے رہتا ہے اور آواگون کرتا ہے ؛

آتما مثل آئینہ ہے اوسمین ہر قسم کی شے کا عکس پڑتا ہے مگر کوئی تبدیلی نہین آتی اسیطرح آتما سب کچھ معلوم کرتی ہے مگر اوسمین اثر کسی شے کا نہین ہوتا اور جب آتما پرکرت یعنی قدرت کو بالکل دیکھ اور سمجھ چکتی ہے تو کام اوسکا پورا ہوجاتا ہے اور سلسلہ آواگون کا ختم ہوتا ہے اور مکت حاصل ہوتی ہے اور پرکرت و آتما کے درمیان جو تعلق ہے وہ فنا ہوجاتا ہے ؛

عنصری مخلوقات کی چودہ قسم ہین اور یہ تین نوع پر ہین اول دیوتا اسکی آٹھ قسم ہین براہمی پرجاپتی اندر پتر گاندھرب جاچھ راچھس پساچ دوم ترجنج اور یہ پانچ قسم ہے پشو مرگ پکھہ سرپ ستھاور یعنی روئیدگی سوم منکھ یعنی آدمی ؛

ہنگام فنا کے آفرینش داخل پانچ عنصر ہوجاتی ہے اور عناصر پانچ تن ماترا مین چلے جاتے ہین اور وہ اہنکار مین اور اہنکار مہتت مین اور مہتت پرکرت مین پوشیدہ ہوجاتا ہے ؛

اس شاستر مین اس قسم کے بہت سے مباحثہ و مسائل تشریح دار نہایت دلیل اور استحکام سے بیان کیے گئے ہین تمثیلاً چند مسائل واسطے تفریح طبع ناظرین یہان بیان کیے گئے ؛

بادشکم ایان بادراہ براز بیان بادتمام بدن یہ جملہ سولہ چیزون سے سوچھم شریر بناہے جو جیو آتما کے ساتھہ آواگون یعنی حالت تناسخ مین رہتا ہے اور ہنگام مکت یعنی نجات یہ بھی نیست و معدوم ہوجاتا ہے — دوسرا غلاف یہ جسم کثیف ہے جسکو استھول شریر کہتے ہین اور پانچ تت یعنی عناصر و اکاش سے بنا ہوا ہے — جب جیو آتما اس جسم کثیف کو ترک کرتی ہے تو وہ چندر لوک یعنی جرم قمر مین جاتی ہے اور وہان اوسکو ایک آبی رفیق جسم ملتا ہے اور مینہ کی صورت مین برستی ہے جسکو کوئی نباتات جذب کر لیتی ہے پس بذریعہ غذا کے کسی حیوان کے بچہ کے قالب مین پڑجاتی ہے اور اپنی آواگون کے پورا کرنے بعد جو بدون حصول گیان یعنی معرفت حقیقی ممکن نہین درجہ نجات یعنی مکت کو پہونچتی ہے ورنہ بلحاظ اعمال اواگون مین رہتی ہے ؛

فصل پنجم
سانکھہ شاستر کے بیان مین

مولف اسکا کپل دانشمند ہے کہتے ہین کہ آفرینش عالم کی پرکرت سے ہے وہ عالم قدیم ہے اور نیستی اوسکی درجہ معدومیت کو نہین پہونچتی بلکہ معلول داخل علت ہوتا ہے مثل کچھوے کے کہ وہ دست و پا اپنے کو آپ مین کھینچ لیتا ہے ؛ اور بجاے پیدا تھہ کے تت مستعمل ہے اور یہ پچیس ۲۵ قسم ہے اور چار نوع پر منقسم اول نوع پرکرت یعنی قدرت جو تمام اشیا کی اصل اصول اور تمام کائنات کا مادی سبب ہے اور یہ ایک ایسا مادہ ہے جسکی کوئی ابتدا اور انتہا نہین اور عقل و گیاست نہین رکھتا اوسکو جزو لایتجزی مانا گیا ہے اور وہ علت ہوتا ہے معلول نہین ہوتا ؛ دوسری و تیسری نوع پرکرت بکرت کہ ایک نوع پر علت اور دوسری نوع پر معلول ہے اور یہ تئیس ۲۳ قسم پر منقسم ہے ؛

اول مہتت یعنی بدھ جسکو علم و ادراک کہتے ہین جو قدرت کی اول پیدایش ہے ؛

دوم اہنکار یعنی یقین کرنا کہ مین ہون اور یہ مہتت سے پیدا ہوا ؛

سوم گیارہ ۱۱ اندری یعنی پانچ گیان اندری جسکو حواس خمسہ کہتے ہین سامعہ ۱ لامسہ ۲ باصرہ ۳ ذائقہ ۴ شامہ ۵ اور پانچ کرم اندری باک ۶ پانی ۷ پاد ۸ پایو ۹ اپستھ ۱۰ گیارہوان اَنتہ کرن ۱۱

اور خلقت اوسکی مرضی کا ایک کام ہے اور دنیا کا خالق اور مادی باعث اوسی کی ذات ہے بقول شاعر خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ ؛ اور وہ ہستی مطلق ہے مفرد روحین یعنی جیو آتما اوسی کی ذات کے اجزا ہین جو اس طرح اوس سے علحدہ ہوکر پھر اوسمین شامل ہو جاتے ہین جس طرح آگ کے شعلہ مین سے شرارے نکلکر پھر اوسی مین ملجاوین ؛

اس علم مین چھ چیز سے گفتگو ہوتی ہے برہمہ ایشر جیو اگیان سنبندہ بھید

برہمہ قادر مطلق و ہستی بحت ہے جسکو پرم آتما کہتے ہین ؛

اگیان اسمین دو قوت ہین ایک بجیپ سکت یعنی قوت ظاہر کرنے کی دویمی اورن سکت یعنی قوت پوشیدگی شناسائی کی ؛

سنبندہ یعنی پیوند اگیان ساتھہ برہم کے ہے ؛

بھید جدا ہونا اِنکا ایک دوسرے سے ہے ؛

اگیان ساتھہ قوت اولین کے مایا کے نام اور ساتھہ قوت دویمی کے ابدیا کے نام سے موسوم ہوتا ہے اور ذات مقدس برہم کو ساتھہ پیوند مایا کے جو تعین حاصل ہوتا ہے اوسکو ایشر کہتے ہین اور ساتھہ پیوند ابدیا کے جیو آتما کہتے ہین اور اوس سے کبریائی اوسکی مین کچھہ نقصان نہین ہوتا و بلحاظ سہ صفات یعنے ست رج تم کہ متعلق اگیان سے ہین ایشر بہ صفات سہ گانہ خالقیت و پرورش و نیستی کی برہما و بشن و مہادیو نام پکڑتا ہے و سلسلۂ آفرینش دنیا لیسمانے بے بود انہین تین غرض سے قائم ہوتا ہے ؛ بعدہ اسیطرح طریقہ پیدائش اربعہ عناصر و اکاش و ہوا اس خمسہ وغیرہ بیان کیا گیا ہے ؛

روح یعنی جیو آتما جسم مین اسطرح بندھی ہے جیسے کوئی شے ایک غلاف یا چند غلافون مین ہوتی ہے چنانچہ اول جسم سوچھم شریر کے نام سے موسوم ہے پانچ گیان اندری یعنی سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ شامہ اور پانچ کرم اندری یعنی باک قوت گویائی و پانی قوت دست و پا و قوت پاد و پائی قوت دفع براز و لنگ قوت ریزش بول اور ایک جوہر لطیف کہ اوسکو انتہ کرن کہتے ہین اور اوسکے بلحاظ چار حالت چار نام ہین چت من بدھ اہنکار اور پانچ ہوا یعنی پران باد دہنی و دہن اودان باد حلقوم سمان

ذاتی وصف نہین ہے بلکہ اللہ تعالی کی قدرت پر منحصر ہے ؛

فصل سوم
میمانسا شاستر کے بیان مین

اس شاستر کو جیمن دانشمند نے ظاہر کیا یہ شاستر ذات بیہمال خدائے لایزال کو تسلیم کرتا ہے لیکن پیدایش اشیا دہرم ادہرم یعنی اعمال نیک و بد سے قرار دیتا ہے کہتے ہین کہ برہما بشن مہادیو مظہر ایزدی نہین بلکہ جامہ بشری سے بوجہ نیک کرداری اس مرتبہ کو پہونچے عالم کو آغاز و انجام نہین ہے عناصر اربعہ و پہاڑ و دریا ہے بزرگ کو زوال نہین ہوتا اور مین مثل آتما کے سب جگہ ہے اور اعمال انسان کے باختیار و خواہش اوسکے ہین اور بہشت اور دوزخ اور تناسخ و مکت کے قائل ہین کہتے ہین کہ اعمال دو قسم کے ہین ایک برہت کہ جسکا ثمرہ نیک ہے دوسری نکدہ جسکا ثمرہ بد ہے اولین بھی چار نوع ہے نت جو روز مرہ کرنا چاہیئے اور ترک اوسکا ناقص ہے نیمتک جو کہ وقت مخصوص مثل خسوف و کسوف مین کرنے چاہیے کامی جو واسطے حصول خواہش و مطالب کے کئے جاوین پرآیشچت وہ اعمال جس سے بخشایش گناہ کی ہووے اور یہ اعمال واسطے چارون برن یعنی فرقون کے علیحدہ علیحدہ ہین و مقاصد اس شاستر کے بارہ ۱۲ ادھیاؤن مین علیحدہ علیحدہ بترتیب وار بیان کئے گئے ہین ؛

فصل چہارم
بیدانت شاستر کے بیان مین

ظاہر کرنے والا اسکا ویشر بیاس دانشمند ہے یہ فرقہ کہتا ہے کہ عالم نمود بی بود و نیست ہست نما ہے جیسا کہ انسان بحالت خواب انواع اقسام کے سیر بازار خیالی مشاہدہ کرتا ہے و ہزارون رنج و راحت اوٹھاتا ہے یہ حالت بیداری بھی اسی قبیل سے ہے اور دوزخ و بہشت اور ثواب و عذاب و دیگر نیرنگیہا سے عالم نیست ہست نما ہین اور ایک نور درخشندہ نے باعتبار گوناگون نامہاے مختلف پائے اور وہی قادر مطلق کائنات کی فنا اور بقا اور ہستی کا باعث ہے

ہے اسیھاو یہ بھی ۲ قسم ہے عدم ایک شی کا اور نیستی کہ درمیان دو چیز کے ہو مثلا کہا جاے کہ یہ اور دہ نہین ہے یہ عدم ساتھہ منسوب الیہ اپنی کے ایکوقت اور ایک جگہ فراہم ہوتی ہے اور عدم ساتھہ دو کے ایک جگہ فراہم نہو جیسا کہ زید موجود او پر کنارہ دریا کے معدوم ہے :

اور اسی طرح پر سکی باقیماندہ ساتھہ قسمون کے تعریف بیان کی گئی ہے مشتی نمونہ از خروارے تحریر ہو مین

پدارتھہ سوم سنسے یعنی شک کا بیان

شک تین قسم ہے اوّل مثلا ایک شے دور سے دکھلائی دے شک ہو کہ یہ درخت ہے یا آدم یا علاوہ اسکے دوم نشان خاص تو نظر آوے لیکن شک ہو مثلاً یہ شے قدیم ہے یا حادث عرض ہے یا جوہر سوم گفتگو مین پیدا ہو مثلاً درباب ایجاب و سلب مباحثہ کرین اور شک پیدا ہو

پدارتھہ چہارم علت کا بیان

علت یہ بھی تین قسم ہے نمت کارن سمواے کارن اسمواے کارن علت کو کارن کہتے ہین اور معلول کو کارج :

علی ہذا باقیماندہ پدارتھہ کا بیان اس علم مین مفصل ہوا ہے اسقدر واسطے دریافت طریقہ مباحثہ بیان کیا گیا :

فصل دوم

بیشیکھک شاستر کے بیان مین

ظاہر کرنے والا اس شاستر کا کنادر دانشمند ہے یہ بھی مثل نیاے شاستر کے مباحثہ ہے نیای مین اکثر الہیات پر اور بیشیکھک مین طبیعات اپنی محسوسات بحث ہے اگرچہ بعض مسائل مین دونو مین اختلاف ہے لیکن عموماً اکثر مباحثون مین اتفاق ہے :

یہ شاستر ظاہر کرتا ہے کہ دنیا کی چیزین ایسے ذرون سے بنی ہین جن مین از خود حرکت کرنے اور جمع ہو جانے کی قوت موجود ہے اور دنیا ابدی اجزا یعنی ایسے ذرون کے مجموعون سے جو ہمیشہ سے ہین بنی ہوئی ہے لیکن یہ ترتیب عارضی ہو

پارتھو पार्थिव جو خاک سے پیدا ہوا آپیاے आप پانی سے تیجس तैजस
آتش سے بایوی वायवीय ہوا سے

سوم اندری یعنی آلات حس

اندری پانچ حواس ظاہری سے مراد ہے

چہارم من

من جوہر ہے لطیف ساتھہ دل صنوبری کے پیوند خاص رکھتا ہے اور آگاہی اوس سے ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ آدمی شہرہاے دوردست مین سیر خیالی کرتا ہے اوسیکی جنبش سے ہے

پنجم ارتھہ یعنی محسوسات

ارتھہ سات قسم ہے درب द्रव्य گن गुण کرم कर्म سامانیہ सामान्य بسیکھ विशेष سماوی समवाय ابھاو अभाव درب یعنی شی کی نو قسمین ہین خاک آب آتش باد آکاس زمان مکان روح یعنی آتما و ارادہ یعنی من اور گن یعنی صفت کی چوبیس قسمین ہین سولہ جسمانی روپ रूप رنگ رس रस مزہ گندہ गंध بو سپرس स्पर्श سنکھیا संख्या تعداد پرمان प्रमाण مقدار پرتھکت पृथक्त्व تجرد سنجوگ संयोग وصل بیبھاگ विभाग فصل پرت परत्व تقدم اپرت अपरत्व تاخر گروتو गुरुत्व ثقل دروتو द्रवत्व رقت سنیہہ स्नेह چکناوٹ سبد शब्द آواز اور آٹھہ صفت روحانی ہین بدھ बुद्धि قوت مدرکہ سکھہ सुख راحت دکھہ दुःख تکلیف اچھا इच्छा خواہش دویکھا द्वेष نفرت پریتن प्रयत्न ارادہ دھرم धर्म نیکی ادھرم अधर्म بدی سنسکار संस्कार
کرم جنبش و رفتار اور وہ پانچ قسم ہے دوری جہت بالا جہت پایین انقباض انبساطی؛
سامان اسکی بھی دو قسم ہین جات سامان و اپادہ سامان؛
بشیکہ قایم بغیر ہے اور ذات اپنی مین سب سے جدا ہے؛
سمواے یعنی پیوستن پنج چیز ساتھہ تکیہ گاہ اپنی کے اول حرکت ساتھہ محرک اپنے کے دوم عرض ساتھہ جوہر کے سوم مادہ ساتھہ شی کے جیسا کہ گل ساتھہ کوزہ اور تار ساتھہ پارچہ چہارم کلی ساتھہ جزوی کے پنجم تشخص ساتھہ جوہر قدیم کے

واسطے ایک دوسرے کے ساتھ نیک سگالی ادرحق پژوہی کے اور الزام دوسرے کا اور بیشی اپنی کا توقع نکرنا جلپ जल्प مناظرہ جنگ वितण्डा الزام مہیا بھاس हेत्वाभास دلیل فاسد چھل छल انحراف جاتی जाति تذلیل نگرہستھان निग्रहस्थान تردید:

پدارتھہ اول پرمان کا بیان

پرمان کی چار قسمین ہین پرتیچھ प्रत्यक्ष حواس ششگانہ پنج ظاہر من انسان انومان अनुमान قیاس یا نتیجہ اسکی بھی تین قسم ہین ایک جسمین علت سے معلول معلوم ہوتا ہے دوسرے کہرے جسمین معلول سے علت دریافت ہوتی ہے تیسرا ماثل اپما उपमा تشبیہ و تمثیل شبد शब्द مقولہ یا شہادت:

پدارتھہ دوم پرمی کا بیان

اسکی بارہ قسمین ہین آتما आत्मा روح سریر शरीर جسم اندری इन्द्रियाँ الات حس من मन ارادہ ارتھہ अर्थ محسوسات بدھ बुद्धि قوت مدرکہ پرورت प्रवृत्ति کسی کام مین مصروف ہونا دوکھہ दोष خطا پریت بھاو प्रेत्यभाव اواگون پھل फल ثمرہ دکھہ दुःख تکلیف اپورگ अपवर्ग نجات:

اول آتما یعنی روح

آتما بھی دو قسم ہے جیوآتما پرآتما جیوآتما جسم بشری و حیوانی و نباتی پکڑتی ہے اور پرآتما ذات باریتعالی ایک اور قدیم ہے اور روح کی چودہ صفت ہین یعنی تعداد مقدار کثرت وصل فصل علم و ادراک رنج راحت خواہش نفرت ارادہ لیاقت نالیاقتی قوت متخیلہ:

دوم سریر یعنی جسم

سریر دو قسم ہے جو نج یونج योनिज جو کچھہ کہ نر و مادہ اور عناصر خمسہ سے ظاہر ہوئے اور اجونج अयोनिज جو خود بخود اوسکے ہے اور جونج بھی چار قسم ہے جرایج जरायुज جو بچہ دانی یعنی رحم سے پیدا ہوا اورانڈج अण्डज جو بیضہ سے پیدا ہوا اور جونج چار قسم ہے

جب باندازۂ اعمال دوزخ مین جاتے ہین اور وہان سزاے اعمال بدبھگت کر باہر نکلتے ہین اور دوسرا جنم لیتے ہین اسکو تناسخ کہتے ہین اور اسیطرح نتیجہ اعمال نیک سے بہشت مین بہرہ یاب ہوکر دوسرے جنم مین داخل ہوتے ہین اور یہ سلسلہ اوسوقت تک جاری رہتا ہے جب تک نلے نیازی حاصل ہووے اور شادی وغم سے رہائی پاوے کہتے ہین کہ منجملہ اجزاے عالم کے بعض قدیم ہین وبعض حادث اور ذات باریتعالی کی آٹھہ صفت ہین اول گیان یعنی دانش حال گذشتہ وآئندہ وپوشیدہ وظاہر وکل وجزا ور نادانی اور فراموشی اوسمین دخل نہ پاوے دوم اچھا یعنی خواہش کہ ہرچیز بہ ارادت الہی نقش ہستی پکڑے اور گوشۂ عدم مین جاوے سوم پرتین تدبیر کار وترتیب اسباب ساتھہ ہستی ونیستی کے اوس سے ظاہر ہووے چہارم سنکھیا مراتب اعداد اور وہ تین قسم ہین ایک اور دو اور زیادہ اوّل صفت الہی ہے پنجم پرمان مقدار اور اوسکی بھی چار قسم ہین اور چونکہ ذات باریتعالے سب جگہ ہے مقدار اوسکی اندازہ سے باہر ہے ششم پرتھکتو تشخیص وتمیز یہ بھی مثل سنکھیا تین قسم ہے اور قسم اوّل صفت الہی ہفتم سنجوگ ملنا اور سبکو ساتھہ اوسکے ملادے ہشتم بھاگ جدا ہونا انمین سے اولین چھہ صفت الہی قدیم خیال کی جاتی ہین یہ فرقہ تجنیس وترکیب وترتیب پر توجہ کرکے ایک قضیہ پانچ مراتب کا اسطور پر قایم کرتا ہے مثلا یہ پہاڑ آتشین ہے کیونکہ اوسمین سے دھوان نکلتا ہے جس شے مین سے دھوان نکلتا ہے وہ آتشین ہوتی ہے جیسے کہ مطبخ کا تنور ہے پس پہاڑ دھواندار ہے اسلیے یہ پہاڑ آتشین ہے اور اس علم مین تقریر کے مرتبون کی سولہ تقسیمین ہین اور ہر ایک کو پدارتھہ کہتے ہین اس تفصیل سے پرمان प्रमाण دلیل پرمی प्रमेय وہ شے جو معلوم اور ثابت کیجاوے سنشی संशय شک پریوجن प्रयोजन علت درشانت दृष्टान्त مثال سدھانت सिद्धान्त ثابت شدہ حقیقت اوَیَو अवयव تقریر یا قضیہ کا جملہ ترک तर्क وہ تقریر جس سے بیہودگی ثابت کی جاے نرنی निर्णय یقین یا تحقیق باد वाद گفتگو کرنا دو شخص کا

اپنی جسم کو چھوڑکر تین روپ پیدا کیے جتر لیکہ چتر سین جتر انگد فقط
اول جتر راجہ ناگ بنسی خاندان کا مگدہ دیس مین متسلط ہوا اوسکا نام شیش ناگ تھا
معلوم ہوتا ہے کہ شیش اوسی سے مراد ہے اوسکا چھٹا راجہ اجات سترو ہوا اور اوسکا
پانچون راجہ مہانند تھا جسکا بیٹا نند اا اور اوسکا بیٹا چندر گپت ہوا جیسا کہ بیان سلطنت
مگدہ دیس مین مفصل تحریر ہوا ہے ؛ واللہ اعلم بالصواب والغیب عند اللہ
ہشتم بیاس سمرت کے ادہیا ر اول اشلوک یازدہم فرقہ کایت کو شودر بیان
کیا ہے نسبت اختلاف پرانون کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ حالت شک مین حوالہ بید و
سمرت کا مقبول ہوتا ہے نہ کہ پران کا اور پرانون کا منشا راصل وہی ہے جیسا کہ
فصل اول باب ہذا مین بیان کیا گیا ؛

باب سوم
علوم وفنون ہندوستان کے بیان مین

شاستر جسکا شمار حکمتون مین ہے چھ ہین نیا ی بیشیشک میمانسا بیدانت
سانکھ پاتنجل اور اگرچہ دو شاستر اور ہین ایک بودھ دوسرا جین شاستر
لیکن انکو برہمن لوگ گمراہون مین شمار کرتے ہین اور علاوہ اسکے اور علوم بھی ہین جنکا
علیحدہ علیحدہ ذکر ہوگا ؛

فصل اول
نیاے شاستر کے بیان مین

ظاہر کرنے والا اسکا گوتم دانشمند ہے یہ ایک علم ہے طبیعیات والٰہیات در باب منطق
و مناظرہ مین ذات باریتعالی کو تعدد اور پیدا ہونے اور جسمانیت سے پاک جانتے ہین
ازلی و ابدی و آفرینندہ و نگاہدارندہ و بسند حقیقی کہتے ہین قول انکا یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے ایک شخص کو پیدا کیا اور ساتھہ اوسکے پیوند خاص پکڑا جس طور سے کہ تن سا تھہ
پیوند جان کے سب کام کرتا ہے اسی طرح وہ شخص بتعلق ایزدی سر منشا ہ جملہ کائنات
ہوتا ہے اور اس شخص سے مراد برہما جی سے ہے اللہ تعالی کو فاعل مختار و اعمال بندگان کو
معلول قدرت جانتے ہین نیکی و بدی اعمال کی کتب الٰہی سے معلوم ہوتی ہے اور اوسکے
مطابق دوزخ و بہشت مین جاتے ہین اور دوزخ و بہشت مین ہمیشہ نہین رہتے

مغربی ہندوستان مین یعنی آنزوے اٹک مین یورش کی اور سکندر یونانی نے جب ہندوستان
سے مراجعت کی تو ملک باختر یا بکٹر یا سلوکس اپنے سردار اعظم کو دیا سلوکس نے
بعد انتظام اوس ملک کے جانب ہندوستان عزیمت کی اور چندرگپت والی گنگ دیس سے
عہدنامہ کیا اور ایک سفیر اوسکا دربار چندرگپت مین حاضر رہتا تھا اور مسٹر ٹیبوصاحب
اپنی تواریخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۴ و ۴۸۹ مین بیان کرتے ہین کہ دریاے اٹک کے
اوس پار کا ملک جو ایرانیون کے قبضہ مین تھا سکندر نے اپنے قبضہ مین رکھا تھا
لیکن سلوکس نے بعد اوسکے چندرگپت کو دیدیا ؛ پس ان دونو واقعات مظہرہ کے
تطابق سے بھی دلائل بالا کی تائید ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ جسطرح لفظ ساکا یا
سک سے سکسینہ معروف ہوئے ویسے ہی استھان یا ایٹھان کا اشتقاق
لفظ ستھیا سے ہو ؛

پنجم بید و سمرت خصوص منوسمرت مین صرف اصلی فرقہ ہنود کے چار قائم کئے گئے ہین
یہ پانچوان فرقہ بیان نہین کیا گیا اگر یہ فرقہ قدیم تھا تو ممکن نہین کہ اسکا ذکر اوسمین نہوتا
علاوہ ان چارون فرقہ کے ان لوم پرت لوم پرن شنکر کہلائے جاتے ہین ان لوم
وہی فرقہ ہے جو اعلی ذات کا مرد اور کمتر ذات کی عورت سے پیدا ہوا اور جو از روے
شاستر جایز قرار دیا گیا ہے چنانچہ اسناسمرت مین جو منجملہ اٹھارہ سمرت کے ہے
پیدایش فرقہ کایت فرقہ ان لوم سے قرار دی ہے اور ایسا ہی کتب تواریخ مین
نسبت پیدایش چندرگپت فرقہ ان لوم سے بیان کیا گیا ہے اسناسمرت مین
یہ ذکر اشلوک ۳۲ لغایت ۴۳ مین درج ہے ؛

ششم جس قوم کی ان لوم کو اسناسمرت مین کایت نام سے لکھا ہے اوسی قسم کی
ان لوم کو منوسمرت مین ادھیاے دہم اشلوک ہشتم مین امبشٹ نام سے تحریر کیا ہے
اس مقام پر یہ قیاس کرنا ممکن ہے کہ جو فرقہ کایت مین ایک تفریق موسوم بہ امبشٹ
ہے وجہ تسمیہ اسکی اوسی لفظ امبشٹ سے پیدا ہوئی ہے ہفتم ایک روایت پیدایش
چترگپت در رسالہ کایست درپن مین یہ بھی لکھی ہے بحوالہ اچار ترنی تنتر کے کہ ایک وقت
برہما جی کے تلوے سے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام شیش ہے کچھ دن پیچھے اوسی شیش کا
نام کایت کیا اور شیش تینون لوک کا راجہ ہوا اور بعد اختتام سلطنت کے اوسنے اپنی ...

فرضون مین جو عورتون کو کرنی چاہیے یعنی روزمرہ کھانا پکانے مین اور گھر کے برتنون کی حفاظت کرنے مین معروف رہین گھر مین خبردار اور شفیق محافظون کی حفاظت مین بھی عورتین محفوظ نہین رہ سکتی ہین ولیکن وہی عورتین پاکدامن رہ سکتی مین جنکا دل خود محافظ ہے ادھیار ۹ اشلوک ۱۱ و ۱۲

ستی ہونے کا ذکر کہین منوسمرت مین نہین کیا گیا ہے: بیوہ کو ریاضت اور نیک طریق مین زندگی بسر کرنے کا ذکر کیا گیا ہے ادھیار ۵ اشلوک ۵۶ الغایت ۱۵۸:

فصل چہارم

فرقۂ کایت کا بیان

یہ فرقہ اپکو اولاد چترگپت سے جو بہ توجہ باطنی برہما جی کے زمانہ قدیم مین پیدا ہوئے بتلاتے ہین لیکن بعض مورخ کہتے ہین کہ یہ وہی چترگپت ہے جو بنام چندرگپت راجہ مگدہ دیس تھا اور جسکا ذکر باب اول فصل دوم حصہ ہذا و نیز فصل سوم و ششم باب اول حصہ دوم مین ہوا ہے اور واسطے ثبوت اس بیان کے دلائل ذیل پیش کرتے ہین: اول یہ کہ اسکے اولاد کا مگدہ دیس مین راج کرنا کایتون نے خود اپنے رسالہ کایست درپن مین تحریر کیا ہے:

دوم ناگ جنسی خاندان سے ہونا چندرگپت کا جیساکہ تاریخ مگدہ دیس مین مذکور ہے مضمون رسالہ مزبور سے بھی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اوسمین لکھا ہے کہ بارہ اولاد چترگپت کی شادی ساتھہ بارہ ناگ کنیاؤن کی ہوئی: سوم سترگپت جو بیٹا چندرگپت کا تواریخ مین بیان کیا گیا ہے فرقہ کایت لقب ماتھر کو خاص اوسی کی نسل سے خیال کرتے ہین: چہارم رسالہ کایست درپن مین تحریر ہے کہ رامدیال و امور و دیندیال پسران چترگپت جانب کابل قندہار آئے رامدیال کا نام وہان کے رہنے سے سک سین یعنی مسلمانون کی فوج کا رکھنے والا ہوا اور دیندیال خیال ہلا گیا اور جب سے استھان کے نام سے معروف ہوا اور اب وہ لوگ سکسینہ واتھان کے نام پکارے جاتے ہین ستھیا واقع ملک یونان کو ایرانی لوگ ساکا کہتے ہین اور کتب ہندی خصوص مہابھارت و منوسمرت مین بھی مذکور ہوا ہے کہ ساک دیس مین چھتری لوگ رہتے ہین اور یہ امر بھی تواریخ سے پایا جاتا ہے کہ ستھیا والون نے

لڑکا خاندان کا بہت اچھا اور خوبصورت اور اپنی ہم قوم بڑیا وان ملے تب لڑکی چھوٹی بھی ہو
لایق نہ ہو تو بھی بیاہ اوسکا کردینا چاہیے اور تین سال تک بالغ رہکر بلا کنیان کی اگر
شادی نکرے تو وہ کنیان اسکے بعد اپنی موافق مرضی کے شوہر حاصل کرے
ادھیار ۹ اشلوک ۸۸ و ۹۰ و ۹۴ ؛

ایک مرد کو ایک ہی شادی کرنا چاہیے لیکن جس شخص کی زوجہ شرابی بدچلن اور
اور کینہ رکھنی والی اور حد سے زیادہ فضول خرچ ہو تو وہ دوسرا بیاہ کرے
اور اسی طرح اگر عورت بانجھہ یا جسکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو اور جسکو صرف دختر
پیدا ہوتی ہو ایسی حالت مین سلسلہ وار آٹھوین دسوین گیارھوین سال دوسری
شادی کرنا چاہیے بد اور تُرچین عورت کے اوپر تو جلد دوسری شادی کرے
ادھیار ۹ اشلوک ۸۰ و ۸۱ ؛

زوجہ کو چاہیے کہ اگر اوسکا شوہر واسطے تیرتھ جاترا کے گیا ہو تو آٹھہ برس تک اور
اگر واسطے تحصیل علم کے گیا ہو تو چھہ برس تک اور اگر صرف بتلاش معاش و سیر کے
واسطے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کرے ادھیار ۹ اشلوک ۷۶ ؛

اس مقام پر شارح ہندی لکھتا ہے کہ بعد اس انتظار کے عورت پاس اپنے شوہر کے
جاوے لیکن غیر قوم کے لوگ اس مقام سے اجازت شادی ثانی کی تاویل کرتے ہین
الا کسی شاستر مین ایسی اجازت صاف نہین دی گئی بلکہ بطور قاعدہ عام کے ممنوع ہے ؛
ایسے بھائی کی زوجہ سے اولاد پیدا کرانیکا طریقہ جو لاولد مرا ہو یا زندہ
ہو مگر اولاد کی امید نہ ہو بجز شودر اور ایسی بیوہ کی ناجائز ہے جسکا شوہر بیشتر بیاہ کے
یعنی منگنی کے مرگیا ہو ادھیار ۹ اشلوک ۵۹ لغایت ۷۰ ؛

زوجہ کو اپنے شوہر کا فرمان بردار اور جان نثار ہونا چاہیے اور اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ
جس جگہ عورت کی بیقدری ہوتی ہو وہان جملہ نیک کار مذہبی اکارت جاتے ہین اور جہان
[عو]رتون کو ذلت و مصیبت مین رکھا جاتا ہے اوس خاندان کے تمام لوگ تباہ ہوجاتے ہین
[ج]س خاندان مین زوجہ و شوہر باہم خوش و راضی رہین وہ گھر ہمیشہ خوش و آباد
[ر]ہے گا ادھیار ۳ اشلوک ۵۵ لغایت ۶۱ ؛

[illegible]ن کا کام یہ ہے کہ وہ دولت کے جمع کرنے اور اوسکے بجا صرف کرنے اور صفائی اور اون

برہنسں پوران) اس زمانہ مین افعال کا تو کچھ خیال نہین کیا جاتا صرف نام کو ہی ذات قرار دیا گیا ہے؛

منوسمرت مین سوائے شودر کے اور فرقون کے آدمیون کے آپسمین کھانے یا ایک دوسرے کے پکا ہوا کھانے کی جس سے اس زمانہ مین ذات جاتی رہتی ہے گو کہ کہین ممانعت نہین پائی جاتی لیکن صاف اجازت بھی نہین ہے اور سودر کا جھوٹا کھانے کا البتہ کفارہ لکھا ہے کہ سات روز آش جو پینے سے آدمی پاک ہو جاتا ہے ادھیار ۱۱ اشلوک ۱۵۳

فصل سوم
تعلقات زن و شوہر کا بیان

شادی کے آٹھ طریق ہین براہم دیو ارکھ پراجاپت آسر گاندھرب راچھس پشاچ انمین آٹھوان مذموم ہے چھ اولین برہمن کو اور پراجاپت آسر وغیرہ پانچ چھتری کو اور وہی باستثنا پراجاپت ویس سودر کو جائز ہین لیکن انمین سے بھی چار اولین برہمن کو راچھس چھتری کو آسر ویس کو اچھا لکھا ہے؛ برادر کنیا ان کو زیور و پارچہ دیکر برکو بلا کر کنیا ان دیوے وہ براہم بیاہ ہے؛ اور جگ کرکے ساتھ زیور کے کنیا ان کا بیاہ کرے تو یہ دیو بیاہ ہے ایک یا دو گلے اور بیل بر سے لیکر کنیا ان کو دیوے وہ ارکھ بیاہ ہے؛ یہ کہکر کہ بر او کنیا ان دونو ساتھ دھرم کرین اور پھر برادر کنیا ان کی پوجا کرکے کنیا ان دیوے یہ پرجا پت بیاہ ہے یہ سب سے اوتم ہے — کنیا ان اور کنیا ان کے خاندان کو کچھ زر دیکر کنیا ان کو لے یہ آسر بیاہ ہے بر اور کنیا ان کی مرضی و خواہش باہمی سے جو عقد ہو وہ گندھرب بیاہ ہے؛ جو کوئی لڑائی فتح کرکے کنیا ان کو جبراً لاکر خلاف مرضی اوسکے عقد کرے یہ راچھس بیاہ ہے؛ جبکہ عورت نشہ کے باعث یا کسی اور سبب سے اپنی اصلی مرضی ظاہر کرنے کے لائق نہو اور مرد شادی کر لیوے یہ پشاچ بیاہ ہے؛ ادھیار ۳ اشلوک ۲۰ لغایت ۳۴؛ ایک ذات کے لوگون کی شادی ہاتھ ملانے سے ہو جاتی ہے مگر جو عورت فرقہ چھتری کی برہمن سے شادی کرے تو اوسکا بیاہ تیر ہاتھ مین لینے سے ہوتا ہے اور ویس عورت کا آنکڑا وانی یعنی کوڑا ہاتھ مین لینے سے اور سودر عورت کا جامہ کا دامن ہاتھ مین لینے سے بیاہ ہو جاتا ہے ادھیار ۳ اشلوک ۴۴؛ تیس سال کی عمر کا لڑکا اور بارہ سال کی دختر کا بیاہ کرے خواہ چوبیس سال کا لڑکا اور آٹھ سال کی لڑکی کا بیاہ ہو یہ مناسب وقت کہتا ہے لیکن اگر

کی اُجرتون کا جاننا ضرور ہے ادھیاے ۹ اشلوک ۲۹ سے لغایت ۳۳۲ ؛

شودر فرقہ کا بیان

اس فرقہ کا کام یہ ہے کہ اور فرقون کی وہ خدمت کیا کرین ادھیاے ۹ اشلوک ۹۱ اگراس فرقہ کو معمولی کام نہ مل سکے تو وہ دستکاری کے کام مثل معماری نجاری مصوری وغیرہ کے اختیار کرے ادھیاے ۱۰ اشلوک ۹۹ و ۱۰۰

مخلوط ہونا فرقون کا

اگرچہ ان چارون فرقون کا امتیاز بخوبی قایم کیا گیا اور اونکے مخلوط ہونے کے قواعد مقرر ہوئے تھے لیکن تاہم اون قواعد پر چندان لحاظ نہ تھا جیسا کہ اس زمانہ مین ہونے لگا چنانچہ زمانہ سابق مین جائز رکھا گیا تھا کہ ہر ایک فرقہ اپنے فرقہ سے کمتر فرقہ کی عورت سے شادی کر سکتا تھا یعنی برہمن مرد چھتری بیس شودر کی عورت سے اور چھتری مرد بیس و شودر کی عورت سے اور بیس مرد شودر کی عورت سے شادی کرنے کا مجاز تھا اور یہ نسلین دونو فرقہ کی متوسط درجہ کی ہوتی تھی ادھیاے ۳ اشلوک ۱۴ لغایت ۱۹ ؛

اوراگر برہمن سودر کنیان سے بیاہ کرے اور اوس سے دختر پیدا ہو اور پھر بیاہ اوسکا برہمن سے ہو اور جو اوس سے کنیان پیدا ہو اوسکی شادی برہمن سے کی جاے تو اسی طرح چھٹوین کنیان برہمن کی ذات کی کہلاتی ہے لیکن سودر کی اولاد برہمنی سے چانڈال ہوتی ہے ادھیاے ۱۰ اشلوک ۱۲ و ۶۴ ؛

اپنے سے اونچی ذات کی عورت سے شادی کرنا ممنوع ہے اپنے سے نیچے ذات والی عورت سے جو نسل پیدا ہو وہ انُلوم کہلاتی ہے اور اونچی ذات والی عورت سے جو نسل ہو وہ پرت لوم کہلاتی ہے اور ان لوم و پرت لوم کے باہم شادی کرنے سے جو نسل ہو وہ برن شنکر ہے ادھیاے ۱۰ اشلوک ۶ لغایت ۳۰ — زمانہ حال مین سواے اپنی ذات کے دوسری ذات سے شادی کرنا بالکل متروک ہے زمانہ سابق مین امتیاز ذات کا زیادہ تر اوپر افعال تھا کیونکہ وشوامتر جو چھتری چندربنسی تھے صرف باعتبار افعال یعنی بوجہ عبادات و ریاضات شاقہ برہمن کہلاے (دیکھو رامائن) رجیو کی اولاد مین پرت رتھہ جو راجہ چھتری چندربنسی ہوا اوسکی اولاد کرن گوت کے ہوئے اور اسیطرح اور راجاؤن کی نسل سے برہمن بہین پیدا ہوئے (دیکھو

باب ہذا مین بیان کیا جاویگا ؛ — اور جیسا کہ قوم جاٹ کو بعض مورخ یورپ نے
بارتھیا والون کی نسل سے اور بعض مورخون نے ستھیا والون سے قیاس کیا ہے
اور دلائل اوسکے بیان کیئے ہین اور جبکہ یہ امر تو تحقیق ہو چکا ہے کہ زمانۂ قدیم مین سب
خلقت ایرین ہند تھی پس سک دیس سے آنا برہمنون کا غیر ممکن نہین لیکن یہ امر کہ
کس زمانہ مین آئے غیر تحقیق ہے اغلب کہ زمانۂ قدیم مین آئے ہون جس وقت کہ اونکا
واختلاف زیادہ ذاتون مین نہ ہوا تھا یعنی زمانہ آمد قوم جاٹ سے بیشتر کا یہ واقعہ ہے
تاہم معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ سکونت غیر ملک برہمنان ہندوستان سے کم درجہ کے شمار ہوئے
جیسا کہ بیان کیا گیا ہے — اور اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جیسا بعض مورخ یورپ کے
اہل ہند کو اصلی باشندہ ہندوستان کا نہین خیال کرتے بلکہ فتحیاب قوم کہتے ہین
اگر ایسا تھا تو بعض فرقون کو جنکو باہر سے آنے والا خود اہل ہند بیان کرتے ہین اونکو
کمتر درجہ کا خیال نکرتے ؛

فرقہ چھتری کا بیان

یہ سپاہی فرقہ ہے اور راجہ بھی اسی فرقہ مین ہوتا ہے اور اکثر معمولی وزیر بھی اسی فرقہ مین سے
ہوتے تھے جنکی تعداد سات یا آٹھ ہونا چاہیے ادھیار ۷ اشلوک ۵۴
اور تمام جنگی کاروبار اور بالکل لشکری عہدہ اور سپہ سالاری وغیرہ اسی فرقہ کا حق سمجھا گیا ہے
چھتریون کا فرض یہ ہے کہ لوگون کو اپنی پناہ مین رکھکر ہر طرح کی حفاظت کرنا ہوم اور جگ کرنا
خیرات دینا بید پڑھنا اور نفسانی خواہشون کو دبائے رکھنا ادھیار ۱ اشلوک ۸۹
اور چھتری تین قسم کے ہین اول سورج بنسی مثل کچھواہہ راٹھور گہلوت وغیرہ دوم چندر بنسی
مثل تونر چندیل جادون وغیرہ سوم وہ جنکی نسبت اگن کنڈ سے پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے
یعنی پنوار چوہان پرہار سولنکی اور اب فروعات تینون قسمون کے زیادہ بیان ہوتے ہین

فرقہ بیس کا بیان

اس فرقہ کا کام مویشی پالنا خیرات کرنا جگ کرنا بیوپار اور سود لینا کھیتی کرنا پڑھنا ہے
ادھیار ۱ اشلوک ۹۰ بیس کو علاوہ حفاظت مویشی اور اپنے ملک کے جنسون اور
اراضی سے بخوبی واقف ہونے کے غیر ملک کی حاجتون اور جنسون کا علم رکھنا اور ملکون کی مختلف
زبانون کا سمجھنا اور ہر ایسی شے سے واقف ہونا جو خرید و فروخت سے متعلق ہو اور

اس زمانہ مین سب اعمال اسکے بالعکس ہین اور برہمنون نے ہر ایک پیشہ خصوص کھیتی و نوکری و سپہ گری اختیار کی ہے اور سود بھی لیتے ہین اور اجرت پر پوجا بھی کرتے ہین — برہمن کو چاہیے کہ پاک و صاف سر کے بال اور ڈاڑھی منڈی ہوئی سفید جامہ پہنے رہے ایک ہاتھ مین بانس کی چھڑی اور دوسرے ہاتھ مین بید رکھے — چنانچہ اس زمانہ مین جو بڑے مہذب پنڈت ہوتے ہین اونکی ایسی ہی صورت ہوتی ہے اور کانون مین سونے کے دو کنڈل ڈالے رہے ادھیا ۴ اشلوک ۳۵ و ۳۶ ؛ جب بید پڑھ چکے اور اوسکے اولاد ہو جاوے اور مذہبی رسوم معین ادا ہو چکین تو تیسرا حصہ حیات کا بان پرست ہے اپنی زندگی کو جنگلون مین تارک الدنیا ہو کر بسر کرے اور لباس اوسکا درختون کی چھال یا کالے ہرن کی کھال زمین پر سوئے کوئی بستر نہ بچھاوے ناخن اور بال بڑھائے پھل پھلاری کھائے اور پوجا پاٹ ہوم وغیرہ کرتا رہے ادھیا ۶ اشلوک الغایۃ ۲۹

زندگی کے چوتھے حصہ مین سنیاس دھارن کرے اسمین اسی طرح تنہا و علیحدہ رہے اور صرف دھیان گیان سے لگا رہے بال و ناخن و مونچھ کو چھوٹا رکھے اور ایسی صلاحیت اور گیان حاصل کرے کہ اوسکی روح اس جسم سے اسطرح الگ ہو جاوے جیسے کسی درخت کی شاخ پر سے کوئی پرند جب چاہے اوڑ جاوے ادھیا ۶ اشلوک ۳۳ سے تا آخر ادھیا ؛ راجہ کو لازم ہے کہ اپنا نہایت معتمد مشیر خاص جس شخص کو بنائے وہ برہمن ہو ادھیا ۷ اشلوک ۵۸ اور برہمن ہی راجہ کو تدبیر مملکت اور انصاف اور تمام علمی باتین تعلیم کیا کرے ادھیا ایضاً اشلوک ۴۳ زمانہ سابق مین جملہ برہمنون کا ایک فرقہ تھا لیکن زمانہ حال مین اونمین تفریق ہو گئی بلحاظ سکونت دس فرقہ حسب ذیل مشہور ہین پنچ گوڑ یعنی سارسُت گوڑ قنوجیہ سیتھل اوتکل اور پنچ دڑور یعنی مہاراشٹ دڑور کارناٹک تیلنگ گورجیر اور علاوہ انکے ایک فرقہ برہمن ساکت دیپی مشہور ہے جسکی نسبت روایت ہے کہ یہ اصلی بھرت کھنڈ یا ہندوستان کے رہنے والے نہین بلکہ ساکت دیپ سے آئے ہین اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ برہمن ادہ پاتر نہین ہین نہ پوجا و جگ مین اچاریہ یعنی پیشوا ہو سکتے ہین ؛

ساکت دیپ تو ستھیا قیاس کیا جاتا ہے جسکو ایرانی ساکا کہتے ہین اور جسکا ذکر فصل چہارم

موجود ہوئے اور وہ اعتراض غیر ملکی لوگون کے ہین۔

فصل دوم

اہل ہند کے فرقون کے بیان مین

اصلی تفریق اہل ہند کی اوپر چار برن یا فرقہ کی ہے برہمن چھتری بیش شودر اجالاً ان چار فرقہ کے از روے منوسمرت جو بلحاظ اہل ہند بہت قدیم کتاب ہے اور اہل یورپ زمانہ تصنیف اوسکے کا بدلائل قیاسی نوسو برس قبل سنہ عیسوی قرار دیتے ہین تحریر کیا جاتا ہے

فرقہ برہمن کا بیان

برہمن تمام خلقت مین اعلیٰ و برتر قرار دیا گیا ہے اور تمام دنیا اور جو کچھ کہ اوسمین ہے سب اوسکا مال ہو سکتا ہے ادھیاء ۱ اشلوک ۹۶ و ۱۰۰؛

سخت جرمون مین سخت سزا پانے سے برہمن آزاد ہے اسکے واسطے سزائین خفیف مقرر ہوئی ہین ادھیاء ۸ اشلوک ۳۸۰؛

برہمن کے حیات کے چار حصہ مقرر کیے گئے ہین ادھیاء ۴ اشلوک ۱؛

حصہ اول برہم چرج ہے اسمین علم تحصیل کرے بید پر متوجہ رہے دنیوی حاصلات پر دل نہ لگاوے اور اپنے گرو کا حد سے زیادہ لحاظ اور ادب کرے اور از طرف عجز و فروتنی سے پیش آوے اور یہی معاملہ اپنے گرو کے سارے کنبہ کے ساتھہ برتے اور در بدر بھیک مانگ کر اوقات بسر کرے ادھیاء ۲ اشلوک ۱۷۵ سے لغایۃ ۲۱۰؛

اس زمانہ مین ان باتون پر بہت کم عمل ہوتا ہے اگر کسیقدر کرتے ہین تو صرف وہ طالب علم کرتے ہین جو بید و شاستر کے اچھی طرح پابند ہین؛

دوسرا حصہ گرہستی عین شباب کا زمانہ ہے اپنی زوجہ وغیرہ کنبہ کے ساتھہ بسر کرے اور یہ چھہ کام اوسپر فرض ہین پڑھنا پڑھانا جگ کرنا یا کرانا دان دینا یا لینا اسمین سے پڑھانا جگ کرانا پاک آدمی سے دان لینا وجہ معاش ہین ادھیاء ۱۰ اشلوک ۷۵ و ۷۶؛

اور بطور پیشہ واسطے معاش کے پیشہ طبابت کرنا اور اجرت پر پوجا کرنا اور سود لینا برہمن کو منع ہے ادھیاء ۳ اشلوک ۱۸۰ فقط نیچ ذات اور بدچلن لوگون سے دان نہ لے ادھیاء ۴ اشلوک ۸۴ و ۸۵؛

راجہ رامچندر جی کا ساتھ فوج بیمونان و خرسان لنکا پر حملہ کرنا اشارہ ہے تیغ آئی و بیکسی
راجہ موصوف پر و مناسبت ہے ساتھ حالت بادیہ پیمائی و دشت نوردی کے ولہٰذا
ہے قدرت الٰہی و تائید غیبی کا و قس علیٰ ہٰذا

اسمین شک نہین کہ زمانہ قدیم مین صرف بید مت یعنی مذہب خالص بید کا جاری تھا
منوسمرت مین جسقدر بیان کیا گیا ہے بحوالہ بید ہے اور تعمیل احکام بید پر تاکید کی گئی ہے
جس زمانہ مین کہ ہندوستان مین بودہ مذہب پھیلا اور اوسنے ترقی پکڑی خصوص
عہد سلطنت راجہ اشوکا مین طریقۂ قدیم کو زوال آیا اور اوسکی مخالفت ہونی لگی [illegible]
وغیرہ کا رواج جاتا رہا آخرش باستعانت چھتریان دکن برہمنون نے اوس فرقہ پر غلبہ پایا
یہان تک کہ رفتہ رفتہ بودہ مذہب والے ہندوستان سے خارج ہوگئے اور سراندیپ
وبرہما و چین و تبت و لداخ مین چلے گئے کہ اون ملکون مین اب تک مذہب بودہ جاری
ہے نسبت اون چھتریون کے کہ بمعاون برہمنون کے ہوئے بیان کیا گیا ہے
کہ بمقام کوہ اربد یعنی اربلی پربت واقع ملک دکن چار چھتری اگن کنڈ سے پیدا ہوئے
پرمہر یعنی پنوار و چوہان و سولنکی و پرہار یہ وہ زمانہ تھا کہ اسوقت برہمنون نے
پھر طریقہ بید کو از سر نو رواج دیا لیکن دوسرے پیرایہ مین یعنی پران ہست مین جیسا
کہ سطور بالا مین ذکر ہو چکا ہے اور یہ ایسا وقت تھا کہ اسمین ترمیم و تبدیل کا ہونا آسان
و بسہولت ممکن ہوا اس زمانہ کو تخمیناً دو ہزار برس ہوئے یعنی بکرماجیت سے سات پشت
بیشتر کا یہ واقعہ ہے اب وہ زمانہ آگیا کہ بید سے لوگ بالکل ناواقف ہوگئے بلکہ اگر
بید کی تلاش کیجاوے تو میسر آنا اوسکا خیلے دشوار ہے

نتیجہ اس تغیر و تبدیل کا یہ ہوا کہ جب علم سنسکرت تو ہندوستان سے روز بروز کم ہوتا گیا اول
فارسی کی زیادہ قدر و منزلت ہوئی اب انگریزی لوگون نے پڑھنا سیکھنا اختیار کیا خیالات
اونکے مین فرق آیا اصلیت اپنے مذہب سے ناواقف ہوگئے پرانون کو کہ مشتمل بر [illegible] اسرار
تھی اور جس سے علت غائی مصنفان اونکے کی اور کچھ تھی محض قصص و حکایات سمجھنے لگے
اور اپنے مذہب سے تنفر کلی حاصل کیا بلکہ لامذہب ہوگئے بقول شخصے کہ نہ ادھر کے رہے
نہ اودھر کے اور دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا عوام الناس جو علم سے بالکل بے بہرہ ہین وہ
اصلیت سے ناواقف ہو کر بیانات ظاہری کو اصلی جاننے لگے اور اونھین خیالات صوری مین

حرفون سے نشان کردئے جاوینگے تم آسانی پہچان لیا کرو گے اب لڑکے کو شوق تحریر
حروف پیدا ہوا وہ لڑکا اب لکھتا بھی ہے اور پڑھتا بھی ہے اسی طرح اوسکو کچھ دنون میں
اور لکھنے پڑھنے کا مزہ آنے لگا تھوڑے عرصہ مین کبوتر بازی تو چھوڑدی اور تحصیل علم
مین مشغول ہوا دیکھو کس تدبیر سے پڑھایا اور جو طمع شاگرد کو دی تھی اوس طمع کے پورا
کرنے سے مطلب اوستاد کا نہ تھا بلکہ منشا اوسکا تعلیم علم سے تھا:

الحاصل جملہ بید و پُران و شاستروں کا منشا اصل واحد ہے یعنی کسی طریقہ سے جسمانی بار
اور تکالیف دنیا اور آواگون سے آزادی حاصل کرے اور آنند کو پہونچے جسکو مذہب صوفیہ مین

فنا فی اللّٰہ اور سنسکرت مین مکت کہتے ہین:

جو کہ یہ امر ثابت ہوا کہ جملہ پُران مثل اقوال فرقہ حکما قدیم رموز و اشارات سے مملو ہین اسلئے اکثر
دانشمند مضامین پُران کے اپنے اپنے خیالات کے موافق تاویل کرتے ہین کہتے ہین کہ برہما
بشن مہیش سے صفات خالقیت و ربوبیت و فنائیت مراد ہے اور جو کہ مچھ و کچھ و باراہ
اوتار بیان کیا گیا یہ اشارہ ہے کہ جملہ اشیاء جہان پر تو ذات باری تعالی ہین اور اس سے
ذات مقدس اوسکی مین کچھ نقصان نہین پہونچا نقل ہے کہ باہم ایک صوفی
اور متکلم کے بحث ہوئی متکلم نے بیان کیا کہ مین بیزار ہون اوس خدا سے کہ جو سگ
و خوک مین ظہور کرے صوفی نے جواب دیا کہ مین بیزار ہون اوس خدا سے جو سگ و خوک مین ظہور
نفرمائے سامعین سے ہو کر ایک ان دونو مین کا نہ ہوا نا گاہ ایک عارف کا گذر اوس جلسہ مین ہوا
فرمایا کہ بزعم متکلم ظہور سگ مین باعث نقصان ہے لہذا خدائے ناقص سے بیزار ہوا اور بزعم
صوفی ظہور نکرنا سگ مین باعث نقصان ہے اسواسطے کہ دائرہ احاطہ سے شکایت کی پس کوئی کافر نہوا
بعض کہتے ہین کہ باراہ اشارہ ہے رب شہوت و تناسل حیوانات سے اور یہ بیان کہ ایک
راچھس زمین کو چرا کر پانی مین لیگیا بشن جی نے اوتار باراہ مین ظہور فرما کر راچھس
مذکور کو ہلاک کیا اسمین راچھس اشارہ ہے فسق و فجور سے کہ زمین جسم کو ساتھہ آب
شہوت کے تباہ کرتے ہین جو کہ قوت روحانی غالب تھی اوسنے راچھس مذکور کو ہلاک کیا
اور بجاوہ یعنی خوک کا اسواسطے ذکر کیا گیا کہ شہوت صفت خوک ہے:

نکا نسنگ اوتار یعنی برہمن کوتاہ قد سے اشارہ ہے ساتھہ رب فکر و قوت فکری و عاقل
چنانچہ مشہور ہے کہ کوتاہ خردمند ہے اور نادان بلند و نیز راجہ بل مراد سخاوت و کرم سے ہے

شاہد حال اسکا قصہ کلیلہ دمنہ ہے بظاہر ایک کہانی جانورون کی ہے لیکن بنظر
جو قدر و منزلت اس کتاب کی سمجھی گئی اور جو اسکے نسبت روایتین ہین اور جیسے
اوسکے بالسنہ مختلف ہر ایک ملک مین ہوئے ہین وہ اظہر من الشمس ہین نوشیروان
کمال ذوق شوق سے اسکا خواستگار ہوا ایسی ہی کیفیت پرانونکی قیاس کرنا چاہیے
بقول شخصے کہ مطلب سعدی دیگر ست اور یہ امر بھی لائق لحاظ ہے کہ مثلاً ہم اپنے ممدوح
صفت و ثنا کرتے ہین یا اپنے مخالف کی ہجو جب تک کہ اس بیان مین افراط و تفریط
کو دخل نہ دین سامعین کو حظ اوسکا حاصل نہوگا جیسا کہ یہ شعر مرحیہ ہے دندان تو جملہ
دہانند؛ چشمان تو زیر ابروانند؛ اسمین بیان واقعی اور صحیح ہے الا طاقت بیان د
حظ و رغبت سامعین معلوم؛

چونکہ طبائع انسانی مختلف ہین اسی وجہ سے پرانون مین پرستش ایزدی و معرفت الہی کے
گوناگون طریقہ و راستہ بتائے ہین اپنے اپنے مذاق و خواہش طبع کی موافق ہر ایک
شخص راہ روہے و مطلب اصلی کے حصول مین تکاپو کرتا ہے اس مقام پر کچھہ مضمون
مندرجہ کتاب بہار بندرابن جو موزون و مناسب حال معلوم ہوا درج ذیل کیا جاتا ہے
مولف اوسکا نظیراً بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کے چار لڑکے ہین چارون کے عقل و ذہن
شوق چلن اور بدن مین ایک دوسرے سے فرق ہے اور باپ کا مطلب ہے کہ چارون چھول
معاش کرین گھر سنبھالین نیک چلن ہودین اور خوش رہین اب اگر باپ ایک ہی نصیحت
سبکو دیتا ہے تو کام نہین چلتا کسواسطے کہ عمر و عقل وغیرہ مین سبکے فرق ہے اب اوسکو
ضرور ہوا کہ حسب استعداد اور لیاقت ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ نصیحت دے جو کہ سب
بڑا لڑکا لکھا پڑھا ہوشیار ہے تندرست ہے بیاہ شادی اوسکی ہو گئی ہے اوسکو باپ رغبت
نوکری کرنے کی دیتا ہے اور نوکری کے فائدون اور نفع دن کو سمجھاتا ہے اور پیشون کی
مذمت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ نوکری مین عزت بڑی ہے دس روپیہ کے متعدی کی عزت
[illegible] ہی کروڑپتی سے زیادہ ہوتی ہے دوسرے نوکری کی کچھ چھٹی ہے معزز لوگون کی صحبت میسر
[illegible] و عقل کی ترقی ہوتی ہے حکومت ہوتی ہے رجوعات رہتی ہے سوداگری دو وجہ مین
[illegible] پھر لیتا ہے نہ علم میسر آتا ہے نہ چندان عزت ہے گھر گھر پھرنا پڑتا ہے روپیہ ڈوب جاتا ہے
[illegible] نوکر لیے دینے کی رہتی ہے جھوٹ بولنا پڑتا ہے لڑکا جو کچھ پڑھا تھا حسب نمایش دوسرے

ایک قبلہ ہے واسطے استحکام تصوّر کے اور بازرکھنے اندیشہ کے پراگندگی سے ؛ شعر
درراہ خدا دو کعبہ آید منزل ؛ یک کعبۂ صورتست ویک کعبۂ دل ؛ نہ جیسا کہ اہل اسلام تصوّر
کرتے ہین کہ اہل ہند خدا کو شریک وانباز قرار دیتے ہین اور پتھر کو پوجتے ہین یہ اعتراض اونکا
محض بوجہ عدم دریافت اصول مذہب اہل ہند کے ہے شعر مسلمانی اگر کعبہ پرستی ست
پرستاران بت راطعنہ از چیست ؛ بھگتی درحقیقت پرستش ایزدی کے سرگن سروپ یعنی
وجود صفاتی مین ہے کہ اوس نرنجن نرنکار پرماتما کو وجود صفاتی مین تصوّر کرکے اوسمین محو
ہوجانا اور حالتین اس طریقہ کی حسب ذیل و نو رس کے منقسم ہین اور اوسکو بھاؤ بھی کہتے ہین
سرنگار ۱ (آرایش) ہاسہ ۲ (خندہ) رودر ۳ (غصّہ) بیر ۴ (عداوت) بھیانک ۵ (خوف) بیبھس ۶ (تنفر) ادبھت ۷ (تعجب) کرنا ۸ (رحم) شانت ۹ رس بمعنی کیفیت
و مزہ کے ہے چونکہ سامان نمودار ہونے اوسکے علیحدہ علیحدہ ہین اسواسطے علیحدہ علیحدہ
نام سے موسوم ہے دراصل وہ رس ایک ہے جس طرح سے ایک مٹی سے چند قسم کے کوزہ
جدا جدا نام اور صورت کے ہوتے ہین لیکن مٹی سب مین ایک ہے اسی طرح وہ رس جس جگہ حسن و
آرایش و ناز و ادا وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اوسکو سرنگار کہتے ہین اور جہان شجاعت و لیاقت
وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اوسکو بیر رس وعلی ہذا القیاس ـ نظر عاشق مین جو طرز و انداز
اور جلوہ معشوق کا سما گیا اوسی مین وہ محو ہوجاتا ہے اور کمال حاصل کرتا ہے ؛ پوران اگرچہ
پیرو بید کے ہین لیکن انکا طرز سخن نرالا ہے وبظاہر قصص وحکایات ہین و اکثر مضامین اونمین
ایسے ہین کہ معترضون کو موقع گفتگو کا تمسخر لگتا ہے الا بتعمق نظر اگر غور کیا جاوے تو ماحصل بید و
پوران کا ایک ہے خیال کرو کہ جب کسی لڑکے کی تعلیم شروع ہوتی ہے تو اوسکو چھوٹے چھوٹے
قصہ کہانی کے کتابین پڑھاتے ہین علت غائی اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اوسکا دل پہلے او طبیعت
جانب تحصیل علم راغب رہے اور استعداد بھی اوسکی ترقی پکڑے اور اگر بجاے عام قصہ کہانی کے
ایسے قصص کی تعلیم ہووے کہ جو علت غائی متعلم کی ہے تو اوسکی تعلیم سے کسقدر فایدون کے حصول کی
امید ہوتی ہے مثلاً فرقہ نسوان کی تعلیم سے غرض ہے تو اگر لڑکیون کو ایسا قصہ دلچسپ ترتیب
دیکر تعلیم کیا جاوے کہ جس سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی عورت کا سانحہ گذشتہ ہے اور
جو اوسکو تعلیم یا جہالت سے نفع یا ضرر پہونچا ہے بیان کیا گیا ہے تو خیال کرو کسقدر
اثر اوسکا ہوگا چنانچہ یہی طریقہ تعلیم کا فی زماننا سررشتہ تعلیم گورنمنٹ انگریزی مین جاری
ہے اور زمانہ سابق مین بھی خصوص ہندوستان مین نہایت درجہ پابندی اس طریقہ کی تھی

باب دوم

مذہب و ذات اہل ہند کے بیان مین

فصل اول

بیان اصول مذہب اہل ہند مطابق بید و پران

بنا مذہب اہل ہند بید پر ہے جو بعقائد اونکے کلام الٰہی ہے اور برہما جی نے زبان فیض ترجمان اپنی سے ارشاد فرمایا دبیاس جی نے اوسکی ترتیب و تقسیم کی اصول بید کے بارہ نہایت مین وارد ہ کلام نہایت مختصر و عالی مضمون و حاوی کل ہے بید در حقیقت شمار مین تین مین رگ بید ججر بید سام بید جیسا کہ منو سمرتی کے ادھیار اول اشلوک ۲۳ و ادھیار ۲ اشلوک ۱۱۸ و ۲۳ مین ذکر کیا گیا ہے اتھربن بید چہارم رگ بید سے باضافہ بعض مراتب نکلا ہے اور ترتیب بیدون کی اس طرح پر ہے کہ ہر ایک بید مین ایک حصہ سنہتا کہلاتا ہے اور اوسکو منتر بھی کہتے ہین اسمین منتر یعنی مناجاتین اور دعائین ہین دوسرا حصہ برہمنا ہے اسمین منترون کے استعمال کے قواعد اور رسوم خاص رسوم کے انجام کرنیکے واسطے ہدایتین ہین؛

سنہتا مین ہر ایک منتر سکت کے نام سے موسوم ہے اور سکت مشتمل اوپر چند رچا کی ہوتا ہے اور جملہ سکت کہنڈون اور اشٹکون اور ادھیاون اور منڈل اور انوکا پر منقسم ہین؛ و بلحاظ مضمون کے بید کی تین تفریق ہین اول کرم کانڈ جسکو اپنیشد بیانسا بھی کہتے ہین اسمین ذکر انواع اقسام کے کریاؤن یعنی افعال و اعمال نیک و بد کا ہے دوم گیان کانڈ جسکو اتر میمانسا بھی کہتے ہین اور یہ بیدانت یا تصوف کے نام سے مشہور ہے جسکا ذکر بیدانت شاستر مین مفصل مرقوم ہوگا سوم اپاسنا کانڈ اور اسکو سنکرکھن میمانسا بھی کہتے ہین ماحصل مطلب اوسکا یہ ہے کہ اوس نرنکار پرم آتما کی ہیئت پیکر مین سمجھکر جانب اوسکے تصور کرنا؛

اس طریقہ آخر الذکر کو پرانون کے ذریعہ سے زیادہ وسعت دی گئی ہے کہ بکر بعض رسیدگان بارگاہ ایزد متعال خصوصاً اوتارون کو کہ فروغ انوار ذات ذو الجلال مین وجہ سمت بنایا اور در پردہ محبت الٰہی کو کہ مراد بھگتی سے ہے بپیرایۂ عشق و عاشقی مین جتایا ہے؛

یہی طریقہ مذہب صوفیہ کا ہے کہ وہ تصور شیخ یعنی مرشد اپنے کا کرتے ہین اور فنا فی الشیخ کو حالت نجات جانتے ہین اور بنا بت پرستی کبھی یہی ہے بت در حقیقت

ا حالانکہ وہ منکوحہ یوسف تھین اور پھر حضرت یوسف کا زندہ آسمان
ر واقعات حضرت سلیمان بن داؤد جو ایک ہزار برس قبل حضرت مسیح کے
ور وحوش اور ہوا کا اونکے مطیع ہونا اور قاصدی کرنا ہدہد جانور کا اور
ا تخت اونکی کو ہوا پر اور ایک مور ضعیف کا دعوت کرنا حضرت سلیمان کی
لیاس و خضر کا زندہ جاوید رہنا اور ہجوم و گرجنا بادلون کا اور آنا خدا کا
حضرت موسے سے جیسا کہ توریت مین لکھا ہے اور جلوہ دکھانا خدا کا
ستر وسرمہ ہوجانا کوہ طور کا اور حضرت محمد کا مع جسم معراج ہونا اور بہشت
رکا اور شق القمر کا معجزہ جو کسی دوسرے ملک مین نظر نہ آیا نہ کسی دوسرے
ا اور قصہ یاجوج ماجوج اولاد یافث بن نوح اوسی قبیل سے ہے کہتے ہین کہ
نو جزو و باقی تمامی اہل عالم ایک جزو مین اور ایک آدمی اونمین سے نہین مرتا
ی نسل کی نہ دیکھہ لیوے اور قد اونکا ایک سو بیس گز کا ہے معلوم نہین ہوتا
ن ہے حدود اربعہ اوسکے کیا ہین طول بلد عرض بلد اوسکا کیا ہے رقبہ اوسکا
مقدر ہے جس مقام پر اسقدر خلقت عجیب آباد ہے اور جو سد کہ سکندر نے
رفت اونکے بنائی وہ کس مقام پر ہے اور اس زمانہ مین کسینے اوسکو دیکھا ہے
رہ ہوا مین ممکن ہے کہ یہ اشارہ اقوام تاتار سے ہو جنکا وحشی وجنگلی ہونا ثابت
سد سکندری اشارہ اوس سد سے ہو جسکو خطائیون نے واسطے محفوظی حملہ تاتاریون
بنایا ہے فافہم یہ دیوار سرحد ختا اور تاتار پر واقع ہے اور طول اوسکا اٹھ سو
گز ہے اور عرض اوسکا اسقدر ہے کہ چھہ سوار پہلو بہ پہلو اوسپر گھوڑا
یر اسکی فغفور چینگ دائی نے دو سو چالیس برس قبل سنہ عیسوی کے
برس کے عرصہ مین طیار ہوئی علےٰ ہذا عوج بن عنق کا بھی واقعہ اسی قسم کا ہے
قد اس شخص کا ۲۳۳۳۳ گز کا عمر اوسکی ۳۶۰۰ سال کی تھی مچھلی دریا کے
تاب مین بریان کر کے کہا جاتا تھا اور جب کسی شہر کے لوگون پر غصہ ہوتا تو
جا اور وہ ڈوب جاتے تھے

حکایات و روایات ہر ایک ملت و مذہب مین منقول ہین و بخیالات
سمجھی جاتی ہین

کہ مصر کا پہلا بادشاہ مینس تھا اور وہ وہی مزریم حام بن نوح کا بیٹا ہے صرف نام
کا اختلاف ہے مگر مسمی ایک ہے جبکہ نوح کے بیٹے بعد بنائے جانے برج بابل کے جا بجا
متفرق ہوئے تو حام پسر نوح افریقہ کو چلا گیا اور وہان رہنا سہنا شروع کیا یہان تک کہ
دیوتا کے نام سے اوسکی پرستش ہونے لگی (الخ) اس روایت پر یہ قیاس کرنا ممکن ہے
کہ اشارہ مینس کا جانب اوسی منو کے ہے جسکو اہل ہند جدا علیٰ اپنا قرار دیتے ہین اور
دھرم شاستر اور دھمک منو، دوم کا ایک بیٹا موسوم بہ منش کتب ہندی مین بیان بھی کیا
گیا ہے اور جانا آدم کا ملک ایشیا سے افریقہ مین تو وہی مورخ خود تسلیم کرتے ہین اور
مشابہت جو ہندیون اور مصریون مین پائی جاتی ہے اسکا بیان بھی پہلے تحریر ہو چکا
اور یہ امر کہ ایشیا کے کس مقام سے جانب مصر جانا ہوا اسکی بحث بھی مفصل گزارش
ہو چکی ہے — اور جو پٹر جسکے معنی بزبان یونانی بہشتی باپ کے ہین اس سے مراد
اندر دیوتا سے ہے جو بعقاید اہل ہند فرمان روائے عالم بالا ہے یہ دیوتا ہسلاد یونان و
مصر مین ایسا ہی مشہور و معبود تھا جیسا کہ اب تک ہند مین مانا جاتا ہے :

فصل سوم

حکایات عجیب و غریب مشہورہ اقوام غیر کے بیان مین

جو روایات و حالات کہ درباره فرقہ دیوتا یعنی ملایک و پیدایش بعض راجگان و اکابر قوم
اہل ہند و کشف و کرامات و معجزات اونکے خصوص درباره حکایات مہاراجہ رامچندر جی و راجہ
مہابھارت وغیرہ کتب مذہبی اہل ہند مین منقول ہین مورخان غیر قوم اوسکو دور از قیاس و محض
افسانہ و لغویات قرار دیتے ہین بلکہ نسبت مہاراجہ رامچندر جی تصور کرتے ہین کہ یہ معاملہ
قبل از پیدایش آدم کا ہے اور اوسکو منسوب گروہ اجنہ سے کرتے ہین اگرچہ اصلیت
ان منقولات کی دوسرے مقام پر شرح و بسط سے تحریر ہوگی لیکن جب غور کیا جاتا ہے
تو کسی دوسرے مذہب کو بھی ایسے حکایات و منقولات سے خالی نہین پایا جاتا جنکو
معترضین سچا مانتے ہین چنانچہ چند روایتین ذیل مین بیان کی جاتی ہین :
یعنی حضرت شیث کا مخزانہ حور بہشتی سے ازدواج ہونا ہاروت ماروت ملایک کا زمین پر آنا
اور زہرہ پر عاشق ہونا اور زہرہ کا آسمان پر پہنچ جانا اور ہاروت ماروت کا چاہ بابل مین بند
ہو جانا — حضرت ادریس کا زندہ آسمان پر جانا حضرت مریم کے شکم سے حضرت عیسیٰ کا

وہی شخص رفتہ رفتہ بوجہ امتداد زمانہ حرف نون مثل تنوین حذف ہوگیا اور آدم کے
نام سے مشہور ہوا ہو اور جس حالت مین کہ وہ لوگ وحشی اور جاہل تھے ایسا تصور کرنا انکا
یا اونکی اولاد کا کوئی امر تعجب نہین ہے — روایت ہے کہ جب امریکا کو اہل یورپ نے
پایا وہ لوگ بھی وحشی و جنگلی تھے اونھون نے آدمی کو گھوڑے پر سوار دیکھکر خیال کیا کہ
کہ آدمی و گھوڑا ایک جاندار ہے اور ایسا سمجھکر متحیر و متعجب ہوئے تھے ؛

جس طرح سے کہ چین و ترکستان و فارس وغیرہ کی قوم چھتری سورج بنسی سے پیدایش
پائی جاتی ہے عرب وغیرہ جو آپ کو سام بنس یعنی اولاد سام بن نوح قرار دیتے ہین
قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ نسل چھتری سوم بنس یعنی چندر بنسی سے ہون ؛

انوش جسکو اہل اسلام نبیرۂ آدم بتلاتے ہین شاید یہ راجہ نہش یا نہک نبیرۂ راجہ پردروا
چندر بنسی سے مراد ہو اہل اسلام نام مادر انوش مخوا ایلہ تحریر کرتے ہین ممکن ہے کہ یہ اوسی
ایلا کی طرف اشارہ ہو جو پردادے راجہ نہش کی تھی اہل اسلام اوسکو حور بہشتی
قرار دیتے ہین و کتب اہل ہند مین بھی نسبت پیدایش اوسکے حکایات عجیب و غریب
منقول ہین علی ہذا نوح کہ نسل انوش سے بقول اہل اسلام بعد چند پشت پیدا ہوا
مطابق کتب اہل ہند الو نبیرۂ راجہ نہک تھا بقول اہل اسلام سام بیٹا نوح کا تھا کتب
اہل ہند مین سم پشت ہفتمین راجہ الو سے ہے متوسلخ جد نوح کا نام مورخان اسلام
صاب بھی لکھتے ہین اولاد راجہ الو سے سب برادر سم کتب اہل ہند مین منقول ہے عاد
بادشاہ جو پشت چہارم سام مین تھا اوسکو مورخان اسلام قمر پرست تجویز کرتے
ہین پس ایسے نشانات و علامات سے قیاس ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ خاندان چندر بنسی سے تھے
اہل پارس بھی اہل عرب کو قمر پرست بتلاتے ہین اور کہتے ہین کہ مکہ و مدینہ مین معابد
پرستش قمر کے قائم تھے اور اصلی نام مہ کہ و مہ دینہ یعنی مقام پرستش قمر بعد امتداد
زمان مکہ و مدینہ معروف ہوا ؛ ممکن ہے کہ جو لوگ ہندوستان سے اوس نواح مین
گئے ہون بوجہ علیحدہ ہو جانے وطن اصلی سے اور نہ یاد رہنے حالات اصلی کے اولاد
اونکی نے ترتیب نسب ناموجات مین اختلاف کیا ہو ؛

ملک مصر کی تاریخ جو رولن صاحب کی قدیم تاریخ سے باضافہ چند مضامین کے سینٹیفک
سوسائٹی علیگڈھ نے ترجمہ کی ہے اوسمین لکھتے ہین کہ جملہ مورخ اسبات پر متفق ہین

اقوام بہیل وغیرہ کی راجہ مین سے جو چہتری تہا بیان کی گئی ہے اور منقول ہے کہ یہ راجہ
مغلوب شہوت ہوگیا تہا اور اسنے بیوہ عورتون کی شادی کا حکم دیا اور ہر ایک ذات
کے فرقہ کو ایک دوسرے سے مخلوط کر دیا جیسا کہ اشلوک ۶۶ و ۶۷ ادہیاء ۹ منوسمرت
مین ذکر ہوا ہے چونکہ یہ دو نو حرکت اوسکی خلاف شاستر اہل ہند تہین معلوم ہوتا ہے کہ
جو نسلین اسطور پر قائم ہوئین اونکا ایک علیحدہ گروہ فرقہ بہیل و گونڈ وغیرہ قرار پایا
اور بوجہ اختلاف چال چلن و عقائد وغیرہ فرقہ اصلی سے اکثر بود و باش اس فرقہ کی
ملک دکن مین یعنی جنوب کوہ بندہیاچل ہوئی اور جانب شمال بندہیاچل اصلی قومین
یعنی برہمن و چہتری وغیرہ جنکو پیشتر سے وہ ملک مرغوب و موطن تہا آباد رہین اور
چونکہ کوہ بندہیاچل زیر خط سرطان واقع ہوا ہے یعنی حد فاصل اقلیم گرم و معتدل کا ہے
کہ جانب شمال اوسکے اقلیم معتدل اور جانب جنوب اقلیم گرم یعنی راستہ آمدرفت
آفتاب کا واقع ہے اور ہر موسم مین ہوا اوسکی مائل بحرارت رہتی ہے پس اختلاف
رنگ و شکل مابین ہر دو فرقہ تاثیر آب و ہوا ر ملک سے ممکن ہے اور جس حال مین کہ
برہمن وغیرہ کو اصلی باشندہ ہندوستان کا نہ سمجہا جاوے اور فتحیاب قوم قرار
دیا جاوے تو تعجب ہے کہ اس فرقہ نے اوس اصلی فرقہ کو کہ جس سے یہ علیحدہ ہوکر
ملک ہندوستان مین آئے اور نیز اس فرقہ بہیل وغیرہ کو جو بقول اہل یورپ باشندگان
اصلی ہندوستان تہی ایک قسم کا سمجہا یعنی دسیو قرار دیا ؛
- اب یہ امر تصفیہ طلب ہے کہ حضرت آدم جسکو یہود نصارا مسلمان ابوالاباقرار
دیتے ہین اسکی کیا اصلیت ہے ؛ - کتب ہندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ منو یا منو
سے ابتدا افزایش نسل منش یعنی انسان کی ہوئی اور ایک دن برہما کا مشتمل چودہ منونتر
یعنی زمانہ چودہ منو پر ہے اور آدیزبان سنسکرت ابتدا یعنی اول کو کہتے ہین اور یہ لفظ
اکثر ابتدا اسما پر بہی مستعمل ہوا ہے جیسا کہ بعض اسما راجگان کشمیر کے ساتہہ مشل
[illegible] کرنند بولا جاتا تہا اور اقوام مذکور اس امر کے خود معترف ہین کہ پیدایش حضرت آدم
[illegible] ہوئی پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ جو شخص ہندوستان سے جانب ملک عرب وغیرہ
[illegible] ہوا اور سکنا اوس خطہ کو کہ از قسم وحشی و جنگلی تہی تعلیم و تربیت دی اونہون نے
[illegible] شخص کو اپنا جد امجد تصور کیا ہو اور اوسکو آدمن کے نام سے پکارا ہو یعنی منو اولین

ملیچہ بھاکا ہین ہویا آری نام بھاکا ہین ہو یہ سب ذات وسیمو کہلاتے ہین ؛
مطلب یہ ہے کہ برہمن چہتری بیس شودر کو جو کہ بید و شاستر کے موافق عمل کرتے ہین اونکو آری کہتے ہین اور وقت پیدایش عالم کے ان لوگون کو جو پاک ملک مرغوب خاطر ہوا اوسکو آریا برت اور سنسکرت کو جو کہ سب زبانون کی والدہ ہے اوسکو آری بدیا کہتے ہین اور اسی لفظ آری کو دوسری ولایت کے لوگ ایرین بولتے ہین اگر کہا جاوے کہ اہل ہند نے جملہ ممالک ہای زمین مین صرف آرجا برت کو پاک و نجات دہندہ سمجھکر اوسمین قیام کیا تو دیگر ممالک مین کیونکر آبادی ہوئی وجہ اوسکی یہ ہے کہ ابتدا مین برہمنون نے اپنا قیام بلحاظ تپ و عبادت کے آرجا برت مین ہی مناسب جانا اور چہتری لوگون کو اجازت دی کہ تم دیگر ولایتون مین جاکر سلطنت کرو اسلیے مخرج تمام مردم وزبانہای عالم صرف ارجابرت ہے ؛
سب ملکون کی قدیم زبان سنسکرت تھی بوجہ امتداد زمان واختلاف سکونت کے جدا جدا زبان ہر ایک ملک کی ہوگئی چنانچہ زبان سنسکرت اور یونانی اور رومی مین بہت سی موافقت ہے بلکہ اکثر صورتون مین وہ سب یکسان ہین اور اونکی تصریف کا مقابلہ جسکو جرمنی کے مورخون اور خصوص باپ صاحب نے کیا اوسکا توافق اون زبانون کے ساتھہ تحقیق ہوگیا ؛
باپ صاحب نے جو مقابلہ کیا اوسکا بہت مسلسل بیان اڈن برا ریو جلد ۱۳ صفحہ ۴۳ اور اوس سے زیادہ وسیع بیان علم الیشیا کی تاریخ کے نامی اخبار مین ملاحظہ کرو ؛
اور زبان سنسکرت یونانی زبان سے زیادہ کامل اور رومی سے زیادہ وسیع اور دونون سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے ؛
سرولیم جونس صاحب کی تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات الیشیا جلد ۱ صفحہ ۴۲۲ کو دیکھو ؛
مورخان یورپ جو بیان کرتے ہین کہ اصلی باشندہ ہند کے اقوام بہیل وکولی وگونڈ ہین اور وہ اب تک ممالک دکن مین بکثرت موجود ہین اور برہمن چہتری بیس اقوام آرین فتحیاب ہین جنہون نے جانب شمال ومغرب سے ہندوستان مین آکر بہیل وغیرہ کو مطیع اور منقاد اپنا کیا اور فرقہ شودر جسپر خدمتگاری کا اطلاق کیا گیا یہ ایک گروہ باشندگان اصلی سے ہے جو اول مطیع ہوئے تھے فقط لیکن یہ قیاس اونکا صحیح نہین پایا جاتا کتب سنسکرت مین پیدایش

مین سنسکرت تمام خلقت کی زبان تھی اور سب خلقت ایک ہی قوم و مذہب کی تھی اور
بود و باش رکھتے تھے لیکن یہ بیان کہ غالباً وہ قریب دریاے جیحون ملک ترکی
رہتے تھے ایک بیان قیاسی اور لایق تسلیم نہین ہے الفنسٹن صاحب مورخ
اپنی تاریخ ہندوستان کی جلد اول حصہ اول باب پنجم فصل ششم مین غلبہ راے
اپنی کا یہی تحریر کرتے ہین کہ کوئی وجہ خیال کرنے کی نہین ہے کہ اہل ہند بجز اپنے موجود
ملک کے دوسرے ملک سے آئے ہون ؛ اہل ہند جو ملک سرستی اور درشد ولی
یعنی دریاے گاگر کے دوابہ مین ہے اوسکو برہما ورت کہتے ہین (دیکھو اشلوک
۱۷ ادہیاے ۲ منوسمرتی) یہ خطہ دہلی کے شمال و مغرب مین قریب سو میل کے ہے
اس خطہ کا طول قریب ۶۵ میل اور عرض ۲۰ میل سے ۴۰ میل تک ہے
یہ دیس بہت پاک اور متبرک ہے اور اس خطہ اور جمنا کے درمیان اور گنگا اور جمنا کے
شمال پر جو خطہ واقع ہے اوسکو معہ شمالی پہاڑ کے برہمہ رکھہ دیس کہتے ہین جیسا کہ
اشلوک ۱۹ ادہیاے مذکور مین درج ہے کہ ارجاورت کے سمیپ مین کرچھیتر
پنچال سورسینک یہ سب دیس برہمہ رکھو کے ہین ؛
کرچھتر اب بنام تھانیسر و پنچال بنام کنیل و سورسینک بنام متھرا مشہور ہے ـ
اور ہماچل اور بندھیاچل کے درمیان بنسن کے پورب پراگ کے پچھم مدہ دیس ہے
(اشلوک ۲۱ ادہیاے مذکور) بعدہ ان ہر سہ خطون کی نسبت بیان کیا ہے کہ جو ملک
درمیان بندھیاچل اور ہماچل کے واقع ہے اوسکو ارجاورت یا اریاورت کہتے ہین
(اشلوک ۲۲ ادہیاے ۲ ـ منوسمرتی کے اشلوک ۴۳ و ۴۴ ادہیاے دہم مین لکھا ہے
کہ چھتری لوگ سکنا ے پونڈرک اوڈر درا وڑ کا مبوج یون سک پارٹ پالھو چین
کرات دردکمش زنار بندی وغیرہ نکرنے و جگ نکرانے و پرایشچت وغیرہ نہ کہنی و بیدہ
وغیرہ اعمال کے نکرنے سے شودر ذات والے ہوگئے ؛
اس سے پایا جاتا ہے کہ ابتدا مین تمام روی زمین پر صرف ایک ہی مذہب موافق بید کے جاری تھا
تب اور ملک کے چھتری لوگون نے وہ اعمال چھوڑ دیے تب شودر ذات والے
ہوگئے پھر اوسی ادہیاے کے اشلوک ۵۴ مین لکھا ہے کہ براہمن چھتری بیس سودر
چار ملل متفرقہ کے اعمال کے تائب ہونے سے جسقدر ذات قائم ہوئین اونکا نام

اور دارا کا نام لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان سے مصر اور یونان تک تمام ملک اوسکے زیر نگین تھا یہ قدیم زبان پارسی جو حروف مشابہ بہ پیکان تیر مین لکھی ہے سنسکرت سے خاص کر کلام بید سے اتنی ملتی ہے اور لباس سلاح سواری اور صورت اون شکلون کی جو وہان پتھرون پر منقوش ہین ہندوستان کے کئی قدیم مندرون کی نقاشی سے ایسے مشابہ ہوتے ہین کہ جن لوگون نے ایران اور ہندوستان کی تواریخ مطالعہ بخوبی دیکھی ہے اونکے دل مین یقین کلی ہو جاتا ہے کہ اوس زمانہ مین ہندوستان اور ایران کے باشندے مذہب بطور طریق وغیرہ مین کچھہ بڑا فرق نہ تھا — ولسن صاحب مورخ اہل یورپ لکھتے ہین کہ پہلے نوح کی قوم میسوپوٹامیہ یعنی فرات اور دجلہ کے دوآبہ مین آباد ہوئی اور اوس دوابہ کو فی الحال دیار بکر اور الجزیرہ بھی کہتے ہین جب یہ اولاد بیشمار ہوئی اور اونسے براہ تکبر میدان شنعار مین ایسی ایک عمارت عظیم الشان کے بنانے کا قصد کیا جو آسمان تک پہونچی تب خدا تعالے نے اس غرور کے ڈھانے کو اونکی زبان مین اختلاف ڈالدیا اور بباعث اس اختلاف کے وہ متفرق ہوکر مختلف ملکون مین بسے اور سلطنتین جداگانہ مقرر ہوئین ؛

لیکن لتہ بیج صاحب مورخ صفحہ ۱۲ دفعہ ۲۰ مین لکھتے ہین کہ آرین قوم کی قدیم زبان سنسکرت تھی اور صاحب موصوف کی تاریخ کے باب اول صفحہ ۱۶ دفعہ ۴ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان کے قدیم حملہ آور ایک قوم سے علاقہ رکھتے ہین جنکو آرین یا انڈو یوروپین کہتے ہین اور جسمین قدیم یونانی ورومی وپارسی اور دیگر اقوام حال فرنگستان مثلاً انگریز اور اہل جرمن (المانی) اور فرانسیسی کے شامل تھے قدیم زمانہ مین یہ سب لوگ مثل ایک قوم کے بود و باش کرتے تھے اور مسکن اونکا ایک ملک تھا جہان پہاڑ اور جھیل اور جنگل بافراط تھے اور جہان کی آب و ہوا سرد تھی غالباً یہ ملک وسط الشیا مین قریب دریاے اکسس یعنی دریاے جیحون کے واقع ہے اولاً اقوام فرنگستانی نے اس قدیم وطن کو چھوڑا اور معلوم ہوتا ہے کہ فارسی اور ارین عرصہ تک یہان سکونت رکھتے تھے آخر الامر یہ دونو اقوام بھی علیحدہ ہوئین ارین کوہ ہندوکش اور کوہ ہمالہ سے ہوکر ہندوستان مین داخل ہوئے — اگرچہ اس بیان سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ سابق مین

ہو در حقیقت ایک گروہ وحشی و جنگلی و خونخوار و زبردست تھا جیسا کہ اوراق ماقبل مین
بیان ہوا اور یہی وجہ ہے کہ پچھلے مورخان فارسی خصوصًا فردوسی شاعر نے اونکو بزمرۂ
اجنہ تصور کر کے بلفظ دیوان تذکرہ کیا اور رستم و اسفندیار وغیرہ سے اور اون سے
لڑائیان ہوئین اور سحر و جادو وغیرہ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب
لوگ ہمقوم اہل ہند معتقدان مہادیو جی سے اور شاغل تنتر وغیرہ بدپاؤن کے سمجھے
اس وجہ سے تانتری کہلاتے ہونگے رفتہ رفتہ بامتداد زمانہ بنا فرد تاتاری مشہور ہو
اور بوجہ پرستش مہادیو جی یا ہونے لفظ دیو کے جو اون کے نام کے آخر پکارا جاتا ہوگا
مورخان فارسی نے اپنی زبان مین اونکو دیو یعنی اجنہ آتشی نژاد موسوم کیا چنانچہ
ارژنگ دیو جسکا ذکر شاہنامہ فردوسی مین ہے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ نام ارجن جی
ہے جیسا کہ اب بھی یہ نام اہل ہند مین مستعمل ہے اہل تاتار کو بھوت پشاچ وغیرہ سے
نامزد کرنے مین مراد راقم انکار وجود اوس خلقت سے نہین ہے بلکہ ممکن ہے کہ بلحاظ
عادات و اعتقادات مذہبی یہ گروہ بھی شامل اوس خلقت کے خیال کیا گیا ہو اور
اقرار یا انکار وجود اوس خلقت سے دوسری بحث ہے جسکی بیان ضرورت نہین
قوم پارسی جس مین بادشاہ اولین کیومرث ہوا ہے یہ تو صاف صاف ہمقوم
اہل ہند خیال کیے جا سکتے ہین اس قوم مین مثل اہل ہند کے چار فرقہ ہین باہمن
چھتری باس سودر اور خدمات اون چارون فرقہ کے وہی ہین جیسا کہ اہل ہند
بیان کرتے ہین اور گو کہ اس زمانہ مین اونہین اور اہل ہند مین مغایرت کلی ہے
لیکن موسوم بہ چار فرقہ مصرحہ بالا اب تک ہین۔
تاریخ جہان نما کے حصۂ چہارم مین لکھا ہے کہ شہر استخر مین جو ایک مکان ویران ہے
جسے وہان والے تخت جمشید کہتے ہین اب تک موجود ہے اوس مکان ویران پر
بہت سے قدیم پارسی حروف بشکل پیکان منقوش ہین اب اونکو اس زمانہ مین
کوئی بھی نہین پڑھ سکتا تھا میجر راکنس صاحب نے دس برس کی کوشش مین
اوس تحریر کا مطلب نکالا اور اون حرفون کی الف بے بھی بنائی کہ اوسکی
مدد سے اوس ملک مین جہان جہان قدیم مکانون پر اوس قسم کی کتابت تھی
جلد پڑھی گئی اوس ویرانہ پر شاہ عالی گہر دوجسے جو بیس سو برس کے قریب گذر چکے

روایت ہے کہ ایک ختائی مسمی مانجی کھول نے وطن کو ترک کیا اور اپنی قوم کے
بہت سے لوگون کو ساتھ لیکر نیپال کے پہاڑون مین جا رہا؛
یہ لوگ تو اب تک اہل ہند کے زمرے مین شمار کیے جاتے ہین؛
اور تاریخ مذکور مین یہ بھی ذکر ہے کہ ملک چین مین اول بادشاہ فوہی سان وام
کے خاندان کا ہوا اسی نے شن شی کے صوبہ مین چین کا یا چین نامین کا شہر
بسایا اسی لحاظ سے بعض مورخین کی روایت ہے کہ شاید ختا مین جو طائفہ آدمیون
کا آکر رہا وہ ہندوستان سے نقل کرکے وہان گیا؛
تاریخ واقعات ہند و آئینہ تاریخ نما حصہ اول مین مذکور ہے کہ تخمیناً چھ سو برس قبل
سنہ عیسوی ایک اور خاندان کے راجا ملک تاتار سے آکر ہندوستان مین داخل ہوئے
جنکو ہند کے لوگ ناگ بنسی تکشک کے خاندان سے بتلاتے ہین چنانچہ دس پشت تک
اوران ناگ بنسی راجاؤن نے مگدہ دیس مین راج کیا اور دارالسلطنت اوس
دیس کا پاٹلی پوترا تھا جو اب بنام پٹنہ مشہور ہے اور آخری راجا اس بنس کا نندا
یا مہانندا تھا جسکے عہد مین سکندر ملک ہندوستان مین آیا تھا اور راجہ نندا کی مان
قوم شودر سے تھی اور اسی کا بیٹا راجہ چندر گپت ایک عورت شودر قوم کے پیٹ سے
پیدا ہوا کہ بہت بڑا زبردست راجہ ہوا ہے اور اسیطرح پرانون مین منقول ہے
کہ جن دنون مین ارجن نامدار نامساعدۂ روزگار و کجروی چرخ کینہ شعار سے گرفتار
بیابان نوردی تھا شادی اوسکی چترانگد دختر راجہ چترسین والی منی پور سے کہ اب
بنام ملک برہما مشہور ہے ہوئی اور دوسری شادی دختر باسک ناگ والی ناگ لوک
سے جسکا نام الوپی تھا عمل مین آئی اور اوسکے بطن سے راجا ببرباہن پسر ارجن
پیدا ہوا اور راج منی پور کا اوسکے قبضۂ اقتدار مین آیا اور جب پانڈون نے بہ تقریب
اشومیدھ جگ کے گھوڑا چھوڑا اور ارجن نامدار ہمراہ اوسکے گیا اور اسپ مذکور
راج منی پور مین پہونچا تو ببرباہن نے اوسکو گرفتار کیا اور ارجن و ببرباہن کے باہم
ایسا محاربۂ عظیم برسر کار آیا کہ ارجن مارا گیا جب یہ خبر مادران ببرباہن نے سنی
بہت رنج و غم کیا اوسوقت حسب فرمودۂ الوپی دختر باسک ناگ کے سنجیونی منی
ناگ لوک سے طلب کیا گیا راجہ سیسناگ فرمان روائے ناگ لوک نے چاہا کہ یہ

ہوا کے تباہ ہونے سے صحرائے تاتار مین جا چھپا تھا اور بعض کا بیان ہے کہ اوسی تھا
یعنی اپنے گھرانے کا وہ شہزادہ باپ سے روٹھکر صحرا مین چند آدمیون کو لیے چلا گیا تھا
وہی جد اُن لوگون کا تھا لیکن صحرا کی آب و ہوا کی خاصیت اور قناعت کے نیچے بود و باش
کرنے اور کچے گوشت کھانے اور رات دن کمر بندھے رہنے کی عادتون نے اونکو ایسا
مضبوط بنایا تھا کہ ختائی سے اور اونسے کچھہ نسبت نرہی اور اونکی گروہ ایک دوسری
قوم ہوگئی اور یہی لوگ تھے کہ کسرے و سکندر بھی اونکی بہادری اور مضبوطی و سپاہگری
کے قائل ہوئے اور اونسے باج نہ لے سکے اور اوسی قوم کے پہلوانون سے رستم
اور اسفندیار کا مقابلہ ہوا اور افراسیاب بھی تاتاری تھا ؛

اور جناب مورخان یورپ و اسلام ترک بن یافث کو جد اعلی اس قوم کا قرار دیتے ہین
معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم چھتری سورج بنسی تھی جد اعلے انکا راجہ سورج تھا
جو جد اعلے اقوام سورج بنسی ہندوستان کا ہے لفظ سورج اور تورک مین ہر
تفاوت السنہ ہے اور ترک مخفف تورک کا ہے جو بوجہ امتداد زمان ترک ہوا
اور یہی باعث ہے کہ ترک لوگ اپنی بنیاد کو آفتاب سے قرار دیتے ہین اور آفتاب
زائی کہلاتے ہین جیسا کہ تاریخ چین کی باب اول دفتر سوم جلد دوم مین مذکور ہے
زمانہ سابق مین ملک ترکستان مین اکثر نام اس قسم کے مثل اہل ہند کے بنام
سبعہ سیارہ پائے جاتے ہین جیسا کہ مغل خان جو جد اعلی اقوام مغل کا ہے
اصلی نام اسکا منگل یا منگلی ہے اور اکثر مورخان نے اسکو اس نام سے پکارا ہے
علی ہذا بزرگان زال و رستم تورک و اترط و سم تھے تورک تو وہی سورج ہے
جیسا اوپر بیان کیا گیا اور اترط در اصل لفظ سنسکرت اتر ہے یہ نام پدر سوم
یعنی چاند کا تھا اور سم مخفف سوم کا ہے ؛

تاریخ چین کی جلد دوم دفتر اول باب ہفتم مین ذکر ہے کہ سنہ ۲۴۳ عیسوی کے بعد
اور سنہ ۱۶۵ عیسوی کے قبل فغفور
آو وان تی کی عہد مین کئی برس قحط سالی رہی قاقون کے مارے کوی چو کی
صوبہ کے لاکھہ آدمی سے زیادہ ملک سے نکل گئے اغلب ہے کہ ملک نیپال کی
آبادی اوس وقت مین شروع ہوئی چنانچہ سمتو پران کتاب سنسکرت مین

وسلطنت وغیرہ ممالک ایشیا کو ہے جس مین ہند چین پارس ترکستان آ
ہین وہ دوسرے ملک کو نہین اگرچہ اہل یورپ فی زماننا جملہ قومون سے فوقیت
لیگئے لیکن عرصہ قلیل ہوا کہ یہ لوگ محض جنگلی و وحشی تھے اب دیکھو کہ ممالک ایشیا مین
جو قدامت کہ کتب تواریخ سے نسبت ہندوستان پائی جاتی ہے ایسی کسیکو نہین
اور معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت سب ملکون مین ہندی قوم آباد تھی اور زبان بھی سنسکرت
تھی اور مبدا ازجملہ اقوام کا ہند ہی پایا جاتا ہے وقتاً فوقتاً ایک کو دوسرے سے
مغائرت ہوتی گئی ؛

مصر والون مین تو اب بھی نہایت مشابہت ہندیون سے معلوم ہوتی ہے ان دونو
قومون مین جو خاص خاص باتین مشابہت کی پائی جاتی ہین اونکو ہیرن صاحب نے
ایشیا کے قومون کی تاریخ کی جلد ۳ صفحہ ۱۱۴ سے آخر تک لکھا ہے اور ایک بہت
بڑا رواج مذہبی مثل ہندیون کے بعہد حضرت نوح مین چلا آیا اور اوسکو حکم الٰہی سمجھے گیا
دلیل قوی مقولہ سابق کا ہے یعنی جس طرح سے کہ ہندیون مین رسم ہون و بلیدان
و جگ ازروے دہرم شاستر مروج ہے ایسا ہی حضرت موسے نے جنکا زمانہ ولادت
پندرہ سو اکہتر سال قبل مسیح ہوا ہے بحکم خدا سوختنی قربانی کہ مذبح بنائے اور جانور
ذبح کیے جاتے اور جلائے جاتے تھے اور نیز بخور کے مصالح خوشبو کے لیے قربانگاہ
مین جلاتے اسکا ذکر توریت مین شرح و بسط سے درج ہے اور جس قسم کی رسمین مثلاً
دخون جانور ذبیحہ کی ہندیون کے ہون وغیرہ مین جاری ہین اسی قبیل سے وہ لوگ
بھی ادا کرتے تھے اسیطرح بعد طوفان نوح کے نوح نے مذبح بنایا اور ساری پاک چرندون
و پرندون کی سوختنی قربانیان چڑہائین اور خداوند تعالے نے خوشبو کی اوسکو سونگھا
اور عہدنامہ کیا کہ اب طوفان نہ آویگا اور اپنی کمان یعنی قوس قزح کو واسطے نشانی
عہد کے بتلایا کہ یاد دہ رہیگی — یہ آخری فقرہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو
لوگ قوس قزح کو اندر دیوتا کی کمان کہتے ہین ؛ تاریخ چین مین لکھا ہے کہ تاتاری
بڑے جنگی اور صحرا کے رہنے والے تھے اور تاراج سے اونکی اوقات اور شکار پر اونکی
گذران تھی اور ہر وقت گھوڑے پر سوار ہاتھ مین تیر و کمان ڈہلوا لیے خونخوار رہتے
اگرچہ وہ بھی قوم ختا سے تھے چنانچہ بعض مورخ کہتے ہین کہ شاہزادہ چنگیز خان

تاریخ نہ تھا برخلاف اور ملکون کے کہ اونہین نے ماثر قدیمہ مین بھی بعض مورخ تھے تو
شاید کسی تاریخ عبری یا یونانی مین کبھی یہ نسب نامہ جنہین ہند و سند و ٹھٹھہ و ملتان
وغیرہ درج ہون پایا نہین جاتا مصداق اس بیان کا کتاب توریت ہے جیسا کہ
سابق ذکر ہوا ہے؛

ہند اور ہندوستان اس ملک کا نام تو مسلمانون نے رکھا ہے اور انگریز لوگ
اسکو انڈیا کہتے ہین اصل ان دونو نام کی سندھ ندی معلوم ہوتی ہے اور انگریز او
تو اب بھی اس ندی کو انڈس کہتے ہین سنسکرت والے تو اسکو سپارشٹا بولتے ہین کیونکہ

راجہ بھرت اس ملک مین بڑا نامی گرامی راجہ ہوا ہے؛
ملک سندھ سندھ ندی کے نام سے مشہور و نامزد پایا جاتا ہے سندھ ندی کو سنسکرت کی
پستکون مین کرتو یا و سدانیرا کے نام سے لکھا ہے (دیکھو امرکوس کانڈ اول اشلوک ۲۴
سدانیرا کے معنی یہ ہین کہ ہمیشہ پانی قائم رہے چونکہ یہ دریا جملہ دریاہاے ہند سے
دریاے کلان و عمیق ہے اور ہمیشہ پانی اوسمین بکثرت قائم رہتا ہے یہ امر قرین قیاس
ہے کہ سدانیرا سے لفظ سندھ مشہور ہوا ہو علاوہ اسکے سندھ بزبان سنسکرت
عموماً سمندر کو بھی کہتے ہین چونکہ یہ ملک کنارہ سمندر پر واقع ہے ممکن ہے کہ اوسی
نام سے معروف ہوا؛ نہروالہ بسایا ہوا بسرام قوم چھتری سُلنکھی فرمان رواے صوبہ
گجرات کا ہے یہ راجہ سال آٹھ سو بارہ ۸۱۲ بکرماجیت مین فرمانده ہوا کہتے ہین کہ واسطے
شکارگاہ کے سخت تگ و دو کی انہل نام گاؤچرانے ظاہر کیا کہ مینے ایک قطعہ زمین نہایت
عمدہ دیکھا ہے اگر شہر بنام میرے آباد کیا جاے رہنمائی کرون التماس اوسکا قبول ہوا
اوسنے ایک جنگل نشان دیا کہ وہان ایک خرگوش نے بہ آویزۂ سگ غالب ہوکر بقوت
بازو رہائی پائی تھی راجہ نے اوس سرزمین کو آباد کیا اور انہل پور نام رکھا بوجہ استداد
زمان نہروالہ مشہور ہوا (دیکھو تاریخ سیرالمتاخرین جلد اول ذکر صوبہ گجرات)
بنگ سولھوین پشت راجہ پرورا چندر بنسی مین پیدا ہوا اور انگ کلنگ پونڈرا اسکے
بھائیون کا نام تھا اور ان سب کے نام سے ملک اور شہر آباد ہوے (دیکھو مہابھارت
علی ہذا اور شہرون کی اصلیت و وجہ تسمیہ اسکی ہوگی جو تحقیق طلب ہے
جملہ مورخ متفق ہین کہ جیسی کچھہ قدامت درباب تہذیب و علم و ہنر و سیاست مدن

قریب اور نہایت بعید سمجھے جاتے تھے اور اب آفتاب سے نہایت قریب
اور نہایت بعید سمجھے جاتے ہین یعنی اوج وحضیض

فصل دوم

پیدایش انسان و قدامت ہندوستان و سیدتا کے بیان مین

اہل اسلام کا مقولہ ہے کہ حضرت نوح کے تین بیٹے تھے حام سام یافث اور اونکی اولاد
کی روسے زمین پر انسان کی پیدایش ہے چنانچہ حام کی اولاد سے اہل ہند مین
تاریخ فرشتہ مین حام کے چھہ بیٹے حسب ذیل لکھے ہین ہند سندہ حبش
افرنج ہرمز نوبہ اور ہند کے چار بیٹے پورب دکن بنگ نہروال اور دکن کے
تین بیٹے مرہٹ کنہر تلنگ اور نہروال کے تین بیٹے بہروچ کنباچ مالراج
اور سندہ پسر دوم سے ٹھٹہ ملتان پیدا ہوئے اور اون لوگون نے اپنے
اپنے نام سے شہر ہندوستان مین آباد کیے اور دیگر کتب تواریخ مین حام کے
نو بیٹے اس تفصیل سے منقول ہین ہند سند زنج نوبہ کنعان کوش قبط
بربر حبش اور بعض مورخ سند وکنعان کا ذکر نہین کرتے اور نوبہ کو پسر حبش
بتلاتے ہین باوجود ایسے اختلافات کے کتاب توریت مین جو بعقائد اہل اسلام
ویہود ونصارا کتاب آسمانی ہے حام کے چار بیٹے کوش فوط مصر کنعان کا نام
درج ہے اور ہند وسند کا کچھ ذکر بھی نہین ہے — اور مورخان یورپ اہل
ہند کو اولاد یافث قرار دیتے ہین ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا
پس یہ نسب نامہ اگر اہل ہند سے منسوب سمجھا جاوے تو یہ امر اس وجہ سے
اور زیادہ تعجب خیز وحیرت انگیز ہوتا ہے کہ اہل ہند جو پیدایش انسان زیادہ
سات ہزار برس سے بتلاتے ہین اور جنکے پاس پرانے زمانہ کی کتابین مصنفہ
علماے سابق اونکی موجود ہین اونمین اس سلسلہ کا ذکر بھی نہین ہے از بس تعجب
ہے کہ یہ قوم جس سے دیگر ممالک کے لوگون نے علم وترقی حاصل کی کیا اپنے
آبا واجداد کے اصلی نامون کو مطلق بھول گئے اور اسماء دیگر سے پوکارا اور غیر
ملک والے جو زمانہ قدیم مین ایک قوم وحشی سے تھے اسماء آبا واجداد دوسرے
ملک سے بعید نسب نامہ واقف رہے اور اگر یہ خیال کیا جاوے کہ ہندوستانی

ہا باپ ہمارا ہے ہزار ہزار آدم گذرے ہین شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ بعید نہین کہ بعد
ہفتہ ربانی کہ سات ہزار سال کا ہے و مدت دور سلطنت سیارات سبعہ ہے
نسل ایک کی منقطع ہو اور آدم دیگر پیدا ہو
کتب اثنا عشریہ مین منقول ہے کہ ایکدن جناب امیر المومنین نے حضرت رسول خدا
سے پوچھا کہ پیشتر آدم سے کیا تھا فرمایا کہ آدم پھر پوچھا فرمایا کہ آدم چنانچہ تکرار سے
پنج و شش مرتبہ پوچھی حضرت نے فرمایا کہ جہان تک تکرار کروگے یہی جواب
پاؤگے؛

براہمہ ہند کا مقولہ ہے کہ مدار گردش روزگار چار دور پر ہے اوّل ست جگ
کہ مدت اوسکی سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال متعارف ہے اور عمر طبعی مردم
اس دور کی ایک لاکھ سال ہے دور دوم تریتا جگ مدت اوسکی بارہ لاکھ
چھانوے ہزار سال و عمر طبعی مردم اس دور کی دس ہزار سال اور دور سوم
دواپر جگ مدت اوسکی آٹھہ لاکھ چونسٹھہ ہزار سال و عمر طبعی اس دور کی
ہزار سال اور دور چہارم کلجگ مدت اوسکی چار لاکھ بتیس ہزار سال و عمر طبعی
مردم اس دور کی سو برس ہے چار دن جگ کی ایک چوکڑی ہوتی ہے اکہتر
چوکڑی کا ایک منونتر ہوتا ہے اور چودہ منونتر کا ایک دن برہما کا جسکو پروردگار
عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور اوسکو وسیلہ آفرینش عالم گردانا
عمر برہما سو برس غیر متعارف ہے جسکے ایکدن کی صراحت سطور بالا مین ہوئی او
اسقدر ہے کہ وجود مین آئے علم اوسکا احاطہ بشری سے باہر ہے لیکن حسب مشہور
یہ برہما حال ہزار و یکم ہے اور عمر اوسکی سے پچاس سال نصف روز گذرا ہے
جو مدت کہ ایک دن برہما کی قرار دی گئی ہے یہ علم ہیئت کے اصول پر قائم ہوئی ہے
نوڈز اور ایپسائیڈز کی کامل گردش جو بحساب علم ہیئت ہنود کے چار ارب بتیس کرور
برس مین پوری ہوتی ہے ایک دن برہما کا ہے؛
نوڈز طریق الشمس کے دایرہ کے اون نقطون یا مقامون کو کہتے ہین جہان کسی س
کی گردش کا محیط تقاطع کرتا ہے یعنی راس و ذنب؛
ایپسائیڈز سیارہ کے اون دونو مقامون کو کہتے ہین جو قدیم زمانہ مین سے

اہل یمینی کہتے تھے کہ ہماری قوم آفتاب سے بھی قدیم ہے
اہل مکسیکو اعتقاد کرتے ہین کہ دنیا کی پیدایش سے تین دورے آفتاب کے گذر چکے
ہین اور اب چوتھا دورہ ہے اور یہ دورہ دنیا کے نیست و نابود ہونے تک رہے گا
فلاسفہ اہل دہر نے اعتراض قوی اوس حدیث پر کیا ہے جسمین بیان ہے کہ بالکل
اقوام انسان اولاد ایک ہی جد یعنی حضرت آدم کی ہین کیونکہ نوع انسان کی تین علیحدہ
قسمین ہین جنکے آپسمین کمال مغایرت اور مباینت ہے غرض ان اصلی قسمونکو
بسبب اسباب و علامات مغایرت کے کرنل ہملٹن اسمتھ صاحب جو عالم زبردست
اور یکتاے روزگار علم خواص الاشیا کے تھے یون نامزد کرتے ہین پہلے بلقب قسم
ریش دار دوسرے بلقب بے ریش تیسرے بلقب قسم مرغولی یعنی پیچیدہ موے
اگرچہ انکے فروعات صدہا ہین لیکن اصلی یہی تین ہین اعلیٰ قسم بنی آدم قسم ریشدار
ہے اور اوسط رتبہ کی قسم بے ریش ہے اور ادنیٰ خلایق قسم پیچیدہ موے
چنانچہ ایران ہندوستان کشمیر عرب افغانستان وغیرہ اقوام ریشدار ہین اور
تاتار اور ختا مین قسم بے ریش اور تیسری قسم پیچیدہ موے کہ وجود اوسکا درمیان
حیوان مطلق اور انسان کے مثل برزخ واقع ہے اگرچہ فروعات ان تین قسم کے
بسبب آپس کے خلط اور آمیزش کے بہت سے ہین اور بعض مین علامتین دو
قسمونکی اور بعض مین تینون کی پائی جاتی ہین لیکن پھر بھی علامات اصلی اسقدر
عیان ہین کہ ان تین اصلی قسمون کو جدا کرنا ممکن ہے؛
مسود اوراق ہذا کی راے مین ہونا ان اقسام کا تاثیر سرزمین اور آب ہوا سے ممکن ہے
الغیب عند اللہ؛ تصانیف شیخ ابن عربی و شیخ سعد الدین حمویہ سے کہ
اولیاء کبار و اہل کشف سے ہے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دور زمانی منقضی
ہزار سال ہے و ہر دور الٰہی مشتمل بر پنجاہ ہزار سال ہے؛
مولف نفایس الفنون لکھتا ہے کہ تاریخ ختائی مین لکھا ہے کہ ابتداے آدم سے
اوس وقت تک کہ سال ہفت صد و سی و پنج ہجری ہین آٹھ ہزار آٹھ سو تراسی
دن و نو ہزار سات سو ترانوے سال ہوئے اور مدت دن کی دس ہزار سال
قرار دیتے ہین امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیشتر حضرت آدم

اور کشتکاری مین مشغول ہوتے ہین اور پروس کے لوگون سے رسم تجارت اجناس کے
عوض و معاوضہ کے ذریعے سے پیدا کرتے ہین اور یہ حال اہلیت کا تب ہی سے ہوتا ہے
جب درندے جانور سب جنس انسان کے ساتھ ہمیشہ ریاست کے لیے شروع آبادی
ملک مین لڑائی خوب ہوتی ہے مغلوب ہوتے ہین اس لحاظ سے ابتدا سے ایام شروع آبادی
بعد شکست درندون کے لغایت رواج علوم اور تحریر تاریخ عرصہ ہزارون برس کا ان دونو
عہد کے درمیان گذرتا ہے اور یہی باعث ہے کہ ملکون کی قدیم تاریخون مین نہایت
شکوک رہتے ہین: پس اگر یہ بیان کیا جاے کہ عبرانی و اہل مذہب عیسوی وغیرہ
ابتداے آدم سے تا ایندم ہر ایک شخص اپنا اپنا نسب نامہ بقید سال و ماہ عین
وقت پر لکھتا رہا ہے شاید اس بات کو کوئی اہل فراست و دانشمند باور نکرے گا
مورخان اہل یورپ کا عام دستور رہے کہ بوجہ اسکے کہ اونکے خیال مین خلقت انسان
بعد طوفان جسکو چار ہزار برس قرار دیتے ہین نقش کا لحجر ہو رہی ہے پرانے نسب نامے نکے
تحریر کرتے وقت ایک اوسط پچیس تیس برس کا لگا کر ایک ایسی فرضی مدت قائم
کر لیتے ہین جو مدت مفروضہ طوفان نوح سے تجاوز نکرنے پاوے لیکن جبکہ اس زمانہ
مین عمر انسان کی ایکسو برس عموماً تسلیم کر لی گئی ہے اور اون فرقون کے بیانات
و کتب مذہبی مثل توریت وغیرہ سے یہ امر بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ حضرت آدم و نوح
و سام و حام و یافث وغیرہ کی عمرین صدہا سال کی یعنی ہزار برس بلکہ کچھہ زیادہ ہوئین
تو کیا یہ امر قیاس کرنا بعید ہے کہ ایک زمانہ مین عمر انسان کی دس ہزار برس یا
لاکھہ برس تک ہوئی ہو جیسا کہ مقولہ اہل ہند کا ہے:

اور اگر یہ بیان کیا جاے کہ منقولات مین جو کلام ربانی یا فرمودہ بزرگان ملت و مذاہب
ہے جیسا تحریر ہے وہ لائق اعتبار ہے پس ایسا بیان تو ہر ایک مذہب والا
کرتا ہے اور آپکو سچا جانتا ہے توریت و فرقان پر حصر نہین ہے:

اہل کالدیا ادعا کرتے تھے کہ ہماری پاس ڈیڑہ لاکھہ برس آگے کا نوشتہ موجود ہے
اہل چین خیال کرتے ہین کہ دنیا کے پہلے پادشاہ سے اونکے مقنن حکیم کنفیوشس تک
جو پانچوین صدی مین پیشتر تولد حضرت عیسے کے تھا نوکرڑ در ساٹھہ لاکھہ
برس گذرے ہین:

قد اونکا ساٹھ گز کا تھا اللہ تعالے نے حواکو استخوان پہلو اونکے سے ظاہر کیا اور ساتھ حضرت آدم کے ازدواج دیا اور ہبوط اونکا جنت عدن سے کوہ سرانذیپ پر ہوا اور وفات بھی اونکی ہندوستان مین ہوکر کوہ سرانذیپ پر دفن ہوئے کہ اب بھی وہ مقام قدمگاہ آدم مشہور ہے اور سرانذیپ جزایر ہندوستان سے ہے اور نقل ہے کہ نوح نے وقت طوفان کے تابوت اونکا کشتی مین رکھکر کوہ ابو قیس و بقولے بیت المقدس و بروایتے نجف کوفہ مین دفن کیا؛

عبرانی مورخ اور اہل مذہب عیسوی ابتداے پیدایش چار ہزار چار برس قبل از تولد حضرت مسیح اور ولادت نوح دو ہزار نوسو اڑتالیس سال قبل مسیح اور ولادت سام نام یافث دو ہزار چار سو اڑتالیس اور طوفان نوح دو ہزار تین سو انچاس ۲۳۴۹ سال قبل مسیح بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعد طوفان صرف آٹھہ شخص یعنی نوح اور زوجہ اونکی اور تینون بیٹے اور زوجہ اونکی صدمہ طوفان سے باقی رہے تھے اونکی نسل سے یہ سب خلقت انسان جو اب موجود ہے ہے اس حساب سے پیدایش تمام انسان کو صرف چار ہزار دوسو بائیس ۴۲۲۲ برس اسوقت تک ہوئے اور بقول اہل اسلام بعد طوفان نوح قریب پانچ ہزار برس اسوقت تک ہوتے ہین

لیکن یہ بیان کہ آغاز آدم و آدمیان کو سات ہزار برس یا پانچ ہزار برس ہوئے لائق قبول عقل و افکار دانایان زمانہ کے نہین اور بمقابلہ کتب قدیمہ ہندی دکھلائی دیا ہے وغیرہ و بنا قواعد نجوم و احکام ارصاد وغیرہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس عالم و عالمیان کی ابتدا نہین ہے یا ایسا زمانہ طویل ہے کہ مثل قدیم کے ہے حالات گذشتہ ہزار دو ہزار پانچ سو سال کا تو اکثر اوقات ٹھیک ٹھیک پتا لگنا محال ہو جاتا ہے مورخ لوگ ایک دوسرے کے خلاف تحریر کرتے ہین نہ کہ ابتداے آفرینش سے آج تک نسب نامہ بعید سال و ماہ ظاہر کرنا جو احاطہ بشریت سے باہر ہے اس موقع پر تحریر کار کرن جنہ مورخ و مولف تاریخ چین لائق ملاحظہ ہے وہ کہتے ہین کہ تاریخ نویسی کا فن نہایت علم سے تعلق رکھتا ہے اور علم غایت اہلیت اور انسانیت کے عہد مین پیدا ہوتا ہے اور اہلیت تب ہی ایک گروہ خلق مین آتی ہے جب آپس کے اتفاق اور کسی قابل دنیا کی صلاح سے وہ کسی مقام کو گھر دوار سمجھتے آباد کرتے اور بستی اور شہر کی بنا ڈالتے

چیت سودی پڑوا سے اور سنہ ہجری ماہ محرم سے شروع ہوتا ہے
سنہ عیسوی سال شمسی ہے اور سنبت بکرماجیت اگرچہ سال قمری ہے لیکن
تیسرے سال ایک مہینا لوند کا اضافہ ہوکر سال شمسی سے مطابق ہوجاتا ہے اور سنہ
سنہ ہجری قمری ہے

نام سنہ	قبل سنہ عیسوی
زمین کی پیدائش	۴۰۰۴
نابوناصار	۷۴۷
المپیا کے اکھاڑے کا تماشا	۷۷۶
روم کی بنیاد	۷۵۳
کلجگ کا شروع	۳۱۰۱
سنبت بکرماجیت	۵۶
	بعد تولد مسیح
ساکا سالباہن	۷۶
ہجری	۶۲۲

وقت تحریر اوراق ہذا دور کلجگ سے ۴۹۷۴ سال منقضی ہوئے اور تاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۷۴ عیسوی اور ماگھ سودی چودس سمبت ۱۹۳۰ اور ۱۲ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری اور سنہ کلجگ ۴۹۷۵ اور ساکا سالباہن سنہ ۱۷۹۵ روز شنبہ ہے

حصۂ اوّل

پیدائش انسان و مذہب و علوم وغیرہ کے بیان مین

باب اوّل

پیدائش و قومیت و زبان کے بیان مین

فصل اوّل

زمانۂ پیدائش کے بیان مین

تواریخ اہل اسلام مین روایت ہے کہ سات ہزار برس سے کچھ زیادہ زمانہ گذرا کہ حضرت آدم محض قدرت کاملہ ربانی بے رابطۂ صلب پدر و رحم مادر ظاہر ہوئے

سکے بہی ملتے ہین ہندوستان مین بہی بہت سکہ پرانے دستیاب ہوئے مگر بسبب نہونے
تاریخ اور نام کے ہرگز معلوم نہین ہوتا کہ کس بادشاہ کا وہ سکہ ہے ہندوستان کے
دیار مغربی مین بہت یونانی سکہ دستیاب ہوئے جنکو ملک باختر کے بادشاہون نے
جاری کیا اور اون سکون سے ملک باختر کی تاریخ کی تصدیق ہوتی ہے جنمین لکہا ہے
کہ بادشاہان باختر نے دیار مغربی ہندوستان مین حکمرانی کی یونان اور اطالیہ اور
خصوصًا مصری بہت سی عالم عمارتین ویران اور افتادہ کہنڈرے کے طور پر نمودار ہین
ہندوستان مین ایسی کوئی عمارت پرانی نہین ہے لیکن سب سے پرانے بدہ کے
مندرون کے نشان ملتے ہین جو گیا اور بہلسہ اور پنجاب مین موجود ہین اور جنوبی
ہندوستان مین بہی بہت مندر ویران ملتے ہین سب سے عجیب یادگار غار والے
مندر ہین اور اونہین سے مشہور وہ مندر ہین جو ایلورا متعلقہ صوبہ اورنگ آباد
اور الیفنٹا اور سالسیٹ معروف بہ جہالتا دو جزیرون مین جو بمبئی کے پاس ہین
واقع ہین ان مندرون کے بنا کی تاریخ اور اصل دریافت نہین ہوتی ——
اکثر مورخون نے تواریخ تو مفصل لکہین لیکن سن وسال کے لکہنے مین کوتہ قلمی کی ہے
پورانی تاریخون مین جو واقعات لکہے ہین اونکے سن وسال مقرر کرنے مین علما نے
زمانۂ حال مین بہت سعی اور تلاش کی اور اپنے ارادون کو تاریخون کے مقابلہ اور
کرسی نامہ اور سکون اور کتبون وغیرہ کی تحقیقات سے پورا کیا

کیفیت سنہ یا سمبت

یہودی دنیا کی پیدایش سے سنبت شروع کرتے ہین
سنبت نابوناصار بابل کے پہلے بادشاہ کے جلوس سے شروع ہوتا ہے
یونانیون نے اوسوقت سے جسمین پہلا تماشا اولمپیا کے اکہارہ کا شروع کیا
رومیون نے شہر روم کی بنیاد سے
ہندیون نے کلجگ کے شروع یا راجہ بکرماجیت کے سنہ جلوس سے
امت عیسائی عیسا کے تولد سے
اہل اسلام ہجرت سے یعنی جب کہ پیغمبر عام مکہ کو چہوڑ کر مدینہ کو گئے
سنہ عیسوی اور جنوری اور سنہ کلجگ بہادون میں تیرس سے اور سنبت بکرماجیت

کسیقدر ہندوستان مین جاری ہے دیکھو فرقہ بھاٹونکو کہ اکثر راجاؤن اور امیرون
کے نسب نامے اور اونکے کارنامے کبت جو ایک قسم کی شاعری ہے زبانی اونکو
یاد ہوتے ہین اور پشت بہ پشت یاد کرتے چلے آتے ہین ؛

آثار سنہ وار مختصر روزنامہ سالانہ بابت حال واقعات کے ہے جو سرکار یا کوئی شخص
رکھتا ہو جیسے چنانچہ ان دنون مین جو اخبار جاری ہین وہ اسی قسم کے کاغذ ہین
اور اسی قسم کی روزمرہ احوال کی یادداشت عبرانیون کی ہین جو پجاریون سے
لکھوا کر باحتیاط رکھتے تھے اور یونانیون کے امور سلطنت کا تذکرہ خصوصاً اون
شاہون کا جو المپیا کے اکھاڑون مین ہوتے تھے اور اسی طرح رومیون کا یہ دستور تھا
کہ خادم اول اور اونکے رفیق تختون پر سال گذشتہ کا حال سال بسال لکھتے تھے
جنمین حاکم اعلی کا نام اور اور ضروری باتین مندرج ہوتی تھین مگر اس قسم کی تاریخ
ہندوستان مین نہین لکھی جاتی تھی

تاریخ ہمعصری یا ذاتی اوسکو کہتے ہین جسکے احوال کو اوس شخص نے لکھا ہو جنکے
زمانہ مین اونکا ظہور ہوا یا اوسنے اپنی آنکھ سے اونکو دیکھا ہو یا وہ بذات خود اونمین شریک ہو
جیسا کہ تاریخ تصنیف جولس قیصر روم وغیرہ دفاتر سلطانی اصلی نوشتے مثلاً
قانون تحریری اسناد منادی فرمان صلحنامے اکثر دھات یا پتھر پر کندہ کیئے جاتے
تھے اور اس قسم کے نوشتے زمان حال مین بہت ہین اور عام کتب خانون مین بھی
زمانہ قدیم کے نوشتے ملتے ہین پورانے زمانے کے ایسے نوشتے اکثر پتھر یا تانبے کی پٹڑیون پر
کندہ ہین ہندوستان مین اس قسم کے نوشتے بہت ہین چنانچہ اکثر کتبہ عہد راجہ
اشوک کا اور اوسکے مابعد کے دستیاب ہوئے ہین اس قسم کی تحریر پتھر کے
منارہ دہلی پر ہے جسکو فیروز شاہ کی لاٹ کہتے ہین زمانہ حال کی تحقیقات سے
واضح ہوا کہ وہ منارہ بنی ہوئی تین سو برس پیشتر سنہ عیسوی سے ہے اور بحکم
دلیوانم پیا پیادوسے راجہ سراندیپ کے بنائی گئی یادگاریان جس سے تاریخ لکھنے
مین بہت مدد ملتی ہے اکثر سکہ تمغہ قبر مسجد اور عمارات عام ہوتی ہین قدیم یونان
اور روم کے سکہ اور مہرین بہت ہین جو آج تک اچھی طرح محفوظ رہے ہین اور
فارس کے پارتھیا والے بادشاہون اور فارس اور ہند کے مسلمان سلاطین کے

علم تاریخ کی کیفیت کے بیان مین از تاریخ عالم

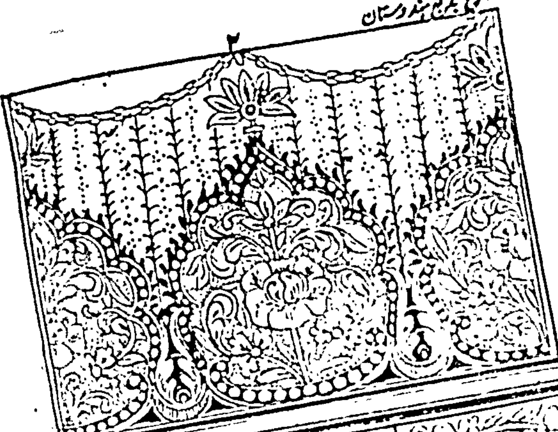
تاریخ وہ علم ہے کہ جسکے وسیلے سے انسان حالات گذشتہ و واقعات ماضیہ سے
آگاہ ہو سکتا ہے اسکی دو قسمین ہین **ایک** تاریخ عام جسمین احوال خلقت کے بطور
اختصار قلمبند ہون **دوسری** تاریخ خاص جو علیحدہ علیحدہ ملکون اور قومون
کے امور سے خبر دے تاریخ کے پڑھنے سے بہت تجربے حاصل ہوتے ہین اور
قدیم ملکون کے حالات اور پرانی سرگذشتون کے جاننے سے پڑھنے والا افعال
ذمیمہ کے نتائج کو سمجھکر عبرت پکڑتا ہے نفرت کرتا ہے طبیعت جانب افعال حسنہ
و افعال صالح راغب و مائل ہوتی ہے صبر و استقلال حاصل ہوتا ہے ہمت و حوصلہ
و جرات بڑھتی ہے نخوت و خود بینی گھٹتی ہے ثمرہ صحبت نیک و بد جانتا ہے
پاداش جور و احسانات و عدل و انصاف پہچانتا ہے ؛

تاریخ کی بنیاد چند امور پر منحصر ہے اوّل روایات سماعی دوم قصائد و اشعار سوم
اخبار یا آثار سنویہ چہارم تاریخ ہمعصری یا ذاتی پنجم دفاتر سلطانی یعنی کاغذات ملکی
وغیرہ ششم یادگاریان مثل منار و سکہ و عمارات وغیرہ ؛

روایات سماعی اون باتونکو کہتے ہین کہ ایک کی زبان سے دوسرا پشت بہ پشت سنتا
[illegible]ا آئے ایام سلف کا احوال جو سب سے قدیم ہے اکثر اسی قسم کی اخبار پر مبنی ہے
[illegible]ایسے روایات کی تحریر مین بلحاظ اپنے اپنے ملت و مذہب کے ہر ایک نے طریقہ
[illegible]پسندی اختیار کیا اور روایات راست و دروغ باہم مخلوط ہوگئے کہ اب تمیز اونکی مشکل
[illegible]ئد و اشعار خواہ وہ روایات مروجہ پر منحصر ہین خواہ کسی ماجرا سے حال یا اشخاص
[illegible]رہ کی صفات پر جو بطور یادگار رکھے گئے ہون معلوم ہوتا ہے کہ فن تحریر کے جاننے سے
[illegible]شعار عمومی تصنیف کیے جاتے تھے اور زبانی یاد کر لیا کرتے تھے اور بعد ایجاد
[illegible]تحریر کے پھر بھی یہ طریقہ جاری رہا ـ
[illegible]ستان مین بھی یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مہاراجہ رامچندر جی کے دربار مین
[illegible]کے بیٹے لو و کس نے برملا پڑھی اور سوت جی نے نیمشاران
[illegible]ارت رشیون کو سنائی جیسے اونہون نے راجہ جنمیجہ کے دربار مین
[illegible]ین شاگرد بیاس جی کو پڑھتے ہوئے سنا تھا یہ طریقہ اب

خاطر اپنی کو صفحۂ قرطاس پر معرض تحریر مین لاؤن بندۂ شکستہ بال پنڈت کشن لال مخفی عنہ بخدمت ارباب دانش بلند فکرت و دقیقہ سنجان عالی فطرت گذارش کرتا ہے کہ اس ضعیف کو اکثر شوق مطالعہ کتب ہر ایک فن خصوص کتب تواریخ ہر ملت و مذہب دامنگیر خاطر فاتر رہا لیکن سنسکرت مین کوئی ایسی کتاب کہ جسپر لفظ تاریخ موزون و صادق آوے نہ پائی اور جو نبذ ا اون مین کسیقدر حالات و واقعات زمانہ سلف مذکور ہوئے ہین وہ درحقیقت بطور تاریخ نہین ہین بلکہ وہ سراسر مبنی اوپر خیالات مذہبی ہین اور علت غائی اونکے مصنفان کی تاریخ نویسی نہ تھی مقصد اصلی اونکا ظاہر کرنا پند و نصایح و احکام شریعت و معرفت و اثبات و اظہار قدرت قادر مطلق کا پیرایۂ دلچسپ مین تھا اہل اسلام نے اگرچہ متعدد تواریخ حالات ہند مین تالیف کین لیکن تحریرات اونکی اوّل تو متعصبانہ ہین ثانیاً اونھون نے اکثر روایات غلط مشہور بلاتمیز حق و باطل درج کردین ثالثاً بعض حکایات غیر صحیح مطابق خیالات و عقائد مذہبی اپنے معرض تحریر مین لائے پچھلے زمانہ مین اگرچہ اہل یورپ نے علم تاریخ کو اچھی رونق دی اور ترقی پر پہونچایا اور حتی الامکان جہان مین کبھی اوسکی الآئش سے بچا کبھی جس مقام پر قیاسات عقلی کو دخل دیا ہے تو وہان روایات و عقاید مذہبی اپنی پر میلان طبع اونکا ہوا ہے اور فرقہ ہنود کی روایات مذہبی کو لیچ و ہیچ سمجھا ہے درحقیقت انصاف کا خون ناحق کیا ہے آج تک کوئی تاریخ اس قسم کی تالیف نہین ہوئی کہ جس سے ایسے خیالات کی تردید ہو اور روایات معتبرہ و صحیحہ بہ دلائل بین بحفظ عقائد مذہبی اہل ہنود کے بیان کیئے جاوین کیونکہ ہر ایک ملت و مذہب والا اپنے اپنے زعم و گمان مین جادۂ راستی پر چلتا ہے اور دوسریکو گمراہ باور کرتا ہے لہذا خاکسار نے اکثر تواریخ ہندی و فارسی و انگریزی سے حالات صحیحہ جہان تک کہ ممکن ہوئے فراہم و انتخاب کرکے و بعض مقامات پر جو سمجھہ کہ رائے ناقص مین گذرا اضافہ کرکے اس کتاب کو ترتیب دیا اور نام تاریخی اسکا تاریخ بدیع ہندوستان رکھا جس سے سنہ ۱۸۷۳ عیسوی نکلتے ہین اور ترتیب اسکی مشتمل اوپر ایک مقدمہ اور دو حصہ اور ایک خاتمہ کے کی گئی اور ہر ایک حصہ مشتمل اوپر چند باب اور فصول کے ہے

مقدمہ



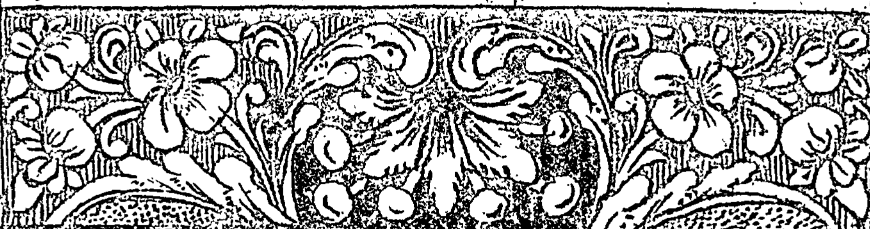
دیباچہ

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

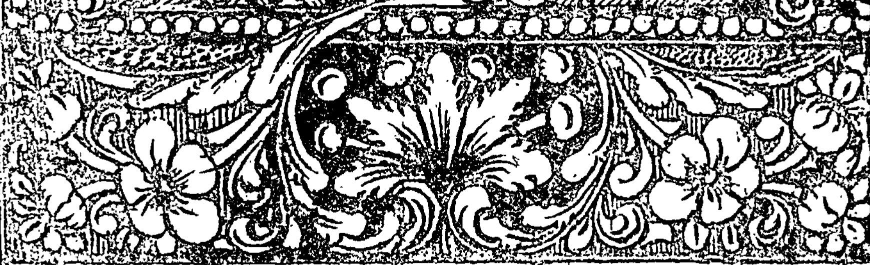
وہ خالق برحق اور ہستی مطلق ہے
دوات از پا تا فرق بحر تحیر مین غرق ہے قلم دو زبان کا اوسکی حمد مین سینہ شق ہے
چشم وا کمند فکر و اندیشہ کنگرۂ قصر تعریف اوسکی سے نارسا قرطاس بے اساس آئینہ دار ششدرہ حیرت
وہ زمان سے منزہ و مبرا ہے وحدہ لا شریک اوسی کی صفت و ثنا ہے وہ کون و مکان و جہات
نہ انکار ہے اوسکی ما یا ایرم پار ہے دنیا و ما فیہا اوسکی قلم قدرت کا نقش و نگار
ہے جو شئے کہ عیان ہے یا پردۂ عدم مین مخفی و پنہان ہے اوسکی شان کبریائی
اور صنعت خالقیت سے ہر شئے نمونہ از خروار ہے اوسکی ذات لاثانی و بے ہمتا ہے
نہ اوسکو زوال ہے نہ فنا ہے یہ دنیا سب خواب و خیال ہے بجز اوسکی
ذات ذوالجلال دائم و بحال ہے انسان ضعیف البنیان کا کیا یارا جو وادی
دشوار گذار دریافت کنہ ماہیت اوسکی مین گام فرسائی و بجز زخار معرفت اوسکی مین
شناوری کرسکے بس بہتر ہے کہ اس تذکرہ سے اعتراف عجز بیانی کردن اور کمند

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

کتاب تاریخ بدیع ہندستان مشتمل بر حالات زمانہ سلف تا عملداری سرکار انگریزی



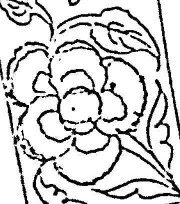
تاریخ بدیع ہندوستان



جسکو پنڈت کشن لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر فیض آباد نے تالیف کیا

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی

شرح قیمت ایک جلد کی خریدار کو معہ محصول ڈاک (عہ [illegible]) دس جلد کے خریدار کو معہ محصول ڈاک فی جلد ([illegible])
پچیس جلد کے خریدار کو معہ محصول ڈاک فی جلد (عہ [illegible]) سنہ ۱۸۶۹ع میں چھپی —



فہرست تاریخ بدیع ہندوستان

حصہ اول

پیدایش انسان اور مذہب و علوم وغیرہ کا بیان

حصہ دوم

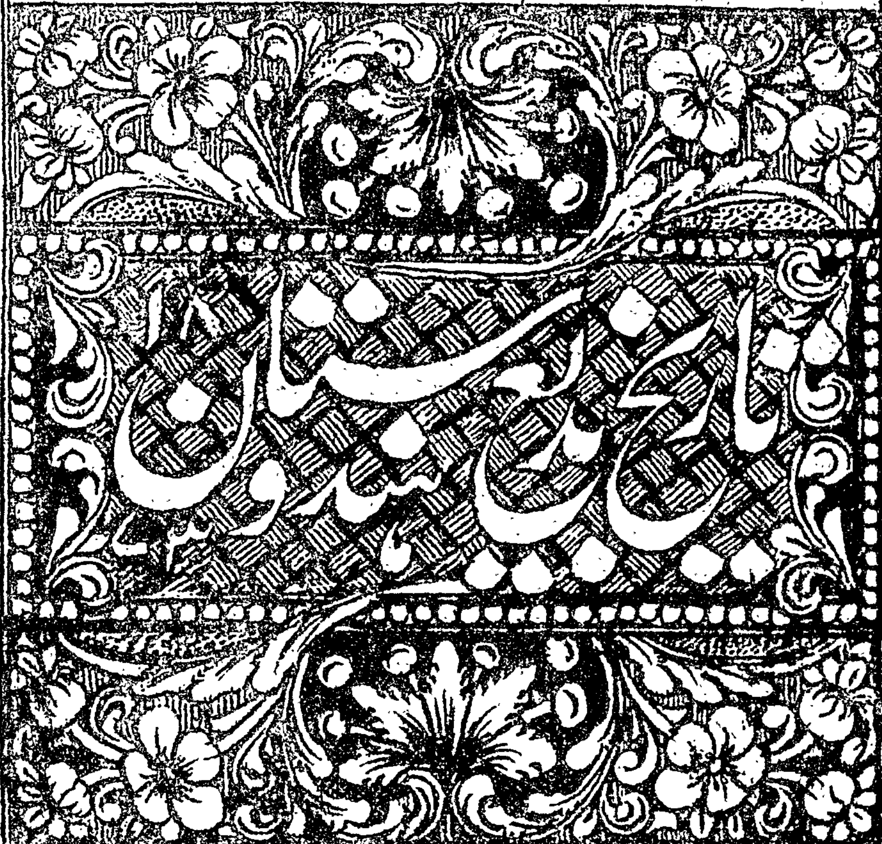
راجاؤن اور بادشاہون کی سلطنت کا بیان

غلطنامہ یعنی صحت غلطی کتاب تاریخ بدیع ہندوستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	وغیرہ دفاتر	وغیرہ - دفاتر	۸۱	۲۴	آریہ لوگونسے	آریہ لوگون یعنی ہندوستانی لوگونسے
۶	۳	اور شہر	اور	۹۳	۱۴	اکھواہہ	لکھواہہ
〃	۹	روم	روم شہر	۱۱۰	۱۵	جمیل	جمیل
۹	۲۳	کنفیوشش	کنفیوشس	۱۲۲	۹	ہندی	ہندوستانی
۱۴	۵	ہندی	ہندوستانی	۱۴۸	۲۱	لکھنؤ	لکھوتی
۱۹	۱۷	یوربین	یوربین	۱۵۸	۱۹	سنہ ۱۷۲۵ ہجری	سنہ ۱۱۲۵ ہجری
〃	〃	خال	حال	۱۶۹	۲۳	علاقہ سندہ	بہ علاقہ سندہ
〃	۲۱	اگسن	اگسس	۱۷۰	۸	کراکی	کرالی
〃	۲۳	اور ایرین	اور ہندوستانی ایرین	۱۷۰	۱۵	خانجانان	خانخانان
〃	۲۴	ایرین	ہندوستانی ایرین	۱۷۴	۱۵	مصروف ہے	مصروف گشت ہے
۲۳	۱۷	تجویز	تحریر	۱۷۴	۱۰	امرکوٹ	امرکوٹ پہ
〃	۲۵	سوساہٹی	سوسائٹی	۱۷۴	۱۱	سنہ ۱۵۵۳ء	سنہ ۱۵۹۲ء
۲۴	۱۲	وراجہ جنگ وغیرہ	و جنگ	۱۷۶	۱۰	بہ سوتا	نہ سوتا
〃	۲۲	سغرض	متعرض	۱۷۷	۲	لاہور	لاہور چلا
۳۴	۴	ایرین ہند	ایرین ہندوستانی	۱۸۹	۱۹	اوّل	اُول
۳۶	۱۹	بنشی	صحبت	〃	۱۷	سنہ ۱۶۱۵ء	سنہ ۱۶۲۵ء
۳۷	۹	وریجن	بدزبان	۱۸۲	۵	بیس	تیس
۴۰	۱	جنرلیت	جیتر گمیت	۱۸۵	۳	لیا	کیا
۵۰	۲۴	دس گناہ کو	دس کو	۱۹۴	۹	بادشاہ	نادرشاہ
۵۲	۱۷	ترکت	ترکتْ	۱۹۷	۹	سنہ ۱۰۶۰ء	سنہ ۱۶۶۰ء
۵۸	۶	یان	ناںْ	۲۰۳	۲۴	میسور اور کا	میسور کا
〃	۷	سنکرتہ	سنگرور	۲۰۵	۸	فوج نے	فوج بمبئی نے
۶۱	۲۴	اسندون	ایسی سندون	۲۰۷	۱۹	کے لیے	نے لیے

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق بین و زمان

کتاب تاریخ بدیع ہندوستان مشتمل بر حالات زمانہ سلف تا عملداری سرکار انگریزی



جسکو پنڈت کشن لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر فیض آباد نے تالیف کیا

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ مین بزیور طبع سے آراستہ ہوئی

شرح قیمت ایک جلد کی خریدار کو معہ محصول ڈاک (عیما) دس جلد کے خریدار کو معہ محصول ڈاک فی جلد (عما)

پچیس جلد کے خریدار کو معہ محصول ڈاک فی جلد (عما) سنہ ۱۸۷۹ء مین چھپا —

Col 1	Col 2	Col 3	Col 4	Col 5	Col 6	Col 7	Col 8	Col 9
کہنار	راناجی چند	ایضاً	٠	۵٠٠٠	۳۹۹٠	بشرح ایضاً	۱٠۸٠	
کہنار	رای تیغ سنگہ	ایضاً	۳۶ برس	۳٠٠٠	۱۹٠۶	بشرح ایضاً	۱۸٠	
مانگل	رانا جیت سنگہ	ایضاً	۴۶ برس	۱٠٠٠	۹۱۷	بشرح ایضاً	۷۲	
بیجا	ٹھاکر اودے چند	ایضاً	۳۴ برس	۲٠٠٠	۹۸۱	بشرح ایضاً	۱۸٠	
بہاگات	رانا دلیپ سنگہ	ایضاً	۱٠ برس	٠	٠	٠	۲٠٠٠	
درکوٹی	رانا رام سنگہ	ایضاً	۳۵ برس	۵٠٠	۶۱۲	٠	٠	رام کرن سنگہ بعمر ۲۷ سال ولی عہد ریاست ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
تاروچ	ٹھاکر رنجیت سنگہ	ایضاً	٠	۲۵٠٠	۳٠۲۸	٠	۲۸٠	انکے ایک پوتا بعمر ۵ سال کی ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر

الحمد و المنة کہ کتاب گلشن پنجاب معروف بہ تاریخ پنجاب مولفہ پنڈت دیبی پرشاد صاحب بماہ اگست ۱۸۷۲ء مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوئی

نام ریاست	نام رئیس	ذات	عمر	محاصل ملک	مردم شماری	تعداد نوبت	زمان جو سرکار انگریزی کو دیتے ہیں	کیفیت
بھاگل	رانا کشن سنگھ	راجپوت	۳۲ برس	۳۵۰۰۰	۲۲۳۰۵	پنج مسلح آدمی	۳۶۰۰	
باگھل	رانا کرم چند	ایضاً	۳۶ برس	۱۰۰۰۰	۱۰۰۴۲	بشرح ایضاً	۲۵۲۰	پرم چند ولی عہد انکا ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
کمہارسین	رانا بھوانی سنگھ	ایضاً	۱۸ برس	[illegible]	۵۸۲۹	بشرح ایضاً	۲۰۰۰	ولی عہد ہیرا سنگھ بعمر ۲۴ سال ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
بیاجی	رانا رن بہادر سنگھ	ایضاً	۴۰ برس	۱۵۰۰۰	۹۰۰۱	بشرح ایضاً	۱۴۴۰	میان پریم اوتار سنگھ لڑکا رئیس کا بعمر ۲ سال ولی عہد ریاست ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
میلوگ	رانا دلیپ چند	ایضاً	۱۴ برس	۱۰۰۰۰	۶۳۵۱	بشرح ایضاً	۱۴۵۰	ایک لڑکا بعمر ہشت سال ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
بلسن	رانا جوگ سنگھ	راجپوت	۰	۶۰۰۰	۴۸۹۲	بشرح ایضاً	۱۰۸۰	
دھامی	رانا فتح سنگھ	ایضاً	۱۰ برس	۴۰۰۰	۲۸۵۳	بشرح ایضاً	۳۶۰	

								صرف ایک لڑکی ہی جسکی شادی والی جموں و کشمیر کے ولی عہد سے ہوئی ہے و سلیٹ کی کان بھی اس ملک مین ہی و لکڑی بھی کثرت سے پیدا ہوتی ہی اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
سوکیت	راجہ اگرسین	ایضاً	۵۸ برس	۸۰۰۰۰	۴۴۵۵۲	۲۰۰	۱۱۰۰۰	یہ رئیس سنسکرت مین بہت ذی استعداد ہی اوسکے چھہ لڑکے ہین میان رودر سین عمر ۴۱ سال ولی عہد ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
کالسیا	راجہ بشن سنگھ	جاٹ	۱۶ برس	۱۳۰۰۰۰	۶۲۰۰۰	۱۵۰	۰	اس سردار کی شادی راجہ جیند کی لڑکی سے ہوئی ہے اور قاعدہ مسند نشینی کا یہ ہے کہ بڑا لڑکا کہ بعد مرنے ولی کے گدی پر بیٹھتا ہے
پاٹودی	نواب محمد مختار حسین	افغان	۱۷ برس	۶۰۰۰۰	۱۸۵۶۳	۲۳۵	۰	یہ رئیس فارسی دان ہی اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر
لوہارو	نواب علاء الدین احمد خان	ایضاً	۵۴ برس	۶۰۰۰۰	۱۸۰۰۰	۳۰۰	۰	
دوجانا	نواب محمد سعادت علی خان	ایضاً	۰	۱۰۰۰۰	۶۳۹۰	۱۱۰	۰	اس رئیس کو کوئی لڑکا نہین ہی اور قاعدہ مسند نشینی بشرح صدر

نام ریاست	نام رئیس	ذات	عمر	آمدنی ملک	مردم شماری	تعداد فوج	خراج جو سرکار انگریزی کو دیتے ہین	کیفیت
ہندور عرف نالاگڑہ	راجہ اگر سنگہ	راجپوت	۲۰ برس	۶۰۰۰	۴۹۶۰۸	۱۰۰	۵۰۰۰	یہ رئیس سنسکرت جانتا ہے اوسکا باپ راجہ رام سنگہ تھا جسکے مرنیکے بعد راجہ بجے سنگہ گدی نشین ہوا تھا چونکہ وہ لاولد مرا لہذا سرکار نے بلحاظ خیرخواہی راجہ رام سنگہ یہ راج اگر سنگہ کو کہ راجہ رام کی حرم سے تھا استحقاقاً ریاست عطا کیا اور قاعدہ مسندنشینی کا یہ ہے کہ بڑا لڑکا بعد مرنے ولی کے گدی پر بیٹھتا ہے
کیونتھل	راجہ مہندر سین	ایضاً	۳۰ برس	۳۰۰۰۰	۱۸۰۸۳	۱۰۰	۰	بل بیر سین بعمر ۱۰ برس ولی عہد ریاست ہے اور قاعدہ مسندنشینی بشرح مندرجۂ بالا
مالیرکوٹلہ	نواب سکندر علیخان	پٹھان	۴۹ برس	۲۰۰۰۰۰	۴۶۲۰۰	۳۰۰	۲۵ سوار	رئیس فارسی و عربی جانتا ہے اور قاعدہ مسندنشینی بشرح صدر
فریدکوٹ	راجہ وزیر سنگہ	سکہ جٹ	۶۰ برس	۴۵۰۰۰	۵۱۰۰۰	۲۸۵	۰	رئیس گورمکھی جانتا ہے اور اوسکا لڑکا بکرم سنگہ ولی عہد فارسی و انگریزی دان ہے اور قاعدہ مسندنشینی بشرح صدر
چنبا	راجہ سری سنگہ	راجپوت	۳۴ برس	۴۳۰۰۰	۱۲۰۰۰۰	۰	۵۰۰۰	والی ریاست ہندی اور ٹانکرا اور قدرے انگریزی جانتا ہے ٹانکرا وہ حروف ہین جو بجانب کوہستان کانگڑا لکھے جاتے ہین اور زبان اوس ملک کی بھی اسی نام سے موسوم ہے اسکی اولاد نہین

جبیند	راجہ رگھوبیر سنگھ	سید موجات معروف بہ پہونگیان	۴۰ برس	۷۰۰۰۰۰	۳۱۱۰۰۰	۱۵۰۰	۵۰ سوار	رئیس گورمکھی لکھہ پڑھ سکتا ہے آدمی لائق ہے اور اوسکے ایک لڑکا ۱۴ برس کی عمر کا ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح مندرجہ بالا
نابہا	راجہ بھگوان سنگھ	ایضاً	۲۶ برس	۷۰۰۰۰۰	۲۷۶۰۰۰	۱۵۰۰	+	رئیس گورمکھی و قدرے فارسی جانتا ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح مندرجہ بالا
پیور تحصلہ	راجہ کھڑگ سنگھ	کلال معروف بہ الووالیا	۲۰ برس	۵۷۷۰۰۰	۳۱۲۷۲۱	۲۲۰۰	۱۳۱۰۰۰	اشیاء تجارتی نمک پشمینہ شورہ و غلہ ادنیٰ قسم اور قاعدہ مسند نشینی بشرح مندرجہ بالا
منڈی معروف بہ سہر	راجہ بجے سین	راجپوت	۴۳ برس	۳۰۰۰۰۰	۱۳۹۲۵۹	۳۰۰	۱۰۰۰۰۰	رئیس سنسکرت و انگریزی دان ہے اشیاء تجارتی لوہہ و نمک کافی ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح بالا
ہنڈاس	راجہ شمشیر پرکاش سنگھ	ایضاً	۲۶ برس	۱۰۰۰۰۰	۶۵۵۹۵	۴۰۰	+	یہ رئیس سنسکرت و قدرے انگریزی و فارسی جانتا ہے اوسکے ایک لڑکا یہ جون ۱۸۷۰ع میں پیدا ہوا ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح مندرجہ بالا
کہلور معروف بہ جلال پور	راجہ ہیرا چند	چندیلا راجپوت	۲۹ برس	۷۰۰۰۰	۶۶۸۴۸	۲۰۰	۸۰۰۰	یہ رئیس سنسکرت جانتا ہے اور آدمی ہوشیار ہے ہری چند ولیعہد ہے اس رئیس کی بہن کی شادی مہاراجہ کشمیر و جموں کے ساتھ ہوئی ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح مندرجہ صدر
تسیوہر	راجہ شمشیر سنگھ	راجپوت	۳۲ برس	۷۰۰۰۰	۴۵۰۲۵	۱۰۰	۳۹۴۵	اس رئیس کی ایک لڑکا تین برس کی عمر کا ہے اشیاء تجارتی صرف لکڑی ہوتی ہے اور قاعدہ مسند نشینی بشرح مندرجہ بالا

نقشہ مندرجۂ ذیل سے حالات ریاست ہائے ہندوستانی متعلقہ پنجاب بابت سنہ ۱۸۶۹ء بخوبی واضح ہوگا

نام ریاست	نام رئیس	ذات	عمر	محاصل ملک	مردم شماری	تعداد فوج	خراج جو سرکار انگریزی کو ادا کرتے ہیں	کیفیت
کشمیر و جمو	مہاراجہ رنبیر سنگھ	راجپوت ڈوگرہ	۴۰ برس	۱۲۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۳۱۳۰۲	ایک گھوڑا اور بارہ بکرا اور چھ بکری پشم سے پشمینہ نکالا جاتا ہے و تین زوج دوشالہ	اس ریاست میں لکڑی کثرت سے ہے اور عمدہ اشیاء دست کاری کی دوشالہ اور کوفتگی کی چیزیں اور اشیاء تجارتی زعفران سوہاگہ اور یہاں والی ملک سنسکرت فارسی اردو انگریزی پڑھ لکھ سکتا ہے اوسکے چار لڑکے ہیں ولیعہد ریاست کا نام میاں پرتاب سنگھ ہے قاعدہ مسند نشینی کا یہ ہے کہ بڑا لڑکا بعد رحلت والی کے گدی پر بیٹھتا ہے
پٹیالہ	مہاراجہ مہندر سنگھ	سکھ جاٹ معروف پھولکیاں	۱۸ برس	۴۰۰۰۰۰۰	۱۵۸۶۰۰۰	۸۰۰۰	۱۰۰ سوار	اس ریاست میں سلیٹ قریب شملہ کے نکلتی ہے اور کان سیسہ قریب باتھو و سنگ مرمر اور تانبہ کے نارنول میں واقع ہے رئیس انگریزی فارسی گورمکھی جانتا ہے اور ابھی شہزادہ کو اوسکے ایک لڑکا پیدا ہوا جو ولیعہد ہے قاعدہ مسند نشینی کا یہ ہے کہ بڑا لڑکا بعد رحلت والی کے گدی پر بیٹھتا ہے
بہاولپور	نواب صادق محمد خان	پٹھان داؤد پوترہ	۷ برس	۲۰۰۰۰۰۰	۳۱۴۵۸۲	۳۸۰۲	-	اشیاء تجارتی نیل سوسی پارچہ پشمینی شورہ و سجی میں رئیس انگریزی و فارسی پڑھتا ہے اور قاعدہ مسند نشینی کا یہ ہے کہ بڑا لڑکا بعد رحلت والی کے گدی پر بیٹھتا ہے

اون کا پیشکش ہوتا ہے سالانہ بطور خراج کے دیتا ہے - پٹیالہ - جیند - و نابہ کے چند سوار سرکار
مین واسطے کار خدمت کے حاضر رہتے ہین اور جب ان تینون ریاستون مین کوئی نیا رئیس
مسند نشین ہوتا ہے تب وہ نذرانہ بھی سرکار مین داخل کرتا ہے - ان جملہ سردارون کے ساتھ گویا
یہ تعہد ہے کہ وہ اپنی رعایا کے حق مین انصاف اور اونکی بہبودی مین کوشش کرینگے - ستی ہونے
دین - غلامون کی خرید و فروخت یا غلام بنانا روا نرکھین - لڑکیون کے مارنے کی رسم کو موقوف
کرین - خلاف غنیم سرکار کی اعانت کرین - فوج سرکاری کو رسد پہونچا دین اگر ضرورت ہو ریل
کی سڑک یا شاہراہون کے لیے جو زمین مطلوب ہو مفت دین اور بعوض ان شرائط کے سرکار
ہر طرح پر اونکی محافظ رہیگی اور اونکی ریاست سے کچھ واسطہ اور سروکار نرکھے گی - پانچون والیان
ریاست ہاے بالا کو اپنی رعایا کی نسبت قصاص کا اختیار حاصل ہے اور اونکی کسی قسم کی شکایت
منجانب اونکی رعایا و معافیدار و جاگیردار وغیرہ کے سرکار مسموع نہین کر سکتی لیکن والیان ریاست
دیگر بلا منظوری عہدہ داران سرکار کے حکم قصاص صادر کرنے کے مجاز نہین علاوہ برین اونکی
شکایات بھی مسموع ہوا کرتی ہین - ان سب ریاستون مین سے والیان ریاست ہاے بہاول پور
ملیر کوٹلہ - دوجانا - لوہارو - اور پاٹودی کے مسلمان ہین اور پٹیالہ جیند و نابہ و کپورتھلہ فرید کوٹ
و کالسیا کے سکھ اور باقی ہندو ہین - منجملہ رئیسان اہل اسلام رئیس بہاول پور قوم داود پوترہ
سے خاندان مین نواب بہاول خان کے ہے جو کہ بعد وفات شاہ شجاع درانی کے خودسر ہوا -
رئیس ملیر کوٹلہ از قوم پٹھان ہے جسکا مسکن قدیم کابل تھا اس رئیس کے مورث بعہد سلاطین مغلیہ
عہدہ ہاے معزز پر صوبہ سرہند مین مامور تھے اور بروقت زوال سلطنت مغلیہ خودسر ہو گئے -
سرداران لوہارو و دوجانا و پاٹودی قوم کے افغان ہین اور اونکے مورثون نے شروع اس صدی
مین لارڈ لیک صاحب کی امداد کی تھی جسکے صلہ مین اونکو یہ جاگیرات عنایت ہوئین - باستثناے
ایک کے جملہ رئیسان سکھ از قوم جاٹ ہین - بانی ریاست فرید کوٹ ایک شخص بھلن نامی تھا جسکو بعہد
اکبر شاہ رسد و اقتدار حاصل ہوا - پھول نامی ایک شخص بانی خاندان راجہ ہاے پٹیالہ و جیند و نابہ
کا تھا اور تخمینا سو برس ہوے کہ اوسنے بنیاد اپنی ریاست کی قایم کی - رئیس کپورتھلہ از قوم کلال ہے اور اوسکا
مورث جساسنگھ صدی گذشتہ کے وسط مین اقتدار کو پہونچا تھا - والی کشمیر از قوم ڈوگرہ راجپوت ہے اور اوسکا
باپ گلاب سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے یہان سوارون مین نوکر تھا اور درجہ بدرجہ اس اقتدار کو پہونچا

بقیہ سرداران راجپوت قدیم خاندانون سے ہین

مختصر حالات پنجاب اور ریاستہای متعلقہ وسکو

بعد شامل ہونے قسمت دہلی کے پنجاب کی زیادہ وسعت ہو گئی چنانچہ آخر ۱۸۹۵ء میں زیادہ سے زیادہ طول ملک پنجاب سب کا ۰۰ میل اور زیادہ سے زیادہ عرض ۶۵۰ میل تھا یہ ملک دس قسمتوں میں منقسم ہے اور ان قسمتوں میں ۳۲ ضلع ہیں اوسط رقبہ ہر قسمت کا دس ہزار دو سو مربع میل ہے اور ہر ضلع کا اوسط رقبہ ۳۱۸۸ مربع میل ہے - کل ملک میں ۱۳۲ تحصیلداریاں ہیں اور اوسط رقبہ ہر تحصیل ۷۸۰ مربع میل ہے - کل ملک میں ۱۵۴ میونسپلٹی ہر قسم کے ہیں اور ان میں اکثر کو اختیارات دیوانی و مال بھی حاصل ہیں اور تعداد پولیس کی ۲۱۸۰۵ ہے اور اس میں شہر کلان حسب ذیل ہیں -

نام شہر	تعداد باشندگان	
دہلی	۱۵۴۴۱۷	کل ملک کی آبادی بقدر ۹۵۸۱۲۹۲ مرد اور ۸۰۱۵۴۶۰ عورات - منجملہ کل رقبہ
امرتسر	۱۳۵۸۱۳	۱۰۲۰۰۱ مربع میل مقبوضہ سرکار کے
لاہور	۹۸۹۸۲۴	۳۱۵۱۳ مربع میل مزروعہ ۲۵۳۳۳ مربع میل
پشاور	۵۸۵۵۵	قابل زراعت اور مابقی غیر ممکن الزراعت ہے -
ملتان	۵۹۸۲۶	پانی کی راہ سے جو آمدرفت ہو سکتی ہے اوسکا طول

۲۹۰۰ میل ہے اور طول پختہ و خام سڑکوں کا ۱۹۸۵۲ - کل طول ریلوے کا تا آخر ۱۸۹۹ء اس ملک میں ۱۲۴۱ میل تھا - ریاستہائے ہندوستانی خود سر وغیرہ کہ متعلقہ پنجاب ۳۴ ہیں - کشمیر - پٹیالہ - بہاولپور - جیند - نابہ - کپورتھلہ - منڈی - سرمور یا ناہن - کہلور یا بلاسپور - بشہر - ہنڈور یا نالہ گڑھ - کیونتھل - مالیر کوٹلہ - فرید کوٹ - چمبہ - سوکیت - کلسیا - پٹودی - لوہارو - دوجانہ - باگل - جبل - کمہار سین - بھاجی - مہلوگ - بالسن - دہامی - کٹہار - کنہار - مانگل - بیجا - سانگری - درکوٹی - تاروچ - ان سب ریاستوں کی آبادی قریب پچاس لاکھ اور آمدنی ایک کروڑ ستر لاکھ روپیہ سالانہ - علاوہ ملازمان مسلح کے فوجی تعداد پچاس ہزار ہے اور کل خراج جو وہ ریاستیں سرکار کو دیتی ہیں دو لاکھ اکاسی ہزار ہے - والی کشمیر و بہاولپور کا تعلق ساتھ سرکار کے بذریعہ معتمد ریاست کے ہے اور ریاستہائے پٹودی وغیرہ کا بذریعہ اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر - والی کشمیر و ...

پیشہ		
کاشتکار	غیر کاشتکار	زبان ہائے مروجہ
۲۷۷۴۹۱	۳۴۴۱۸۴	اردو
۳۹۹۸۲۶	۲۹۰۴۶۹	اردو و ہندی
۳۰۵۹۷۴	۳۰۲۹۶۸	اردو
۳۵۱۳۹۵	۱۳۳۲۸۶	اردو جانگلی پنجابی و بگڑی
۳۱۲۵۲۲	۲۱۸۷۰۵	اردو
۱۴۹۴۶۹	۶۱۳۲۶	اردو پنجابی بگڑی و جٹی
۵۰۱۰۵۶	۵۳۴۴۳۲	اردو پنجابی
۳۲۰۶۳۳	۲۶۲۶۱۲	ایضاً
۱۳۴۶۶	۲۰۵۲۹	اردو پہاڑی
۴۰۵۰۴۱	۳۷۵۱۲۴	اردو پنجابی
۵۱۸۲۰۱	۴۲۱۱۷۷۱	ایضاً
۵۴۰۰۳۴	۲۰۳۸۴۸	پہاڑی اردو لاہوری
۴۱۷۷۴۷	۶۶۵۷۶۷	پنجابی اردو فارسی کشمیری انگریزی
۴۳۳۶۱۷	۵۷۱۳۸۷	پنجابی و ہندوستانی
۳۷۱۵۸۱	۲۸۳۷۸۱	پنجابی
۳۳۴۰۷۵	۴۵۵۵۹۱	اردو و پنجابی
۳۴۰۸۴۲	۲۰۸۴۱۱	پنجابی
۲۱۳۵۱۴	۳۳۷۴۲۲	پنجابی و اردو
۴۷۵۹۷۶	۲۳۵۲۸۰	پنجابی و اردو و پشتو و فارسی و کشمیری و انگریزی و گجراتی
۳۰۲۸۷۴	۱۹۸۱۱۴	پنجابی اردو
۳۶۳۶۶۴	۲۵۲۶۹۷	پنجابی
۱۷۷۷۸۱	۱۹۱۰۱۵	پنجابی اردو
۱۹۶۳۸۹	۲۷۵۱۷۴	اردو و ملتانی پنجابی
۱۱۹۲۱۹	۲۲۸۴۰۸	پنجابی
۱۵۴۰۱	۲۰۹۰۳۶	اردو و پنجابی
۲۰۵۷۹۹	۸۹۷۴۸	ملتانی و پنجابی
۲۱۵۹۳۳	۱۷۸۹۳۱	پنجابی و پشتو
۱۷۲۴۳۰	۱۳۵۴۲۰	ہندوستانی و پنجابی و بلوچی
۲۰۴۴۱۱	۸۳۱۳۶	پشتو و پنجابی و ہندوستانی
۲۶۷۷۳۶	۲۵۵۴۱۶	پشتو اردو
۱۰۰۲۵۷	۴۵۱۶۳	پشتو اردو و ہندی (فارسی)
۲۶۷۳۸۴	۹۹۷۱۴	پنجابی و ہندی و پشتو
۹۴۳۰۸۶۸۰	۸۱۶۵۸۷۴	

نام ضلع	اقسام آبادی				
	سکھ	ہندو	مسلمان	سوای اُنکی	میزان
دہلی	۵۸۲	۴۴۷۰۷۹	۱۳۳۹۱۲	۳۷۸۵۹	۶۲۱۹۰۵
گوڑگانوہ	۱۲۸	۴۷۷۴۱۳	۲۱۲۹۱۴	۲۰	۶۹۰۲۹۵
کرنال	۹۲۳۲	۳۵۵۸۱۹	۱۵۱۲۱۳	۹۲۵۸۶	۶۰۸۹۴۲
حصار	۱۸۱۲	۳۷۶۹۳۳	۱۰۲۹۲۸	۲۹۸۶	۵۰۴۹۸۱
روہتک	۲۵۳	۴۲۲۴۰۲	۷۱۲۹۵	۳۷۴۲۹	۵۳۱۲۲۰
سرسا	۲۱۵۲۵	۷۷۹۸۰	۸۲۱۲۰	۲۹۱۲۵	۲۱۰۷۹۵
انبالہ	۵۹۴۴۰	۹۰۹۳۳۳	۲۸۶۸۷۴	۱۳۵۵	۱۰۳۵۴۸۸
لودھیانہ	۹۵۴۱۳۰	۲۱۹۳۷۱	۲۰۶۹۰۳	۶۶۱۹	۵۸۳۲۲۵
شملہ	۴۳	۲۴۶۹۴	۵۱۷۵	۹۳۲	۳۳۹۹۵
جالندھر	۱۱۴۹۹۳	۳۱۲۲۴۱	۳۵۱۹۳۲	۲۳	۷۸۰۱۲۵
ہوشیارپور	۷۰۹۴۰۰	۴۱۵۷۵۵	۳۱۸۶۸۹	۱۲۶۰۶۵	۹۳۹۹۷۲
کانگڑہ	۱۳۱۴	۶۹۳۶۴۳	۴۸۹۱۳	۳۵	۷۴۳۸۹۲
امرتسر	۲۹۲۷۳۹	۱۹۱۳۲۱	۵۰۲۳۴۸	۱۳۹۹۶۲	۱۰۹۳۵۱۴
سیالکوٹ	۵۰۲۸۹	۲۱۸۷۷۱	۶۰۱۹۵۹	۱۳۲۱۴۲	۱۰۵۰۰۰۴
گورداسپور	۳۹۵۷۰	۲۴۹۸۱۳	۲۹۷۰۸۳	۹۸۳۹۰	۶۵۵۳۶۲
لاہور	۱۱۹۲۷۸	۱۱۹۲۴۶	۴۰۷۰۲۱۷	۸۰۹۰۶	۷۸۹۶۶۶
فیروزپور	۱۹۰۴۸۶	۷۱۴۰۷	۲۴۳۶۵۹	۷۳۵۰۰	۵۴۹۲۵۳
گوجرانوالہ	۳۰۹۱۱	۱۰۱۵۰۷	۳۵۵۵۵۰	۴۹۸۵۸	۵۵۰۵۷۶
راولپنڈی	۲۴۲۵۵	۲۰۷۲۰	۴۲۱۱۷۶	۲۸۱۵	۷۱۱۲۵۶
جہلم	۱۳۰۷۵	۴۹۱۱۱	۴۲۳۱۵۷	۳۷۹۷	۵۰۰۹۸۹
گجرات	۲۰۶۵۲	۲۷۱۰۴	۵۳۰۰۰۱	۴۷۸۴	۶۱۹۳۶۱
شاہپور	۳۱۲۲	۵۳۵۹۰	۴۰۵۵۰۴	۹۵۷۱	۳۶۹۰۷۷
ملتان	۹۰۶	۸۷۰۵	۳۰۶۱۹۰	۲۲۲۲۳	۴۲۱۵۹۳
جھنگ	۲۹۹۴	۵۲۷۴۴	۲۰۰۸۱۹	۱۶۸۹۹	۳۴۸۰۲۰
منٹگمری	۱۰۲۸۹	۴۹۸۰۵	۲۷۷۲۹۱	•	۳۹۹۴۳۴
مظفرگڑھ	۲۵۸۱	۳۹۰۴۸	۲۲۴۸۸۵	۶۳۳۳	۲۵۵۲۴۰
ڈیرہ اسماعیل خان	۱۵۸۸	۳۸۸۵۷	۳۳۸۳۱۶	۵۹۰۱	۳۴۹۸۹۴
ڈیرہ غازی خان	۴۱۲۳	۳۸۴۹۰	۳۹۶۵۲۰	۴۶۵۹	۳۰۹۹۴۰
بنوں	۰۹۳	۲۹۴۲۲	۳۹۰۵۵۰	۲۴۰	۴۸۰۵۴۷
پشاور	۲۰۱۳	۲۵۴۰۸	۴۹۱۲۲۴	۸۸۶۱	۵۳۳۱۲۳
کوہاٹ	۱۰۳۶	۹۵۲۴	۱۳۹۵۹۵	۴۱۳	۱۲۵۴۱۹
ہزارہ	۴۰۳	۱۸۵۹۳	۳۴۹۱۱۲	۱۵۱۶	۳۹۶۲۱۹
میزان	۱۱۲۱۰۴۸	۷۰۴۲۰۵۹	۹۳۳۱۳۹۵	۱۰۰۰۹۱۰	۱۸۸۵۰۰۵۲

اقسام مردم شماری

عمر کے ... لڑکی	جین	[illegible]	عیسائی: ولایتی نژاد	عیسائی: نسل مرکب	عیسائی: ہندوستانی
۹۵۰۲۸	۴۲۱۹۶۵	۴۹۰	۹۴۸	۲۳۳	۱۳۹۲
۱۱۱۰۴۳	۴۹۰۴۹۵	۳۸۸	۱۶	۱	۱
۹۴۹۵۳	۴۰۸۹۴۲	۲۵۹	۵۸	۳۲	۰
۷۸۷۷۴	۳۸۴۹۸۱	۱۳۶	۵۱	۹۲	۹
۸۴۹۹۴	۵۳۱۲۲۶	۲۹۳	۳۱	۱۳	۱
۳۵۸۴۴	۲۱۰۶۹۵	۹۸	۱۲	۳۳	۰
۱۹۰۳۵۱	۱۰۳۵۴۸۸	۳۹۴	۱۱۹۵	۱۱۱	۸۰
۹۱۳۲۶	۵۸۳۴۲۵	۴۲۹	۸۱	۳۱	۱۲۶
۳۹۹۶	۲۳۹۹۵	۱۸۸۵	۲۳۱۲	۲۸۳	۸۶
۱۲۱۳۶۳	۶۸۰۱۹۵	۵۸۹	۹۳۱	۱۴	۱۰۱
۱۵۹۹۱۱	۹۳۹۹۷۲	۸۵۰	۳۹	۲۲	۵
۱۱۴۴۲۴	۶۴۳۸۸۲	۸۲	۲۴۸	۳	۲۹
۱۶۴۰۸۸	۱۰۸۳۵۱۴	۵۳۲	۳۵۸	۳۶	۱۳۹
۱۶۲۹۱۹	۱۰۰۵۰۰۴	۵۱۲	۱۵۳۵	۹۲	۲۱۴
۱۰۸۲۱۲	۹۵۵۳۹۲	۴۸۸	۱۰۹	۰	۰
۱۲۸۴۰۶	۶۸۹۹۹۲	۲۱۶	۲۲۹۲	۵۹۸	۹۸
۹۴۰۸۱	۵۴۹۲۵۳	۲۰۴	۹۰۰	۱۰	۲۴
۸۴۱۸۹	۵۵۰۵۶۹	۳۰۶	۱۹	۲۵	۵۶
۱۳۴۰۵۵	۶۱۱۲۵۹	۱۱۵	۲۰۶۲	۹۴	۹۱
۸۸۵۶۵	۵۰۰۹۸۸	۱۲۸	۴۲	۱۹	۳
۱۰۹۴۵۸	۹۱۹۳۸۱	۳۴۲	۲۵	۲۱	۳
۹۳۲۰۳	۳۹۸۶۹۹	۶۸	۱۴	۱	۱
۶۲۵۶۶	۴۶۵۹۳	۸۰	۹۱۰	۲۵۲	۶۲
۵۶۹۴۲	۳۴۸۰۲۶	۹۱	۱۳	۵	۰
۹۱۳۴۵	۲۵۹۴۳۶	۹۴	۴۸	۴	۴
۴۹۶۱۸	۲۹۵۵۴۶	۹۸	۲۴	۹	۰
۹۲۰۰۶	۳۹۴۸۹۴	۵۹	۱۴۹	۳۱	۳۳
۴۶۹۸۷	۲۰۸۸۴۰	۱۳۳	۵۴	۱۰	۲
۴۹۹۴۹	۲۸۶۵۴۶	۹۱	۲۶	۵	۴
۸۲۸۴۰	۵۲۳۱۵۲	۲۶۱	۳۳۶۵	۳۶	۰
۲۳۹۴۳	۱۴۵۴۱۹	۵۱	۵۳	۶	۰
۹۲۶۲۰	۳۹۶۲۱۸	۱۲۲	۴۹	۵	۰
۲۸۵۸۹۹۲	۱۶۵۹۹۶۵۲	۱۶۳	۱۶۴۱۱	۳۰۴۴	۲۵۱۳

نقشہ جات متعلقہ مردم شماری پنجاب — مردم شماری

نام اضلاع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دہلی	99990	111968	161344	193392	105483	245345	14698	12335
گڑگانوہ	22460	133638	106313	205197	195000	28407	14052	133258
کرنال	22839	81382	135391	119958	199466	29269	18941	113134
حصار	14990	90091	110751	153848	126325	10004	13531	93052
رہتک	05913	111323	130209	110821	121344	24055	19460	98210
سرسا	1342	31449	33131	46420	92504	8398	5314	31129
انبالہ	2982	213261	130312	321039	281193	35212	29044	191962
لودھیانہ	13643	123890	151934	143990	152259	29935	14820	109609
شملہ	6420	50	9610	19025	4463	1238	934	4120
جالندھر	23588	219928	132421	234403	208912	35234	20601	129249
ہوشیارپور	14030	192139	209179	238407	253960	38858	23929	109140
کانگڑہ	222	127992	130332	205196	213951	34930	21234	130592
امرتسر	28919	202118	253730	253988	282909	41402	19510	21120
گورداسپور	1123	190225	180685	311934	296122	33509	10643	301012
سیالکوٹ	8391	33345	150479	208943	104119	20835	12021	129223
لاہور	[illegible]	120439	201530	240492	204305	28012	19519	129321
فیروزپور	4335	112383	119618	140685	343322	213150	15125	100952
گوجرانوالہ	39422	131029	150270	181561	133939	24982	15295	99022
راولپنڈی	3000	41509	49564	313223	109189	24591	14485	122213
جہلم	2930	110302	110310	112911	132320	19331	13466	103288
گجرات	12591	121004	135195	141491	132132	20374	13822	129240
شاہپور	12096	41342	80592	111325	100344	13224	9422	61203
ملتان	14235	93295	41162	151165	135865	10632	4601	89003
جھنگ	2828	41258	72269	110039	90209	12591	4532	60980
منٹگمری	4255	95101	95021	117777	91300	18319	6460	62031
مظفرگڑھ	[illegible]	59504	75135	64358	81396	10340	5129	59293
ڈیرہ اسمعیل خاں	2132	82846	85101	104642	112242	12822	4555	30130
ڈیرہ غازی خاں	2235	59003	62134	44532	45582	4912	5050	91008
بنوں	1	30045	50046	88043	44423	6105	6925	58703
پشاور	2828	110000	121350	120049	30049	14402	10528	100920
کوہاٹ	00	100572	81321	65042	34000	5422	3121	28190
ہزارہ	300	45000	65300	91462	40594	14955	10248	22302
میزان	[illegible]	2309600	2015309	2105309	2948820	248830	24448	208200

تعداد دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۷۹۴	۱۰	۱۸	۲۴	۱۲	۵۱۸	۸۸۸۷۳۸	۴۴۰۵۹۰۲	
۱۲۶۴	۹	۹	۵۲	۸	۳۶۴	۱۰۹۶۴۱۵	۱۱۹۰۰۷۸	
۹۱۳	۱۴	۱۶	۷۰	۱۵	۴۸۲	۶۵۶۳۶۹	۷۲۵۱۲۲	
۶۵۸	۱۲	۱۹	۳۶	۲۶	۴۲۰	۴۴۵۳۰۹	۲۵۱۲۳۰۲	
۴۳۶	۱۱	۱۱	۱۸	۶	۴۰۷	۸۰۰۸۲۳	۸۵۰۷۸۸	
۶۵۴	۸	۱۱	۴۰	۲۰	۱۳۶۵	۱۸۶۵۶۴	۲۱۶۳۴۷	
۲۳۲۴	۲۰	۲۴	۲۸	۱۰	۸۰۴	۷۸۴۴۸۳	۹۹۶۰۵۸	
۸۸۰	۲۱	۱۲	۵۴	۱۳	۴۶۴	۷۷۲۴۰۷	۸۹۰۵۹۸	
۲۷۰	۶	۵	۱۲	۳	۱۳۸	۴۷۰۲۱	۱۷۰۸۷۱	
۱۲۵۷	۱۳	۱۱	۲۰	۵	۴۶۷	۱۳۱۹۰۰۰	۱۵۱۸۰۸۱	
۲۱۸۲	۱۵	۱۶	۴۸	۱۲	۴۰۹	۱۲۸۶۵۲۹	۱۴۷۵۸۸۵	
۷۳۱	۱۶	۱۷	۳۴	۱۰	۳۸۷	۷۳۹۸۱۹	۸۴۶۷۲۸	
۱۵۷۴	۱۵	۲۸	۲۷	۱۲	۴۹۱	۸۷۲۳۱۲	۱۱۳۷۰۶۹	
۲۴۱۲	۱۸	۱۷	۲۵	۱۳	۳۹۱	۱۰۶۶۵۱۲	۱۲۳۲۷۲۱	
۱۸۸۰	۱۱	۱۲	۲۱	۸	۴۴۵	۱۰۸۴۴۷۹	۱۲۱۰۸۴۷	
۱۲۵۵	۱۳	۲۳	۳۰	۱۰	۸۹۷	۶۶۱۹۸۶	۹۹۱۱۵۲	
۱۲۰۲	۱۲	۱۹	۳۲	۱۲	۴۱۱	۴۷۸۰۳۲	۵۹۱۸۴۹	
۳۱۲	۱۵	۱۵	۴۴	۱۶	۳۵۰	۴۷۴۲۶۳	۵۵۹۶۲۴	
۱۶۵۸	۱۶	۱۶	۳۶	۸	۸۲۰	۶۹۵۴۱۷	۸۴۵۲۳۴	
۹۶۶	۱۱	۱۱	۳۵	۱۶	۴۴۵	۶۱۵۰۹۴	۶۸۰۹۷۸	
۱۳۲۸	۹	۹	۲۸	۵	۳۴۵	۵۸۱۵۴۱	۶۴۰۹۸۴	
۶۶۷	۸	۸	۵۴	۱۹	۳۸۱	۴۲۵۲۸۹	۴۹۷۴۴۸۶	
۱۲۱۱	۱۲	۱۸	۵۰	۱۶	۶۷۶	۶۱۳۶۸۴	۷۷۳۹۴۹	
۷۸۶	۹	۷	۴۶	۳۹	۴۱۱	۳۶۹۶۴۳	۴۲۴۰۰۰	
۲۱۵۵	۱۱	۱۴	۴۰	۱۵	۴۹۶	۴۲۶۷۳۲	۴۷۶۴۶۶	
۵۵۲	۹	۹	۴۵	۱۹	۳۲۵	۵۷۱۰۰۵	۶۱۸۹۷۴	
۷۱۶	۱۴	۱۴	۵۰	۱۰	۵۵۰	۳۱۲۹۲۸	۴۹۹۶۵۶	
۳۵۴	۱۷	۱۸	۳۵	۸	۳۰۶	۲۳۹۲۹۳	۴۶۴۵۹۴	
۶۲۵	۱۰	۱۰	۳۲	۲۹	۴۳۱	۴۰۹۵۳۰	۴۵۶۴۲۵	
۶۵۴	۱۷	۱۷	۳۸	۹	۷۸۸	۶۴۰۶۲۶	۷۸۱۰۶۵	
۳۴۳	۷	۶	۶۵	۱۶	۵۴۹	۹۰۷۹۲۴	۲۲۵۱۱۲	
۱۲۵۱	۱۰	۱۱	۸۷	۲۰	۴۴۶	۱۹۵۱۱۴	۱۹۳۶۸۵	
میزان ۳۵۴۲۶	۴۰۲	۴۵۱	۸۷	۱۴	۱۵۲۲۸	۲۰۰۲۵۴۸۹	۴۳۴۶۷۷۳۱	

نام قسمت کمشنری	نام ضلع	شہر یا قصبات کا نام مع تعداد مردم شماری
دہلی	دہلی گوڑگانوہ کرنال	دہلی ۱۵۴۲۱۷ سونپت ۱۲۱۶۹ فرید آباد ۹۹۰۰ ریواڑی ۲۴۳۰۳ پلول ۱۲۶۲۵ فیروزپور جھرکہ ۱۰۴۲۱ کرنال ۲۹۰۰۰ پانی پت ۲۵۲۶۰ کیتھل ۱۴۹۴۰
حصار	حصار روہتک سرسا	حصار ۱۴۱۳۲ ہانسی ۱۳۵۹۳ بھوانی ۳۲۱۵۴ روہتک ۱۴۱۵۲ بیری ۹۶۲۳ جھجر ۱۰۵۳۶ سرسا ۱۱۰۰۰
انبالہ	انبالہ لودھیانہ شملہ	شہر انبالہ ۲۴۰۴۰ جگادھری ۱۲۶۲۲ جگادھری ۱۱۹۴۲ لودھیانہ ۳۹۹۸۳ گوڑگانون ۶۰۹۶ رای کوٹ ۹۱۶۵ شملہ ۶۰۳۲
جالندہر	جالندہر ہوشیارپور کانگڑہ	جالندہر ۴۵۶۰۶ راہن ۱۴۳۹۳ کرتارپور ۹۹۱۶ ... ۱۰۰۱۶ نکودر ۸۰۰۰ پہلور ۶۵۳۵ ہوشیارپور ۱۲۹۶۴ اوڑمر ۹۶۳۲ ہریانہ ۶۴۲۵ میان ۶۰۰۰ انتہ ۶۹۶۹ کانگڑہ ۴۳۳۸۰ نورپور ۹۹۲۸
امرتسر	امرتسر سیال کوٹ گورداسپور	امرتسر ۱۵۵۹۱۳ بٹالہ ۲۸۶۲۵ سیال کوٹ ۲۵۳۳۶ پسرور ۸۵۲۶ ظفروال ۵۴۴۱ وناگر ۶۹۲۳ کلانور ۹۱۲۱
لاہور	لاہور گوجرانوالہ فیروزپور	لاہور ۹۸۹۲۴ قصور ۱۸۴۲۱ ... ۱۳۰۵۶ ... ۱۵۲۰۹ گوجرانوالہ ۱۹۳۰۱ فیروزپور ۲۰۵۹۲
راولپنڈی	راولپنڈی جہلم گجرات شاہ پور	راولپنڈی ۱۹۲۲۲ پنڈی کیمپ ۸۲۲۳ جہلم ۱۴۶۵ پنڈدادن خان ۱۳۳۴۰ چکوال ۵۳۰۰ تلہ گنگ ۵۹۲۶ گجرات ۲۰۶۶ جلالپور ۱۵۰۲۰ بھیرہ ۱۴۵۲۰ میانی ۶۸۵۶ خوشاب ۹۵۰۹ ساہیوال ۸۹۰۰
ملتان	ملتان جھنگ منٹگمری مظفرگڑھ	ملتان ۵۶۸۲۶ جھنگ ۹۲۲۳ مگھیانہ ۱۰۵۵۴ چنیوٹ ۱۱۳۰۶ کمالیہ ۵۹۹۵ پاک پٹن ۶۰۹۶ مظفرگڑھ ۴۱۶ کوٹ ادو ۵۵۵۲ جتوئی ۲۴۱۲
[illegible]	ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈیرہ غازی خان بنوں	ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۲۴۰۰ لیہ ۱۲۰۳۳ کلاچی ۹۶۲۱ ڈیرہ غازی خان ۱۰۱۹۳ راجن پور ۴۶۶۶ بنوں ۱۰۰۶۰ کالاباغ ۹۱۴۰ عیسیٰ خیل آباد ۳۰۰۵
	پشاور کوہاٹ ہزارہ	پشاور ۵۸۵۵۵ کوہاٹ ۱۱۲۶۳ ہری پور ۴۳۰۳ ایبٹ آباد ۴۴۸۳

نام قسمت یا کمشنری	نام ضلع متعلقہ کمشنری	تعداد تحصیل	رقبہ مربع میل میں	مردم شماری
دہلی	دہلی	۳	۱۲۷۸	۶۲۱۲۷۵
	گوڑگانوہ	۷	۱۹۳۱	۶۹۰۲۹۵
	کرنال	۵	۲۳۶۳	۶۰۸۹۳۴
حصار	حصار	۵	۳۵۴۰	۴۸۴۶۸۱
	روہتک	۴	۱۸۱۲	۵۳۱۲۲۷
	سرسا	۳	۳۱۱۰	۲۱۰۷۹۵
انبالہ	انبالہ	۶	۲۶۲۹	۱۰۳۵۴۸۹
	لودھیانہ	۳	۱۳۵۹	۵۸۳۲۴۵
	شملہ	۳	۱۸	۳۳۹۹۵
جالندھر	جالندھر	۴	۱۸۸۲	۷۸۰۱۶۵
	ہوشیارپور	۴	۲۰۸۶	۹۳۹۹۷۲
	کانگڑہ	۵	۸۹۹۰	۷۴۳۸۸۲
امرتسر	امرتسر	۴	۲۰۳۶	۱۰۸۳۵۱۵
	سیالکوٹ	۵	۱۹۵۵	۱۰۰۵۰۰۴
	گورداسپور	۴	۱۳۴۲	۶۵۵۳۹۲
لاہور	لاہور	۴	۳۶۴۷	۷۸۹۶۹۶
	گوجرانوالہ	۳	۲۵۶۳	۵۵۰۵۷۶
	فیروزپور	۳	۲۶۹۶	۵۴۹۲۵۳
راولپنڈی	راولپنڈی	۷	۶۲۱۲	۷۱۱۲۵۶
	جہلم	۴	۳۹۱۰	۵۰۰۹۸۸
	گجرات	۳	۱۹۴۴	۶۱۶۳۶۱
	شاہپور	۳	۴۶۹۸	۳۶۸۶۹۶
ملتان	ملتان	۵	۵۸۸۲	۴۷۱۵۶۳
	جھنگ	۳	۵۷۰۴	۳۴۸۰۲۷
	منٹگمری	۴	۵۵۷۷	۳۵۹۴۳۷
	مظفرگڑھ	۳	۳۰۲۲	۲۹۵۵۴۷
ڈیرہ جات	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۵	۷۰۹۶	۳۹۴۸۶۴
	ڈیرہ غازی خان	۴	۴۳۱۹	۳۰۸۸۴۰
	بنوں	۴	۳۱۵۰	۲۸۷۵۳۷
پشاور	پشاور	۸	۱۹۲۹	۵۲۳۱۵۲
	کوہاٹ	۳	۲۸۳۸	۱۴۵۴۱۹
	ہزارہ	۲	۳۰۰۰	۳۶۷۲۱۸
میزان		۱۳۲	۱۷۵۷۵۲	۹۶۱۰۲۰۰۱

تفصیلات مشمولہ ...

[illegible]	اراضی مزروعہ بحساب ایکڑ				آراضی غیر مزروعہ بحساب ایکڑ				[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
دہلی	۱۷۲۱۶۳	۸۲۰۰۰	۲۱۸۳۰۲	۵۲۵۲۰۶	۱۰۰۱۶۷	۱۲۰۳۲	۱۰۹۱۶۷	۲۸۹۴۱۶	۸۱۳۰۰۳	۹۰۶۹۰۹
گوڑگانوہ	۱۱۴۱	۱۱۲۰۹۰	۸۴۲۵۱۹	۹۰۰۵۲۴	•	۱۱۲۳۱۲	۱۸۹۸۰۴	۲۹۸۱۰۵	۱۲۹۹۴۲۹	۱۰۹۸۸۱۸
کرنال	۱۰۸۴۹۰	۱۲۳۳۰۵	۳۰۶۲۸۶	۴۲۵۱۲۰	۳۰۶۲	۶۶۹۰۱۸	۲۴۹۰۸	۸۹۰۹۰	۹۰۰۵۶۲۰	۸۹۹۶۸۰
حصار	۵۳۲۰۰	۳۰۹۱	۱۲۶۹۲۳۰	۳۳۱۰۳۰	۲۳۲۰۳	۶۳۰۶۸۸	۱۳۶۰۲۶	۵۱۰۶۹۲	۲۳۱۶۲۳۹	۲۳۰۰۲۲
روہتک	۱۲۲۰۳۰	۲۲۹۸۶	۸۶۸۰۰۶	۵۰۶۳۰۰	۸۸۶۹	۳۰۹۸۳۳	۱۰۶۲۲۰	۲۵۳۰۹۰	۱۱۶۹۸۰	۸۹۶۸۰۲
سرسا	•	۸۵۶۰۹	۱۹۰۳۶۲	۶۳۰۱۹۲	•	۶۸۳۹۳۳	۱۹۱۳۶۰	۱۶۶۹۹۰۳	۱۹۹۰۶۹۹	۱۰۶۳۳۳۲
انبالہ	۱۹۳۶۲	۱۳۲۲۱۰	۹۱۳۹۲۳	۹۳۵۳۲۰	•	۲۸۳۸۶۹	۲۵۳۳۱۶	۶۳۹۲۰۳	۱۴۹۱۹۱۳	۱۱۹۳۹۵۳
لودہیانہ	•	۲۳۱۳۹	۶۰۹۰۳۲	۶۲۹۹۹۰	۲۲۳۹۶	۹۳۶۲۵	۵۳۶۶۶	۱۳۹۸۹۶	۸۹۹۶۹۶	۹۱۹۳۰۳
شملہ	•	۹۳۰	۱۰۲۸۳	۱۰۹۲۳	•	۵۱۱	•	۵۱۱	۱۱۴۳۵	۱۴۱۰۹
جالندھر	•	۲۰۰۹۹۰	۳۰۹۹۶۶	۹۶۶۰۹۲	۱۱۸۲	۶۸۶۰۳	۹۱۶۲۰۹	۱۹۵۲۰۳	۸۹۲۲۹۸	۱۰۹۱۱۳۱
ہوشیارپور	•	۱۶۸۳۰	۶۳۳۶۶۱	۶۵۱۰۰	•	۹۳۶۸۳	۵۱۱۹۲۶	۵۹۳۶۳۸	۳۳۵۳۶۵	۱۳۶۰۹۰۰
کانگڑہ	•	۱۱۸۰۰۶	۲۳۳۲۹۶	۶۰۱۳۲۳	•	۲۸۹۲۵۶	۲۹۶۵۶۳۰	۵۱۶۱۹۳	۶۶۳۶۲۳	۸۰۰۳۳۰
امرتسر	۱۱۶۳۰۹	۱۹۹۱۹۳	۹۲۴۳۲۹	۹۲۶۰۳۰	۶۲۰۶	۱۰۳۹۹۲	۱۹۲۶۱۵	۲۰۶۲۵۸	۱۳۰۳۱۸۸	۱۳۰۶۹۸
سیالکوٹ	•	۲۰۲۵۰۰	۸۳۳۹۲	۸۲۵۹۰۲	۹۰۶۰۸	۱۳۱۰۳۲	۱۴۹۲۰۰	۶۲۵۳۳	۱۳۱۳۳۳	۱۲۱۲۶۰۳
گورداسپور	۲۹۸۶۲	۵۱۳۱۰	۵۲۸۱۶۹	۹۱۵۱۱۳	•	۵۶۸۰۲	۱۶۳۹۶۲	۳۳۳۲۶۹	۸۵۸۹۶۰	۹۰۸۲۱۲
لاہور	۶۶۸۹۳	۲۳۲۳۹۹	۶۸۳۵۵۶	۹۱۶۹۹۸	•	۹۶۰۶۳۶	۲۶۸۳۰۳	۳۲۰۳۳۸	۲۳۳۳۲۲	۹۳۲۸۹۰
فیروزپور	•	۶۹۳۶۹	۱۲۱۳۰۶	۱۱۳۱۰۶	۳۲۲۶۳	۲۲۰۹۶۰	۱۱۳۲۱۰	۶۹۳۹۰۶	۱۳۵۹۶۶	۵۱۳۳۶۰
گوجرانوالہ	•	۳۲۶۹۳۰	۹۹۳۱۲	۳۸۶۳۳	•	۹۹۶۰۶۹	۳۲۹۹۳۰	۱۱۳۳۳۳۹	۱۹۳۶۹۹	۵۹۳۳۰
راولپنڈی	•	۱۹۶۳۰	۹۳۰۶۳۱	۹۶۶۳۹۹	•	۲۶۶۹۳۰	۵۱۰۹۳۰	۳۹۱۶۳۳۶	۳۹۶۸۰۸	۶۳۱۶۳۳
جہلم	•	۶۱۳۰۰	۹۳۳۸۶	۶۹۳۸۳	۳۰۸۶۳	۳۵۸۸۹	۱۱۳۰۸۲	۳۹۳۸۳۳	۲۶۰۲۹۹۰	۴۱۶۰۹۰
گجرات	•	۳۳۶۶۳	۳۱۰۰۰۶	۹۹۳۵۸	۱۸۷۳۳	۶۹۳۳۳	۳۱۹۶۹۰	۶۶۹۹۶	۳۳۳۳۳۸	۹۱۱۱۳۳
شاہپور	•	۲۶۲۰۰۰	۱۰۰۹۹۰	۶۳۳۹۰	•	۱۶۶۳۰۰	۵۰۳۰۸۰	۲۲۳۰۳۰	۳۰۰۹۶۰	۳۹۶۳۱۰
ملتان	۳۰۳۹۹۰	۲۰۰۱۱۳	۱۱۸۷۰۳	۹۳۶۳۲۳	۲۰۶۳	۲۶۳۶۳۱	۶۳۶۶۳۹	۳۰۶۰۰۶	۳۶۳۱۹۹	۶۳۳۳۰۳
جھنگ	•	۱۶۰۰۳	۹۹۵۸۲	۳۶۳۳۶	۳۰۳۶۸۱	۹۹۵۳۰۱	۶۱۶۳۹۰	۲۰۶۳۰۰	۳۰۳۰۰۰۶	۳۰۳۳۰
منٹگمری	۹۰۶۳۵	۱۹۶۶۰۰	۳۳۰۳۶	۶۳۰۶۶۰	•	۹۰۳۹۰	۳۳۰۰۰۶	۳۰۳۱۰۹	۳۳۹۶۳۶	۳۹۳۰۸۳
مظفرگڑھ	۶۶۳۳۰	۱۳۶۰۰	۱۶۰۰۳	۶۳۰۶۶۳	۳۳۶۰۰	۱۰۳۳۰۱	۳۳۰۶۱۰	۳۳۰۶۳۳	۱۹۳۳۹۶	۶۳۱۳۰۱
ڈیرہ غازی خان	•	۳۳۶۰۳	۱۳۳۰۶	۳۳۱۶۰	۳۶۳۰۳	۱۳۳۶۶۰	۳۰۶۲۶	۳۶۶۶۶	۳۶۶۱۰۰	۳۶۳۰۶
ڈیرہ اسمعیل خان	۱۰۰۶۱۰	۲۳۶۰۰	۰۶۳۰۰	۶۳۳۰۰	•	۶۶۰۰۶۶	۳۰۰۶۳۰	۳۳۶۳۰۰	۳۰۶۳۳۳	۳۳۳۶
بنوں	•	۶۶۶۳	۳۶۳۰۶	۶۳۰۶۱۶	۰۶۳۰۰	۶۶۶۰۰	۱۳۳۶۳۰	۱۶۶۶۳۰۰	۲۰۱۰۶۱	۶۹۱۰۹
پشاور	•	۳۶۶۰۰	۳۶۰۶۳	۳۶۰۶۳	•	۱۰۰۳۳۶	۳۳۶۰۳	۳۰۶۶۳۰	۱۳۳۳۶۳	۹۱۳۳۳
کوہاٹ	•	۳۰۶۰۶	۳۳۰۰	۹۰۶۰	۱۳۳۶۱۰	۳۶۳۳۰	۳۳۶۶۰	۳۰۳۳۶۰	۱۹۱۹۰۰۰	۱۰۶۶۰۹
ہزارہ	•	۳۰۶۰	۱۰۰۶۶۰	۰۹۱۳۰۱	•	۰۰۹	۶۰۱۰۰۳	۱۰۰۶۶۹	۱۹۳۰۰۰	۱۹۳۶۰۹
میزان	۱۳۰۶۰۶	۳۰۶۰	۳۰۰۰۰۰	۳۰۶۰۳۳۰	۳۰۶۶۰	۳۰۰۶۰	۳۶۳۰۰۰	۳۶۳۳۶۶	۶۳۳۳۰	۳۰۰۶۰۰

آمدنی و خرچ ملک ما بین روی ان دوآب تا ستلج یعنی اوس ملک کا جو کہ سرکار لاہور نے گورنمنٹ کو بموجب عہدنامے کے تفویض کیا بابت سنہ ۱۸۴۹ و سنہ ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ء

تعداد آمدنی بابت سنہ ۱۸۵۰ء و ۱۸۵۱ء	تعداد آمدنی بابت سنہ ۱۸۴۹ و سنہ ۱۸۵۰ء	قسم آمدنی
۵۴۳۹۲۹۸	۵۲۲۳۰۵۴	آمدنی مالگذاری
۳۵۲۵۱۶	۶۷۸۸۴۴	آبکاری و اسٹام
۴۷۸۸۳۷	۴۸۸۳۳۶	خراج
۱۷۵۵۴۴	۱۶۲۶۴۵	ڈاک
۲۸۴۳۱۶	۲۳۶۲۰۶	متفرقات
۶۷۱۹۵۱۱	۶۹۰۰۴۸۳	میزان کل آمدنی
۳۵۴۶۳۹۹	۱۹۰۰۴۹۹	کل خرچ

آمدنی و خرچ کل ملک پنجاب بابت ۱۸۵۰ء و ۱۸۵۱ء

	تعداد آمدنی	نام قسمت
	۴۲۶۴۹۱۷	لاہور
	۴۲۶۱۷۷۲	جہلم
	۱۲۸۰۰۳۸	ملتان
	۲۱۲۴۲۶۵	لیا
	۱۶۴۴۶۲	ہزارہ
	۸۸۵۲۸۲	پشاور
	۲۲۱۲۶۱۵	آمدنی اور ضلعوں سے
	۱۵۱۹۱۳۵۱	میزان کل آمدنی
	۸۷۲۷۶۴۳	کل خرچ

نقشجات مندرجہ ذیل سے کیفیت اقسام اراضی ضلع وار کل ملک پنجاب تعداد جمع مشخصہ و تقسیم ملک کی قسمتوں یا کمشنریوں میں مع تعداد مردم شماری تعداد آبادی مشہور شہروں متعلقہ ہر ایک ضلع کے و دیگر حالات متعلقہ ملک پنجاب بابت ۱۸۶۹ء واضح ہونگی۔

۳۱ دسمبر ۱۸۶۷ء اور پہلی جنوری ۱۸۶۸ء کی درمیان میں جو مردم شماری کل پنجاب کی بحکم سرکار انگریزی عمل میں آئی نتیجہ اوسکا نقشہ جات ذیل سے واضح ہوگا

نام قسمت	رقبہ بحساب میل مربع	تعداد دیہات	مردم شماری	مالگذاری	اوسط تعداد اشخاص فی میل مربع
ملک اینا روی ستلج	۸۰۹۰	۴۹۹۲	۲۲۸۲۱۱۱	۳۳۱۲۱۸	۲۸۱
ملک آن روی ستلج	۹۷۹۲	۳۱۷۱	۲۲۷۳۰۳۷	۳۳۹۱۲۹۹۶	۳۳۵
لاہور	۱۱۶۲۹	۸۱۸۸	۳۳۵۸۶۹۳	۴۳۱۷۱۱۹	۲۹۷
جہلم	۱۶۷۶۱	۴۶۴۷	۱۷۶۲۴۸۹	۲۳۷۷۳۰۱	۱۰۵
ملتان	۱۵۴۹۴	۲۴۸۹	۹۷۱۱۷۵	۱۰۷۴۹۵۹	۶۳
لیا	۱۵۲۷۲	۲۵۳۱	۱۱۲۲۶۲۱	۱۲۹۶۶۹۳	۷۳
پشاور	۷۵۸۸	۱۸۹۱	۸۴۷۶۹۵	۹۵۱۹۴۶	۱۱۲
میزان	۸۱۰۶۲۵	۲۸۸۷۹	۱۲۷۱۷۸۲۱	۱۷۰۱۰۲۱۰	۱۵۶

مردم شماری ریاست ہای متعلقہ پنجاب

نام ریاست	رقبہ بحساب میل مربع	مردم شماری	مالگذاری	اوسط تعداد اشخاص فی میل مربع
ممالک اینا روئے ستلج مع پٹیالہ	۷۳۶۹	۱۸۹۶۸۰۰	۳۱۲۳۰۰۰	۲۵۷
ممالک وراں کوہستان و شملہ	۵۰۰۰	۴۰۰۲۰۴۳	۵۷۲۱۰۰	۸۷
[illegible] بدی ستلج	۵۲۱۶	۴۶۹۱۰۳	۸۱۹۲۸۴	۵۵
بہاول پور	۲۵۲۰۰	۳۲۷۰۰۰	۱۵۴۳۱۵۰	۳۷
ملک متعلقہ مہاراجہ جموں	۶۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰	۵۰
میزان	۱۲۸۸۴	۴۷۵۰۶۰۴	۱۴۵۰۵۳۳	۹۹

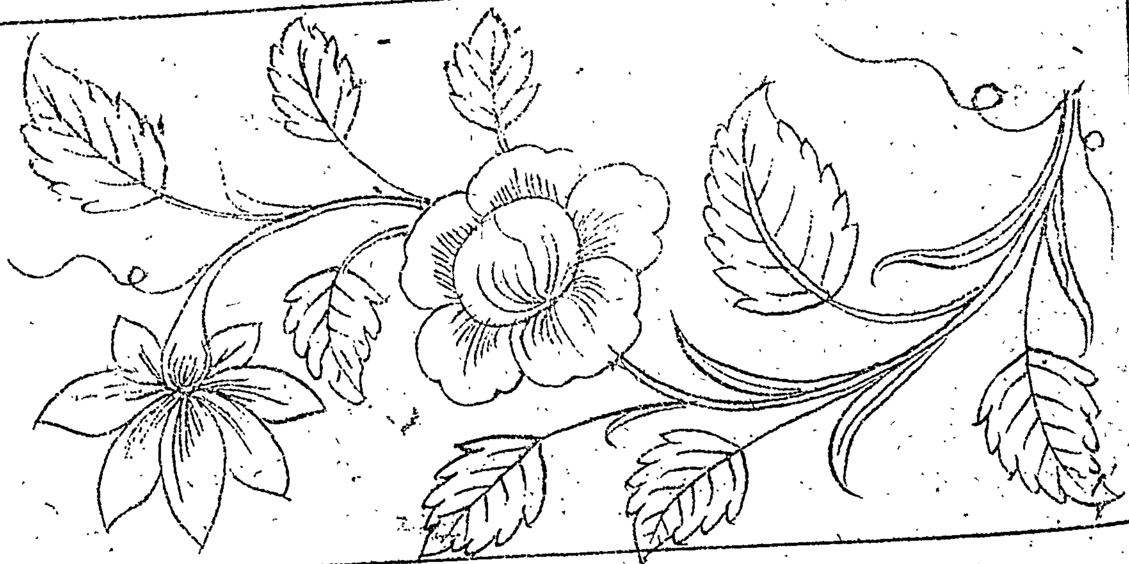
ٹھیک حالی پر اطمینان ہو گیا یہ اطمینان سرکار بہ نسبت اون لوگون کے سلسلہ جو تھا ایکبارگی حملہ
تاریخ حصہ دوم سے واضح ہو گا کہ ادہون نے اکثر ذات مالیر کوٹلہ و علاقہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ مین
شروع شملہ کے سری مین فساد برپا کیا چنانچہ گروہ رام سنگہ و چند معتبرین فرقہ مقید ہو کر الہ آباد کو
بھیجے گئے جہان وہ اس وقت تک نظر بند ہین فقط



فرقہ جدید سکھان موسوم بہ فرقہ کوکا

بنیاد اس فرقہ کی [illegible]ء سے ہوئی بالک سنگھ نامی ایک شخص ساکن ہزرو کہ ضلع راولپنڈی مین واقع ہے اسکا بانی تھا اوسنے بہت سے مرید کیے اور ۱۸۶۲ء مین مرگیا اور رام سنگھ قوم کا بڑھئی ساکن موضع بھینی متعلقہ ضلع لدھیانہ حسب پسند اوس فرقہ کے اوسکا جانشین ہوا چنانچہ اوسکی [illegible] سے اس فرقہ کی بڑی ترقی ہوئی بموجب اونکے اصول کے اس فرقے مین ہندو و مسلمان دونون داخل ہو سکتے ہین لیکن اکثر مرید ہندو و سکھ از قوم رذیل مثل بڑھئی و لہار و دیگر اقوام خدمتگار اور جاٹ ہین وجہ امتیاز ظاہری اس فرقے کی یہ ہے کہ وہ ایک اونی سہرا اور غیر طلادار پگڑی پہنتے ہین اور اونکی تسبیح مین [illegible] اور ہر شخص ایک چھڑی اور ایک چھوٹا سا بسولہ اپنے پاس رکھنا ایک امر ضروری ہے اصول اور اقوال رام سنگھ کے مثل نانک شاہ کے ہین وہ خدا کی وحدانیت کا قائل تھا تمام اونکے قول کے بموجب ایک امر [illegible] بت پرستی قطعی بیہودہ ہے اونکے اصول کے بموجب صفات حلم و قناعت شرم و توکل ہین اور مذموم دروغگوئی و چوری و زناکاری حتی کہ جو اسکا مرتکب ہو اوسکو فرقے سے خارج کردینا واجب سمجھتے ہین لڑکیون کو شادی کی غرض سے فروخت کرنا جیسا اکثر اقوام جاٹ مین اس طرح مروج ہے و شراب خواری و گوشت خوری [illegible] مین داخل [illegible] قول ہے کہ انسان محنت کے واسطے بنایا گیا ہے جیسے برہمن سوڈی و بیدی جو صرف خیرات پر گذارہ کرتے ہین مکروہ ہین چنانچہ اونکے اقوال کی تفصیل اوس اشتہار سے جو اوسنے ۱۸۶۶ عیسوی مین اپنے مریدون مین شائع کیا تھا واضح ہوگا سب لوگ [illegible] سے رہو اور عبادت الٰہی کرو غیرون کی لڑکیون و بہنون کو اپنی لڑکی و بہنین سمجھو [illegible] کی خدمت [illegible] سے بسر کرو اور اگر [illegible] سے پیش آوے اوسکو [illegible] درست کرو اگر کوئی [illegible] ہمیشہ اپنے [illegible] کو [illegible] اگر کوئی شخص [illegible] مرتکب ہو اوسکو اپنی [illegible] مین شامل کرو اپنی لڑکی [illegible] کی شادی مین [illegible] ہمیشہ [illegible] گوشت [illegible] شراب [illegible] ہمیشہ [illegible] خوف الٰہی رکھو [illegible] پسند [illegible] اونکے [illegible] بعض لوگون سے [illegible] حد تجاوز [illegible] چیزین اس وجہ سے [illegible] اونکو بھی داخل [illegible] سمجھتے ہین [illegible] گمان ہوا تھا کہ عجب نہین جو یہ لوگ ملک مین فساد برپا کرین چنانچہ [illegible] رام سنگھ کئی سال تک نگرانی مین رہا آخرش اوسکی

وہی پانچ پانچ پوڑی اکال استت و درگا استوت کے پڑھتے ہین اور وقت پڑہنے کے ہر شخص گرو بیٹھے چھری اوس امرت مین پھیرتا جاتا ہی جب اس طرح پر شربت طیار ہو گیا وہ شخص جو چیلہ کرتا ہی اول اوسکو جو چیلہ یعنی سنگھ ہوتا ہی پہلی پوڑی جپجی کی جو اوپر مندرج ہوئی ہی اوسکی زبان سے کہلاتا ہی اور پھر اوسکو امرت پلاتا ہی اور تین مرتبہ اوسکی آنکھون پر اوسکے چھینٹے دیتا ہی اور ایک مرتبہ سر کے بالون مین — اور تین مرتبہ اوسکی زبان سے کہلاتا ہے (واہ گرو جی کا خالصہ سری واہ گرو جی کی فتح) اسکے بعد پھر دو مرتبہ اسی طرح پر عمل کیا جاتا ہی — اس رسم کے ختم ہونیکے پیچھے اوسکو میٹھا پھر کڑہ پرشاد کھلایا جاتا ہے جسکو اونکی زبان مین پرشاد چھکنا بولتے ہین — اس سنگھ بنانے کی رسم کو پاہل دینا کہتے ہین اگر کسی مقام پر پانچ سنگھ نہ ہون تو بجاے اور چار آدمیونکے ہتھیار رکھکر صرف ایک ہی شخص یہ عمل کر سکتا ہی اور جب خود بموجب مذکورہ بالا عمل کر لیتا ہی تو ہتھیار اوٹھا لیکر دوسرے کی جانب سے بطور اوسکے قایم مقام کے پاٹھ کرتا ہی اور پھر اوس ہتھیار کو رکھکر دوسرا ہتھیار لیکر تیسرے کی جانب سے پاٹھ کرتا ہی اور قس علی ہذا اور باقی رسومات مطابق مذکورۂ بالا عمل مین لائی جاتی ہین لیکن اس طرح پر سنگھ بنانا نہایت مجبوری و لاچاری کی حالت مین جایز ہے — اس رسم کو کھنڈے کا امرت بھی کہتے ہین — عام سکھون مین چندان قیود نہین مثلاً وہ حقہ پیتے ہین مگر سنگھ تماکو کے کھیت مین بھی نہین جاویگا حقہ پینا یا تماکو کھانا تو معلوم — سکھون کے یہان پانچ مقام تخت کہلاتے ہین اول ہری امرت سر جی — دوم پٹنہ صاحب سوم انندپور صاحب چہارم ابچل نگر صاحب پنجم وہ مقام جہان گرنتھ صاحب کا پرکاس ہوا اور جھنڈا کھڑا ہوا اور جو شخص کھانے کے وقت پھر آجاوے اوسکو کھانا دیا جاوے چنانچہ انھین مقامات پر سنگھ ہونا افضل سمجھا جاتا ہی



१ओं कारसत्यनामकरतापुरखनिरभौनिरवैरअकालमूरतअजूनी
निसिभंगुरपरसादजपआदिसचजुगादिसचहैभीसचनानक
होसीभीसच

جب وہ ایک مرتبہ اوسکو کہہ لیتا ہے تو اوسکو امرت دیا جاتا ہے اوسکے بعد اسی طرح پر دو مرتبہ اور
ایسی ہی رسم کو پڑھتا ہے اور دو مرتبہ اوسکو وہی امرت پھر دیا جاتا ہے جب یہ رسم ختم ہو گئی تو وہ زمرۂ
سکہان مین داخل ہو جاتا ہے اس رسم کو چرن پاہل یا چرن گورو بھی کہتے ہین - یہ امر بھی قابل تحریر
ہے کہ بعض اشخاص امرت تین انگشت سے نہین دیتے بلکہ گرنتھ صاحب کے رومال کا کونہ دو مرتبہ
تین اوسکو بھگو کر دیتے ہین اور جو شخص کہ اپنے ہاتھ سے امرت دیتا ہے وہ اپنے پہلے گورو کا نام
کرتا ہے اوسی کا وہ شخص چیلا یا سکہ کہلاتا ہے گو بروقت ادائے رسم مذکورہ پانچ شخص موجود ہوتے
ہین سکہ ہونے کے لیے یہ بھی ضرور نہین ہے کہ گرنتھ صاحب موجود ہون یا کڑاہ پرشاد یعنی حلوا
بھی بنایا جاوے جیسا کہ فقیر ہونے یا سکہ ہونے مین ایک امر ضروری ہے جیسا آگے مذکور ہوگا -
دوسرا فرقہ فقیرون کا ہے - اگر کوئی شخص فقیر ہوا چاہے تو اوسکو پانچ سکہ ملکر فقیر نہین کر سکتے
بلکہ اسکے واسطے ضرور ہے کہ پانچ فقیر یا چار آدمی مجتمع ہون باقی کارروائی مثل اوسی کے ہوتی ہے جیسا کہ
اوپر مذکور ہوا البتہ اوسی قدر فرق ہے کہ فقیر کی چوٹی کاٹ لی جاتی ہے یا اوسکے سر کے سب
بال دور کر دیے جاتے ہین مگر آیندہ کے واسطے اوسے اختیار رہتا ہے کہ خواہ بال رکھے یا نہ رکھے اور
ایک قید یہ بھی ہے کہ جہان فقیر کیا جاوے اوس جگہ گرنتھ صاحب کا بھی پرکاش ہو یعنی گرنتھ بھی
موجود ہو اور کڑاہ پرشاد بھی طیار کیا جاوے گو اب اس سے اکثر صورتون مین تجاوز کیا جاتا ہے مگر اوس
مذہب یا زمانہ مین قبل گورو گوبند سنگہ کے یہی قاعدہ چرن پاہل کا جاری تھا کیونکہ سوا اسکے
اور کوئی طریقہ ہی نہین تھا لیکن گورو گوبند سنگہ نے ایک جدید طریقہ کا جاری کیا اور اپنے مریدون کو سنگہ
بن جانے کی ہدایت دی چنانچہ اوسکا طریقہ ذیل مین مندرج کیا جاتا ہے - یہ تیسرا فرقہ سکھون کا ہے
سکہ لوگ سنگہ نہین ہو سکتے بلکہ سنگت سنگہ ہو سکتے ہین ہر شخص سنگہ بنایا جاتا ہے وہ [illegible]
اور [illegible] آتا ہے [illegible] پانچ سنگہ [illegible] جمع ہوتے ہین اور گرنتھ صاحب کا پرکاش ہوتا ہے اور کڑاہ پرشاد
یعنی حلوا طیار کیا جاتا ہے جب پاہل دینے کا وقت آتا ہے امرت یعنی شربت طیار کیا جاتا ہے اور جو شخص کہ
چیلہ کرتا ہے اول پانچ پوڑی جپ جی کے پڑھتا ہے اور اوسکے بعد پانچ پوڑی اکال استوت کی اور
پانچ پوڑی [illegible] درگا استوت کے از گوبند سنگہ کی تصنیف سے [illegible] پھر چارون آدمی بھی [illegible]

کہ تفصیل اوسکی ذیل مین درج ہوتی ہے — جنوری سنہ ۱۸۶۸ع مین قوم فارس پٹھانون نے سرحد سرکاری پر حملہ
کیا اور پولیس سرکاری سے ایک آدمی کو مار کر دس اونٹ لیکر بھاگ گئے اونکی جانب سے اور زیادتیان بھی
ہوئین لیکن عزیز خان سردار اوس قوم نے پیشتر سے صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان کو اس حملہ کی
اطلاع کر دی تھی چنانچہ صاحب ممدوح نے فوراً پہونچکر اوس قوم کے ساتھ مواخذہ کیا کہ جس سے
مال مسروقہ بھی واپس مل گیا اور اونکے دو سردارون کو بھی اوسوقت تک اپنی حراست مین رکھا جب تک کہ
اونہون نے اوس قوم کو جسکا آدمی کہ بہ حیثیت ملازم سرکاری مارا گیا تھا معاوضہ خاطر خواہ ندیا —
جولائی سنہ ۱۸۶۸ع مین تخمیناً دو سو آدمی اور کبزئی پٹھانون کے فرقہ آخیل کے موضع چھپاری کہ سرحد میرانزئی
پر ضلع کوہاٹ مین واقع ہے حملہ آور ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع فوراً پہونچ گئے اور جتنے اوس قوم کے آدمی
کہ ملک سرکاری مین رہتے تھے اونکو گرفتار کر لیا چند گھر اوس قوم کے جو موضع چھپاری مین تھے جلادیے
اور بلکہ حدود عملداری سرکار سے باہر کوہستان مین جو آبادی اوس فرقہ کی ہے اوسمین سے بھی دو گانون اور
ایک برج جلادیا اور جو اوس قوم کے لوگ کہ عملداری سرکار مین سکونت پذیر تھے اون سے ضمانت نیک چلنی
کی طلب کی گئی چنانچہ ان شرائط کی تعمیل بخوبی ہو گئی — ۳ جولائی سنہ ۱۸۶۸ع کی صبح کو چند اقوام
پٹھانون نے چوکی پولیس موضع اوگی پر کہ جاگیر اگرور مین جو شمالی حدود ضلع ہزارہ پر زیر کوہستان جو بنام
سیاہ پہاڑ کے مشہور ہے واقع ہے حملہ کیا — پولیس نے دشمنون کا سخت مقابلہ کیا جسمین چند کانسٹبل
زخمی ہوئے اور فریق مخالف کے چھ آدمی مارے گئے مگر دشمنون نے کل چوکی کو لوٹ لیا لہذا واسطے تنبیہ اوس
فرقے کے کچھ فوج سرکاری متعین ہوئی اور نواب امب بھی مع اپنے سپاہیون کے بہ اعانت سرکار آمادہ
ہو کر شامل فوج سرکاری ہوا — اس وقت درہ اگرور مین غدر تھا گویا وہان سرکاری عملداری نہین تھی بلکہ
سرکاری غارتگرون کے قبضے مین تھا جو چارون جانب کے پہاڑون سے اوتر آئے تھے اونہون نے
دیہات مین آگ لگادی اور رعایا کا مال لوٹ لیا کہ عین موقع پر فوج سرکاری پہونچی جسنے دشمنون کو صرف
اپنی عملداری سے نہین نکالدیا بلکہ اونکے ملک مین جا کر چند دیہات کو خاک سیاہ کر دیا اور دشمنون نے کچھ چارہ ندیکھکر
اطاعت قبول کی اور جرمانہ ادا کیا — جب فوج لوٹ آئی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بمقام اوگی دربار کیا جسمین
سرداران قوم افغان نے حاضر ہو کر اپنی اطاعت ظاہر کی اور اوسی دربار عام مین نواب امب کو ایک تلوار بیش بہا
بجلدوے اونکے حسن خدمات کے عطا ہوئی — قطع نظر اسکے نواب صاحب ممدوح کو منجانب سرکار چھ ہزار روپیہ
سالانہ کی پنشن بھی مقرر ہوئی — بروقت تحقیقات معلوم ہوا کہ اس فساد کا بانی عطا محمد خان جاگیردار اگرور کا
تھا اوسکو سکھون کے عہد مین صرف تین سو روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی تھی کہ اوسکا اضافہ بقدر سولہ سو روپیہ

بھی درخواست کی کہ ایسے موقع پر میرے روپیہ یا سامان سے سرکار انگریزی اعانت کرنی
اوسکا مین نہایت ممنون ہونگا چنانچہ نواب گورنر جنرل بہادر نے چھ لاکھ روپیہ و چھ ہزار ہتھیار امیر
موصوف کی خدمت مین بطور مدد روانہ کی اور بعد چندے چھ لاکھ روپیہ کی اور امداد کی - اس عرصہ
مین سرجان لارنس صاحب جو گورنر جنرل ہندستان تھے ولایت کو تشریف لے گئے اور لارڈ میو صاحب گورنر جنرل
مقرر ہوکر داخل ہندستان ہوے - جب امیر شیر علیخان اپنے بھائی کو شکست دیکر کابل مین بہ نصرت
و فیروزمندی آیا - اوسنے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی ملاقات کی تمنا ظاہر کی چنانچہ مقام انبالہ
اس کام کے واسطے تجویز کیا گیا - امیر کابل مع اپنے لڑکے اور سرداران سید نور محمد شاہ و سید نلان شاہ
غازی اور پانسو ہمراہیون کے ملک سرکار انگریزی مین بتاریخ ۳ مارچ ۱۸۶۹ع داخل ہوے اور اپنے
ہمراہیون کو پشاور مین چھوڑکر جریدہ طور پر مع چند مصاحبین و سرداران مذکورین کے روانہ لاہور
ہوے - جب وہ نزدیک لاہور کے گیا نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے بڑے تزک و احتشام سے استقبال
کرکے اون سے ملاقات کی - اور اونکو لیجاکر قلعہ لاہور مین فروکش کیا سلامی توپون کی سر ہوئی
پانچ روز تک امیر صاحب لاہور مین رہے اونکی تواضع و مہمانداری مین کوئی دقیقہ جانب سرکار
انگریزی فروگذاشت نہین ہوا - ایک روز دربار بھی ہوا جسمین امیر صاحب و اکثر سرداران و رؤساے نامدار
اور امراے نامور پنجاب شامل تھے - ۲۴ مارچ کو امیر صاحب اور اوسکے بیٹے کو نواب گورنر جنرل
بہادر کلکتہ سے بہواے ریل داخل انبالہ ہوے اوسی روز بعد دوپہر کے دربار عام مین امیر صاحب
نے نواب گورنر جنرل بہادر کی ملاقات کی تاریخ ۲۹ کو نواب گورنر جنرل بہادر امیر صاحب کی ملاقات
کے واسطے تشریف لے گئے غرضکہ ایک ہفتے تک ہر قسم کے جلسے و تکلفات ملاقاتین باہم ہوتین
اور بعد امیر صاحب نے اوسی راہ سے وطن کی جانب مراجعت فرمائی کہ جس سے تشریف لائے تھے
- امیر صاحب نے بتاریخ ۲۲ اپریل انگریزی عملداری کو چھوڑا اگرچہ بہ نسبت ہندیہ تاہم ملکہ
معظمہ کا شکریہ نسبت اوس تواضع و اوس مہمانداری کے جو جانب عالیان انگریزی اونکی نسبت
عمل مین آئی تھی ادا کیا - یہ امر قابل تحریر کے ہے کہ مغربی حد سرکاری پر جو کوہستانی قومین سکونت
پذیر ہین اونکی جانب سے سنین گذشتہ مین ملک سرکاری پر متواتر یورشین ہوتی رہین دو قومین
- اول پٹھان جو پشاور سے ڈیرہ اسمعیل خان تک کی حد پر بود و باش رکھتے ہین اور زبان پشتو
بولتے ہین - دوسری بلوچ کہ جو اس سے دکھن کی جانب رہتے ہین - چنانچہ اس سال مین
کسی قسم کی شورش از جانب قوم بلوچ نہین ہوئی پٹھانون کی جانب سے البتہ شورہ شر ہوا تھا کہ

تشریف لے گئے اور سردار مذکور اور اوسکے لڑکے کو گرفتار کیا لیکن چونکہ ہمراہیان صاحب موصوف وہان پر
نہین پہونچے تھے لہذا قوم مذکور کے آدمیون نے حملہ کرکے اپنے سردار کو چھوڑا لیا جسنے مع چند آدمیون کے
صاحب ڈپٹی کمشنر کو پکڑ لیا اور اونکو پہاڑون کی جانب لے گئے - لیکن سردار مذکور کا سخت تعاقب
منجانب سلطان محمد خان سیف اور ہوا کے کیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گھنٹے بھر بعد صاحب ڈپٹی کمشنر کی
مخلصی ہوگئی اور سردار بلوچ روپوش ہوگیا - بدریافت اس زیادتی کے سرکار نے قوم بلوچ کی سزا دہی کا
قصد کیا مگر اسکی نوبت نہین پہونچی اور صرف بوجہ رعب و داب کرنیل گرہیم صاحب کمشنر ڈیرہ جات
کوڑا خان مذکور گرفتار ہوکر حوالہ سرکار کیا گیا حاکم یارقند کاشغر و ختن مسمی یعقوب خان کش بیگی نے بنظر پیدا
کرنے اتحاد کے ساتھہ سرکار انگریزی کے آخر ۱۸۶۸ع مین ایک ایلچی خدمت مین مہاراجہ صاحب کشمیر کے
بھیجا - وہ لاہور مین بھی آیا اور بعد حصول ملاقات نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کے اس وعدہ سے
اپنے ملک کو لوٹ گیا کہ مین اپنے و سرکار انگریزی کے ملک کے درمیان مین تجارت کی ترقی کی
نسبت فکر و کوشش کرونگا - راجہ جیند اور اوسکے ماتحت ساتھی سکھون کے درمیان مین بنسبت
استحقاق ملکیت بعض دیہات کے تنازع چلا آتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ سابق تصفیہ بھی ہوچکا تھا کہ وہ
صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ کی پیشگاہ سے منسوخ ہوکر تجویز ثانی کے واسطے آیا تھا اور سنہ ۱۸۶۹
۱۸۶۹ع مین میجر جنرل ٹیلر صاحب کمشنر انبالہ نے فیصلہ کیا اس طرح پر کہ راجہ صاحب قوم مذکور کو بالاتو
تخمیناً تیرہ ہزار روپیہ سالانہ نقد دیا کرین یا ایسے دیہات عنایت کرین جنکا اصلی منافع آٹھہ ہزار روپیہ
سالانہ ہو - سیری کے راج کی نسبت بھی عرصے سے تنازع تھا اور اوسکے چند دعویدار تھے وہ
راجہ بسہار کو دیا گیا - راجہ صاحب کیونتھل اور اونکے بھائیون کے درمیان مین عرصے سے یہ جھگڑا
تھا کہ اون کے بھائی تقسیم ریاست چاہتے تھے اور اونکو اس سے سراسر انکار تھا آخرش یہ تجویز کی گئی کہ
اونکے بھائیون کی فی کس ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوئے - رانا گوبردھن سنگہ والی دہامی نے
کہ یہ چھوٹی سی ریاست کوہستان مین واقع ہے - ۱۸۶۸ع مین انتقال کیا اور اوسکا لڑکا فتح سنگہ جانشین
ہوا - ۲۹ فروری ۱۸۶۹ع مین سردار لہنا سنگہ والی کالسیہ نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا
بشن سنگہ جسکو راجہ جیند کی لڑکی منسوب تھی اپنی پندرہ برس کی عمر مین مسند نشین ریاست ہوا
امیر کابل نے بعد فتح افغانستان ماہ ستمبر ۱۸۶۸ع مین گورنمنٹ کو یہ تحریر کیا کہ میرا قصد کلکتہ جانیکا
بغرض ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کے ہے اور مقصود اس سے صرف یہ ہے کہ لوگون پر یہ بات ظاہر
ہوکہ والی کابل اور سلطنت انگریزی کے درمیان مین رشتہ اتحاد و موانست کا ہے اور امیر صاحب کی

سے بھی کچھ ہاتھ پاون نکالے لیکن جب سرکار نے اونکی تنبیہ کا قصد کیا اون کے ہوش درست ہو[ئے]
اور آئندہ کے واسطے امن و امان قائم رکھنے اور دست درازی نکرنے کا اقرار کیا - راہداری کوہاٹ
و پشاور جو رہا سے سرکاری پر بوجہ مخاصمت باہمی قوم آفریدی کے سالگذشتہ سے بند تھی اجرا
جاری ہو گئی - ہر چند سنہ [illegible] مین مرزا [illegible] انگریزی کی درخواست پر مہاراجہ صاحب کمی کرنے مال
نکلتی پر محصول کم کردیا تھا لیکن تاہم اس امر کی شکایت تجاروان کو تھی کہ لداخ مین کارپردازان
مہاراجہ صاحب اوس تخفیف کے مطابق عمل نہین کرتے بلکہ خلاف اوسکے محصول زائد لیتے
ہین چنانچہ اسکی اطلاع مہاراجہ صاحب کو کی گئی مگر جب اس سے کچھ فائدہ ظہور مین نہ آیا سرکار نے
ایک عہدہ دار انگریزی لداخ مین اس غرض سے متعین کیا کہ وہ صرف اس بات کا نگران حال رہے
کرآیا بموجب احکام سنہ [illegible] کے اشیاے تجارتی پر محصول لیا جاتا ہے یا اوسکے خلاف کارندگان
مہاراجہ صاحب زائد لے لیا کرتے ہین - راجہ منڈی اسال سن بلوغ کو پہونچا اور اوسکی ریاست
اوسکو تفویض کی گئی اسی سال مین نواب گورنر جنرل بہادر نے دربار بمقام آگرہ فرمایا اور اوسمین
اشخاص مندرجہ ذیل کو خطاب ستارہ ہند عطا فرمایا -

آنریبل ڈونلڈ مکلوڈ صاحب
راجہ صاحب دیال متر
سردار نہال سنگھ
} خطاب نایٹ کمپنین ستارہ ہند عنایت ہوا -

آرتھر اے رابرٹسن صاحب
کرنیل شیلر صاحب
مسٹر میجر میک نیل صاحب
نواب فوجدار خان
} خطاب کمپنین ستارہ ہند عنایت ہوا

بابا کھیم سنگھ بیدی و امام بخش خان و مسٹر رام چندر و لالہ وزیر سنگھ پنجاب سے حسب الطلب
نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور کرسی نشین دربار ہوے - سنہ ۱۸۶۷ و سنہ ۱۸۶۸ع مین اقوام
سرحدی کی جانب سے کسی قسم کا شر و فساد ظہور مین نہین آیا سواے اسکے کہ قوم [illegible]
کی سنہ [illegible] مین لفٹنٹ گورنر صاحب تمام متعدد پنجاب کمشنر ڈیرہ اسمعیل خان کو ہمراہیون کی جانب
[illegible] کرکے [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] مین [illegible]
[illegible] سے [illegible] سنہ مذکور کے ابتدا سے جنوبی سرحد پر [illegible]

نے راجہ صاحب کی ہر طرح پر صفائی کی اور کل قصور سردار مذکور کا ثابت کیا
جانب سرکار حسب رضامندی راجہ صاحب سردار مذکور کا مقدمہ واسطے تجویز کے تفویض صاحب
ب لودھیانہ کے کیا گیا انہوں نے بجرم اعانت اوسکو سپرد دورہ کیا جہاں سے اوسنے رہائی پائی
سفوری سنہ ۱۸۶۲ء میں قوم سلیمان خیل نے حدود ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں میں کچھ شورش کی گر اونکی
یہ و تادیب منجانب سرکار بخوبی عمل میں آئی - اقوام نگاوری اور شنواری نے جو ضلع پشاور میں اکثر
تکاب جرم کیا کرتی تھیں اونکی بھی تنبیہ خاطر خواہ عمل میں آئی - درہ لنڈ کور میں کہ حدود یوسف زئی
واقع ہے بوجہ یورش باشندگان چند دیہات کے منجانب سرکار فوج کشی ہوئی چنانچہ وہ دیہات
بالکل مسمار کر دیے گئے اور مفسدوں کو سزا قرار واقعی دیکر فوج سرکاری نے ۲۱ مارچ کو مراجعت کی
- ماہ فروری میں ایک عجیب واردات پشاور میں ہوئی خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ چند انگریز گھوڑے
کی سواری کے تماشا کرنے کے واسطے پشاور میں آئے منجملہ اونکے ایک مسٹر صاحب بھی تھے
اونکو ایک افغان مسمی عظیم خاں نے پوچھا کہ میں ایک سردار افغانستان سے ہوں اگر تم کابل کو
میرے ساتھ چلو گے تو تمہارا اعتبار وہاں امیر کابل سے کرایا جاویگا اور وہاں سے ملکو زر کثیر
انعام ملے گا بہتر ہے کہ اول تم تنہا چلو جب پہنچ جاؤ گے اپنے ساتھیوں کو بلا لیتا ہوں
سادہ لوح بلا کہے سنے اوس کے ساتھ ہولیا اور جبکہ حد عملداری سرکاری سے باہر گیا
اوس ظالم نے صاحب موصوف کو پستول سے زخمی کیا اور پاجی وانستا میں مرا چھوڑ کر اور دو گھوڑے
وایک ہاتھ وو دیگر اسباب جو اوسکے ساتھ تھا لیکر کابل کو چلا گیا صاحب مجروح نے عملداری سرکار
میں پہونچکر آخر ش قضا کی جب منجانب سرکار امیر کابل کو اسکی اطلاع ہوئی تو اوسنے کل اسباب
مقتول کا بھیجدیا اور قاتل کو عرصے تک مقید رکھا جو بسبب سفارش ارکین دربار کے آخر شش
رہا ہوگیا - ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء کو خواجہ محمد پارسا مفتی اعظم بخارا شاہ بخارا کی جانب سے براہ پشاور
میں داخل ہوا اور خطوط شوقیہ بنام صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب و نواب گورنر جنرل بہادر ہمراہ
لایا اور بعد ملاقات نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب واسطے حصول ملازمت نواب گورنر جنرل بہادر
کلکتہ کو گیا اور بعد ملاقات براہ لاہور بمبئی کو جاکر بغرض زیارت مکہ جہاز پر سوار ہوگیا - ۱۱ جنوری
سنہ ۱۸۶۳ء کو متصل ہزارہ کے قریب سرحد متصل کوہاٹ کے ضلع ڈیرہ غازی خاں میں واقع ہے
تخمیناً ہزار آدمی از قوم افغان ماتحت اپنے سردار غلام حسین کے حملہ آور ہوئے لیکن منجانب سرکار
اونکا ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ تخمیناً دو سو آدمی مع اونکے سردار کے مارے گئے بیسے خیل و حسن

اور فوج کو جو بسبب نہ ملنے تنخواہ کے ناراض تھی اپنا شریک کر کے خلاف نواب صاحب بہاولپور
کے بغاوت اختیار کی لیکن آخر کو شکست کھا کر چپ چاپ بیٹھ رہا ۔ شروع ماہ مارچ میں پھر بغاوت
ہوئی باغیوں کے سردار بہرام خان و ہاشم خان و یوسف خان و بنگال خان و محمد شاہ تھے اول
اونکو غلبہ ہوا اور چند دفعہ اہالی بہاولپور کی فوج پر غالب ہی آئے لیکن آخرش سبکو شکست فاش
نصیب ہوئی ۔ بنگال خان و ہاشم خان لڑائی میں کام آئے محمد شاہ مجروح ہوا اور بہرام خان و یوسف خان
فرار ہو گئے ۔ ۲۵ مارچ کو نواب صاحب نے قضا کی اور اونکا لڑکا چار برس کی عمر کا اونکا جانشین ہوا
لیکن اسوقت میں جعفر خان نے جو نواب بہاول خان کا سوتیلا بھائی تھا ریاست کا دعوی کیا اور تمام محکمہ
ملکی کا ایک سردار ان ریاست مذکورہ تھا باغی ہو گیا لہذا اراکین ریاست مذکور نے پریشان ہو کر
ہو کر سرکار انگریزی سے اعانت طلب کی لیکن سرکار نے ایسے موقع پر کچھ دست اندازی کرنا مناسب
تصور نہ کیا مگر ایک ہندوستانی عہدہ دار کو بطور ایجنٹ کے وہاں بھیج دیا اور اس سے گو اس قدر
فائدہ ہوا کہ ریاست کے فتنہ و فسادات فرو ہو گئے لیکن کوئی صورت انتظام کی پیدا نہوئی لہذا
مجبور ہو کر پھر سرکار سے اس بات کی التجا کی گئی کہ وہ اس ریاست کا انتظام اپنے ذمے لیوے چنانچہ ناچار
سرکار کو یہ بار اوٹھانا پڑا ۔ مسٹر فورڈ صاحب کمشنر ملتان واسطے انتظام کے بعہدہ پولیٹیکل ایجنٹ
و سپرنٹنڈنٹ ریاست بہاولپور مامور ہوئے اور اونہوں نے چار پانچ مہینے رہکر انتظام خاطر خواہ کر دیا
اور جعفر خان دعویدار ریاست کو کہ پیشتر سے لاہور میں قید تھا اور جسکی نسبت یہ گمان تھا کہ صورت فساد
از سر نو پیدا کریگا اوسکو لاہور سے بھیجدیا جہان وہ تھوڑے عرصے تک قلعہ میں رکھا گیا پھر شیش محل میں نظر بند رہا
اور ان ایام میں اسکو اس شرط پر اجازت دی گئی کہ وہ معتمدین بہاولپور کے ساتھ سازش نکرے
بعد ازان صاحب ممدوح اپنے عہدے پر واپس آئے اور کپتان مینچن صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان
بجائے اونکے سپرنٹنڈنٹ ریاست مقرر ہوئے ۔ حبیب اللہ خان شاہ [illegible] کی جانب سے ایک شخص
جبہ خان نامی خطوط شوقیہ اسمی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب و نواب گورنر جنرل بہادر بمعہ تحفہ و تحائف
از قسم ظروف چینی وغیرہ لیکر آیا اور اوسنے کلکتہ میں جا کر نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقات کی چنانچہ
خطوط و تحفجات شوقیہ دیکر رخصت کیا گیا ۔ راجہ نابہ کی نسبت اوسکے سردار گوربخش سنگھ نے یہ الزام
لگایا کہ اوسنے اپنے بھائی راجہ سابق کو جو کچھ پاگل تھا اور جو اپنے [illegible] ایک [illegible]
[illegible] میں قتل کروا دیا اور برعکس اسکے راجہ صاحب نے سردار مذکور پر بسا اوقات قتل کا
دعوی کیا چنانچہ مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے صاحب کمشنر لودیانہ منجانب سرکار تعین ہوے

اور مقام ملکہ ہانس مفسدین کو جلا دیا — راجہ جیند و نابہ دونون نے انتقال کیا۔ مہاراجہ کشمیر نے اشیاء کی
تجارت پر محصول کم کردیا نواب بہاول پور نے اپنے تین چچاؤن کو قتل کیا جس سے سرکار انگریزی نے
نہایت اپنی ناخوشی ظاہر کی — غزن خان عہدہ دار پولیس ملازم سرکاری متعینہ انبالہ رہے ستلج کو اتفاقیہ
یہ امر دریافت ہوا کہ ہندوستان اور بنگال سے ستانا اور ملکہ کو امداد جاتی ہے اور مقام پٹنہ اس کام کا مرکز ہے
یعنی وہان سے آدمی امداد لیکر تھانیسر مین پاس ایک شخص جعفر نامی کے آتا تھا جو اس امداد کو ستانا تک مقصود
تک پہونچا دیتا ہے چنانچہ غزن خان نے چند ایسے آدمیون کو گرفتار کیا مگر صاحب مجسٹریٹ نے چھوڑ دیا
— غزن خان نے تب اپنے لڑکے کو ملکہ بھیجا جسنے کل حالات جعفر مذکور سے دریافت کیے ازان بعد
جعفر گرفتار ہوا — محمد شفیع ٹھیکہ دار گوشت افواج سرکاری بھی اس سازش مین شریک ثابت ہوا —
کپتان پارسنس واسطے تحقیقات مقدمے کے معین کیے گئے جنہون نے چند اشخاص گرفتار کرکے کمشنر
انبالہ کی خدمت مین واسطے تجویز کے بھیجدیے چنانچہ محمد شفیع و محمد جعفر و یحیی علی پر جرم ثابت ہوا
اور وہ پھانسی دیے گئے — سنہ ۱۸۶۴ء و ۱۸۶۵ء مین اقوام سرحدی کی جانب سے باشندگان ملک سرکار پر
دست درازیان شروع ہوئین — ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء مین ایک ایسا دربار نواب گورنر جنرل بہادر کا
بمقام لاہور ہوا کہ جیسا وہان کے لوگون نے کبھی نہ دیکھا تھا — اسمین مہاراجہ کشمیر و پٹیالہ و راجگان جیند
و کپورتھلہ و فرید کوٹ و کالسیا و منڈی و سوکھیت و نواب مالیر کوٹلہ و پٹودی و دوجانا و لوہارو و ۴۴
رئیسان نامدار ملک پنجاب کے شامل تھے — اعظم خان کابل سے بھاگ کر عملداری سرکار مین پناہ گزین
ہوا — اپریل و مئی سنہ ۱۸۶۵ء مین قوم جاٹ نے عملداری مہاراجہ جیند مین کچھ فساد برپا کیا — لیکن مہاراجہ
موصوف نے بذات خود جاکر اوسکو فرو کردیا — نابہ مین بوجہ نا اتفاقی سرداران کے کچھ تنازعات
باہمی ہوئی — نواب لوہارو کا نائب بہت ظلم و بدعت کرتا تھا لہذا وہ برطرف ہوا — جلال الدین نواب
ممدوٹ بجاے اپنے برادر متوفی کے مسند نشین ریاست ہوا — راجہ کپورتھلہ کو ستارہ ہند کا
خطاب عنایت ہوا — ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۶۵ء کو سر رابرٹ منٹگمری صاحب کی سی بی عہدہ لفٹنٹ گورنری سے
مستعفی ہوے اور دونلڈ مکلاوڈ صاحب فنانشل کمشنر پنجاب بجاے اونکے مقرر ہوے — ۹ مئی سنہ ۱۸۶۶ء
کو امیر شیر علی خان والی کابل کو شکست نصیب ہوئی اور اوسکا بھائی سردار افضل خان امیر کابل ہوا چنانچہ
جب اوسنے سرکار کو اطلاع اپنی فتح یابی کی کی تو منجانب نواب گورنر جنرل بہادر اونکے پاس خط مبارکباد
کا روانہ کیا گیا اور سرکار نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ہم آپ کے معاملات ملکی و خانگی مین کسی طرح دست انداز
نہون گے — ماہ اگست سنہ مذکور مین بہرام خان بلوچ و مانڈی خان داؤد پوتر نے باہم اتفاق کرکے

ایک خط شتاب سے بکار [illegible] عرضی ایک ایک خط شتاب بکار
[illegible] کی مندرجہ تھی بوقت [illegible] عرضی لیہ کو ایک خط شتاب بکار
[illegible] ہمین منار کیا فتح دہلی کی مندرجات تھی بروقت مراد وقت عرضی [illegible] نے امید حصول امداد
[illegible] والی کرکان [illegible] اوس قوم کے [illegible] دیئے گئے - قوم محسود وزیری نے امید حصول امداد
[illegible] اہل ملامت سرکار قبول نہین کی بنا اونکی آمد و رفت ملک سرکاری مین تا حکم ثانی بند کی گئی - نامبردہ
[illegible] وکرمات لوٹ - ناپاکی قوم آفریدی کے بند - اچنانچہ جناب سرکار اوس قوم کو تنبیہ کی گئی اور مدرد
مذکور بہت و بیابق جاری ہوگیا - انہین ایام مین نواب خان سردار قوم مہمند باشندگان کوہستان
واقع کنان دیپ دریائے سوات کو دس برس سے باشندگان دیہات سرحدی ملک سرکار کو تکلیف
موہو پاتم تھا روبرو صاحب کمشنر کے حاضر ہوا اسی سال مین مہاراجہ جموں و کشمیر نے تمامات [illegible]
وایسی کو فتح کیا - راجہ نہاہر سنگھ نابالغ وبجائی مہاراجہ جموں وایسکے راجہ بھیان سنگھ وزیر مہاراجہ
بخیت سنگھ بہادر سمبر ۱۸۹۹ء بمقام انبالہ انتقال کیا - و راجہ جینا و راجہ منڈی و راجہ جوبل کو
فہمائش ہوئی کہ وہ اپنے ملک کے انتظام کی جانب توجہ کرین - مہاراجہ پٹیالہ کو بجائے خیر خواہی
الہام ہزار روپئے کا ملک دیا گیا - راجہ تیج سنگھ و سردار شمشیر سنگھ سرداران قوم سکھ کو اختیارات
وہی کمشنری عطا ہوئے - ۲۶ مئی کو نواب بہاول پور اور اوسکے وزیر احمد خان مین تکرار ہوئی
اوسی سال بابت جنگ و جدل کے بند کرنے کو بلایا گیا اور اوسکی نعش کے ساتھ نواب صاحب بڑی عزت
سے پیش آئے - نتیجہ اس عمل کا گورنمنٹ جناب نہایت ہی ناراض مندی ظاہر کی - ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ء
مین محسود وزیری اور دیگر اقوام سرحدی نے حسب عادت کچھ دست درازی باشندگان ملک سرکاری پر
بیکسی [illegible] ہوگر اونکے سردار تمام وزیر آسمیل خان بغرض کرنے صلح کے صاحب کمشنر کی مدت
مین حاضر ہوئے - یکم نومبر ۱۸۹۹ء کو مہاراجہ جموں و کشمیر کو خطاب اکسیلینسی نائب شاہنشاہ عطا ہوا
۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء مین بعوض خیر خواہان سرکار یعنی مہاراجہ نرندر سنگھ والی پٹیالہ و راجہ تیج سنگھ
نے وفات پائی جس سے نہایت تاسف سرداران انگریزی کو ہوا جامع مسجد دہلی جو ابتدائے غدر ۱۸۵۷ء
سے بقبضہ سرکار تھی ۲۸ نومبر ۱۸۶۱ء کو اہل اسلام کو دی گئی - ملتان کی عیدگاہ جو بعہد
اہل اسلام فروری ۱۸۶۲ء کو مسلمانوں کو واپس دی گئی - حسب درخواست صاحب چیف
کمشنر صاحب تک بغرض انتظام کے واسطے مقرر کئے گئے - ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ء مین سرکار نے
[illegible] اسادات سے ہاتھ وستی جاویدان کو چند سال سے رہن صحیح [illegible]
[illegible] باشندگان کوہاٹ و پشاور کے منازعت مناوی [illegible] جنگ اس فرض سے
[illegible] بندوبست بشندگان کی شکایت دور کرین
نوٹ: نیچے ہم جنرل جرنیلی [illegible] صاحب کے لیے ملک کورٹ کو دربارہ کی [illegible]

سال ۱۸۵۹ء میں کل ملک پنجاب ماتحت ایک لفٹننٹ گورنر کے کیا گیا چنانچہ مسٹر جان لارنس صاحب
چیف کمشنر پنجاب اول لفٹننٹ گورنر پنجاب کے مقرر ہوئے لیکن وہ تھوڑے عرصہ کے بعد مستعفی
ہوکر ولایت کو تشریف لے گئے اور پنجاب سے اونکے مسٹر رابرٹ منٹگمری صاحب بعہدہ لفٹننٹ گورنری
پر تخت نشین ہوئے ۔ ۱۸۵۹ء و ۱۸۶۰ء میں جو واقعات کہ پنجاب میں ہوئے وہ یہ ہیں کہ اقوام حسن خیل
وزیری و محسود وزیری نے باشندگان دیہات سرحد ملک سرکار پر موافق اپنے قدیم عادت کے دست درازی
کی اور کپتان مکام صاحب کو جو پالکی کے ذریعہ ڈاک پر کوہاٹ کو جاتے تھے مار ڈالا چنانچہ منجانب سرکار فوج کشی
ہوئی اور اونکے کردار کی سزا اونکو قرار واقعی دیگئی ۔ وہ محبت نامے ایک شخص جو کہ صاحب موصوف کے
قتل میں سرغنہ تھا اوسکو کابل خیل پٹھانوں نے حوالہ سرکار کے کیا چنانچہ وہ قاتل اوس مقام پر
پھانسی دیا گیا جہاں پر کہ کپتان موصوف مارے گئے تھے ۔ ۱۸ جنوری ۱۸۶۰ء کو نواب گورنر جنرل
بہادر نے بمقام انبالہ دربار کیا اور اوس میں جملہ سرداران پار دریائے ستلج حاضر آئے ۔ اس دربار میں
راجہ صاحب جیند و نابہ میں مناقشہ پیش ہوا کہ دربار میں اول نشست کس کو ملنا چاہیے لیکن اس مقدمہ میں آخر
فیصلہ موافق راجہ جیند کے ہوا ۔ سرکار کے ذمہ جو قرضہ راجہ نابہ و مہاراجہ پٹیالہ کا بوقت ادا اٹھائیس
لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کے تھا ادا کیا گیا اس طرح پر کہ بعوض قرضہ کے پرگنات ... دیے گئے ۔ ماہ دسمبر ۱۸۶۰ء
پرگنہ ... اور راجہ جیند کو بھی بعد لینے نذرانہ چھیالیس ہزار روپیہ کے تھوڑا سا ملک عطا ہوا
مہاراجہ پٹیالہ کی لڑکی کی شادی مہاراجہ جمبر سنگھ پور کے ساتھ ہوئی ۔ چند سال گزرے کہ راجہ مرحوم کپورتھلہ
نے اپنا قبضہ حال کے راجہ کے بھائی سوچیت سنگھ جو کہ جلندھر دواب میں واقع ہے تحت حکومت سرکار
مسمی سوچیت سنگھ کی جاگیریں دیے تھے لیکن حسب درخواست راجہ صاحب اور سوچیت سنگھ مذکور وہ دونوں
پرگنے پھر ریاست کپورتھلہ سے شامل ہوئے اور سرکار نے اپنی حکومت اوسے اوٹھالی اور بھاری دو آبہ
میں کہ اونکے خاندان کی جاگیرات تھیں واپس عطا ہوئیں اور سال گذشتہ میں جو ریاست منڈی کہ
قریب کوہستان شملہ کے واقع ہے اوسکو نواب گورنر جنرل بہادر نے اگر سنگھ کو کہ راجہ متوفی کا لڑکا حرم
سے تھا عطا فرمایا ۔ ۱۴ فروری کو نواب گورنر جنرل بہادر نے لاہور میں دربار فرمایا اور چند سرداروں کو
اختیارات فوجداری و مال عطا فرمائے ۔ ماہ اگست ۱۸۶۰ء مسمی ... نذر قوم تاتار قسم اول بیگی
کی لوکان بمقام مری خدمت میں نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب حاضر ہوا اور ایک خریطہ اپنے آقا کی جانب سے
دیا جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ ۵ ستمبر ۱۸۵۹ء کو بعد خارج کرنے اپنے چھوٹے بھائی خدا یار خان کے
ریاست سے ہم مسند نشین ہوئے ۔ دوسرا خریطہ جو نواب لفٹننٹ گورنر سابق کے نام تھا وہ بھی او

داخل کرین چنانچہ آخر اپریل تک ہوا کہ پچیس ہزار سلاحات ہر قسم کے علاوہ اون پولیس کی ذاتی ہتھیارون
کے جو ناموں پر تمام لیے گئے تھے داخل ہوئے سنہ ۱۸۶۰ع میں کوئی امر عظیم نہیں ہوا
مگر چند واقعات قابل تحریر ہوئے جو آگے ذیل میں مندرج کیے جاتے ہین - حیدر خان والی مہند
دوست محمد خان نے انتقال کیا اور بجاے اوسکے والی کابل ہوا سرکار انگریزی کے ہدایے کے بموجب
مدد واسطے اون اولیا میں تبدیل ریل و رسائل و تحقیقات کی عمل مین آئی اور حسب درخواست امیر کابل
ایک سواری کا ہاتھی جناب سرکار انگریزی نے نذر کیا - سابق اپنے موقع پر ہم لکھ چکے ہین کہ جدّین
مہاراجہ گلاب سنگہ والی جموں اور راجہ جواہر سنگہ اوسکے بھتیجے کے تنازعہ و فساد باہمی چلا جاتا تھا چنانچہ
مسٹر جان لارنس صاحب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے منظوری گورنمنٹ اون دونون کے درمیان مین
اس طرح پر مصالحت کرادی کہ تا حیات راجہ جواہر سنگہ مہاراجہ جموں ایک لاکھ روپیہ ماہواری -
مشارالیہ کو دیاکرے بشرطیکہ وہ اپنا قیام انبالہ یا کسی شہر مین کہ اوس سے پورب واقع ہو اختیار کرے
اور بعد اوسکے انتقال کے اولاد ذکور کو پانچ ہزار روپیہ ماہواری دیا جاوے - راجہ کشمیر کی جو ایام غدر
مین خدمتین جاری ہوئی - ریاست بسنت پور یا اتاارگڈہ جو کہ کوہستان مین قریب شملہ کے واقع ہے
اور جسکی آمدنی قریب دس ہزار روپیہ کے ہے بوجہ وفات راجہ بسنت سنگہ اور نہ موجود ہونے
کسی وارث کے قبضہ سرکار مین آئی - راجہ سرمور کو جو بسبب کم سنی کے اپنی ریاست کے کاروبار سے
بیدخل تھا اختیار دیا گیا - راجہ بساہر سنگہ مالک جون بجی بد انتظامی وقوع مین آئی بسعی و کوشش مسٹر
بارنس صاحب کمشنر انبالہ سے سلجہ گئی - جن کوہستانی سردارون نے کہ سرکار کی اعانت ایام
غدر مین کی تہی اونکو خطاب و خلعت فاخرہ جناب سرکار سے عطا ہوئے - ۳ مارچ ۱۸۶۰ع کو نواب بہاولپور
نے انتقال کیا اور حسین خان اوسکا بڑا لڑکا جانشین مسند ہوا - دسوین رجمنٹ پنجابی مقیم ڈیرہ اسمعیل خان کے
چند سپاہیون نے بغاوت کرنا چاہا مگر سازش ظاہر ہوگیا اور بعد تحقیقات بعض موقوف اور بعض جلاوطن
کیے گئے - سپاہیان رجمنٹ ہندوستانی جسکے ہتھیار لے لیے گئے تھے اور جو اس وقت تک میان میر و پشاور
مین مقیم تھے اونکو اجازت گھر جانے کی ہوئی لیکن اس عرصے مین جو انبالہ مین مقیم تھے اونکو سرکار کی
جانب سے بدگمانی پیدا ہوئی - چنانچہ اونمین سے دو نے انگریزی پر حملہ کیا اور تیون کو بین اپنیا
لیکن اون مین سے اکثر بھاگ گئے اور جو بچ گئے وہ بھی رفتہ رفتہ بہاولپور سے گرفتار ہوکر آئے
اونکو جو منصب دیے گئے تھے وقت بغاوت چند سپاہی ۳ و ۳ و ۲ پیادہ ہندوستانی کے شریک بغاوت
ہوئے تھے چنانچہ یہ سب ایک پلٹن نامی ہندوستان کیے گئے جسکا لقب وفادار بہادر پلٹن کیا گیا -

اور ہر طرح کی بدگمانی ایسے وقت نازک میں مہاراجہ صاحب پر رکھتے تھے سب بیجا ثابت ہو گئے اور
ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ مہاراجہ صاحب سرکار کے طرفدار ہیں اس امر کا بھی فرو گذاشت
کرنا اس مقام پر مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ۲۷ اپریل ۱۸۵۷ء کو راجہ دینانا تھ پنڈت اور ۲ اپریل
۱۸۵۷ء کو راجہ شیر سنگھ اٹاری والہ کہ یہ دونوں مشہور سرداران عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ کے تھے انتقال
کیا۔ غرضکہ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو شہر دہلی بہ تمامہ قبضہ سرکار میں در آیا اسکے بعد فوراً فوج سرکاری چار طرف
متفرق ہو گئی تھوڑی سی فوج نے گورگانوں کے ضلع پر قبضہ کر لیا۔ نواب جھجھر و راجہ بلب گدھ
و نواب دادری و فرخ نگر جنکا کہ طور طریق ایام غدر میں قابل اعتراض تھا گرفتار آئے یا خود حاضر ہوئے
چنانچہ اونکے قلعوں پر سرکار نے قبضہ کر لیا اور اونکا خزانہ اور مال و اسباب ضبط ہو کر بطور انعام فوج میں
تقسیم کیا گیا کل ملک اونکا ضبط کیا گیا مگر اونکے خاندان کی عزت و توقیر ہر طرح پر ملحوظ رکھی گئی —
۲۱ ستمبر کو شاہ دہلی نے مع لڑکے کے اپنے تئیں حوالہ میجر ہارسن صاحب کے کیا اور اوسی وقت میں
چند شاہزادگان دہلی جو کہ شریک بغاوت تھے قتل کیے گئے ازاں بعد عدالت جنگی کے حکم سے
سرداران جھجھر و بلب گدھ و فرخ نگر باغی قرار پائے اور دہلی میں پھانسی دیے گئے۔ سردار دادری کی
جان بچ گئی مگر ملک ضبط ہوا اور اوسکے رہنے کا مقام لاہور تجویز کیا گیا نواب دادری کا ملک راجہ جیند
کو عنایت ہوا اور منجملہ ملک مقبوضہ نواب جھجھر تین لاکھ روپیہ سالانہ کا ملک مہاراجہ پٹیالہ و راجہ نابھہ کو
بجلدوی اونکی خدمات ایام غدر کے دیا گیا۔ شاہ دہلی کی بغاوت کی عرصے تک تحقیقات ہوتی رہی اور
آخرش اوپر جرم بغاوت و نیز قتل بہ عیسائیوں جن میں سے اکثر عورات و بچے تھے ثابت ہوا و
بحکم گورنر جنرل جلا وطن کیے گئے — تا آخر ۱۸۵۷ء شہر دہلی بہ قبضہ و حکومت حکام جنگی کے رہا
شروع ۱۸۵۸ء سے حکام ملکی کا دخل ہوا۔ اس امر کا دریافت کرنا کہ عوام میں سے کس قدر آدمی
بجرم بغاوت بعد فتح دہلی کے سزایاب ہوئے غیر ممکن ہے۔ لیکن البتہ اس امر سے یک گونہ اوسکا خیال
ہو سکتا ہے کہ جب فروری ۱۸۵۸ء میں صاحب چیف کمشنر پنجاب دہلی میں تشریف لائے اوسوقت
ایک ہزار چار سو باغی زیر حوالات تھے۔ بعد فتح صورت دہلی کی مثل شہر خموشاں تھی نہ کوئی آدم
تھا نہ آدم زاد لیکن بعد چندے ہندو باشندوں کو رفتہ رفتہ اجازت سکونت دی گئی اور مارچ
۱۸۵۸ء سے مسلمانوں کو بھی جو تکلیف کہ سکنائے دہلی کو ہوئی وہ قابل بیان نہیں ہے مال منقولہ
میں سے کچھ بھی اونکے پاس نہ تھا اور اوسپر بھوکھہ پیاس و شدائد موسم سرما کی برداشت کرنی پڑی
— جنوری ۱۸۵۸ء میں سرکار نے کل ضلع میں یہ بھی استہار دیدیا کہ جنکے پاس ہتھیار ہوں

موسی کی فوج کے چند آدمی اوس پل کی حفاظت کرتے تھے جو کہ دریاے جمنا پر اوس سڑک پر بنایا گیا تھا
جو کہ میرٹھ کو جاتی تھی اور جبکہ فوج سرکاری نے کشمیری دروازے پر دھاوا کیا تھا اوسکی فوج کے
بھی تھوڑے سپاہی شریک تھے مہاراجہ پٹیالہ نے جو تمام سکھ ... اجازت میں ... رکھتا تھا پانچ ہزار سوار
و پیادہ سے ... کی اعانت کی سڑک کو ... پر اوسکے فوج کے سپاہی متعین تھے اور اس طرح پنجاب
و دہلی کے درمیان ... جو عملاً ایک سو میل کا ہوگا راستہ اونھوں نے صاف کر دیا اور مقامات تھانیسر
و انبالہ کی حفاظت کی مہاراجہ جیند کے آدمی تو سپاہی اور دھیانہ کے ... کے ... سب اور تمام جیلو
جو قوم میں قلعہ شکن بہادر ہوتی ہیں اونکو بھی بحفاظت تمام دہلی تک پہونچا دیا - چھوٹے چھوٹے سکھ سرداران
نے جو کہ ستلج میں آباد تھے سرکار کی امداد میں ... کیا - ان سب کے بارہ سو سوار و پیدل سنہ انتظام
ملک میں بڑی اعانت کی اسوقت یہ حال تھا کہ اگر کسی سردار سے درخواست اعانت نہیں کی جاتی تھی تو وہ
برا مانتا تھا اور اپنی طرف سے خود درخواست کرتا تھا - دیکھو گورکھون کی پلٹن نے جو بنام نصیری پلٹن کے
مشہور تھی شملہ میں بغاوت اختیار کی - سردار سرمور راجہ نے کہ اوسنے واسطے حفاظت اوس مقام کے
اپنے سپاہی دیے - تمام پہاڑی سردار بھی بطریق پر سرکار کی امداد پر آمادہ تھے ... راجہ بساہر
خاموش رہا - جالندھر دوآب میں مہاراجہ کپورتھلہ نے دو ہزار سپاہیوں سے مدد سرکار کی کی
اور ان سپاہیوں نے بعد بغاوت فوج بمقام جالندھر اضلاع جالندھر و ہوشیارپور کی حفاظت کی - منڈی
کے سردار نے جو کانگڑہ کے پہاڑوں پر واقع ہے دو سو سپاہی سرکار کی امداد کے واسطے بھیجے
- راجہ چمبا نے مقام ڈالہوزی میں جہاں پر مستورات انگریزی پناہ گزین تھیں اپنے سپاہی حفاظت
کے واسطے متعین کیے - نواب بہاولپور خلاف توقع سرکار انگریزی کے چپ چاپ رہا -
مہاراجہ گلاب سنگھ والی جموں و کشمیر نے دو ہزار سپاہی ہمراہی دہلی کے واسطے دیے تھے لیکن قبل روانگی اس
فوج کے مہاراجہ موصوف نے انتقال کیا مگر اونکے قائم مقام رنبیر سنگھ نے بھی انگریزوں کی
مصلحت کو مدنظر رکھا یہ فوج حسب درخواست مہاراجہ مذکور زیر حکم لفٹنٹ کرنل لارنس صاحب کے
روانہ ہوئی اور دہلی میں پہونچکر اول اوسنے نواب گنج پر ۱۴ ستمبر کو دھاوا کیا اور جبکہ فوج انگریزی
دہلی پر قابض ہوئی وہ سرکاری کیمپ کی حفاظت میں مصروف رہی - بعد اس خیرخواہی
کے مہاراجہ صاحب کو ایک لاکھ روپے کی مالیت کی گھوڑے و جواہرات عنایت فرماتے
مہاراجہ صاحب نے بھی اخراجات آمد و رفت اس فوج کا اپنے ذمہ لیے - یہ امر بھی قابل توجہ ہے
کہ جس ... کے آتش ... صرف ... کی رعایت ہی نہیں ہوئی بلکہ ... میں بھی بغاوت تھی

کہ باغیون کا جی چھوٹ گیا اور وہ رخصت لے کر شہر سے جدا گشت لگے - گو دشمنون کا یہ حال
تھا مگر سرکاری فوج مین بھی اس قدر قوت نہ تھی کہ وہ اپنے مورچے چھوڑ کر شہر مین دشمنون پر حملہ
آور ہو چنانچہ برگیڈیر جنرل ولسن سالار فوج نے تاریخ ۱۸ جولائی کو چٹھی مسٹر کالون صاحب لفٹننٹ
گورنر ممالک مغربی کے نام جو لکھی تھی اوسکا مضمون یہ تھا کہ دشمن تعداد مین بہت زیادہ ہین اور
ممکن ہے کہ وہ ہمارے مورچون پر آپڑین اور اپنی کثرت کے سبب سے ہمارے اوپر غالب آئین لیکن
ہماری فوج بھی اپنی جگہہ نہ چھوڑے گی اور جہان ہو وہین کٹ مرے گی یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ دشمنون
مین نہ کوئی افسر ہے اور نہ اونمین کسی طرح کا بندوبست و انتظام ہے بلکہ روز بروز اونکے درمیان مین
نااتفاقی ہوتی جاتی ہے برگیڈیر نکلسن ہماری امداد کے واسطے مع کسی قدر فوج کے آتے ہین اور ہم
اپنی حفاظت مین ہر طرح پر مصروف ہین - ۱۴ اگست کو نکلسن صاحب مع پلٹن (۵۲) گورہ
ایک بازو پلٹن ۶۱ گورہ و دو سو سوارون کی پہاڑی پر پہونچکر جنرل ولسن صاحب کی فوج مین شامل ہوگئے
- ۲۶ اگست کو باغیون نے پھر سرکاری مورچون پر حملہ کیا اور برگیڈیر نکلسن صاحب نے اونکو شکست فاش
دی اور اونکی بارہ ضرب توپ چھین لین غرضکہ ۵ ستمبر کو فوج سرکاری مقابلہ دہلی پر تعداد ۱۰۹۷۰
سپاہیون کی تھی اور اسی فوج سے برگیڈیر جنرل نے حملہ کرنے کا قصد کیا - فوج سرکاری نے اول چھہ روز
تک برابر شہر پر گولہ اندازی کی اور اس سے شہر پناہ مین دو مقام پر ایسا شگاف ہوگیا کہ جس سے
فوج سرکاری اچھی طرح سے شہر مین داخل ہو سکے ازان بعد چار حصہ ہوکر چارون طرف سے فوج سرکاری نے
شہر پر حملہ کیا اور باوجودیکہ سخت لڑائی ہوئی اور دشمن خوب لڑے لیکن ہرجگہہ پسپا ہوے اور بادشاہ
بھی گرفتار ہوکر نظربند کیے گئے اور ایک حصہ فوج کا مفرورین کے تعاقب مین بھی روانہ کیا گیا - چنانچہ
جب اول نواب گورنر جنرل بہادر کو بذریعہ تار برقی فتح دہلی کی خوش خبری پہونچی اونہون نے اپنی پیشگاہ
سے ایک اشتہار جاری کیا جسمین فوج کی بہادری کی بڑی تعریف کی اور جنرل ولسن اور سر جان لارنس
صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب کا منجانب سرکار بڑا شکریہ ادا کیا - اس موقع پر اس امر کا بھی تذکرہ ضرور ہے
کہ ایام بغاوت مین کون رئیس و راجہ ممد و معاون سرکار ہوے چنانچہ منجملہ انگریزی یا ہندوستانیون کے جو شخص
کہ سب سے پہلے باغیون سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا راجہ جیند تھا اوسنے صاف اپنے دربار مین بطور
عام یہ کہا کہ ہم انگریزون کی طرف ہین جنکی زیر حمایت ہم پچاس برس سے باآسایش بسر کرتے ہین چنانچہ وہ
مع آٹھہ سو آدمیون کے کرنال کو گیا اور وہان سے فوج سرکاری کے آگے آگے راہ صاف کرتا اور رسد بہم پہونچایا
کرتا ہوا تا بہ دہلی آیا اور وہان فوج سرکاری کے پشت پر جہان کہ اکثر احتمال دشمنون سے مقابلہ کا تھا مقیم ہوا

با توپ خانون کے جو ہندوستانی گولہ انداز تھے وہ توپون سے علیحدہ کر دیے گئے اور جو
انگریزی گولہ انداز متعین کیے گئے - پس اس قدر فوج سے کہ جسمین تیرہ ہزار سپاہی تھے باستثناء
ورزش رجمنٹ کے جو سپاہ بیٹھ گئے اور تا قیام بغاوت یہ سب لوگ پنجاب مین رکھے گئے - ترجمہ انگریزی قابل
تحریر کے یہ کہ رجمنٹ تادیب ملازمی دوام رجمنٹ ہندوستانی رسالہ رجمنٹ سواران یعنی نمبر ۵ و ۹ و ۱۰ و
و پنجم و شانزدہم و بست و ہم و بست و ششم نمبر کا ملازم تھیں اور اونکے ہتھیار چھین لیے گئے اس وفاداری
مین پانچ ہزار سپاہی تھے - اسوقت یہ بڑی فکر ہوئی کہ قلعون کا انتظام کرنا چاہیے چنانچہ ذیل کے واقعہ
کے دو روز بعد تمام توپخانہ گولہ انداز اور پشاور مین انگریزی سپاہی متعین کیے گئے اور اوسکے چند روز بعد
قلعہ اٹک اور تمام ملتان اور کانگڑہ مین بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا تھا پھلور کے قلعہ مین انگریزی فوج کا
رکھنا مناسب نہین تصور کیا گیا اور باستثنائے تمام پشاور کے اوس فوج کے جو قلعون پر فوقیت سکے
متعین کی گئی اور جملہ سلہ خانجات و میگزین اور بڑی بڑی خزانون پر پہرہ فوج انگریزی کے مقرر کیے گئے
صاحب کمانڈر انچیف سنتے ہی فوج کی بغاوت کا حال سنکر پہاڑ سے ۱۵ مئی کو اسوقت انبالہ مین
آ گئے تھے اور اس قصد سے کہ فوج جمع کر کے دہلی کو روانہ ہون ۲۷ مئی کو بعارضہ ہیضہ وفات پائی
- جبکہ ملک کی یہ صورت تھی فوج گورہ بھی سیر ہند کے جو وقت غدر کے شملہ ن بکاری تھی گویا اوسکے
ان سیر ہوا سکے تھے اب زیر حکم سر ہنری برنارڈ صاحب کی طرف دہلی روانہ ہوئی اور ۳ جون کو کنارہ
دریائے ہنڈن پر اوس سے اور فوج باغی سے جو دہلی سے مع پانچ ضرب توپ کے اوسکے مقابلہ کو آئی تھی
لڑائی واقع ہوئی جسکا انجام یہ ہوا کہ باغیون کو شکست ہوئی اور وہ توپین اور گولہ بارود چھوڑ کر
بھاگ گئے - سر ہنری لارنس صاحب نے جبکہ لکھنؤ مین غدر پھیلا ہوا تھا کچھ فوج انگریزی بکچھ ہندوستانی
جمع کر کے دہلی کو روانہ کی اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ باغی دہلی سے اس جانب کو متوجہ ہون بلکہ وہین
رہین - چنانچہ اس تھوڑی سی فوج نے دہلی کے قریب پہاڑی پر متصل کوٹھی ہندو راو کے قیام کیا
اور اپنی مورچہ بندی کر لی - جب باغیون نے آمد فوج انگریزی کی خبر سنی اور سیر تقاوت دیے اوس پر بڑے زور
حملہ کرتے تھے مگر اوس سے فوج انگریزی کو بہت نقصان نہین ہوتا اور وہ برابر اپنے مورچے پر
پڑی رہتی تاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۸۵۷ء کو باغیون نے شہر سے نکلکر جو توپخانہ سرکاری کہ ہندو راو
کی کوٹھی مین تھا اوسپر حملہ کیا فوج غنیم مین بیشمار پیدل رسالہ سوار اور چند توپین تھین
سات گھنٹے تک برابر مقابلہ ہوا لیکن آخر کار فوج سرکاری نے دشمنون کو پسپا کیا - اسوقت
فوج سرکاری مین سات ہزار سے زیادہ تعداد نہ تھی باوجود اسکے باغی زیادہ تھے

اسوقت ساکت رہین - مگر ہر شخص اسکا منتظر تھا کہ دیکھیے کیا پردہ غیب سے ظہور مین آتا ہی جبکہ بارکی
یہ حالت تھی فوج ہندوستانی مین بغاوت کے آثار نمودار ہونے لگے فوج کی جانب سے اعتبار جاتا رہا
اور یہ معلوم ہونے لگا کہ سپاہی موقع و وقت کے منتظر ہین - ۱۳ مئی ۱۸۵۷ء کو اکثر سپاہیان
رجمنٹ ۴۵ و ۵۷ ہندوستانی نے بمقام فیروزپور بغاوت اختیار کی ان لوگون نے سلح خانہ
سرکاری پر قبضہ کرنا چاہا تھا مگر کامیاب نہوئے اکثر سپاہی بھاگ گئے - اوسی مہینے کی ۲۱ کو
بمقام مردان قریب پشاور ۵۵ پلٹن ہندوستانی کے سپاہی فوج انگریزی کو دیکھکر کہ وہ ہمارے
ہتھیار لینے کو آتی ہی بھاگ نکلے پہاڑون تک اونکا تعاقب کیا گیا اور قریب بالکل کے مارے گئے
- ۷ و ۸ جون کو ۶ رجمنٹ سواران و ۳۶ و ۶۱ وین پلٹن ہندوستانی بمقام جالندہر [illegible] باغی ہو کر
دہلی کو روانہ ہو گئی ۷ جولائی کو ۱۴ پلٹن ہندوستانی فوج انگریزی کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھکر
باغی ہو گئے مگر اکثر سپاہی یا تو مارے گئے یا گرفتار ہوئے - ۹ جولائی کو سیالکوٹ مین ۹ رجمنٹ
سواران و ۴۶ پلٹن ہندوستانی کے سپاہیون نے بغاوت اختیار کی اور کچھ لوگون کو قتل بھی
کیا مگر اونکا مقابلہ کیا گیا اور قریب بالکل کے مارے گئے - ۳۰ جولائی کو ۲۶ پلٹن ہندوستانی جسکے
ہتھیار لیے گئے تھے اپنے کمان افسر کو مار کر بھاگ گئی الا اون مین سے سپاہی اکثر مارے گئے - ۱۹
اگست کو فیروزپور مین ۱۰ رجمنٹ سواران نے بغاوت اختیار کی اور نکل گئے - ۲۸ اگست کو بمقام
پشاور ۵۱ پلٹن ہندوستانی نے کہ جسکے پہلے سے ہتھیار لیے گئے تھے بغاوت اختیار کی اوسکو
بھی سزا خاطر خواہ دی گئی -

فوج کے ہتھیار لے لینے کے باب مین ابتدا سے بڑی فکرین کی گئین اور اگر ایسا نکیا جاتا تو غلب
کہ اختلاف ضرور واقع ہوتا چنانچہ ۱۳ مئی کو ۸ رجمنٹ سواران و ۱۶ و ۲۶ و ۴۹ پلٹن ہندوستانی کے
بمقام لاہور و بتاریخ ۲۲ مئی ۵ رجمنٹ سواران و ۲۴ و ۲۷ و ۵۱ پلٹن ہندوستانی کے بمقام پشاور
۲۶ مئی کو ۱۰ رسالے کے بمقام نوشہرہ و ۱۰ جون کو ۶۲ و ۶۹ پلٹن ہندوستانی کے بمقام
ملتان و ۱۵ جون کو ۵ پلٹن ہندوستانی کے بمقام انبالہ اور ۲۵ جون کو ۳۳ و ۳۵ پلٹن
ہندوستانی کے بمقام جالندہر و پنجاب و ۷ جولائی کو ۵۸ پلٹن اور جزو ۱۴ پلٹن ہندوستانی کے
بمقام راولپنڈی اور ۱۵ جولائی کو ۹ و ۲ سواران رجمنٹ ۴ کے بمقام انبالہ ۵ جولائی کو ۵۹
پلٹن ہندوستانی کے بمقام امرتسر و ۱۲ جولائی کو ۴ پلٹن ہندوستانی کے بمقام ہوشیارپور
[illegible] ۱۴ جولائی کو ۳۹ پلٹن ہندوستانی کے بمقام ڈیرہ جات ہتھیار لے لیے گئے -

اطلاع دی جاتی ہے کہ فوراً علیحدہ ہو کر اور بکام جنگی خواہ کسی کے روبرو اپنے اپنے ہتھیار رکھکر اپنے اپنے
گھروں کی راہ لیں اونسے کچھ مواخذہ نہ کیا جاویگا - یہ شرط اونکے ساتھ نہیں جو مجرمون نے کشت و خون
کیا ہو اور اپنے افسران کو مارا ہو - ایسے لوگوں کو چاہیے کہ بلا کسی شرط کے حاضر ہوں جو مقتضائے
انصاف ہوگا اونکے واسطے کیا جاویگا - جبکہ خبر بغاوت فوج میرٹھ و دہلی پنجاب میں بذریعہ
تاربرقی کے پہونچی کل ملک میں تہلکہ پڑ گیا اور سب کے ہوش یکبارگی جاتے رہے اسوقت ملک پنجاب
میں تخمیناً ۳۰۰۰۰ فوج ہر قسم کی تھی اور اوسمیں باستثنائے دس ہزار سکھ کے باقی تمام فوج سکنہ
اضلاع شمالی و مغربی و دیگر اضلاع متعلقہ ہندوستان کی تھی - فوج انگریزی یعنی گورہ کی گیارہ پلٹن اور ایک
رسالہ اور دو ہزار سپاہی متعلق توپخانہ کی تھی اور یہ سب ملاکر دس ہزار پانسو سے زیادہ نہ تھی منجملہ اس فوج
گورہ کے تین پلٹن شملہ پر تعینات اور تین پشاور میں تھوڑی سی سپاہ لاہور کے قلعہ میں تھے اور ایک
کمپنی توپخانہ کی قلعہ گوبند گڈھ اور اوسی قدر ملتان کے قلعے میں تھی اور تعینات پھلور و اٹک و کانگڑا
و نورپور میں ہندوستانی فوج متعین تھی - سلاح خانہ فیروزپور پر فوج انگریزی متعین تھی اور سلاح خانہ
واقع پھلور جسپر فوج ہندوستانی کے تھا علاوہ اس فوج کے نو ہزار پنجابی پولیس کے آدمی تھے کہ جنمیں
اکثر پنجابی سپاہی تھے - پنجاب کے حدود پر والیان خود سر کی عملداری تھی اور حد مغربی جسکا طول
تخمیناً چار سو کوس تھا وہ ایسے خطرناک تھی کہ ایام امن و امان میں بھی اوس جانب کچھ چھیڑ چھاڑ
چلی جاتی تھی مگر عنایت الٰہی سے اوس طرف کوئی واقعہ عظیم وقوع میں نہیں آیا - دوست محمد خان
والی کابل سے صلح ہو چکی تھی اور وہ اوسپر مستحکم رہا - سرداران ہزارہ کی جانب سے کوئی زیادتی
نہیں ہوئی - سوات جسکا سب سے زیادہ کھٹکا تھا وہاں فساد خانگی برپا ہوئے جس سے اونکو ملک انگریزی
کی جانب توجہ کرنے کی فرصت ملی اور بلکہ جو باغیان فوج سرکاری تھے اونکے ملک میں گئے تو بھی
نکال دیے گئے - قوم آفریدی جو کہ نامور سرکاری میں تھی اوسکی اکثر آدمی جو تمام پشاور میں آکر فوج
سرکاری میں بھرتی ہوئے - اس موقع پر ایک سید صاحب نے جو [illegible] میں آکر کفار کے خلاف
جہاد کرنیکی نسبت وعظ کیا تھا ان لوگوں کو بہت آمادہ کیا مگر کچھ اثر نہ ہوا بلکہ وہاں سے نکال دیے گئے
اسکے بعد وہ قوم مہمند کے پاس اور بھی مصروف رہے مگر کامیابی نہ ہوئی - سردار [illegible] البتہ
حدود یوسف زئی پر دست درازی کی تھی اور اسکا انتظام ہو گیا - ضلع کوہاٹ میں [illegible] کوہاٹ کہ [illegible]
مقام تھا وہاں بھی سب طرح امن و امان رہا - [illegible] کے سرداروں کے آپسمیں بھی اوسوقت
اتفاق تھا [illegible] ہوا اور نہ کچھ عجیب نہیں ہوا اوس جانب سے کچھ فساد برپا ہوتا پنجاب کی [illegible] بھی

دوست محمد خان سے کے ایک مین دست اندازی کرے اور امیر بھی سرکار کے دوستون کو اپنا دوست
اور اوسکے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھے - ۱۸۵۵ع مین نواب ممدوٹ بسبب ظلم و بدعت کے جو
اوسنے اپنی رعایا پر کی اپنی حکومت سے بیدخل کیا گیا - اور اوسکے جاگیر کا بندوبست زمینداران
ساتھ کیا گیا اور جمع سے زیادہ ایسکو زمیندارون سے وصول کرنے کا اختیار دیا گیا اور اوسکو
اجازت ہوئی کہ چند سال تک وہ لاہور مین مقیم رہے اور اوسکے اختیارات بالکل سلب کیے گئے
اسی سنہ مین چھوٹی سی ریاست جبل کہ متصل شملہ کے واقع ہے اور جو بوجہ خورد سالی رانا بالغ
رئیس کے بقبضہ و اختیار سرکاری تھی اصل مستحق کو واپس دی گئی - اسی سال مین گلاب سنگھ
اور اوسکے بھتیجے راجہ جواہر سنگھ مین بھی تکرار ہوئی جسنے سرکار سے مدد چاہی مگر سرکار نے اس جھگڑے
مین دست اندازی کی نسبت انکار کیا مگر دوستانہ طور پر مہاراجہ صاحب کو فہمایش مناسب کی گئی
جون ۱۸۵۵ع مین تحصیلدار ہنگو متعلقہ ضلع کوہاٹ کو اوسکے ایک قرابت مند نے مار ڈالا اور قوم
اورکزئی کی حمایت مین پہاڑون پر بھاگ گیا کل قوم کے لوگ اوسکی امداد کے لیے متفق ہو گئے
اور کوہاٹ پر حملہ آوری کی تیاریان کرتے تھے کہ برگیڈیر چیمبرلین صاحب نے مع تھوڑی سی فوج کے
پہاڑون پر چڑھ کر اونپر حملہ کیا اور اونکو شکست فاش دی اور اونکے گھرون کو مسمار کر دیا اور اونکے
کل مویشی گرفتار کرلائے - اورکزئی اس سے نہایت پریشان ہو کر تنگ و خائف ہوے کہ اونہون نے
کل مال مسروقہ واپس کردیا اور آیندہ کے واسطے اپنی حرکات سے بازرہنے کا اقرار کیا —
کوئی واقعہ قابل تحریر و تذکرہ نہیں کے ۱۸۵۶ع مین نہین ہوا - لیکن ۱۸۵۷ع مین فوج
سرکاری مین بغاوت ہوئی جسنے سلطنت کو ہلا دیا اور کل ہندوستان مین ایک تہلکہ پڑ گیا - اور خیال
اس ملک مین پنجاب سے سرکار کو بہت اعانت پہونچی اور مرکز بغاوت بھی دہلی تھا کہ جو اب
زیر حکومت پنجاب ہے لہذا ضرور ہوا کہ اسکا حال ابتدا سے بطور مختصر معرض تحریر مین لایا جاوے
- اون تحریرات سے کہ جو بیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے ۸ فروری ۱۸۵۷ع بحضور
کورٹ آف ڈایرکٹرس روانہ ہوئین واضح ہوتا ہے کہ اول فوج بمبئی و مدراس مین آثار ناراضمندی
کے معلوم ہوئے اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ اونکو یہ خبر پہونچی کہ جو نئے کارتوس سرکار نے واسطے
استعمال فوج کے بنائے ہین اونمین گائے و سور کی چربی لگی ہے اور مقصود سرکار کا ایسے
یہ ہے کہ ہندوان و مسلمانان کو بیدین کرین - غرضکہ یہی خبر اوسنے اوسنے فوج مین پھیلی اور
بارکپور کی چھاونی مین بھی آثار ناخوشی کے نمودار ہوئے - ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی جو برہانپور مین

ہر صاحب راجہ گلاب سنگھ کی عملداری مین بھاگ گیے جہان سے گرفتار ہو کر آئے اور بعوض
شورش دائم الحبس کیے گئے - جعفر خان بھی گرفتار ہوا اور قید مین مرگیا اور نادر خان اور اوسکے
ہمراہیون نے پھانسی پائی - ماہ فروری ۱۸۵۳ع مین بورڈ آف ایڈمنسٹریشن پنجاب توڑا
ہوئی اور کل ملک کا انتظام بہ تحت چیف کمشنر کیا گیا جسکے تحت مین ایک جوڈیشل کمشنر و دوسرے
فینانشل کمشنر مقرر کیے گئے اور کل ملک کی تقسیم سات کمشنریون پر ہوئی -
جنوری ۱۸۵۳ع مین سرداران سکھہ کو جو کہ جنگہاے ثانی پنجاب مین شریک تھے سرکار نے
رہا کیا اور اونکی پنشن حسب تفصیل ذیل اضافہ ہو کر مقرر ہوئین -

چھتر سنگھ	آٹھ ہزار روپیہ	سالانہ
شیر سنگھ	۶۰۰۰ چھہ ہزار روپیہ	ایضاً
حاکم راے	۱۲۰۰ بارہ سو روپیہ	ایضاً
لال سنگھ	۸۴۰ آٹھ سو چالیس روپیہ	ایضاً
امید سنگھ	چار ہزار آٹھ سو روپیہ	ایضاً
جگت سنگھ واٹن پور والہ	دو ہزار چار سو روپیہ	ایضاً

اسی سنہ کے ماہ مارچ مین اقوام گورچنی و کسرانی نے کہ دونون اوپری قومین حدود ڈیرہ اسمعیل خان
پر رہتی تھین اور جنکو اجازت نہین تھی کہ عملداری سرکار مین آوین اطاعت سرکاری قبول کی اور
سرکار نے بھی اس وجہ سے جو مخالفت کی تھی اوس سے دست کش ہوئی - فروری ۱۸۵۵ع مین
یسے خیل آفریدی و مارچ ۱۸۵۴ع مین بوری آفریدی نے فرمانبرداری اختیار کی - ماہ اپریل مین
ناظر خیر اللہ تاجر بخارا و کابل کو جسنے کرنیل اسٹاوارٹ و کپتان کانلی صاحب کو مدد دی تھی اوسکے نقصانات
کا عوض منجانب سرکار دیا گیا اور علاوہ برین ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن بھی مقرر ہوئی اور اوسنے
اپنی سکونت دوام کے واسطے پشاور مین اختیار کی - بماہ ستمبر جھجنی مومند کو شکست فاش دیگئی
موسم خزان مین ایک ایلچی مرسلہ والی کوکان آیا اور مستدعی ہوا کہ بمقابلہ روسیون کے اوسکے
اقار کی امداد کی جاوے - وہ سال بھر تک پشاور مین رہا اور سرکار کی جانب سے اوسکی مہمانداری
ہوئی اور بعدہ خطوط شوقیہ دیکر رخصت کیا گیا وہ براہ کشمیر و تبت واسکاردو اپنے ملک مین پہونچا
- ۳۱ دسمبر ۱۸۵۵ع کو مردم شماری کل پنجاب کی منجانب سرکار عمل مین آئی - ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ع
کو ایک عہد نامہ امیر کابل کے ساتھہ عمل مین آیا خلاصہ مضمون اوسکا یہ تھا کہ سرکار انگریزی کبھی

اور اسکے عوض مین اوس قوم کے سرداران پر لازم ہوگا کہ وہ خیبر کو کھلا رکھین اور اوسکی محافظت
کرین اور جو اسباب مسافرون کا اوس رستے مین چوری جاوے اوسکی قیمت کے ادا کرنیکا اپنے تئین
ذمہ دار جانین اور واسطے اطمینان سرکار کے بغرض تکمیل شرائط بالا اپنے قوم کے چند اشخاص کو بطور
یرغمال رکھدیوین — لیکن اس عہد و پیمان کو عرصہ نہین گذرا تھا کہ قوم مذکور کے آدمیون نے دست درازی
شروع کین — نومبر ۱۸۸۰ع مین کرر عہد و پیمان کیا گیا اور جسقدر روپیہ دینے کا کہ سرکار نے سابق
اقرار کیا تھا اوسی قدر کا اب بھی وعدہ کیا اور علاوہ برین رحمت خان اوراکزئی سردار کا آٹھ ہزار
روپیہ سالانہ مقرر کیا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی جانب سے آدمی مسلح واسطے حفاظت درہ مذکور
کے متعین کرے — یہ امر آفریدیون کو نہایت ناگوار معلوم ہوا اور اونہون نے رحمت خان کے آدمیونکو
درہ سے نکالدیا — لہذا ضرور ہوا کہ سرکار بدولت مدار دوسرا بندوبست کرے — آفریدی کہتے تھے کہ ہمکو وہ
روپیہ بھی اگر دیا جاوے جو رحمت خان اوراکزئی کو دینے کا وعدہ تھا تو ہم کل درہ کی حفاظت
کی ذمہ داری کرینگے مگر اوسے سرکار نے نہین قبول کیا بلکہ سرکار نے جزو درہ کی اپنی جانب کوہاٹ
سے مقام کوٹل تک کی حفاظت بنگش شہبانون کے متعلق کی اور اونکو اوسی قدر روپیہ دینے کا
وعدہ کیا کہ جو رحمت خان کو دیا جاتا تھا لیکن جبکہ بقیہ درہ کے محافظت کی آفریدی ذمہ دار نہ ہوسکے تب
سرکار نے در کوہاٹ و پشاور دونون اوس قوم پر بند کیے گئے یعنی اونکی آمدورفت دونون ضلعون مین
منجانب سرکار قطعی مسدود کی گئی — قوم بنگش نے مقام کوٹل پر قبضہ کرکے مورچہ بندی کی کہ یہ امر قوم
آفریدی کو ناگوار معلوم ہوا اور اونہون نے قوم بنگش پر حملہ کیا اور اونکو کوٹل سے نکالدیا لیکن بعد ازین
دونون مین مصالحت ہوگئی اور قوم آفریدی نے مقام مذکور بنگشون کے سپرد کردیا — حسن خیل آفریدیا
درہ جواکی کے ساتھ سرکار سے یہ عہد و پیمان ہوا کہ اونکے ملک کا کوئی آدمی علاقہ سرکار انگریزی مین غارتگری
کریگا اور نہ وہ کسی غارتگر کو اپنے ملک مین ہوکر راہ دینگے اور نہ ایسے مجرمان کو پناہ دینگے جو علاقہ سرکار
سے بھاگے ہون — ان کے بعد سرکار نے قوم پوری آفریدی کی بدقسمتی کی وجہ اونکی طرف یہ ہوئی
کہ وہ ایک ہندو کو پکڑ اپنے ملک مین لے گئے اور جب اون سے اوسکی رہائی کے واسطے کہا گیا تو بلا
لینے روپیہ کے اوسکے چھوڑنے پر آمادہ نہوتے — اس حالت سے کل قوم کی ترقی مین بڑا فرق آگیا
اور فوج سرکاری نے کل ملک کو جہانتک ممکن تھا تباہ و برباد کردیا — نادر خان قوم [illegible]
[illegible] ایک سپاہی [illegible] ۱۸۵۰ع مین
یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے ہمراہیون کے [illegible]

وغیرہ صاحب راجہ گلاب سنگہ کی عملداری مین بھاگ گئے سبحان سے گرفتار ہوکر آئے اور بھو
شورہ دائم الحبس کیے گئے - جعفر خان بہی گرفتار ہوا اور قید مین مرگیا اور نادر خان اور او
ہمراہیون نے پھانسی پائی - ماہ فروری ۱۸۵۳ع مین بورڈ آف ایڈمنسٹریشن پنجاب شکست
ہوئی اور کل ملک کا انتظام بہ تحت چیف کمشنر کیا گیا جسکے تحت مین ایک جوڈیشل کمشنر دوسرے
فینانشل کمشنر مقرر کیے گئے اور کل ملک کی تقسیم سات کمشنریون پر ہوئی ہے -
جنوری ۱۸۵۴ع مین سرداران سکھہ کو جو کہ جنگ ہاے ثانی پنجاب مین شریک تھے سرکار نے
رہا کیا اور اونکی پنشن حسب تفصیل ذیل اضافہ ہوکر مقرر ہوئین -

چھتر سنگہ	آٹہ ہزار روپیہ	سالانہ
شیر سنگہ	چھہ ہزار روپیہ ۶۰۰۰	ایضاً
حاکم راے	بارہ سو روپیہ ۱۲۰۰	ایضاً
لال سنگہ	آٹہ سو چالیس روپیہ ۸۴۰	ایضاً
امید سنگہ	چار ہزار آٹہ سو روپیہ	ایضاً
جگت سنگہ واتن پور والہ	دو ہزار چار سو روپیہ	ایضاً

اسی سنہ کے ماہ مارچ مین اقوام گورچنی و کسرانی نے کہ دونون لوٹیری قومین حدود دیرہ اسمعیل خان
پر رہتی تھین اور جنکو اجازت نہین تھی کہ عملداری سرکار مین آوین اطاعت سرکاری قبول کی اور
سرکار نے بہی اس وجہ سے جو ممانعت کی تھی اوس سے دست کش ہوئی - فروری ۱۸۵۵ع مین
بسے خیل افریدی و مارچ ۱۸۵۴ع مین بوری آفریدی نے فرمانبرداری اختیار کی - ماہ اپریل مین
نامی خیر اللہ تاجر بخارا و کابل کو جسنے کرنیل اسٹاوارٹ و کپتان کانلی صاحب کو مدد دی تہی اوسکے نقصانات
کا عوض منجانب سرکار دیا گیا اور علاوہ برین ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن بھی مقرر ہوئی اور اوسنے
اپنی سکونت دوام کے واسطے پشاور مین اختیار کی - بماہ ستمبر چھنی مومند کو شکست فاش دیگئی
موسم خزان مین ایک ایلچی مرسلہ والی کوکان آیا اور مستدعی ہوا کہ بمقابلہ روسیون کے اوسکے
...کار کی امداد کی جاوے - وہ سال بہرتک پشاور مین رہا اور سرکار کی جانب سے اوسکی مہمانداری
...ہوئی اور بعدہ خطوط شوقیہ دیکر رخصت کیا گیا وہ براہ کشمیر و تبت و اسکاردو اپنے ملک مین پہونچا
۳۱ دسمبر ۱۸۵۴ع کو مردم شماری کل پنجاب کی منجانب سرکار عمل مین آئی - ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ع
...یا عہدنامہ امیر کابل کے ساتھہ عمل مین آیا خلاصہ مضمون اوسکا یہ تھا کہ سرکار انگریزی کبھی

اور اوسکے عوض مین اوس قوم کے سرداران پر لازم ہوگا کہ درہ مذکور کو کھلا رکھین اور اوسکی محافظت
کرین جو اسباب مسافرون کا اوس درہ سے چوری جاوے اوسکی قیمت دینگے اور اگر کیا اپنے تئین
ذمہ دار بنائین اور واسطے اطمینان سرکار کے بعوض تکمیل شرائط بالا اپنے قوم کے چند اشخاص کو یرغمال
اول سکو دین - لیکن اس عہد و پیمان کو عرصہ نہین گذرا تھا کہ قوم مذکور کے آدمیون نے دست درازی
شروع کین - نومبر ۱۸۸۳ء مین پھر عہد و پیمان کیا گیا اور جسقدر روپیہ دینے کا سرکار نے سابق
اقرار کیا تھا اوسی قدر کا اب بھی وعدہ کیا اور علاوہ برین رحمت خان اورکزئی سردار کا آٹھ ہزار
روپیہ سالانہ مقرر کیا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی جانب سے سو آدمی سلح واسطے حفاظت درہ مذکور
کے متعین کرے - یہ امر آفریدیون کو نہایت ناگوار معلوم ہوا اور اونہون نے رحمت خان کے آدمیونکو
مار کر نکالدیا - لہذا ضرور ہوا کہ سرکار دولت مدار دوسرا بندوبست کرے - آفریدی کہتے تھے کہ ہمکو وہ
روپیہ بھی اگر دیا جاوے جسکا رحمت خان اورکزئی کو دینے کا وعدہ تھا تو ہم کل درہ کی حفاظت
کی ذمہ داری کرینگے مگر سرکار نے نہین قبول کیا بلکہ سرکار نے جزو درہ کی یعنی درہ جانب کوہاٹ
سے مقام کوتل تک کی حفاظت بنگش ہمسایون کے متعلق کی اور اونکو اوسی قدر روپیہ دینے کا
وعدہ کیا کہ جو رحمت خان کو دیا جاتا تھا لیکن جبکہ بقیہ درہ کے محافظت کی آفریدی ذمہ وار نہ ہوے تب
سرکار درہ کوہاٹ و پشاور دونون اوس قوم پر بند کیے گئے یعنی اونکی آمد و رفت دونون ضلعون مین
منجانب سرکار قطعی مسدود کی گئی - قوم بنگش نے مقام کوتل پر قبضہ کرکے مورچہ بندی کی کہ یہ امر قوم
آفریدی کو ناگوار معلوم ہوا اور اونہون نے قوم بنگش پر حملہ کیا اور اونکو کوتل سے نکالدیا لیکن بعد ازین
دونون مین مصالحت ہوگئی اور قوم آفریدی نے مقام مذکور بنگشون کے سپرد کردیا - حسن خیل آفریدیا
درہ ہوا سکے بعد سرکار سے یہ عہد و پیمان ہوا کہ نہ اونکے ملک کا کوئی آدمی عملداری انگریزی مین غارت گری
کریگا اور نہ وہ کسی غارت گر کو اپنے ملک مین ہوکر راہ او رنہ اون مجرمان کو پناہ دینگے جو عملداری سرکار
سے بھاگے ہون - ازان بعد سرکار نے قوم پوری آفریدی کا بروقت کشی کی اور وجہ اوسکی صرف یہ ہوئی
کہ وہ ایک ہندو کو پکڑ کر اپنے ملک مین لے گئے اور جب اون سے اوسکی رہائی کے واسطے کہا گیا تو بلا
لینے روپیہ کے اوسکے چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوے - اس حالت سے کل قوم کی ترتیب مین بڑا فرق آگیا
اور فوج سرکار نے کل ملک کو جہان تک ممکن تھا تباہ و برباد کردیا - ناور خان قوم ککی خیل
ترکا ربیہ مندڑ لہ وا ایک نمبر پنجو اسنگھ نامی نے ملنجر خان ایک سپاہی پیشہ کے سنہ ۱۸ لہ مین
یہ ارادہ کیا کہ وہ مع اپنے ہمراہیون کے تعلقات راولپنڈی و ہزارہ مین مورچہ بازی کرے

تصفیہ کرادیا - حاجی خان نے اقرار کیا کہ تاحیات اپنے بھائی سعادت خان کے اوسکو ایک ہزار چھ
مشاہرہ دیا کرونگا اور بعد اوسکی وفات کے اولاد ذکور پر اوسکا نصف قائم رکھا جائیگا نزان اب
اوسنے سعادت خان کو قید سے رہا کر کے حوالہ صاحب کمشنر کے کیا جنکے ساتھ وہ تا بہ ملتان آیا
وہان سے لاہور کو جو اوسکے رہنے کا مقام تجویز ہوا تھا چلا گیا - نواب گورنر جنرل بہادر نے
اس تصفیہ کو مقبول و پسند فرمایا اور حاجی خان نواب جدید کے واسطے ایک خلعت
ارسال کیا لیکن سعادت خان اپنے قول پر قائم نرہا بلکہ عند الدریافت اس امر کے کہ وہ بہاول
مین فتنہ و فساد برپا کرانا چاہتا ہے قلعہ لاہور مین اوس وقت تک قید کیا گیا جب تک کہ وہ اپنی جانب
سے سرکار کو مطمئن نہ کردیوے کہ مین آیندہ کبھی کوئی امر اپنے بھائی کے خلاف مکرونگا اور نہ کسی ایسے
فعل کا مرتکب ہونگا جو باعث بدنظمی اوسکے ملک کا ہو - فروری ۱۸۵۳ع مین قوم بلنی نے جو متصل
علاقہ واقع ضلع ڈیرہ غازی خان کے سکونت پذیر ہے دو دیہات عملداری سرکار کو لوٹ لیا اس غصہ سے
کہ اونکی ایک سرکار کا بھائی جبکہ وہ عملداری سرکار مین غارتگری کرتا تھا بمقابلہ پولیس ملازم
سرکاری مارا گیا - لیکن جبکہ چند آدمی اونکی قوم کے گرفتار ہوئے اور اقوام شیورانی و کسرانی
کی بجانب سرکار تنبیہ و تادیب قرار واقعی عمل مین آئی جسکا آگے مذکور ہے اونکے بھی ہوش درست
ہوگئے اور سرکار مین رجوع ہو کر آیندہ کو اس قسم کی حرکات سے باز رہنے کا اقرار کیا -
مارچ ۱۸۵۳ع مین فوج سرکاری نے جو شمار مین قریب چھبیس سو آدمیون کے تھی زیر حکم برگیڈیر
ہاجسن صاحب ملک قوم شیورانی پر حملہ کیا اور بعد تباہ و مسمار کرنے اونکے دیہات مسکونہ کے
لوٹ آئے - چند روز بعد اسکے تخمیناً آٹھ سو آدمی فوج سرکاری کے ملک قوم کسرانی پر حملہ آور ہوئے
جس سے اونکو نقصان عظیم پہونچا - ان دو معرکون مین فوج سرکار کو کچھ تکلیف نہین ہوئی اور اقوام
سرحدی پر ایسا اثر ہوا کہ اونہون نے عرصے تک کان نہ ہلائے ماہ ستمبر ۱۸۵۳ عیسوی مین لفٹنٹ
کرنیل مکسن صاحب کمشنر پشاور کو ایک جوتہ فروش ساکن کونر متعلقہ ملک والی کابل نے قتل کیا ہے
شبہ ہوا کہ اس قتل مین تحریک دوست محمد خان والی کابل و سعادت خان سردار لعلپورہ و آخوند صاحب
سوات کی تھی مگر نہ اسکا ثبوت خاطر خواہ بہم پہونچا اور نہ قاتل نے ابتدا سے تا دم مرگ کوئی امر
اس قسم کا ظاہر کیا - سرکار انگریزی یا درہ کوہاٹ کے قوم آفریدی سے اول ۱۸۴۹ع مین گفتگو
شروع ہوئی تھی چنانچہ آخر سن یہ قرار پایا کہ مبلغ تین ہزار روپیہ سالانہ منجانب سرکار ملک یا سرداران
قوم [illegible] کو اور دو ہزار ساتسو روپیہ بابت مشاہرہ بیتالیس سپاہیون کے اونکو دیے جایا کرینگے

دیہات سے تعاقب کرکے بہت سا اسباب واپس کر لیا اور چند آدمیون کو قتل بھی کیا - ۱۰ اپریل
سنہ ۱۸۵۳ع مین قوم کسرانی کے ایک گروہ نے ڈیرہ فتح خان پر حملہ کیا اور اوسکو جزو بہا لوٹنے پائے
تھے کہ اس اثنا مین سواران سرکار نے اوسکا مقابلہ کیا اور جب بھاگے تعاقب کرکے اونکے چند آدمیونکو
قتل کیا - بعد چندے دوسرے مقابلے مین اس قوم کا ایک سردار مارا گیا اور چند گرفتار ہوئے - اس سال
مین بھی قوم شیرانی نے دو مرتبہ مقامات واقع حدود ضلع غازی خان پر حملہ کیا لیکن دونون مرتبہ
جانب سرکار اونکا مقابلہ ہوا اور اپنے مقصدین کامیاب نہوے - جب سرکار متواتر یورش اقوام
سرحدی سے تنگ ہوئی تب اواخر سال مین یہ ارادہ کیا کہ بتدریج جملہ اقوام مفسد کی سرکوبی
کیجاوے اور اس ارادے سے ماہ وزیری پر فوج کشی کی اور اس سے صرف یہی فائدہ نہوا کہ اونسے
اونکی یورشین ملک سرکاری مین ختم ہوئین بلکہ اوس قوم کے اکثر اشخاص نے ملک سرکاری
مین بہت کاری کرنا اور لگان معینہ زمینداران کو دینا اختیار کیا - سنہ ۱۸۵۲ع کے آخر مین بہاولخان
نواب بہاولپور نے جسکو پہلے سے خدمات لائقہ جو اونکی جانب سے ظہور مین آئین تھی سرکار
انگریز ماہانہ کی پنشن بھی دیتی تھی وفات پائی اور حسب خواہش نواب مرحوم اوسکا تیسرا لڑکا سعادت خان
کہ باعتبار عمر کی صورت سے نہ تھا اوسکا جانشین ہوا لیکن کل قوم کے لوگ اس جانشینی سے خوش نہوے
اور اس ناراضمندی کی ترقی اسوجہ سے اور بھی ہوئی کہ اوسنے اپنے بڑے بھائی حاجی خان کو
کہ نجیب الطرفین تھا ایک قلعہ مین قید کیا - ناراضمندی کل قوم کو ایک عمدہ موقع سمجھکر اکثر خان
زمون حاجی خان مذکور کا چند آدمیون کو جمع کرکے قلعہ مذکور پر حملہ آور ہوا اور بلاشبہ بھائی کو چھڑا دیا
- جب یہ حال معلوم ہوا قوم کے سب لوگ اوسکی اعانت کے واسطے مجتمع ہوگئے حتی کہ کل فوج
جسکو سعادت خان نے اپنے بھائی کے مقابلے کے واسطے بھیجا تھا دشمنون کے شریک ہوگئی
اس حالت سے مغلوب ہوکر وہ مع اپنے عیال و اطفال کے قلعہ [illegible] مین پناہ گزین ہوا لیکن جب حاجی خان
نے بعد میں حملہ کیا فوج ہمراہ [illegible] نے مقابلہ نہ کیا اور سعادت خان مجبور ہوکر اپنے بھائی کی گرفتاری
مین آیا - جبکہ ان واقعات کی اطلاع نواب گورنر جنرل بہادر کو ملی اونہون نے حکم دیا کہ دونون
بھائیون مین مصالحت کرادی جاوے اس شرط پر کہ سعادت خان اپنے اور اپنے وارثون کی طرف
سے دعوی ریاست سے دست بردار ہو اور ایک [illegible] پر گذر کرکے [illegible] بطور شرافت اختیار کرے
مگر کبھی بہاولپور مین نہ آوے اور نہ وہان کے باشندون سے خط و کتابت رکھے چنانچہ اس کام کے
انجام کے واسطے مسٹر [illegible] صاحب کمشنر ملتان کے متعین ہوے جنہون نے بہ ترتیب [illegible]

حصہ دوم تاریخ پنجاب

بعد شامل ہونے پنجاب کے ممالک محروسہ سرکار مین ایک مجلس مشہور لہ ایک پریذیڈنٹ و دو ممبر واسطے انتظام ملک کے مقرر کی گئی چنانچہ مسٹر ایچ ایم لارنس کی سی بی پریذیڈنٹ و مسٹر جان لارنس اور مسٹر آر منٹگمری صاحب اوسکے ممبر مقرر ہوئے - کل ملک چار حصہ یا کمشنری مین تقسیم کیا گیا اول قسمت لاہور - اسمین ضلع لاہور و ضلع بٹالہ کہ اب بنام گورداسپور کے مشہور ہے - و ضلع امرتسر و ضلع وزیرآباد کہ جو اب بنام سیالکوٹ کے مشہور ہے و ضلع امرتسر کہ جو اب گوجرانوالا کے نام سے مشہور ہے شامل تھی - دوم قسمت جہلم - اسمین ملک بیچ دواب اور ملک پہاڑ نمک واقع جنوب ہزارہ کہ سندھ ساگر دواب مین ہے شامل تھا -

سوم قسمت ملتان - اسمین اضلاع ملتان دریا کی بین جو اب فتح پور گوگیرہ کے نام سے مشہور ہے و ضلع جھنگ واقع رچنا دواب شامل تھے -

چوتھی قسمت لیا - اسمین اضلاع لیا و خانگڈہ کہ سندھ ساگر دواب مین واقع ہے و ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسمعیل خان مع بنوں کے شامل تھے - ابتدا مین ان چار قسمتوں سے علیحدہ اور دو ضلع پشاور و ہزارہ مع کوہاٹ کے جداگانہ ضلع قائم ہوئے لیکن بعد ازین تینوں ضلع علیحدہ قائم ہو کر کمشنری پشاور کے نام سے نامزد ہوئی - جب اس طرح پر تقسیم ملک کی ہو چکی ضلع مین بقدر ضرورت عہدہ دار تجویز کیے گئے چنانچہ کل ملک مین حسب تفصیل ذیل عہدہ دار واسطے انتظام ملکی کے مقرر ہوئے +

کمشنر فی مشاہرہ دو ہزار سات سو پچاس روپیہ ماہواری

ڈپٹی کمشنر درجہ اول فی مشاہرہ پندرہ سو روپیہ ماہواری

ایضاً درجہ دوم فی مشاہرہ بارہ سو روپیہ ماہواری

ایضاً درجہ سوم فی مشاہرہ یکہزار روپیہ ماہواری

اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول فی مشاہرہ سات سو روپیہ ماہواری

ایضاً درجہ دوم فی مشاہرہ چھ سو روپیہ ماہواری +

ایضاً درجہ سوم مشاہرہ پانچ سو روپیہ ماہواری +

بابت تقسیم حال کل ملک ماتحت لفٹنٹ گورنر پنجاب دیکھو تتمہ متعلقہ اس حصہ کے

ایضاً	[illegible]	۵۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۲۵	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۲۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۵۵	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۲۳	صد	ایضاً
ایضاً	[illegible]	۱۰۰	صد	ایضاً

نمبر	نام	کیفیت
۹	سردار بودھ سنگھ	اس شخص کو اجیت سنگھ کے نوکروں نے مار ڈالا
۱۰	پرتاب سنگھ بیٹا مہاراجہ شیر سنگھ	یہ شخص لہنا سنگھ سندھانوالہ کے ہاتھ سے مارا گیا
۱۱	دھیان سنگھ	اس سردار کو اجیت سنگھ کے سواروں نے گولی سے مارا
۱۲	لہنا سنگھ سندھانوالہ	یہ شخص لڑائی میں کہ جو اجیت اور ہیرا سنگھ میں ہوئی تھی مارا گیا
۱۳	اجیت سنگھ	ایضاً
۱۴	بلرام سنگھ	یہ شخص بموجب حکم ہیرا سنگھ کے مارا گیا
۱۵	بلرام مصر	ایضاً
۱۶	سر رام کشن بھائی بلرام مصر	ایضاً
۱۷	بھائی گورمکھ سنگھ	ایضاً
۱۸	راجہ سوچیت سنگھ	ایضاً
۱۹	کیسری سنگھ	ایضاً
۲۰	دیوان بھیم سنگھ	ایضاً
۲۱	بابا بیر سنگھ	یہ شخص لڑائی میں ہیرا سنگھ کی فوج کے ہاتھ سے مارا گیا
۲۲	کنور کشمیرا سنگھ	ایضاً
۲۳	عطر سنگھ سندھانوالہ	ایضاً
۲۴	جرنیل گلاب سنگھ	اس شخص کو عطر سنگھ سندھانوالہ نے اپنی بندوق سے مارا
۲۵	راجہ ہیرا سنگھ	یہ سردار لڑائی میں فوج خالصہ کے ہاتھ سے مارا گیا
۲۶	پنڈت جوالا سہائے	ایضاً
۲۷	میاں لاب سنگھ	ایضاً
۲۸	میاں سوہن سنگھ	ایضاً
۲۹	نکا دیوان چند	ایضاً
۳۰	فتح سنگھ مان	اس سردار کو گلاب سنگھ کے آدمیوں نے قتل کیا
۳۱	رتنو چند وزیر ہیرا سنگھ	ایضاً
۳۲	دیوان گنپت	ایضاً
۳۳	شاہزادہ پشورا سنگھ	ایضاً

اکھنور مع چکانا	گلاب سنگھ	۵۰۰۰۰ بھمبر	دھیان سنگھ متوفی	۱۵۰۰۰۰
تومہ چھمب	خاندان دھیان سنگھ متوفی	۱۰۰۰۰۰ کوٹلی	خاندان دھیان سنگھ متوفی	۳۰۰۰۰
پنج	ایضاً	۷۰۰۰۰ وناگی خانوپ وغیرہ	گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰۰
			میزان جاگیرات کوہستانی	۱۴۲۰۰۰۰

تفصیل جاگیرات کی جو سوائے کوہستان کی لوگوں کو دی گئیں تفصیل سامان

نام قابض	تعداد جاگیر	نام قابض	تعداد جاگیر
راجہ ہائے جموں سوائے جاگیرات بالا	۵۰۰۰۰۰	راجہ ہائے کانگڑہ یعنی نربیر چند وغیرہ	۱۰۰۰۰۰
سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ	۳۵۰۰۰۰	نہال سنگھ اٹاری والہ	۹۰۰۰۰۰
سردار کشن سنگھ پسر جمعدار			
خوشحال سنگھ	۱۲۰۰۰۰	سردار تیج سنگھ	۴۰۰۰۰
سردار شام سنگھ و چیتر سنگھ اٹاری والا	۱۲۰۰۰۰	سردار شمشیر سنگھ سندھانوالا	۱۵۰۰۰
سردار ارجن سنگھ و دیگر پسران ہری سنگھ	۱۵۰۰۰	کنور پشورا سنگھ	۵۰۰۰
کنور تارا سنگھ	۲۰۰۰۰	سردار جواہر سنگھ ماموں لہنا سنگھ	۵۰۰۰۰
سردار منگل سنگھ	۵۰۰۰۰	سردار فتح سنگھ مان	۵۰۰۰۰
سردار عطر سنگھ کلیان والا	۵۰۰۰۰	سردار حکم سنگھ ملوائی	۵۰۰۰۰
سردار بیلا سنگھ سوکل	۵۰۰۰۰	سردار سلطان محمد و سید محمد و پیر محمد خان	۱۵۰۰۰۰
سردار جمال الدین خان	۱۰۰۰۰۰	شیخ غلام محی الدین	۳۰۰۰۰
فقیر عزیز الدین مع دیگر برادران	۱۰۰۰۰۰	دیوان ساون مل	۲۰۰۰۰
متفرقات	۵۰۰۰۰۰	میزان کل	۹۵۲۵۰۰۰

آمدنی پرمٹ

نام جنس	نام ٹھیکہ دار	تعداد محصول
نمک	راجہ گلاب سنگھ	۸۰۰۰۰۰
محصول اشیاء آمد و برآمد امرتسر	راجہ دھیان سنگھ متوفی	۵۵۰۰۰۰

[illegible]	شیخ غلام محی الدین	۱۰۰۰۰	[illegible]	راجہ گلاب سنگھ	۱۵۰۰۰
اول پچھی	دیوان مہر چند	۱۰۰۰۰	[illegible]	دیوان [illegible]	۱۰۰۰۰
[illegible]	[illegible]	۱۰۰۰۰	[illegible]	سردار [illegible] سنگھ	۱۰۰۰۰۰
دیکھ [illegible]	دیوان [illegible]	۳۵۰۰۰	پشاور	[illegible]	۲۵۰۰۰
			ڈیرہ اسمٰعیل خان		
ملتان و ڈیرہ [illegible]	دیوان ساون مل	۴۵۰۰۰	[illegible]	میاں [illegible] سنگھ	۱۰۰۰۰۰
[illegible]	دیوان ساون مل	۳۰۰۰۰	[illegible]	راجہ گلاب سنگھ	۵۰۰۰۰
رام نگر [illegible]	راجہ گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰	پنڈدادن خان	سرجیت سنگھ [illegible]	۹۰۰۰۰
[illegible] آب	ایضاً	۳۰۰۰۰	وزیرآباد	شیخ امام الدین	۲۲۰۰۰
گجرات	ایضاً	۵۰۰۰	جالندھر دوآب		۶۵۰۰۰
سیالکوٹ	شیخ امام الدین	۲۵۰۰۰	[illegible]		۱۴۹۸۵۰۰
شیخوپورہ		۱۵۰۰۰	میزان کل [illegible]		
[illegible]					

تفصیل معافیات مذہبی

[illegible]	۵۰۰۰۰	[illegible]	۲۰۰۰۰
[illegible]		میزان کل	۲۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۱۰۰۰۰		
[illegible]			

تفصیل جاگیر راجہ ہائے جموں

نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد زر جاگیر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد زر جاگیر
					۱۰۰۰۰
[illegible]	[illegible]	۱۲۵۰۰۰	[illegible]	راجہ گلاب سنگھ	۵۰۰۰
[illegible]	[illegible]	۵۰۰۰	اکھنور	[illegible]	۱۲۵۰۰
[illegible]	[illegible]	۵۰۰۰	[illegible]	ایضاً	۱۴۰۰۰
[illegible]	[illegible]	۳۰۰۰۰	[illegible]	[illegible]	۱۵۰۰۰
[illegible]	[illegible]	۴۰۰۰	[illegible]		

نام سرداران کی جمعیت جس سے فوج متعلق ہے / افسر فوج	قوم فوج	تعداد پلٹن پیادگان	تعداد پلٹن سواران	تعداد افواج موجود	تعداد افواج جو آئینی بنا کر تعینات	تعداد افواج جو تحت غیر آئینی تعینات
کمانیہ سیان سنگھ	سکھ و مسلمان	۳	-	۶	۰	۰
کمانیہ شیو پرشاد	ایضاً	-	۰	۰	۰	-
سردار لال سنگھ	ایضاً	-	۳	۱۰	۰	۰
سردار کشن سنگھ	مسلمان و ہندوستانی	۰	۳	۴	۰	۲
جرنیل کرشن سنگھ	سکھ و مسلمان	۰	۲	۲۲	۰	۰
سردار نظام شاہ	ایضاً	-	-	۰	۱۰	۳
میاں پرتھی سنگھ	ایضاً	-	-	-	۲۰	۳
جرنیل میوا سنگھ	ایضاً	۲	-	۱۰	۱۰	۲
کرنیل [illegible]	ایضاً	۰	-	۱۰	۳	۰
کمانیہ [illegible]	مسلمان و ہندوستانی	۳	۳	۱۰	۳	-
[illegible]	مسلمان و سکھ	۰	۳	۳	۲۰	۱۲
کمانیہ [illegible] سنگھ	سکھ و ہندوستانی	۳	-	۳	-	۱۰
افواج متفرقات	۳	۰	-	-	-	۵۰
میزان کل		۶۰	۹	۲۲۸	۱۵۷	۱۰۱

گوشوارہ کل فوج آئینی و غیر آئینی پنجاب

قسم فوج	تعداد جمعیت	تعداد آدمیوں کی فی جمعیت	میزان
پیادہ	۶۰	۷۰۰	۴۲۰۰۰
ہمراہ افواج کابلی	۰	-	۵۰۰۰
غیر آئینی جو تحت فوج متعین تھی	۳	-	۴۵۰۰۰
		میزان فوج پیادہ ۹۲۰۰۰	

نام سردار که جسکے نام سے فوج مشہور تھی یا افسر فوج	قوم فوج	تعداد رجمنٹ پیادگان	تعداد رجمنٹ سواران	تعداد اتواپ خورد	تعداد اتواپ جو قابل آنے میدان جنگ کی تھین	تعداد اتواپ جو قلعے کے لائق تھین
جرنیل گورونسنگھ مجیٹھیه و کمرنیل جان ہومس	پیاده اکثر سکھ گوله انداز سکھ و مسلمان	١	+	١٠	+	+
جرنیل [illegible] سنگھ	سکنا رہندوستان لیکن بعض سکھ	٢	+	١٠	+	+
شیخ غلام محی الدین	پیاده سکھ گوله انداز سکھ اور مسلمان	١	+	٦	٨	+
دیوان اجودهیا پرشاد و اتواپ زیر حکم جرنیل الہی بخش کے تھین	پیاده سکھ گوله انداز سکھ اور مسلمان	۴	٢	١٢	٢٢	+
جرنیل گلاب سنگھ کلکتیه متوفی	سکھ	۴	١	١۴	+	+
دیوان جوده رام	سکھ و مسلمان پہاڑی **	۴	١	١٢	٣	+
جرنیل خانسنگھ مان	سکھ و مسلمان	۴	+	١٠	+	+
سردار نہال سنگھ اہلووالیه	پیاده سکھ و مسلمان گوله انداز اکثر مسلمان	١	+	۴	١١	+
دیوان جانون مل پٹیاله واله	مسلمان لیکن بعض سکھ	٣	+	٦	۴	+
راجه ہیرا سنگھ	پہاڑی و مسلمان نجیب	٢	٦	+	٣	٥
راجه گلاب سنگھ	ایضاً	٣	+	١٥	+	۴٠
راجه سوچیت سنگھ متوفی	ایضاً	٢	١	۴	+	١٠
کپتان کلدیپ سنگھ	گورکھه	١	+	+	+	+

٥ یه فوج سابق زیر حکم جرنیل کورٹ کے تھی +

* یه فوج تعلیم یافته جرنیل ونتورا کے تھی

** یه فوج تعلیم یافته جرنیل ایوی ٹبائل کی تھی

چودھران	نرنکاری یہ گنیلہ	اس فرقے کے لوگ اکثر رسومات بابل کی کرتے ہیں
پندرھوان	کیا نی پنتی یا	یہ نام اون سکہون کو دیا جاتا ہے جو کہ خواندہ اور دیانت دار ہوتے ہیں
سولہون	ستر اشتریی یا	بانی اس فرقے کا بھی ایک برہمن تھا —
سترھوان	شیخ جی پریسی	بانی اس فرقے کا ... ایک ... تھا
اٹھارھوان	سیانج	یہ اب کسی فرقے خاص کا نہین ہے اس نام سے سب سکھ مشہور ہیں —

سوائے ان کے دو فرقے اور بھی ہیں جن کا نام متعدی و کوندا پنتھی ہے کے مشہور ہیں

متعدی — متعدی وہ لوگ کہلاتے ہین جو بڑے بڑے دربارون کے شاگرد ہیں کے ہو بار ہوتے ہین اور کوندا پنتھ ایک نیا پنتھ ہے اور اسکا بانی ایک شخص تب ... ہے جو فی الحال زندہ ہے اور آلہ دین میں بانی کلی رہتا ہے

تعداد فوج آئینی لاہور جسکی فہرست سنہ ۱۸۴۵ع مین ابتدا لڑائی کے مرتب ہوئی تھی

نام سردار کہ جنکے ماتحت فوج مشمول تھی	قوم فوج	تعداد پلٹن	تعداد رسالہ سواران	تعداد توپ خورد	تعداد توپ جو ...	تعداد توپ جو قلعے کے ماتحت تھین
سردار تیج سنگھ	سکھ	۴	۱	۱۰	+	+
جنرل ... سنگھ ...	ایضاً	۳	+	۲	+	+
جرنیل ... سنگھ	پایر سکھ گورا اور سکھ مسلمان	۲	+	۴	+	+
شیخ امام الدین	مسلمان	۳	+	۴	+	+
سردار ... سنگھ ...	پایر سکھ گورا ...	۲	+	۱۰	۲	۲
جرنیل ... سنگھ	مسلمان گورکھ ...	۲	+	۳	+	+
جرنیل ... سنگھ ...	پایر و مسلمان ... سکھ مسلمان	۳	+	۱۴	+	+
جرنیل ... سنگھ ...	سوار سکھ و مسلمان ... ... مسلمان پایر سکھ	۴	۱	۱۲	+	+

یہان تک کہ بعد غروب آفتاب کے ہر ایک سکھ حضور نظر پڑتا ہے سوای شراب کے وہ افیون بھی کہاتے اور بھنگ بھی پیتے ہین۔ سکھ سر اور ڈاڑہی کے بال قطع نہین کرتے ہین اور جنگلی سور جسکو بریل کہتے ہین بر غبت تمام کہاتے ہین کیونکہ اس جانور کا گوشت کھانا اونکے یہان ممنوع نہین ہے۔

فہرست سکھون کے فرقون کی

سکھون مین اٹھارہ فرقہ ہین

نمبر	نام فرقہ	کیفیت
پہلا	اودا سی	بانی اس فرقے کا نانک تھا
دوسرا	بیدی	اس فرقے کا بانی سیری داس لڑکا نانک کا تھا
تیسرا	تہن	بانی اس کا گروانگد تہا
چوتھا	بہلا	بانی اس فرقہ کا گرو امرداس تھا
پانچوان	سوڈہی	اس فرقہ کا بانی گرو رام داس تھا

سوای اوداسی اور باقی چارون یعنی بیدی تہن بہلا اور سوڈہی مین اکثر کہتری ہوتے ہین۔

نمبر	نام فرقہ	کیفیت
چھٹا	رام رائی	بانی اس قوم کا رام راے تھا اور اس فرقہ کے آدمی اکثر ہردوار کے قریب رہتے ہین
ساتوان	بندا پنتھی	بانی اس قوم کا بندا تھا جو کہ بعد گوبند سنگہ کے گدی نشین ہوا۔
آٹھوان	سنہ ذی	اگرچہ سنہ ایک فرقہ کھتریون کا جو کہ سکھ مین ہے لیکن یہہ لقب ان لوگون کے لیے جو مخالفین گرو گوبند سنگہ کے تھے مستعمل ہے
[illegible]	رنگریٹیا مذہبی	اس فرقے مین بھنگی اور دیگر کمینی قومین ہین۔
[illegible]	ربابی	بھائی مردانہ اسکا بانی تھا جو گورو نانک کے روبرو بھجن کرتا تھا۔
[illegible]	دیوانہ	بھائی بہارا اسکا بانی تھا مشہور گدی اس فرقہ کی علاقہ مہاراجہ پٹیالہ مین ہے
[illegible]	اکالی	اس فرقے کے لوگ پرستش اکال یعنی خدا کی کرتے ہین اور یہہ مشہور فرقہ سکھون کا ہے
	ننگا	اس فرقے کے لوگ ننگے رہتے ہین اور بنام ناگون کے مشہور ہین بانی اس فرقہ کا سری چند لڑکا نانک کا تھا۔

مندرون مین سدابرت جاری تھی اور باقی فقیرون کا حال مثل یہان کے فقیرون کے تھا۔ اگر کسیکا
قرضدار بھاگ کر چلا جاتا تھا تو جس سردار کی عملداری مین وہ جاکر رہتا تھا وہ اوسکو قرضخواہون کے
حوالے نہین کرتا تھا اور اگر حوالہ بھی کرتا تھا تو اول اس بات کا اقرار کرا لیتا تھا کہ اوس شخص کو سرمو ایذا نہین ہوگی
تشخیص جمعبندی کن اور بٹائی سے ہوتی تھی اور زردی تیل نیشکر اور پوست اور اراضی منضبطہ کا
محصول بنقد وصول ہوتا تھا لیکن رنجیت سنگھ نے طریقہ کن و بٹائی کو ناپسند کرکے طریقہ ٹھیکہ کا پسند کیا تھا۔
یہ ٹھیکے یعنی مقدمون کو بیچے اراضی دیجاتی تھی اور فیصدی بحیرہ وجہہ بطور انعام کے زرمنافع مین سے ملتا تھا
رعایا پر بہت ظلم ہوتا تھا کیونکہ اول تو اون سے جمع معینہ سے زیادہ وصول کیا جاتا تھا۔ دوم
رعایا بیگار مین پکڑی جاتی تھی اور مزدوری نہین ملتی تھی اور سوم سپاہی سرکاری جو قلعجات وغیرہ
پر تعینات ہوتے تھے رعایا پر ظلم کرتے تھے۔

نانک پترون سے بسبب اونکی عزت کے محصول کم لیا جاتا تھا۔ پنجاب مین مختلف قومین یعنی کھتری جاٹ
راجپوت سکھ اور مسلمان رہا کرتے تھے لیکن عہد سلطنت سکھون مین مسلمان رعایا اکثر غریب محتاج
رہا کرتے تھے۔ اونکو گائے کے گوشت کھانے کی اجازت نہین تھی اور اذان بھی نہین دینے
پاتے تھے لیکن صرف بعض اوقات اونکو مسجدون مین جمع ہونے کیلیے حکم دیا جاتا تھا۔

شمال مشرقی حصہ پنجاب مین اکثر باشندے افغان ہین اور یہہ اکثر قلعون اور گاؤن مین جنکے
چارونطرف دیوار کچی ہوتی تھی رہتے تھے اور باعث اسکا یہ تھا کہ زمیندارون کے آپس مین عداوت
رہتی تھی اور کوئی شخص ایک دوسرے کا اعتبار نہین کرتا تھا۔ وہ سکھ جو کہ دریاے راوی اور
چناب کے مابین کے ملکون مین رہتے ہین دھاربی سکھہ کہلاتے ہین۔ دہانگیت سکھہ دریاے چناب کے
پرلی طرف اور دریاے جہلم کے ورلی طرف رہتے ہین۔

پنجابیون کے دانت اکثر بہت اچھے اور سفید ہوتے ہین اور پان بہت کم کھاتے ہین۔ سکھہ
اکثر تنومند اور قوی ہیکل ہوتے ہین اور باعث اسکا عمدگی آب و ہوا ہی
سکھہ اکثر سپاہی ہوتے ہین اور نیز سوداگر بھی سپاہیانہ وضع رکھتے ہین۔
جون مسلمان کہ سکھہ ہوجاتے ہین وہ اپنے مذہب کے بالکل رسومات چھوڑ دیتے ہین اور رسومات
سکھون کے مذہب کے اختیار کرتے ہین۔ وہ سور کا گوشت کھاتے ہین اور اونکے یہان
مسلمانی بھی نہین ہوتی ہی۔
سکھون کے یہان حقہ پینے اور وسمہ لگانے کی ممانعت ہی لیکن قریب بالکل سکھون کے شراب پیتے ہین

کچھ تنازع ہوتا تھا اور کوئی شخص فریقین سے مارا جاتا تھا تو خونی پر یہہ فرض تھا کہ خواہ وہ اپنی
لڑکی کی شادی شخص متوفی کے کسی رشتہ دار سے کر دے یا ڈیڑہ سو روپیہ سے دو سو روپیہ تک
یا پچیس بگھہ زمین مقتول کے وارثون کو دے ـ
ہیڈہ یعنی بند باندھنے اور پانی کی تقسیم کرنے مین اکثر نوبت کشت و خون کی پہونچتی تھی لیکن اکثر
کو تصفیہ ہوجاتا تھا اور موافق اپنے حصہ اور استحقاق کے سبکو پانی پہونچتا تھا ـ
جو زمیندار کہ قریب چشمون کے یا قریب پہاڑون کے جہان سے کہ ندیان نکلتی ہین رہتے تھے یا دل
کھیتی کرتے تھے کیونکہ اونکو پانی بکثرت مل سکتا تھا ـ جن مقامات پر کہ پانی نہین پہونچ سکتا تھا وہ
دیہات بسبب نہونے آبپاشی کے بالکل تباہ ہوجاتی تھے اور ٹھیکہ دارون کو کمال نقصان ہوتا تھا ـ
مثل اور ہندوستانیون کے سکھون کی شادی صغر سنی مین ہوجاتی ہے اور اسمین [illegible]
کی کچھ چندان ضرورت نہین ہوتی ہے ـ
سکھون مین اکثر یہہ بھی دستور ہوتا ہے کہ اول تو وہ منگنی قبول کر لیتے ہین اور بعد ازین اگر وہ لڑکا یا لڑکی
مین کچھ نقصان دیکھتے ہین تو منگنی توڑ ڈالتے ہین اور اوسکا اونکے یہان کچھ عیب نہین ہے ـ
جاٹون مین اور اور کمینہ قومون مین یہہ دستور ہے کہ بعد انتقال شوہر کے عورت خواہ اپنے دیور یا جیٹھ کو
قبول کرے لیکن اگر اوسکے شوہر متوفی کے کوئی بھائی نہو تو اوس عورت کو اپنے خسر کے خاندان مین
سے کسی شخص کے ساتھ شادی کر لینے کا اختیار ہے چنانچہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بموجب اسی رسم کے اوس
عورت کے ساتھ جو کہ اوسکے باپ مہا سنگہ کو منسوب ہوئی تھی اور سواے اسکے دیا کنور اور رتن کنور
بیویون صاحب سنگہ گجرات والے کے ساتھ جو کہ مہاراجہ موصوف کا چچیا خسر تھا شادی کی تھی ـ
اگر کوئی عورت بعد انتقال اپنے شوہر کے شادی نکرتی اور غیر سردار کی عملداری مین چلی جاتی
تھا اوس عورت کا بلوانا ایک امر بہت دشوار ہوتا تھا اور ایک پنچایت اکٹھی کی جاتی تھی اور یہہ پنچایت سے
کچھ اسباب اوس سردار کا جسکی عملداری مین جاکر وہ عورت رہتی تھی ضبط کیا جاتا تھا اور اگر عورت کسی صورت
سے گرفتار ہوتی تھی تو وہ مجرم خیال کی جاتی تھی ـ
کوئی شخص کسی کی بیوی کو بھگا کر لیجاتا تھا تو وہ شخص اپنی بیوی کے حاصل کرنے مین بہت کوشش کرتا تھا
اگر اوس عورت کی اوسکے آشنا سے لڑکا پیدا ہوتا تو اوسکا خاوند اوس لڑکے کے لینے مین
بہت جھگڑا کرتا تھا ـ
سلطنت خالصہ مین بعض فقیرون کو واسطے ترقی مذہب کے معافیات دی گئی تھین اور اکثر شوالہ

سکے عمل نہین کرتا تھا

سکھہ بجاے سلام کے واہ گروجی کی فتح کہتے ہین

سکھہ دو قسم کے ہوتے ہین یک تو مانجی اور دوسرے مالوا

اوس ملک مین جو کہ درمیان دریاے راوی اور بیاس کے واقع ہے مانجی سکھہ رہا کرتے تھے اور اب وہ سکھہ صرف اوسی ملک مین نہین رہتے ہین بلکہ نقل مکان کرکے اور ملکون مین بھی جا بسے ہین اور اونپر قابض ہین

سرداران پٹیالہ جیند اور نابہ کیتھل اور راجہ نابھہ مالوہ سکھون مین ہین

مانجی سکھون مین جائداد منقولہ اور غیر منقولہ درمیان بھائی بندون اور چونڈا بندونکے تقسیم ہوتی ہے اور بھائی بندون اور چونڈا بندونمین یہ فرق ہے کہ اسباب غیر منقولہ بھائی بندون مین بحصہ مساوی منقسم ہوتا ہے اور اسباب منقولہ کے مالک بیٹے ہوتے ہین - الا بڑے بیٹے کو جو مالک سرداری کا ہوتا ہے بہ نسبت اورونکے المضاعف ملتا ہے اور چونڈا بندونسے یہ مراد ہے کہ اسباب کا حصہ مساوی درمیان عورتون کے واسطے پرورش اونکے لڑکون کے ملتا ہے

اگر کوئی مانجی سکھ لاولد مرے تو اوسکے بھائی بھتیجے گدی و اسباب وغیرہ پر قابض ہوتے ہین سواے بھائیان کیتھل کے اور سب سکھون مین یہ رسم جاری ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اوسکا جیٹھہ یعنی اوس عورت کے شوہر مرحوم کا بڑا بھائی اگر اوس بیوہ کو سفید پوشاک اور ایک نتھہ پہناوے تو وہ عورت اوسکی بیوی ہو جاتی ہے

اس قانون سے البتہ اتنا تو فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ عورت بدکاری سے باز رہتی ہے اگرچہ یہہ بات اکثر بیوہ یون کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن یہہ رسم ہمیشہ موافق عورتون کی مرضی کے نہین ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات برخلاف اونکی مرضی کے

اگر مانجی سکھون مین کوئی لاولد مر جاوے اور اوسکے بھائی بھتیجے بھی نہون تو بالکل جایداد منقولہ اور غیر منقولہ اوسکی بیویون مین برابر تقسیم ہو جاتی ہے

سکھون مین کسی بیوہ کو اختیار گود لینے لڑکے کا نہین ہے کیونکہ یہہ رسم اون مین بالکل ممنوع ہے - وہ گدی نشین بھی نہین ہو سکتی ہے

مالوا سکھون مین یہ رسم جاری ہے کہ بڑا لڑکا بالکل جایداد کا مالک ہوتا ہے اور باقی لڑکون کو واسطے اونکے پرورش کے کچھہ روپیہ مقرر ہو جاتا ہے

تنازعے سرحد وغیرہ کی پنچایت سے فیصل ہوتے تھے - اگر گانون کی سرحد کے باب مین زمیندارون مین

خرچ کرنے روپیہ کے اکثر بچ جاتے تھے - اگر کسی شخص سے کچھ قصور ہو جاتا تو اوس سے سردار لوگ موافق
قصور اور اوسکی حیثیت کے جرمانہ لیتے تھے اور لینا جرمانہ کا صرف راست سرداروں پر منحصر تھا - اگر کوئی
شخص جرمانہ دینے سے انکار کرتا تھا تو اوسکا بالکل مال و اسباب تا ادائے زر جرمانہ کے ضبط رہتا تھا اور وہ
اور اوسکا بالکل خاندان نظربند رہتا تھا - سرداروں نے زر جرمانہ کو بھی ایک صورت آمدنی کی سمجھ رکھی
تھی - جو شخص کہ مقدمہ جیتتا تھا وہ بطور شکرانہ کے اور جو شخص کہ ہارتا تھا وہ بطور جرمانہ کے کچھ روپیہ
دیتا تھا - مجرموں کو سزاے شدید بہت ہی کم ملتی تھی چنانچہ اگر کسی شخص پر بڑا بھاری جرم ثابت ہوتا تھا
اوسکے ہاتھ اور ناک کان کاٹ دیے جاتے تھے مگر جان کی سزا بہت ہی کم ہوتی تھی -

اگر کسی شخص کے یہاں چوری ہو جاتی تھی اور ثبوت اسکا کسی شخص پر ہو جاتا تھا اور مال مجرم کے یہاں
سے دستیاب ہوتا تھا تو بہتر ورنہ بھی اسباب سے تھانہ دار چہارم حصہ قیمت اسباب کا بطور شکوری
کے لیتا تھا اور اگر مدعی دینے چہارم سے انکار کرتا تھا تو تھانہ دار کو اختیار تھا کہ وہ مجرم کو اسباب مسروقہ بخشدے

رسمیات اور طور و طریق سکھوں کے

اکثر سکھ محض ناخواندہ ہوتے ہیں اور انمیں سے سواے گورمکھی زبان کے اور کچھ لکھ پڑھ نہیں
سکتے ہیں اور عربی اور فارسی کو جو کہ زبانیں اہل اسلام کی ہیں بہت ناقص اور خراب جانتے ہیں
کیونکہ نسبت مسلمانوں کے اونکو اتنا تعصب ہے کہ جو چیز اونکے متعلق ہوتی ہے وہ اوسکو کبھی نہیں
کرتے ہیں خواہ وہ مفید ہو یا مضر +

سکھ جادو کے بڑے معتقد ہیں اور ذرہ ذرہ سی باتوں پر جادو کا شک کرتے ہیں - مثل
ہندوؤں کے وقت روانگی یا کرنے کسی مہم کے بدون ساعت سعید کے نہیں جاتے ہیں وہ
یقین کرتے ہیں کہ جسم انسان پر گرہوں کا اثر ہوتا ہے چنانچہ واسطے رفع خراب اثر کے وہ حسب
فہمائش برہمنوں کے دان پن بھی کرتے ہیں +

اکثر سکھ فال دیکھکر کام کرتے ہیں چنانچہ رنجیت سنگھ جب کسی مہم میں مشغول ہوتا تھا تو اول وہ دو ٹکڑے
کاغذ لیکر گرنتھ پر رکھتا تھا ایک ٹکڑے پر یہہ لکھتا تھا کہ میں اسمیں کامیاب ہونگا اور دوسرے پر
برعکس عبارت وہ ایک لڑکے سے کہتا تھا کہ ان دونوں ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑہ اوٹھا لے
چنانچہ اگر وہ اوس ٹکڑے کو جسپر کہ اوسکے لیے مہم کا کرنا مفید لکھا ہوا ہوتا تھا اوٹھاتا تھا تو
وہ اوس مہم میں مشغول ہوتا تھا اور نہیں تو اپنے ارادے کو چھوڑ دیتا تھا اور ہرگز بر خلاف فال

حاضر ہوتے تھے اور اگر یہ اپنے سرداروں سے ناراض ہوتے تھے تو اونکو اوس سردار کی شرکت سے اپنا
حصہ نکال لینے کا اختیار ہوتا تھا اور مثل ایسے کسی طرح کی دست اندازی نہین کر سکتے تھے

انتظام سلطنت پنجاب عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ مین

سلطنت مہاراجہ موصوف مین کسی طرح کا قانون نہین تھا - اوسکی بالکل زندگی لوٹ کھسوٹ مین صرف
ہوئی - اوسنے بالکل دیہات کا ٹھیکہ دے دیا تھا اور ٹھیکہ داروں کو اپنی رعایا کی جان و مال کا بالکل
اختیار تھا لیکن سب ٹھیکہ دار رنجیت سنگہ سے بہت خوف رکہتے تھے کیونکہ مہاراجہ صاحب کو اپنی
فوج کی بڑی قوت تھی اور جس کسی کو وہ چاہتے تھے بہ وسیلہ اپنی فوج کے قرار واقعی سزا دے سکتے تھے
مہاراجہ موصوف مین ایک بات یہ بڑی تھی کہ جب کبھی فصل بہت اچھی ہوتی تھی یا وہ اون کو یہ خبر
پہونچتی تھی تو وہ اون ٹھیکہ داروں سے جنکے یہان پیداوار زیادہ ہوتی تھی جبر ا روپیہ
مقرر سے زیادہ لیتے تھے لیکن تجاروں کو رنجیت سنگہ کی عملداری مین کسی طرح کا خوف و خطر نہ
تھا اور وے محصول مناسب سے زیادہ بھی نہین لیا جاتا تھا - مہاراجہ صاحب خود دو شالون اور نمک کی
سوداگری کیا کرتے تھے چنانچہ جس جنس کی وہ خود سوداگری کرتے تھے کسی غیر شخص کو اوس چیز کی تجارت کا
کرنے کا اختیار نہین تھا - اونکے یہان عدالتین مثل فوجداری کلکٹری یا دیوانی کے نہین تھین - البتہ
سابق مین تو ہر وقت درپیشی کسی مقدمے کے چند سکھ جمع ہو کر اپنی رائے دیتے تھے لیکن عہد
مہاراجہ رنجیت سنگہ مین صرف ایک دفعہ جبکہ ہولکر پنجاب مین آیا تھا یہ مجلس جمع ہوئی تھی
رنجیت سنگہ کے وقت مین سلطنت کی بڑی ترقی تھی اور فوج کا انتظام بھی بہت ہی اچھا تھا - سوائے
بالکل پنجاب اور کشمیر کے اور بہت سے پہاڑی و دیہات لداخ تک اوسکے قبضے مین تھے - بعض چھوٹے
چھوٹے سردار جو کہ رنجیت سنگہ کی عملداری کے قرب و جوار مین تھے اوسکو سب اپنی استعداد کے خراج
دیتے تھے اور بلکہ بوقت ضرورت اوسکی مدد کے واسطے فوج بھی بھیجتے تھے مہاراجہ موصوف کے
قبضے مین ڈیرہ غازی خان اور آباد وغیرہ بھی تھے اور اونکا ٹھیکہ اوسنے نواب بہاول پور کو دے دیا تھا -
ماسوا اونکے کچھ ملک کہ ملک محفوظ اور مغرب کی طرف دریاے ستلج کے واقع تھا اوسکے قبضے مین تھا حاصل
کل ملک اور تعداد کل فوج کے نقشجات سے ناظرین کو مفصل دریافت ہو جاوے گی - چونکہ عہد مہاراجہ
رنجیت سنگہ مین کوئی قانون نہ تھا اس باعث سے بعد اوسکی وفات کے انتظام ملک خراب ہو گیا اور بالکل
ملک مین قتل و خونریزی ہر قسم کے ستم بلکہ صرف زبانی گواہی بر فعل ہوتے تھے اور اس باعث سے مجرم بسبب

مجرم سے حوالہ کرنے مین اپنی تحقیر اور اوسکو پناہ دینے مین اپنی توقیر سمجھتے تھے ۔ آخرش کو یہ بات بانی
اور فساد کی ہوئی اور بدرجہ مجبوری ہر ایک مالک گاؤن نے بخوف اپنے دشمن کے اپنے دیہات کے گرد
خندق کھدوائی اور فصیلین قائم کین چنانچہ اون دیہات مین بھی جو کہ شرکت مین تھے علیحدہ علیحدہ فصیلین بنگئیں
اور جاگیردارون نے اپنے رہنے کے لیے قلعے تعمیر کرائے ماسوا اسکے اون قلعہ مین جو کہ سب سردارون نے
متفق ہوکر بنوایا تھا ہر یک سردار نے بسبب خوف اور شرکا کے اپنے اپنے مکانات کے گرد احاطہ کھچوائے
۔ اس انتظام کو پٹی داری کہتے تھے ۔ ہر ایک شریک مثل کا اہتمام اس انتظام کا کیا کرتا تھا اور ہر شخص کو اپنے
ملک مین اختیار سزادہی زمیندار اور رعایا کا حاصل تھا اور کسی سردار کو مظلوم کے استغاثہ کی سماعت کا اختیار
نہ تھا لیکن اگر دو مخصوصون مین آپس مین کسی طرح کا تنازعہ ہوا کرتا تھا تو وہ روبرو سرگروہ یعنی چھوٹے سردارون
کے پیش ہوتا تھا اور فریقین کا مرافعہ سرداران اعلیٰ اسکے حضور مین بھی ہو سکتا تھا لیکن اکثر مقدمات فریقین
کے دوست واقربا کی پنچایت سے فیصل ہوا کرتے تھے ۔ کسی پٹی دار کو اپنے ملک کے بیع کرنے کا
اختیار نہین تھا لیکن البتہ وہ واسطے رفع ضرورت کے اسکو رہن کر سکتا تھا ۔ بعد وفات پٹی دار کے
جس رشتہ دار کو وہ وصیت نامہ لکھ جاتا تھا اوسی کو اوسکی جائداد ملتی تھی بشرطیکہ وہ مرد ہو اور نہ عورت
۔ سردار پٹی دار آپس مین ایک دوسرے کے ممد و معاون ہوتے تھے ۔ سوائے پٹی داری کے وہان
انتظام مثل داری اور تابعداری اور جاگیرداری بھی تھا اور اوسکا حال ذیل مین درج ہوتا ہے
بعض چھوٹے گروہ مع اپنے سردارون کے جنکو پیشتر سے زمین ملتی تھی وقت لڑائی کے اپنے سردار مثل
کی مدد کرتے تھے اور اوس سے کچھ نہین لیتے تھے کیونکہ زمین جو اونکو پہلے سے دی جاتی تھی صرف
اسی واسطے ہوتی تھی کہ وہ اونکے رنج و راحت کے شریک ہون یہ گروہ ازراہ تابعداری مدد نہین کرتے
تھے بلکہ ازراہ مثل داری کیونکہ اونکی مدد سے فائدہ اس مثل کا جسمین کہ وہ شریک ہوتے تھے متصور
ہوتا تھا اور مثلدارون کو یہہ بھی اختیار تھا کہ اگر اپنے سردار سے ناراض ہو جاوین تو دوسرے سردار
کے شریک ہو جاوین ۔ تابعدار وہ شخص کہلاتے تھے جو کہ مثلدارون کو خراج دیا کرتے تھے ۔ اگر کسی
سے کوئی امر ناشایستہ نسبت اپنے سردارون کے ہوتا تھا تو اوسکی ملک ضبط کی جاتی تھی اور جب
سردار سے بسبب تابعدارون کے کوئی امر خلاف ضابطہ واقع ہوتا تھا تو ملک مقروقہ اوسکو واپس
تھی ۔ جاگیردار وہ شخص کہلاتے تھے جنکو کہ جاگیرین ملتی تھین اور یہہ جاگیرین یا تو اونکو ملتی تھین جو کہ
ون کے قریب رشتہ دار ہوتے تھے اور یا اونکو جنسے کہ بوقت لڑائی کے کارنمایان ظاہر ہوتے تھے
دار زیر حکم سردارون کے رہتے تھے اور وقت لڑائی کے مع اپنی کل فوج کے واسطے مدد کے

تعداد آبادی کل پنجاب کی ۱۸۴۵ء مین

جبال کشمیر مع مظفر آباد وغیرہ	۵۵۰۰۰۰
صوبہ ملتان	۷۵۰۰۰۰
صوبہ پشاور	۶۰۰۰۰۰
ڈیرہ اسماعیل خان مع ڈیرہ غازی خان دبنو وغیرہ	۴۵۰۰۰۰
علاقہ کوہستانی واقع شمال مابین دریاے ستلج وسندہ مع لداخ وغیرہ	۱۱۰۰۰۰۰
لاہور مع امرتسر اور ملک سنجھ	۱۹۰۰۰۰۰
میزان کل	۵۳۵۰۰۰۰

قانون جوکہ درباب انتظام ملک وتحصیل خراج وغیرہ کے قبل سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ کے جاری تھے

اُس زمانہ مین جبکہ بارہ مثلین پنجاب مین حکمران تھین اور جنکا حال تاریخ مین درج ہوچکا ہے سکھون مین یہ دستور تھا کہ سب سردار جوکہ اپنے اپنے ملک پر قابض تھے ماہ بیساکھ اور کاتک مین مقام امرتسر مین جمع ہوتے تھے اور تالاب امرتسر مین غسل کرنے کے بعد درباب مہمات ملکی کے اپنی اپنی راے دیتے تھے اور بعدازین جوکچھ قرار پاتا تھا مطابق اوسکے عمل کیا جاتا تھا - جبکہ ان سردارون نے بالکل ملک پر قبضہ حاصل کیا اونھون نے ملک مفتوحہ کو آپسمین تقسیم کرنے کے واسطے اول تو ملک کو اپنے درمیان مین تقسیم کیا اور بعدازین ہر سردار نے اپنے سردارون توابعین مین جنھون نے کہ وقت لڑائی کے مع اپنی فوج قلیل کے اونکی مدد کی تھی موافق اونکے کارگذاری کے ملک کو تقسیم کیا چنانچہ ہر یک سردار بلا تعلق غیر کے مالک اپنے حصے کا ہوتا تھا اور جو چاہتا تھا سو کرتا تھا - اگر ایک مثل کے سردارون مین کسی طرح پر آپسمین تنازع ہوا کرتا تھا یا دو مختلف مثلون مین کسی باعث سے نااتفاقی ہوجاتی تھی یا عداوت پڑجاتی تھی تو فریقین کو غیر مثل سے مدد طلب کرنیکا اختیار ہوتا تھا اور اونکو فی سوار صرف ایک روپیہ دینا پڑتا تھا اور جوکچھ کہ لڑائی مین اونکو لوٹ ملتی تھی وہ اونکو بطور انعام کے معاف کردی جاتی تھی - اگر کوئی مجرم کسی کے پاس آکر پناہ لیتا تھا اور ہر چند وہ شخص کہ جسکا مقصوردار ہوتا تھا اسکو طلب کرتا تھا لیکن ہرگز نہین ملتا تھا کیونکہ سکھہ لوگ مثل اور ہندوستانیوں کی

اس شہر مین ایک قلعہ بھی ہی اور نام شیرگڑہ سے مشہور ہے +
کشمیر مین ایک بڑا تالاب ہی اور وہان کے باشندے ڈل کہتے ہین - اسکے درمیان مین کسی اونچی
وہان سنا جاتا ہی کہ شاہ جہان نے ایک باغ لگوایا تھا اور یہ نام شالہ مار کے مشہور ہی - یہ تالاب بڑی
لطف کی جگہہ ہی اور دیکھنے والے کو خوشی دیتا ہی اور تر و تازگی بخشتا ہی +

حال شہر ملتان

شہر ملتان کا عرض شمالی ۳۰ درجہ ۹ دقیقہ اور طول شرقی ۷۱ درجہ ۲۷ دقیقہ ہی
یہ شہر قدیم شہرون ہندوستان مین سے ہے شہر کے گرد شہر پناہ بھی ہوتی ہی اور ایک قلعہ مستحکم بھی
ہی یہ شہر دریاے چناب کے بائین کنارہ سے قریب چار میل کے فاصلے پر واقع ہی اور آب و ہوا اس مقام
کی نہایت گرم ہی - یہان ریشمی کپڑے اچھے بنے جاتے ہین بلکہ اور ملکون مین واسطے فروخت کے بھیجے جاتے
ہین اسکے گرد نواح کا ملک بہت سر سبز اور تر و تازہ اور آبادی کی بھی بہت کثرت ہی +

حال پیداوار پنجاب

سواے اشیاے مسبوق الذکر کے پنجاب مین کئی کانین نمک کی ہین اور وہان کے نمک کو ہندوستان
مین نمک لاہوری کہتے ہین -

تعداد آبادی مشہور شہرون پنجاب کی سنہ ۱۸۴۹ع مین

نام شہر	تعداد دوکان	تعداد گھر	تعداد آبادی
لاہور	۳۰۰۰	۱۴۵۰۰	۷۲۵۰۰
امرتسر	۴۵۰۰	۱۲۰۰۰	۹۰۰۰۰
کشمیر	۲۵۰۰	۱۴۰۰۰	۹۵۰۰۰
ملتان	۱۸۰۰	۹۰۰۰	۴۵۰۰۰
پشاور	۲۰۰۰	۱۰۰۰۰	۵۵۰۰۰
ڈیرہ اسماعیل خان	۳۰۰۰	۱۵۰۰	۸۰۰۰۰
جہلم	۲۵۰۰	۱۶۰۰۰	۱۰۰۰۰

مینہ برستا ہے اور برف گرتی ہے اور جن دنون مین کہ ہندوستان مین موسم برسات ہوتا ہے اون ایام مین اس ملک مین مینہ کے ہلکے ہلکے چھلے پڑتے ہین

کچھ زمین اس ملک کی ولدلی ہے اور کچھ مین بوسیلہ بڑے نالون اور چشمون کے بخوبی تمام آبپاشی ہوتی ہے — مختلف طرح کے خوبصورت پھول یہان خودرو ہوتے ہین

یہان زلزلہ اکثر آتا ہے اور اس باعث سے عمارات چوبی ہین +

خوراک باشندون کی چاول تازہ اور خشک مچھلیان اور مختلف اقسام کی ترکاریان ہین اور وہ اکثر شراب بھی پیتے ہین

ہرچند کہ اس مقام کے گھوڑے قد مین چھوٹے ہوتے ہین لیکن بہت مضبوط اور بردبار —

سانپ بچھو نظر نہین پڑتے لیکن پسو بکھیون اور مچھرون کے جھنڈ کے جھنڈ اوڑتے ہین +

سوداگری اس ملک کی اکثر براہ تری ہوتی ہے لیکن تاہم کچھ اسباب سوداگری کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کو بلہ وار سے جاتے ہین —

کشمیر در حقیقت ایک بہت نفیس اور عمدہ جگہہ ہے اور آب و ہوا اس مقام کی بہت خوشگوار ہے — آدمی خوبصورت زبردست اور تیز ہوتے ہین — غلے سب قسم کے اور میوہ جات نفیس اور لذیذ اور ادویات مختلف اور زعفران پیدا ہوتی ہے — اور دوشالہ بیش قیمتی اور عمدہ اوس پشم سے جو کہ تبت سے آتی ہے یہان بنی جاتی ہے عرصہ ایک برس مین قریب ایک لاکھہ روپیہ کے پشم لوہیانے اور دہلی کو آتی ہے اور خاص کشمیر مین سات لاکھہ پچہتر ہزار روپیہ کی صرف ہوتی ہے اور وہان سے قریب تیس لاکھہ روپیہ سالانہ کے دوشالہ وغیرہ بن کر فروخت ہوتے ہین +

جبال کشمیر مین اکثر معدنی چیزین نکلتی ہین

کشمیر مین کاغذ بہت عمدہ بنتا ہے چنانچہ زمانہ سابق مین اس کاغذ کی ہندوستان مین بڑی قدر ہوتی تھی اور بقیمت گران بکتا تھا —

عہد سلطنت عالمگیر مین محاصل صوبہ کشمیر کا تین لاکھہ پچیس ہزار روپیہ تہا لیکن ۱۸۰۳ع مین جبکہ افغانون کے قبضے مین تھی محاصل اس ملک کا بیس لاکھہ روپیہ تھا

شہر کشمیر دار السلطنت صوبہ کشمیر کا عرض شمالی ۳۴ درجہ اور ۲۳ دقیقہ اور طول شرقی ۷۴ درجہ ۴۷ دقیقہ ہے

زمانہ سابق مین اس شہر کو سری نگر کہتے تھے +

اس شہر کے بیچ مین ہوکر دریای جہیلم گذرتا ہے اور اوسکے دونو طرف تین میل تک شہر آباد ہے اکثر گہر دو منزلہ اور سہ منزلہ ہین لیکن چوبی ہین +

یہ شہر مع کچھ کوہستانی علاقے کے قدیم الایام سے راجہ گلاب سنگھ کے بزرگوں کے قبضے میں تھا
اور اب راجہ گلاب سنگھ اوسکا مالک ہے ؛

۱۸۳۱ء میں محاصل علاقہ جمو کا تخمیناً پانچ لاکھ کے تھا شہر جمو ایک پہاڑ کے کنارے پر واقع ہے
اور دو حصوں میں منقسم ہے جو کہ بنام اوپر اور نیچے جمو کے مشہور ہیں ؛

اس پہاڑ سے دریا راوی نکلتا ہے اور اوسکا پاٹ اس مقام پر قریب چالیس یا پچاس گز کے ہے۔
یہ دریا اکثر پایاب رہتا ہے اور اوسکے کنارے پر پنچکیاں بھی ہیں۔

۱۸۳۱ء میں اس شہر میں کثرت سے سوداگری ہوتی تھی اور اکثر اشیا مثل کشمیری شال دو شالہ زعفران
وغیرہ کے اس مقام میں آتی تھیں لیکن بیچ میں بسبب واقع ہونے لڑائیوں اور بسبب انتظام سہونکے
سوداگری اس شہر کی بہت کم ہو گئی تھی اب اس شہر میں سوداگری ہوتی ہے اور کاروبار تجارت کا کسی طرح پر معدوم نہیں
یہ شہر امرتسر سے شمال کی طرف ۷۰ میل پر واقع ہے ؛

حال شہر کانگڑہ

ضلع کانگڑہ کوہستان میں واقع ہے - شہر کانگڑہ بنام کوٹ کانگڑہ اور نگر کوٹ کے مشہور ہے
قلعہ کانگڑہ کا عرض شمالی ۳۲ درجہ ۱۵ دقیقہ اور طول شرقی ۷۶ درجہ اور ۰ دقیقہ ہے -
یہ شہر امرتسر سے بفاصلہ ۹۰ میل کے واقع ہے

شہر کانگڑہ ایک وسیع شہر ہے اور سابق اسمیں قریب دو ہزار گھروں کے تھے یہاں ایک مندر ہے
جسکو ہندو لوگ جوالا مکھی کہتے ہیں اور اس مقام پر لوگ سفر دور دراز اوٹھا کر واسطے پرستش کے آتے ہیں
شاہ اکبر نے بعد محاصرہ ایک برس کے اس قلعہ کو فتح کیا تھا اور اس محاصرے میں شاہ موصوف خود موجود تھا
۱۸۴۳ء میں محاصل اس ضلع کا قریب سات لاکھ روپیہ کے تھا -
اس ضلع میں جاٹ اکثر رہتے ہیں اور نیشکر اور چاول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں

حال کشمیر

صوبہ کشمیر شمال کی طرف واقع ہے - یہ ملک ایسا تر و تازہ ہے کہ وہاں سدا بہار نظر پڑتی ہے اور پانی پہاڑوں کا
بہت عمدہ ہے اور آبشاریں قابل دیکھنے کے ہیں +
جن ایام میں کہ تاتار اور ایران میں بارش ہوتی ہے اور برف پڑتی ہے اونہیں دنوں میں اس ملک میں بھی

اور نصف النہار گرینوچ سے جو کہ انگلستان مین لندن سے تھوڑی دور پر واقع ہی ۷۴ درجہ اور ۲۰ دقیقہ مشرقی ہی
دریاے راوی اس جگہہ پر قریب ۳۰۰ گز کے چوڑا ہی لیکن موسم برسات مین یہ دریا تیزی سے روان رہتا ہی اور عمق مین بڑھ جاتا ہی اور اسکا پاٹ بھی زیادہ ہو جاتا ہے
پرانا قلعہ یہان کا شکست ہوگیا ہے
لاہور ایک وسیع شہر ہی لیکن متمول اور سوداگر امرتسر مین جو کہ سکھون کا معبد ہی رہتے ہین محل یعنی مکان شاہی جو کہ لاہور مین موجود ہی شاہ اکبر نے بنوایا تھا +
دریاے راوی کے پار مقام شاہدرہ مین جو کہ لاہور سے دو میل کے فاصلے پر شمال کی طرف واقع ہی مقبرہ جہانگیر پسر شاہ اکبر کا موجود ہی اور اوسکے گرد ایک احاطہ بھی کھینچا ہوا ہی ہر چند کہ یہ عمارت عمدگی مین تاج محل کے برابر نہین ہے لیکن تاہم بہت وسیع و عالیشان و نفیس اور مشہور عمارت ہی اس عمارت کے جنوب کی طرف نورجہان بیگم کی بھی قبر ہی +
اب بموجب حکم سرکار انگریزی کے شہر پناہ لاہور کی منہدم کی جاتی ہی

حال شہر امرتسر

دار المعابد سکھون کا امرتسر ہی اور اوسکا عرض شمالی ۳۱ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول مشرقی ۷۴ درجہ ۴۸ دقیقہ ہی - محیط اس شہر کا قریب ۵ میل کے ہی - اس شہر کے کوچے تنگ اور مکان بلند ہین اور اکثر مین عمارات خشت پختہ کی بنی ہوئی ہین +
کشمیر سے دوشالہ اور زعفران آکر اسی مقام مین فروخت ہوتی ہی اور اجناس ہندوستان کی بھی اسی مقام پر آکر بکتی ہی -
تالاب امرتسر ایک وسیع تالاب اینٹون سے بنا ہوا ہی اور اوسکے وسط مین ایک معبد بنام معبد گرو گوبند سنگہ کے بنا ہوا ہی - عہد رنجیت سنگہ مین اس مقام پر ایک دار الضرب بھی تھی اور اوسمین نانک شاہی روپیہ بنتا تھا یہ شہر لاہور سے مشرق کی طرف بفاصلہ ۴۴ میل کے واقع ہی - اس مقام مین رنجیت سنگہ کا خزانہ بھی رہا کرتا تھا اور وہ بنام موتی مندر کے مشہور تھا -

حال شہر جمو

کوہستان مین واقع ہی اسکا عرض شمالی ۳۲ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول مشرقی ۷۴ درجہ ۳ دقیقہ

تتمۂ تاریخ پنجاب حصۂ اوّل

حدود کل ممالک مقبوضہ قوم سکھہ

ممالک کہ قبضہ مین قوم سکھہ کے تھے مابین اٹھائیس اور چالیس درجہ عرض شمالی کے اور مابین اکہتر اور ستتر درجہ طول شرقی کے واقع ہین - اگر ایک تا حدہ ایک سو پچاس میل کا پانی پت سے درہ خیبر تک فرض کیا جاوے تو اوسپر وہ مثلث متساوی الاضلاع بنیگی اور اوسمین کل ممالک مقبوضہ قوم سکھہ مفتوحہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جو کہ بنام سلطنت پنجاب کے مشہور ہے شامل ہونگی ۞

حدود پنجاب

ملک پنجاب شمال مغرب کی طرف ہندوستان کے واقع ہے اور اوسکی شکل مثلث ہے یعنی اس مثلث کا قاعدہ ہماچل پہاڑ جو کہ شمال مین واقع ہے اور اوسکا مغربی ضلع دریاے اٹک جو مغربی حد ہندوستان کی ہے اور دوسرا ضلع دریاے ستلج ہے - وجہ تسمیہ پنجاب کی یہ ہے کہ اسمین پانچ دریا یعنی ستلج بیاس راوی چناب جہیلم بہتے ہین اور یہ پانچون دریا دریاے سندہ یعنی اٹک مین ملکر ضلع سندہ مین گرتے ہین جو حصہ ملک کا جو درمیان ستلج اور راوی کے واقع ہے بنام باری دواب کے مشہور ہے - اور حصہ ملک کہ مابین دریاے راوی اور چناب کے ہے رچنا دواب کہلاتا ہے - اوس حصہ ملک کو جو کہ چناب اور جہیلم کے بیچ مین ہے چج دواب اور جہیلم اور اٹک کے مابین کے ملک کو ساگر دواب کہتے ہین

آب و ہواے پنجاب

آب و ہواے پنجاب کی مختلف حصون مین مختلف ہے شمال حصہ پنجاب کی اور خصوصاً کشمیر کی آب و ہوا بسبب واقع ہونے پہاڑون کے سرد اور نہایت خوشگوار ہے علاوہ ملتان کی آب و ہوا بسبب قرب ریگستان کے نہایت گرم ہے ۞

حال شہر لاہور

دارالسلطنت پنجاب کا لاہور ہے اور یہ دریاے راوی پر واقع ہے - اس شہر کا عرض شمالی ۳۱ درجہ ۳۷ دقیقہ

✣ اسکو سابق مین عہد اکبر بادشاہ مین جنب دواب کہتے تھے

حال عطاے جاگیرات

بموجب حکم گورنر جنرل بہادر کے جاگیرات مفصلۂ ذیل سرداران کو پیشگاہ بورڈ آف پنجاب سے عنایت ہوئی

راجہ تیج سنگہ و بھگوان سنگہ جاگیر بقدر آمد سالانہ

راجہ نہال سنگہ کپور تھلہ والا ایضاً

سردار عطر سنگہ و لعل سنگہ ایضاً

سردار رام سنگہ اٹاری والہ ایضاً

سردار گلاب سنگہ [illegible] مع اونکے فرزند کے ایضاً

کرپال سنگہ ملوئی ایضاً

نواب شیخ امام الدین خان بہادر

شمشیر سنگہ سندھان والہ

رنجودھ سنگہ سندھان والہ

کیہر سنگہ ایضاً

فتح سنگہ پنڈی والہ

ہردت سنگہ بوڑھانیہ

شمس الدین قصوریہ پنشن سالانہ

قبیلہ ہاے سرداران اٹاری مقیدان پنشن

یک لکھ [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — جاگیر [illegible] — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار — جاگیر پنشن — [illegible] ہزار — [illegible] ہزار

حال راجہ لاڈوا

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جنگ ہاے سابق پنجاب مین راجہ لاڈوا نے چھاونی لدھیانے کی پھونک دی تھی اور وہ سکھون کے شریک ہوگیا تھا اور بعد اوسکے وہ گرفتار ہوکر الہ آباد کو بھیجا گیا تھا اور اس مقام سے بعد قتل کرنے اپنے پہرہ والون اور لیجانے اسباب کے وہ بھاگ گیا تھا چنانچہ وہ ماہ جولائی سنہ ۱۸۴۹ع کو توشہرہ مین مرگیا اور اوسکے نوکرون کو ملازمین راجہ گلاب سنگہ نے گرفتار کرکے لاہور مین بھیجدیا فقط

حال رام سنگھ مفسد

اوپر حال مفسدہ پردازی اور گرفتاری رام سنگھ کا لکھا گیا ہے چنانچہ یہ شخص بھی مقید ہو کر طرف مشرق کے بھیجا گیا چنانچہ وہ کلکتے مین پہونچا ـ

حال سواران جاگیرداران

بعد اسکے سوارون و جاگیر دارون کا جائزہ ہوا اور جس شخص نے نوکری سرکاری قبول کی نام اوسکا فہرست مین لکھا گیا اور جسنے انکار کیا اوسکو تین مہینے کی تنخواہ دیکر برخاست کیا ؛

حال سرکشی چھیاسٹھہ رجمنٹ

وقت شامل ہونے ملک پنجاب کے ممالک محروسہ سے فوج کو حکم نہ ملنے بھتے کا صادر ہوا ـ تاریخ دوسری فروری کو چھیاسٹھہ رجمنٹ سرکاری نے جو کہ گوبندگڑہ مین تھی اس سبب سے سرکشی کی لیکن بسبب حسن سعی افسران فوج اور کرنیل براڈفورڈ صاحب کے یہہ فساد فرو ہوا اور اونکے ہتھیار چھین لیے گئے اور بعد تحقیقات کے تین سپاہیون کو چودہ چودہ برس کی اور اٹھائیس آدمیون کو سات سات برس کی اور چھہ آدمیون کو چھہ چھہ مہینے کی قید ہوئی اور بموجب حکم جناب کمانڈر انچیف صاحب کے یہ پلٹن برخاست ہوئی چنانچہ وہ امرتسر سے طرف مشرق کے روانہ ہوئی اور نمبر اسکا گورکھہ رجمنٹ کو دیا گیا

حال فساد کوہاٹ

قوم آفریدی نے اس مقام مین کچھہ فساد برپا کیا تھا چنانچہ نوین فروری کو کچھہ فوج پشاور سے بھیجی گئی اور بعد لڑائی خفیف کے بارہ گاؤن مفسدون کے پھونک دیے گئے اور تین آدمیون کو پھانسی دی گئی اور قوم یوسف زئی نے کہ جسنے سرکشی اختیار کی تھی اطاعت سرکار قبول کی ؛

حال ہمراہیان اون لوگون کا جنھون نے ارادہ بھگانے دلیپ سنگھ کا کیا تھا

یہ اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ وقت تشریف آوری گورنر جنرل بہادر کے دو شخصون نے ارادہ بھگا لیجانے مہاراجہ دلیپ سنگھ کا کیا تھا چنانچہ تاریخ ۱۵ مارچ کو اونکو پنچایت بورڈ آف پنجاب پانچ برس و سات برس تک قید ہوئی

حال پہونچنے مہاراجہ دلیپ سنگہ کا فتحگڈہ مین

واضح ہو واسطے قیام مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مقام فتح گڈہ تجویز ہوا چنانچہ تاریخ ا ین دسمبر ۱۸۴۹ع مہاراجہ صاحب نے لاہور سے کوچ کیا اور تاریخ سولہوین فروری کو فرخ آباد مین مع دلیپ سنگہ خلف مہاراجہ شیر سنگہ بکیتھہ باشی اور اونکی رانی کے فتح گڈہ مین داخل ہوے ــ

حال ... مہاراج سنگہ

میہ اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ گرو مہاراج سنگہ نے نواح سیالکوٹ مین فساد مچایا تھا اور بعدہ یہ شخص شیر سنگہ کے شریک ہو گیا تھا اور جسوقت شیر سنگہ نے اطاعت گورمنٹ قبول کی تھی یہ شخص بہاگ گیا تھا لیکن تاریخ اٹھائیسوین دسمبر ۱۸۴۹ع کو قریب ادم پور کے جو کہ مابین ہوشیارپور اور جلندر کے واقع ہی مع اپنی بیس رفقاء کے گرفتار ہو کر مقید ہوا اور طرف مشرق کے بہیجا گیا

حال بہیجے جانے سرداران مفسدین لاہور کا طرف مشرق

ہم اوپر لکہہ ... ہین کہ واسطے روانگی بعض سرداران مفسدین بطرف مشرق تجویز ہوئی تھی چنانچہ دوسری جنوری ۱۸۵۰ع کو چتر سنگہ مع شیر سنگہ اپنے بیٹے کے اور دیوان مولراج اور دیوان حاکم رای سیالکوٹیا مع کشن کنور اور ارجن سنگہ اپنے بیٹون کے اور لال سنگہ مرار یہ اور شام سنگہ مجیٹھہ مقام لاہور سے روانہ ہوے اور پہرہ شدید اونپر تعینات ہوے اور خط و کتابت کی ممانعت ہوئی +

تاریخ بارہوین مارچ کو یہہ سردار الہ آباد مین پہونچے جہان سے کہ تاریخ تیسری اپریل کو مولراج بعد پہونچنے گرو مہاراج سنگہ کے مع اوسکے کلکتے کو گیا +

حال رہی ہونے بعض سرداروں

واضح ہو کہ صورت سنگہ مجیٹھہ اور بشن سنگہ اٹاری والہ ہمشیرہ زادہ راجہ شیر سنگہ اور گلاب سنگہ خلف اور ناہر سنگہ برادرزادہ چتر سنگہ کے بسبب عدم ثبوت جرم کے رہا ہو کر اپنے اپنے گہرونکو گئے اور بابت قیمت اونکے اسباب کے جو بشمول اسباب چتر سنگہ کے نیلام ہو گیا تھا آٹھہ ہزار روپیہ نقد دیا گیا +

حال بھاگ جانے رانی جنداکا بنارس سے

سابق اس سے ہم لکھ چکے ہین کہ رانی صاحبہ قلعہ شیخوپورہ سے بنارس کو بھیجی گئین تہین چونکہ اس مقام سے تاریخ تیسری ماہ اپریل سنہ مذکور کو دو لونڈیون ہمراہ رانی صاحبہ نے واسطے بھاگنے کے ارادہ کیا تہا اس باعث سے بنظر دوراندیشی کے حکام نے واسطے قیام مہارانی صاحبہ کے مقام چنار گڑہ تجویز کیا اور وہان کو بھیجی گئین مگر وہ جس روز اس مقام مین پہونچی پہر اُن کا بھیس کہکا اور جواہرات بیش قیمت ہمراہ اپنے لیکر وہان سے بھاگ گئین اور اکیسوین اپریل کو نیپال مین پہونچین جہان کہ وہ اب تک ہین اور ایک ہزار روپیہ ماہواری والی نیپال اونکو دیتا ہے

حال جانی گورنر جنرل ہندوستان کا پنجاب مین اور سازش کا جو اوسوقت مین ہوئی

جبکہ تاریخ اٹہارہوین نومبر ۱۸۴۹ع کو جناب لارڈ ڈالہوسی صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے لاہور مین داخل ہوئے تہے بعض سکہون نے یہ ارادہ کیا تہا کہ جسوقت فوج واسطے استقبال گورنر جنرل بہادر کے لاہور کے باہر جاویگی اوسوقت مہاراجہ دلیپ سنگہ کو بہگا لیجاوینگے چنانچہ یہ سازش دریافت ہوگئی اور سازشی گرفتار ہوئے

یہ سازش بصلاح مہارانی جنداکے جو نیپال مین تہین ہوئی تہی یعنی اونہون نے تو آدمیون کو واسطے ترغیب سپاہ متعینہ لاہور اور مہرکا نہ دلیپ سنگہ کے بھیجا تہا تاریخ یکم دسمبر کو جناب گورنر جنرل بہادر نے لاہور مین دربار کیا اور شیخ امام الدین کو لقب نوابی کا اور رنبیر سنگہ الووالیہ کو لقب راجگی کا عنایت فرمایا

حال فساد علاقہ پشاور

جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تہی سکنا نے چند گانون علاقہ پشاور نے اداے زرمحصل مین انکار کیا بلکہ دیہات گرد نواح پر لوٹ کھسوٹ مچادی چنانچہ تاریخ تیسوین دسمبر ۱۸۴۹ع کو برگیڈیر بریڈشاہ مع تجھر فوج کے واسطے اونکی سرکوبی کے روانہ ہوئے اور بعد عبور دریاے کابل کے وہ موضع سکو مین جہان کہ مفسدین بجماعت دو ہزار آدمی کے تہے پہونچے اور تاریخ گیارھوین دسمبر کو ایک لڑائی واقع ہوئی جسمین بیس آدمی فوج سرکاری کے مجروح اور چار آدمی مقتول ہوئے اور قریب سو آدمیون کے طرف مقابل سے مجروح اور مقتول ہوئے آخرالامر فوج سرکاری اونکے دیہات پر قابض ہوگئی اور آگ لگادی

دستخط کر کر اپنے اپنے مسکنون کی راہ لی - لیکن یہ لوگ کب باز آتے تھے چنانچہ اونھون نے ایک خط مہاراجہ گلاب سنگھ کو لکھا کہ آپ میلے مین جو کشمیر مین ہوتا ہے تشریف لاوین اور ہم بھی وہان پہونچکر درباب ملک پنجاب کے کچھ صلاح و مشورہ کرینگے اور اگر تم ہکو مدد دوگے تو ہم ایک دفعہ پھر قسمت آزمائی کرینگے چنانچہ والی جمون نے وہ خط بجنسہ پاس رزیڈنٹ لاہور کے بھیجدیا - اونھون نے ایک خط دوست محمد خان والی کابل کو بھی لکھا تھا کہ تم انگریزون سے لڑائی شروع کرو اور جب فوج انگریزی کابل کو جاوے گی تو ہم ملک پنجاب مین فساد کرینگے اور اوسپر قبضہ کرلینگے اور نیز اونھون نے ارادہ واسطے جمع کرنے سکھون اور فساد انگیزی کے کیا - جبکہ خط مرسلہ گلاب سنگھ پاس صاحب رزیڈنٹ بہادر کے پہونچا اونھون نے فوراً تاریخ اکتیسوین ستمبر ۱۸۴۶ء کو مع کچھ فوج کے اٹاری کو جو لاہور سے دس کوس کے فاصلے پر ہے اور مولد و وطن راجہ شیر سنگھ و چتر سنگھ کا تھا کوچ کیا اور دوسرے روز چتر سنگھ اور اسکے بیٹون شیر سنگھ و گلاب سنگھ و عطر سنگھ تیج سنگھ اور ناہر سنگھ برادرزادہ اوسکے کو مع رتن سنگھ اوسکے رشتہ دار کے گرفتار کر کر لاہور مین لے آئے اور اونکو مقید کیا - اونکے بالکل مکانات مسمار کردیے گئے اور کچھ فوج واسطے گرفتاری سردار لال سنگھ مراریا اور اوسکے بھائی سردار مہتاب سنگھ فراشہ جو بانی مفسدہ پشاور کا تھا اور شام سنگھ مجیٹھیہ اور سردار صورت سنگھ مجیٹھیہ کے ایک گانون کو جو قریب امرتسر کے واقع تھا بھیجی گئی - چنانچہ یہ لوگ بھی گرفتار ہوکر لاہور مین آئے اور ایک گروہ سیالکوٹ کو واسطے گرفتاری دیوان حاکم رائے کے روانہ ہوا کہ وہ بھی مع اپنے بیٹے کشن کنور اور ارجن سنگھ کے گرفتار ہوکر لاہور مین آیا اور واسطے بھیجے جانے بعض ان سردارون کی بطرف مشرق کے تجویز ہوئی اور بموجب فہرست گذرانیدہ دیوان دینا ناتھ کے جاگیرات جملہ سرداران مفسدین کی ضبط ہوئین اور یہ جاگیرات قریب چودہ لاکھ تہتر ہزار کے تخمین

حال سزا یابی مولراج

واضح ہو کہ پیشگاہ کورٹ سے جو واسطے تحقیقات مقدمہ قتل مسٹر وینس اگنیو اور لفٹنٹ انڈرسن کے مقرر ہوئی تھے جرم قتل ان صاحبون کا مولراج پر ثابت ہوا اسلیے اونھون نے رائے قصاص کی لکھکر مین گورنر جنرل بہادر کے بھیجی لیکن گورنر موصوف نے عوض قصاص کے حکم جلاوطنی اور بھیجے جانے مولراج کا کالے پانی کو دیا -

یہ حکم اکتیسوین جولائی ۱۸۴۹ء کو لاہور مین سنایا گیا کہ اگرچہ ارباب عدالت نے دیوان مذکور کو مجرم قابل قصاص لکھا تھا لیکن نواب گورنر جنرل بہادر نے قصور اونکا معاف کیا اور عوض قصاص کے دیوان مذکور تا حین حیات کالے پانی مین رہین

تاریخ اکیسوین کو فوج سرکاری اٹک اور بہن پہونچی اور قلعہ اور چھاؤنی پر قبضہ کیا چھاؤنی سے وقت ا
کے جلا دیا تھا بلا مقابلہ اور کشت و خون کے قابض ہوئی اور سکھان سے وہان کے داخل ہوئے فوج
اس قدر خوش ہوئے کہ انہون نے گورون کے سر پر پھول بکھیرے بعد اسکے لنگر صاحب لاہور کو

حال گرفتاری رام سنگھ

حال فساد انگیزی رام سنگھ کا نواح نورپور وغیرہ مین درج ہو چکا ہے اب یہ بات قابل اندراج اس کتاب
کے ہے کہ اوسکو مہاراجہ گلاب سنگھ کے نوکرون نے گرفتار کیا اور وہ لاہور کو بھیجا گیا۔

حال شامل ہونی پنجاب کا ممالک محروسہ مین

بعد اسکے جناب ایلیٹ صاحب سکرٹر گورنر جنرل بہادر واسطے سنانے احکام گورنر جنرل بہادر کے
لاہور مین تشریف لے گئے اور دربار مین جلوس کیا اور اونکے دست چپ کی طرف مہاراجہ دلیپ سنگھ رونق افروز
تھے چنانچہ اول تمام عہدنامہ جو عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ مین ہوا تھا پڑھا گیا اور بعدہ باعث ان لڑائیون کے جو
بعد وفات مہاراجہ مرحوم کے سکھون اور سرکار انگریزی مین ہوئی تھی بیان کی گئی اور بعد اسکے اشتہار جناب گورنر جنرل
بہادر کا واسطے شامل کرنے پنجاب کے ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین اور تقرر چار لاکھ روپیہ سالانہ پنشن کا واسطے
مہاراجہ دلیپ سنگھ کے اور بھیجا جانا اونکا ہندوستان کو اور مطابق تصورات کی جو آج تک ہوئے تھے سنایا گیا اور
تمام جواہرات اور توشہ خانہ لاہور کا ضبط کیا گیا اور ہیرا کوہ نور کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بطور نذر کے ملکہ
معظمہ کوئین وکٹوریہ فرمانروای انگلستان کو دیا ہر چند مہاراجہ دلیپ سنگھ نے ظاہرا استغنای سے کاغذ
ترک ریاست پر دستخط کیے الا اوسکو اور تمام سرداران حاضرین جلسہ کو کمال رنج ہوا۔
ڈاکٹر لوگن صاحب واسطے تعلیم مہاراجہ دلیپ سنگھ کے بمشاہرہ بارہ سو روپیہ ماہواری کے مقرر ہوے
اور بالکل خبرگیری مہاراجہ موصوف اور انتظام خرچ وغیرہ کا تعلق اونکے ہوا۔

حال فساد انگیزی چھتر سنگھ وغیرہ اور مقید ہونا اونکا

واضح ہو کہ بعد لڑائی گجرات کے چھتر سنگھ اور شیر سنگھ کو ستر ہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر ہو کر حکم ہوا تھا
کہ اپنے مسکن قدیم مین جا کر بود و باش کرین اور تین میل سے باہر نجاوین اور کسی رئیس پنجاب سے خط و کتابت
جاری نرکھین اور اگر اس دستور العمل کے برخلاف کرینگے تو قید کیے جاوینگے چنانچہ اس پا وعدون

نہ معلوم کدھر کو چلا گیا اور اکتالیس ضرب توپ بھی اوسکے لشکر سرکاری مین آئین —
چنانچہ وقت پہونچنے اس خبر کے فیروزپور مین ایک اشتہار پیشگاہ گورنر جنرل بہادر سے تاریخ تیسوین مارچ کو
جاری ہوا کہ نقل اوسکی کی جاتی ہی —

اشتہار

نواب معلی القاب جناب گورنر جنرل بہادر مقام فیروزپور سے واسطے اطلاع خاص و عام کے بحوالہ چٹھی
جناب کمنڈر انچیف صاحب مورخہ سولھوین ماہ حال مقام کیپ کالا و چٹھی سر والٹر گلبرٹ صاحب
محررہ چودھوین ماہ رواں مقام راول پنڈی کے مشتہر فرماتے ہین کہ چودھوین ماہ حال کو سردار چھتر سنگھ
اور راجہ شیر سنگھ اور دیگر سرداران سکھ نے اپنی تلوارین میجر جنرل سر والٹر گلبرٹ صاحب بہادر کے حوالہ کین
- اکتالیس ضرب توپ بھی اوسوقت حوالہ کی گئین اور باقی فوج سکھ نے کہ قریب سولہ ہزار کے تھی
اپنے ہتھیار انگریزی فوج کے حضور مین ڈالدیے — نواب گورنر جنرل بہادر جناب کمنڈر انچیف اور میجر
جنرل گلبرٹ صاحب بہادر اور تمام فوج کو مبارکبادی دلی گجرات کی لڑائی کے انجام کے واسطے
اور جو معاملے کہ بعد اسکے حسب ارشاد جناب کمنڈر انچیف صاحب کے عمل مین آئے دیتے ہین — مگر
گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین کہ لڑائی ابھی تمام نہین ہوئی ہی — اور نہ ختم ہوگی جب تک دوست محمد خان
اور فوج افغان صوبہ پشاور سے خارج نہ کیجاوے یا وہین تباہ کردی جاوے — فوج سرکاری
اٹک کی طرف روانہ ہوئی ہی اور یقین کہ فضل خدا سے جلد کامیابی حاصل ہو —
اون سکھون کو جنھون نے کہ اپنے ہتھیار دیے تھے ایک ایک روپیہ واسطے زاد راہ کے دیا گیا اور
اونھون نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی — بعد وقوع اس معاملے کے میجر گلبرٹ صاحب کو واسطے تعاقب
دوست محمد خان کے جو بعد لڑائی گجرات کے مع اپنے ہمراہیون کے پشاور کو چلا گیا تھا حکم ہوا چنانچہ
صاحب موصوف نے تاریخ سترھوین مارچ کو بوقت قریب دوپہر کے قلعے اٹک پر قبضہ کر لیا اور درانی
جو اس مقام مین چھ ہزار سے زیادہ تھے بھاگ گئے اور دو توپین اونکی قبضہ فوج سرکاری مین آئین
بعد اسکے ان صاحب نے دریا کو واسطے جانے پشاور کے عبور کیا چنانچہ وہ تاریخ بیسوین کو
نوشہرہ مین پہونچے —
واضح ہو کہ جسدن گلبرٹ صاحب اٹک مین پہونچے تھے اوسی روز دوست محمد خان پشاور مین داخل
ہوا تھا اور جبکہ اوسکو خبر عبور فوج سرکاری کی دریا کو پہونچی وہ مع اپنے بھائی سلطان محمد خان اور
اپنے ہمراہیون کے بڑی نامردی سے کابل کو بھاگ گیا —

اشتہار

پیشگاہ سر ہنری لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ لاہور سے حسب الحکم جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر
دام شوکتہ کے واسطے اطلاع تمام سرکشون اور ہمراہیون لشکر سکہان بغاوت نشان کے اشتہار دیا
جاتا ہی کہ سب ہمراہیان لشکر سکہون کو سواے سلطان محمد خان کے اختیار ہی کہ چلے آوین۔ جو لوگ
بلا تامل چلے آوینگے وہ محفوظ رہینگے بجرم سرکشی کے اون سے کچھ مزاحمت نہین کی جاوے گی
اور سپاہ مین سے جو کوئی کہ ہتھیار رکھدین اونکو بے ایذا اور بلا اندیشہ نقصان کے گھر جانیکی اجازت
دیجاوے گی اور جاگیردارون کو اونکی جاگیرون سے خارج نہین کیا جاوے گا اور حاجت روائی اونکی
کی جاویگی مگر معلوم رہے کہ وہ لوگ مستحق اس رحم کے اوس حالت مین ہونگے کہ جو بلا تامل چلے آوینگے

تاریخ بارھوین فروری کو سکہون نے باوجود مورچہ بندی مضبوط کے رسول پور کو چھوڑ دیا اور تاریخ
چودھوین کو گجرات پر حملہ آور ہوے اور افغان جو زیر حکم نکلسن صاحب کے اوس مقام پر متعین تھے شیر سنگہ سے ملگئے
آخر لڑائی درمیان سکہون اور انگریزون کے تاریخ اکیسوین فروری کو مقام گجرات مین واقع ہوئی اور
اوسمین سکہ ہراسان ہو کر بہاگ نکلے۔
وہ اس بے ترتیبی سے میدان جنگ سے بہاگے کہ اونکے بہت سے آدمی اس لڑائی مین کام آے
اور سواے ڈیرہ و خیمہ و اسباب لشکر وغیرہ کے اونکی بہت سی توپین انگریزون کے ہاتھ لگین۔
اس لڑائی مین محمد اکرم خان لڑکا دوست محمد خان والی کابل کا جسکے ساتھ ڈیڑھ ہزار افغان تھے مارا گیا
اور سردار چتر سنگہ بھی زخمی ہوا +
اس لڑائی مین انگریزون کے دو سو ساٹھ آدمی مجروح و مقتول ہوے اور سکہون کے تین ہزار آدمی [illegible]
[illegible]ین کا اور بہت سا نقصان ہوا۔
بعدہ فوج انگریزی نے زیر حکم کپتان گلبرٹ صاحب کے فوج دشمن کا سخت تعاقب کیا اور اس سے
[تار]یخ یکم مارچ کو فوج سرکاری نے جہلم کو عبور کیا اور مقام رہتاس مین پہونچی جہان کہ اوسکو یہہ دریافت
[ہوا کہ] سکہ مع پانچ ضرب توپ کے راول پنڈی کو چلے گئے۔
[illegible]ن سے گلبرٹ صاحب نے بھی مع اپنی فوج کے راول پنڈی کو کوچ کیا اور اکثر سرداران سکہ نے
[اس] مقام مین اپنے تئین مع اکیس ضرب توپ کے حوالے سرکار انگریزی کے کیا اور قیدیان انگریزی کو بھی رہا کیا
تاریخ چودھوین مارچ کو سردار چتر سنگہ اور راجہ شیر سنگہ نے سواے مہاراج سنگہ کے جسکا حال
[illegible] لکہا گیا ہی اور جو شیر سنگہ سے آکر ملگیا تھا اپنی تلوارین گلبرٹ صاحب بہادر کے حوالہ کین اور مہاراج [illegible]

پٹھان لوگ جو کہ اس قلعہ مین ہمراہ صاحبان موصوف کے تھے دوست محمد خان سے ملگئے اور اس باعث سے یہ قلعہ بآسانی اونکے قبضہ مین آگیا۔
تاریخ تیسری دسمبر کو ایک اور لڑائی مقام سعد اللہ پور مین شیر سنگہ اور انگریزون سے واقع ہوئی اور اس لڑائی مین میدان جنگ انگریزون کے ہاتھہ رہا اور شیر سنگہ مع اپنی فوج کے موہنگ کو جو کہ دریاے جہلم کے اس پار ہے
بعد ازین تاریخ بارھوین جنوری ۱۸۴۹ع کو فوج سرکاری نے زیر حکم جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کے (کہ جو واسطے انتظام لڑائی کے بذات خود ہندوستان سے آئے تھے کمپ لسوری سے دنجی کو کوچ کیا
تاریخ تیرھوین کو طرف موہنگ کے روانہ ہوئی۔
بعد دو پہر کے کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے بدون خیال کرنے اس بات کے کہ فوج حریف پر کدھر سے اور کس طریق پر حملہ کرنا چاہیے یکایک حملہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ فوج انگریزی بمقابلہ سکھون کے روانہ ہوئی۔
سکھون نے یہ دیکھکر دہانہ توپون کے کھولدیے اور اس باعث سے فوج انگریزی آگے کو نہ بڑہ سکی بلکہ بڑی بے انتظامی سے پیچھے کو ہٹ گرائیے توپ خانہ ابسی پا گری۔ فوج حریف بھی پاشنہ کوب اونکے پیچھے پیچھے چلی آئی اور بعد قتل کرنے بہت سے گولہ اندازون کے چھہ توپین سرکاری لے گئی مگر ان چھہ توپون مین فوج سرکاری دو توپین چھین لائی۔
ہر چند کہ اس لڑائی مین فوج سرکاری کو فتح حاصل ہوئی الا اسمین اونکا بہت سا نقصان ہوا اس لڑائی مین چوبیس افسر انگریزی مقتول اور ترسٹھہ افسر مجروح اور چھہ سو ترین افسر ہندوستانی اور سپاہی گورہ اور ہندوستانی مقتول اور قریب پندرہ سیاہیون کے مجروح ہوئے یعنی کل نقصان قریب چوبیس آدمیون کے ہوا اور بحساب وسط فوج کے کہ جو اس لڑائی مین موجود تھی فیصد چودہ آدمی مجروح و مقتول ہوئے اور فوج مخالف مین اس سے زیادہ نقصان ہوا۔
باوجود گولہ اندازی شدید سکھون اور چلنے گولیون اور چھرون کے فوج انگریزی نے سکھون کو ہٹا دیا اور اونکی چھبیس توپین بیکار کردین اور اون توپون مین سے بارہ ضرب توپ کمپو انگریزی مین آئین۔
یہ لڑائی بنام جنگ چلیان والہ کے مشہور ہے۔
بعد اس لڑائی کے فوج سکھہ رسول پور کو چلی گئی۔ چودھوین جنوری کو چھتر سنگہ راول پنڈی سے روانہ ہوکر تاریخ چوبیسوین جنوری کو مقام پر شیر سنگہ سے آن ملا۔
تاریخ ستائیسوین جنوری کو لفٹنٹ بوئی صاحب کہ جو قید چھتر سنگہ مین تھے بعد حصول اجازت چوبیس گھنٹے کے واسطے ملاقات کے کمپو کمنڈر انچیف صاحب مین آئے اور تاریخ اٹھائیسوین کو نٹ سکھون کو واپس گئے
تاریخ آٹھوین فروری کو ایک اشتہار پیشگاہ صاحب ریزیڈنٹ بہادر سے جاری ہوا کہ نقل اوسکی کی جاتی ہے۔

اور پہر فوج دیوانجی کی ہراسان ہونے لگی تب لاچار ہو کر مولراج نے بجز اطاعت کے اور کچھ چارہ
تاریخ اکیسوین کو ایک اپنا وکیل کیمپ سرکار انگریزی مین بہیجا چنانچہ اوسنے آکر ظاہر کیا کہ کل دیوانجی بھی
اپنے تئین حوالہ سرکار کے کرینگے روز دوم یعنی تاریخ بائیسوین جنوری ۱۸۴۹ء کو بوقت نواخت دس
بجے دن کے قریب چار ہزار سپاہی کے قلعے سے برآمد ہوئے اور اونہون نے اپنے سلاح کیمپ سرکاری
بعد ازین دیوانجی بھی ایک گہوڑے پر سوار ہو کر کیمپ انگریزی مین آئے اور قلعے پر دخل ہوگیا اسی طرح
قلعہ ملتان بعد بہت سے کشت و خون کے انگریزون کے قبضے مین آیا
بعد فتح قلعہ ملتان کے دیوانجی وزیرآباد کو بہیجے گئے اور وہان سے لاہور کو روانہ ہوئے جہان کہ وہ ۱۹ انیسوین
فروری کو قلعے مین مقید ہوئے
دیوانجی کا خاندان قلعے مین ایک محفوظ جگہہ پر رکھا گیا اور اوسپر پہرہ تعینات ہوا

بعد ختم ہونے جنگ ملتان کے بہت سی فوج انگریزی قلعہ ملتان سے کیمپ گف صاحب کمانڈر انچیف بہادر
مین واسطے مقابلہ شیر سنگہ کے روانہ ہوئی اور صرف تھوڑی سی فوج واسطے خبرگیری شہر و قلعہ کے ملتان
مین رہی اور اسی فوج مین سے تھوڑی سی فوج زیر حکم جنرل وش صاحب کے واسطے امداد و شیخ
امام الدین کے بھی روانہ ہوئی تھی
اب ہم حال شیر سنگہ کا وقت اوسکے جانے کے ملتان سے لکھتے ہین
واضح ہو کہ جبکہ شیر سنگہ ملتان سے چلا گیا وہ گرد آوری فوج مین مصروف و مشغول ہوا چنانچہ بعد اجتماع
فوج کے وہ رام نگر مین جو کہ دریاے چناب پر واقع ہے مع اپنی فوج کے آکر خیمہ زن ہوا
تاریخ بائیسوین نومبر کو وقت نواخت ڈیڑہ بجے رات کے ایک لڑائی فوج انگریزی سے جو اوسکے روکنے
کے واسطے گئے تھے واقع ہوئی اور تھوڑی دیر تک قائم رہی چنانچہ اس لڑائی مین جنرل کیورٹن صاحب
[illegible]ور چند اور عہدہ دار انگریزی مجروح و مقتول ہوئے اور ایک توپ بھی ریگستان مین رہ گئی
[illegible]س لڑائی مین بسبب نہ موجود ہونے بڑی توپون کے فوج سرکاری کا بہ نسبت فوج حریف کے
[illegible] نقصان ہوا اور یہہ برخلاف توقع کے ظہور مین آیا
[illegible] چتر سنگہ گرد و نواح پشاور مین پھرتا تھا اور ہنوز اپنے لڑکے شیر سنگہ سے ملاقی نہین ہوا تھا
[illegible]نے دوست محمد خان کو جو کہ اوسکے مدد کے واسطے مع اپنے تین لڑکون اور آٹھہ ہزار آدمیون کے
[illegible] آیا تھا پشاور حوالہ کردیا اور خان موصوف نے باتفاق چتر سنگہ کے قلعہ اٹک پر قبضہ کرلیا اور
[illegible]ربٹ صاحب اور لوئی صاحب کو جو کہ اوس قلعہ مین تھے وقت عبور کرنے دریا کے قید کرلیا

واضح ہو کہ بعد فتح ہونے قلعہ ملتان کے کچھ فوج وہان سے بھی زیر حکم جنرل وش صاحب کے واسطے
مدد شیخ امام الدین کے بھیجی گئی تھی
جبکہ خبر بلوہ ملتان اور فساد ہزارہ کے فوج سکھ کو جو پشاور مین متعین تھی پہونچی اونھون نے واسطے
تقلید اور پیروی اپنے ہم وطنون کے ارادہ کیا چنانچہ تاریخ چوبیسوین اکتوبر ۱۸۴۸ع کو وہ سرکش ہو کر گرد
دریذنٹی پر توپین سر کرنے لگی اور ایک گھنٹہ بعد میجر لارنس صاحب اور لفٹنٹ لوبی صاحب وغیرہ جو کہ
وہان موجود تھے مناسب وقت جانکر مع پچاس افغانون کے بمشکل تمام شہر کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور تاریخ
پچیسوین کو قلعہ کوہاٹ مین داخل ہوے لیکن آخر ش کو سلطان محمد خان بھائی دوست محمد خان والی کابل
نے جسکو چتر سنگہ نے صوبہ دار پشاور مقرر کیا تھا انگریزون کو سکھون کے حوالے کیا جبکہ معاملات کی یہ صورت
تھی سکھون نے تمام ملک پنجاب مین غدر مچا دیا اور اکثر ین قلعجات پر قبضہ کر لیا تھا لیکن آخر الامر سب قلعہ
قبضہ فوج سرکاری مین آئے

حال سرکشی فوج پشاور اور ہزارہ کو چھوڑ کر ہم حال ملتان کا پھر لکھتے مین کہ بعد آنے کمک کے بمبئی سندہ
فیروزپور وغیرہ سے تاریخ ستائیسوین دسمبر کو فوج انگریزی اوس مندی پر جو کہ مقابل خونی برج کے ہی
حملہ آور ہوئی چنانچہ بعد ایک سخت لڑائی کے مقام مذکور قبضہ فوج سرکاری مین آیا اور دشمن بھاگ گئے
اس لڑائی مین بیس عہدہ دار انگریزی اور چار سو آدمی مجروح و مقتول ہوئے
مقام مقبوضہ پر انگریزون نے مورچہ قائم کیے اور وہان سے گولہ اندازی کرنے لگے
اتفاقاً تاریخ اکتیسوین ماہ مذکور کو ایک گولہ توپ انگریزی کا میگزین مولراج مین جا گرا چنانچہ اوسکے
صدمے سے قلعہ کے جنوب کیطرف کی دیوار گر پڑی اور سوائے اسکے اور بہت سا نقصان ہوا
بعدازین فوج نے شہر پر براہ دہلی دروازہ حملہ کیا لیکن چونکہ فوج مولراج متعینہ اس دروازہ نے
فوج سرکاری کا سخت مقابلہ کیا اس باعث سے فوج سرکاری دوسری دروازے سے تاریخ یکم
جنوری ۱۸۴۹ع کو شہر مین داخل ہوئی اور فوج مولراج کی شہر کو چھوڑ کر قلعہ اور سردار پور کو بھاگ
گئی اور غنیم کے چودہ ضرب توپ اور بہت سا اسباب قیمتی بیس لاکھ روپے سے زیادہ قبضہ فوج
منصورہ مین آیا
رات کو دشمن نے ایک سرنگ لگائی اور اوس سے فوج بمبئی کا قدرے نقصان ہوا
اس لڑائی کے بعد دونون طرف سے اکثر گولہ اندازیان ہوتی رہین اور اونکے صدمہ سے بعض جگہ سے
دیوار قلعے مین نقصان بھی پہونچا لیکن جبکہ انگریزون نے واسطے اوڑانے قلعے کے سرنگ لگانا شروع کی

اب ہم پھر حال ملتان کا لکھتے ہین — چونکہ فوج مولراج کی ایسے موقع پر تھی کہ فوج سرکار انگریزی کو اوس سے بہت تکلیف پہونچتی تھی اس لیے جنرل وش صاحب نے بنظر مناسب اور دوراندیشی کے کچھ فوج تیار مع [illegible] ضرب توپ کے واسطے نہ بڑھنے دینے فوج دیوانجی کے متعین کی چنانچہ اس فوج نے مورچون پر گولہ اندازی کی اور آخرالامر تاریخ چھٹی نومبر ۱۸۴۸ع کو صبح کے وقت اس فوج اور فوج حریف مین لڑائی ہوئی اور طرفین سے کچھ آدمی مجروح و مقتول ہوے —

بعد وقوع اس لڑائی کے یہ تجویز ہوئی کہ فوج انگریزی اور طرف سے فوج غنیم پر حملہ آور ہو چنانچہ اس مقصد سے فوج سابق جو کہ واسطے مقابلہ دشمن کے گئی تھی مع کل اتواپ کے طلب کر لی گئی اور فوج زیر حکم کورٹ لنڈ صاحب اور ایڈورڈ صاحب مع کچھ اور فوج کے بجاے اوسکے بھیجی گئی چنانچہ وقت نواخت گیارہ بجے رات کے یہ فوج اوس مقام پر پہونچی — اور کورٹ لنڈ صاحب کی رجمنٹ مین سے چھ سو آدمی جنمین سے کہ اکثر پوربیہ تھے فوج مولراج سے مل گئے —

دوسرے روز صبح کو وقت نواخت نو بجے دن کے فوج حریف فوج ایڈورڈ صاحب پر حملہ آور ہوئی اور ایک سخت لڑائی ہوئی —

اس لڑائی مین فوج انگریزی نے کمال داد مردانگی کی دی اور حریف کے مورچون اور توپون پر قابض ہو گئی کوئی عہدہ دار انگریزی اس لڑائی مین مارا نہ گیا اور حوصلہ دشمن کا اس لڑائی سے پست ہو گیا —

[illegible]ح ہو کہ جسوقت ملتان مین یہ معاملات ہو رہے تھے جس دل کاردار جھنگ کو کہ جو مولراج کی طرف [illegible] اوس مقام مین تھا وہان کی رعایا نے سرکش ہو کر قلعے مین محاصرہ کر لیا اور شہر منگیانا پر کہ جھنگ [illegible] فاصلہ ایک کوس کے ہے دخل کر لیا تھا —

[illegible]س سرکشی کی [illegible] مولراج کو پہونچی اوسنے فوراً نراین سنگھ کو مع دو ہزار سوار اور دو ضرب توپ کے [illegible]دل کاردار مذکور کے جھنگ کو روانہ کیا اور اس طرف سے ایڈورڈ صاحب نے شیخ امام الدین [illegible] [illegible]وقت ہمراہ اوسکے کیمپ ملتان مین تھا مع کچھ فوج کے واسطے فتح جھنگ کے بھیجا چنانچہ او[illegible] آسانی سے فتح کیا اور بعد ازین اونھون نے قلعہ چنیوٹ کا جسمین کہ نراین سنگھ جو واسطے مدد [illegible] [illegible]یا تھا محاصرہ کیا چنانچہ گولہ اندازی سے بعض مقامات قلعہ کے شکست ہو گئے اور محصورین نے [illegible] [illegible] لیکن بسبب اوڑنے سرنگ کے قلعہ والون کا بڑا نقصان ہوا اور آخر کو تاریخ نوین فروری ۱۸۴۹ع [illegible] اطاعت قبول کی اور اوسکے اٹھارہ سو ہمراہیون نے بھی ہتھیار ڈال دیے — بعد ازین نراین سنگھ [illegible] [illegible]ے اور یہان تاریخ سترھوین فروری کو داخل اور بار بخیر قید ہوے —

چلا جاوے - چنانچہ تاریخ نوین ماہ اکتوبر کو بعد بہت سی ردوبدل اور پس وپیش کے شیر سنگہ مع اپنی
کے ہزارے کی طرف روانہ ہوا +

راوی بیان کرتا ہے کہ مول راج کو شیر سنگہ کے چلے جانے سے بہت رنج ہوا کیونکہ اوسکے بہت سے سپاہی
نوکری چھوڑ کر شیر سنگہ کے ساتھہ چلے گئے اور سابق سے اوسکو اپنی فوج سے یہ توقع نتھی ورنہ وہ شیر سنگہ
کو ہرگز نہ جانے دیتا -

چونکہ بالکل پنجاب مین غدر مچ رہا تھا سکھون نے واسطے ترغیب و تحریص اپنے ہم مذہبون کے چند اشتہارات
اس مضمون کے مقام امرتسر مین آویزان کیے - قولہ ہر کہ ومہ پر روشن ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے رنجیت سنگہ
اور خالصہ والون اور سکنہ پنجاب پر کس کس قدر ظلم کیے ہین - اول انھون نے مہارانی صاحبہ کو قید کرکے
ہندوستان مین بھیجا جو کہ اونکے عہد و پیمان کے برخلاف تھا - دوم سکھون کا کہ فرزند گرو خالصہ جی کے
ہین انگریزون نے بہت ہی قافیہ تنگ کیا ہے کیونکہ وہ برخلاف اونکے مذہب کے کام کرتے ہین - سیوم
خالصہ والون کا بالکل اختیار اونھون نے کم کر دیا ہے اس لیے حسب الحکم سری اکال پرکھ جی اور سری واہ
گرو جی کے راجہ شیر سنگہ بہادر اور تمام حکام اور کنور اور ایک بڑی فوج بنام راجہ دلیپ سنگہ کے واسطے
بیخ کنی ان ظالمون کے مامور ہوے ہین - اور نمک حلال دیوان مول راج بھی ان دغابازون اور ظالمونکے
استیصال کے واسطے تدبیر صائب کر رہا ہے اور بدل و جان اوسمین مصروف ہے پس لازم بلکہ الزم ہے کہ جمیع
توابعین سرکار خالصہ جی کے حتی المقدور فوج مول راج کے شریک ہون اور جہان کہین ملین تمام انگریزونکو
تہ تیغ کرین اور ڈاک بند کردین - بجلدوی ایسی نمک حلالی اور وفاداری کے یہ لوگ مورد عنایت گرو جی اور باعث
خوشنودی خلائق پنجاب ہون گے اور جو کوئی اس اشتہار پر عمل کرکے اپنی جان عزیز نثار کریگا وہ ثمرہ اپنی
نمک حلالی کا دنیا و عقبی مین پاوے گا اور جو کہ خلاف اسکے عمل کریگا وہ اہل سکھہ متصور نہ کیا جائیگا -
واضح ہو کہ جب پنجاب کی یہ صورت تھی تاریخ تیئیسوین اکتوبر کو کچھہ سکھون نے پل پر جو کہ دریاے راوی کے
قریب شاہدرہ کے طیار ہوا تھا فوج دربار پر جو کہ اوسکی حفاظت کے واسطے متعین تھی حملہ کیا اور دو چار
آدمیون کو زخمی کرکے پندرہ بیس بندوقین چھین لے گئے اور دو ایک کشتیون مین آگ لگادی -
انہین ایام مین رام سنگہ نے گرد نواح نورپور مین مفسدہ برپا کیا اور جب کچھہ فوج انگریزی اوسکی گرفتاری کے
واسطے گئی وہ بھاگ گیا چنانچہ آخرش کو سرکار نے ایک اشتہار انعام تعدادی ہزار روپیہ کا واسطے اوسکی گرفتاری
کے جاری کیا - بعدازین رام سنگہ نے بہت سے ہمراہی جمع کرکے ہوشیارپور مین لوٹ کھسوٹ مچائی
کچھہ فوج انگریزی واسطے اوسکے تلاش کے روانہ کی گئی +

حملہ کیا اور اوسکو وہان سے مار کر ہٹا دیا اور ایں گانون پر خود قابض ہو گئے ۔

فوج مولراج ایک باغیچہ مین جا کر خیمہ زن ہوئی اور وہان سے دن بھر گولہ اندازی کرتی رہی - رات کو بھی فوج غنیم نے گولہ اندازی جاری رکھی اور اس سے فوج انگریزی کو بہت تکلیف پہونچی اور آخرالامر اوس باغیچہ پر حملہ آور ہوئی - ڈیڑھ گھنٹے تک ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور بہت سی جانین معرض تلف مین آئین عہدہ داران تجربہ کار جو کہ جنگ ہاے سابق پنجاب مین شریک تھے اور نیز اس لڑائی مین بھی موجود تھے یہ لکھتے ہین کہ سکھ اس جوانمردی سے کبھی نہین لڑے اور نہ کبھی اونکی توپین اس تیزی سے چلین ۔ کئی عہدہ دار انگریزی اس لڑائی مین کام آے اور کئی ایک مجروح بھی ہوے

چونکہ اس وقت حال دیوان مولراج کا بہت تنگ تھا اور یقین تھا کہ جلد قلعہ فتح ہو جاتا لیکن دغاباز شیر سنگھ مع اپنی تمام فوج اور توپخانے کے مولراج سے جا ملا چنانچہ اس باعث سے محاصرہ قلعہ کا ملتوی رہا بلکہ فوج سرکاری کو جو کہ ملتان پہونچ گئی تھی اپنے مقام سے پیچھے ہٹنا پڑا ۔

جبکہ خبر ملجانے شیر سنگھ کی مولراج سے معلوم ہوئی فوراً فوج جرار فیروزپور لدھیانہ اور سندھ اور بمبئی وغیرہ سے ملتان کو روانہ ہوئی ۔

تاریخ پندرہوین ماہ مذکور تک راجہ شیر سنگھ اور دیوان مولراج مین کئی ملاقاتین شوالہ مین ہوئین اور طرفین سے تحفہ و تحائف دے گئے ۔

تاریخ اونیسوین کو شیر سنگھ مع اپنی فوج اور کچھ فوج مولراج کی بارادہ لڑائی کے قریب کیمپ فوج انگریزی کے آیا چنانچہ جب اس طرف سے توپین واسطے اوسکے مقابلے کے سر ہوئین وہ چپ چاپ چلا گیا ۔

تاریخ تیئیسوین ۲۳ ستمبر کو شیر سنگھ مع اپنی اور منتخب فوج مولراج کے واسطے مقابلہ انگریزون کے فیض باغ مین آیا اور فوج سرکاری پر گولہ اندازی شروع کی اور چونکہ اوسکے گولے کیمپ انگریزی کو نہ گئے اس باعث سے ملتانی اوسکو لعنت ملامت کرنے لگے اور اونکو یہ گمان ہوا کہ یہ شخص انگریزون کا شریک ہے اور ہمارے بہانے کی خبر لینے آیا ہے اور باعث مندرجہ ذیل سے اونکو دغابازی شیر سنگھ کا شک قوی ہوا اور وہ یہ ہے کہ ایڈورڈ صاحب نے از راہ چالاکی واسطے استحکام شبہ مولراج و ملتانیون کے ایک خط مبارکباد کا بنام شیر سنگھ اس مضمون کا کہ تم اپنے مطلب مین کامیاب ہوے لکھکر ہرکارے کو دیا اور واسطے پہونچانے خط مذکور کے پاس مولراج کو ہدایت کی چنانچہ ہرکارہ نے ایسا ہی کیا اور مولراج کو بملاحظہ اوس خط کے کمال رنج ہوا اور اوسکو یقین واثق ہو گیا کہ شیر سنگھ فی الحقیقت دوستدار سرکار انگریزی کا ہے اور صرف ہمسے دغا کرنے کے لیے ملتان مین آیا ہے چنانچہ اوسنے ایک مجلس سردارون کی جمع کر کے حکم دیا کہ شیر سنگھ بعد اداے جرمانہ اپنی دغابازی کے جہان چاہے جاے

تاریخ اٹھارہوین کو فوج دیوان مولراج فوج زیر حکم جنرل وش صاحب پر جو کہ واسطے مدد فوج متعینہ جنگ ملتان کے بھیجی گئی تھی بوقت شب حملہ آور ہوئی اور ایک گھنٹے تک میدان جنگ گرم رہا لیکن اخر کو فوج دیوانجی کی بھاگ گئی —

اگر اسوقت اتواب قلعہ شکن لشکر انگریزی مین موجود ہوتین تو فوراً قلعہ و شہر پر حملہ کیا جاتا اور یقین تھا کہ وہ جلد فتح ہو جاتا لیکن چونکہ توپون کے آنے مین دیر تھی اس سبب سے فوج سرکاری قلعے کا محاصرہ کیے ہوئی پڑی رہی

تاریخ یکم ستمبر روز جمعہ کو بوقت نواخت سات بجے صبح کے فوج مولراج واسطے مقابلہ فوج انگریزی کے جو مقام ماری اسٹیشن مین مقیم تھی قلعہ سے باہر آئی اور ایک خفیف لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ ملتانی موافق اپنی عادت کے شکست کھا کر بھاگ گئی —

واضح ہو کہ قبل اس لڑائی سے فوج سکھہ متعینہ ملک ہزارہ نے سرکشی کی تھی اور بانی اس بات کا چتر سنگھ اٹاری والا باپ راجہ شیر سنگھ کا تھا چنانچہ وہ تاریخ ۲۶ ماہ اگست کو کپتان ایبٹ صاحب پر جو کہ اوس نواح مین تھے مع پندرہ سو آدمیون کے حملہ آور ہوا لیکن چونکہ صاحب موصوف کے ہمراہ توپین موجود نہ تھین اس باعث سے وہ بلا مقابلہ کے حسن ابدال کو لوٹ آئے —

جبکہ خبر اس بلوہ کی فوج سرکاری کو جو کہ ملتان مین تھی پہونچی جنرل وش صاحب نے بخوف اس بات کے کہ شاید شیر سنگھ بھی منحرف نہ ہو جاوے اور فوج سرکاری مین آثار سرکشی کے ظاہر کرے اوسکو چھتیس میل پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا —

واضح ہو کہ تاریخ چوتھی ستمبر کو محاصرہ کی توپین مع تین سو اسی چھکڑون اور تین ہزار پانسو شترون محمولہ سامان حرب ضرب کے کیمپ ملتان مین داخل ہوئین اور اوس روز ایک اشتہار اس مضمون کا ملتان مین معرفت اخبار نویسون کے منظر خاص و عام پر چسپان کیا گیا کہ کل یعنی تاریخ پانچوین ستمبر کو بعد سرہونے سلامی کے چوبیس گھنٹے کی مہلت سکنائے شہر اور فوج کو دیجاوے گی کہ جو شخص اپنی جان بچانا چاہے وہ شہر یا قلعہ کو چھوڑ کر چلا جاوے اوس سے کسی طرح کی مزاحمت نہ کی جاویگی لیکن جو لوگ ملتان مین رہین گے اونکو مصائب و شدائد محاصرہ کا متحمل ہونا پڑے گا چنانچہ اس امر کی اطلاع دیوان جی کے پاس بھی پہونچی

تاریخ پانچوین کو سلامی سر ہوئی اور طیاریان واسطے حملہ آوری شہر کے عمل مین آئین اور تاریخ چھٹی کو بوقت سہ پہر بغیری گولے کیمپ سرکاری سے شہر ملتان کیطرف چھوڑے گئے اور اس باعث سے اکثر آدمی بہت ہراسان ہوئے اور بہتیرے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے —

تاریخ ساتوین ستمبر کو فوج سرکار انگریزی نے فوج دیوان مولراج پر جو کہ قریب ایک گانون کے خیمہ زن تھی

نو گھنٹے تک متواتر لڑائی رہی اور دونون طرف کی فوج کمال دلاوری اور جوانمردی سے لڑی لیکن آخرش کو فوج مولراج شکست کھا کر اور نقصان عظیم اوٹھا کر سوا سے اوراسباب اور سلاح وغیرہ کے نو ضرب توپ چھوڑ کر بھاگ گئی

ہر چند کہ سپاہیان انگریزی نے فتح حاصل کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ فوج دیوانجی کمال دلاوری سے لڑی اور گولہ انداز جب تک زندہ رہے برابر توپین سر کرتے رہے یہان تک کہ توپین چھوڑ کر نہ بھاگے اور وہان ہی قتل ہوئے

اس لڑائی مین فوج دیوانجی کی قریب آٹھ ہزار کے اور فوج نواب بہاولپور کی قریب گیارہ ہزار کے تھی —

اس لڑائی مین کئی دفعہ طرفین سے نوبت بدست شمشیر پہونچی —

انہین ایام مین ایک اشتہار لاہور سے جاری ہوا اور بالکل ملک پنجاب اور بہاولپور مین مشتہر کیا گیا چنانچہ نقل اوسکی واسطے مطالعہ ناظرین کے درج ہوتی ہے —

اشتہار

درینولا آن برگشتہ بخت نگون اختر مولراج سر آمیمہ سر پاشیر کا لاہور بغاوت کی اختیار کردہ بلوائے عظیم برداشتہ است پس سیاست این فتنہ انگیز نیز لازم افتاد لہذا ہر کس کہ در مدد و معاونت و خدمت او باشد باید کہ بزودی از وجدا شود والا جان و مال او بتاراج خواہد رفت و از نواح لاہور ہر کہ در نوکری مولراج باشد بہ تعجیل ہر چہ تمام تر از مراجعت بوطن خود نمودہ در کار خویش بہ آسایش مشغول شود و گرنہ لشکر انگریزی دمار از روزگار ایشان خواہد بر آورد و جمیع شریکان و مددگاران ہم السزای سخت خواہند رسانید —

بعد شکست ہونے فوج مولراج کے فوج انگریزی ملتان کی طرف متحرک ہوئی اور اوسکے قریب پہونچکر دیہہ سادہو رام کے خیمہ انداز ہوئی —

تاریخ یکم جولائی ۱۸۴۸ع کو فوج دیوان موصوف کی افواج نواب بہاولپور و انگریزون اور فوج سکھ زیر حکم شیخ امام الدین پر جو کہ تعداد مین قریب اٹھارہ ہزار کے ہو گی حملہ آور ہوئی فوج انگریزی مع فوج رفقا کے دیہہ مذکور سے بارادہ مقابلہ برآمد ہوئی اور ایک سخت لڑائی واقع ہوئی — چھ گھنٹے تک خوب لڑائی رہی اور ہر ایک سپاہی مثل شیر دلیرانہ لڑا اور آخرش کو فوج دیوانجی کی شکست کھا کر بھاگ گئی —

دیوانجی بذات خود اس لڑائی مین شریک تھے اور بعد بہت سی لڑائی کے وہ ملتان کو بھاگ گئے —

اس لڑائی سے اس قدر رعب ہمراہیان دیوانجی پر طاری ہوا کہ بہت سے سپاہی اوسکی نوکری چھوڑ کر بھاگ گئے اور سیدھے میدان جنگ سے اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے —

اس طرح پر فوج سرکاری قریب ملتان کے پہونچی اور فوج سکھ زیر حکم شیر سنگھ کی کہ جسکی روانگی کا حال لاہور سے سابق لکھا گیا ہے میان کپتان اڈورڈ صاحب سے ملاقی ہوئی اور مقام سورج کنڈ پر خیمہ زن ہوئی —

حسن کارگذاری اور نمک حلالی کے تاریخ بارھوین روز جمعہ کو وقت صبح کے کل فوج کو جمع کرکے سب
ونکو انعام تقسیم کیا - اونکو انعام مین ایک عمدہ تلوار اور ایک نفیس اور بیش قیمتی جوڑی پستول کی اور ایک
رو ہزار ایک سو روپیہ نقد عطے اور رزیڈنٹ صاحب نے روبرو جمیع فوج کے اونکی نمک حلالی اور وفاد
نیتی کی تعریف کی۔

ازین عند التحقیقات دریافت ہوا کہ مہارانی صاحبہ یعنی والدہ مہاراجہ صاحب کی اجازت سے جوکہ شیخو
نظر بند تھین معرفت اونکے منشی گنگارام کے فوج مین روپیہ تقسیم ہوا تھا اور وہ خود اس سازش مین
تھین اس لیے یہ تجویز ہوئی کہ مہارانی موصوفہ بنارس کو بھیجی جاوین تاکہ آیندہ کو وہ کسی طرح کی سا
برخلاف سلطنت انگریزی کے نکرین - واسطے انجام اس کام کے لمسڈن صاحب اور ماجین صاحب مہارانی صا
کے پاس گئے اور اونہنے کہا کہ آپ تشریف لیچلیے - صاحبان موصوفین کے ہمراہ کچھ فوج بھی گئی تھی
تاکہ اگر رانیصاحبہ چلنے سے انکار کرین یا اونکے رفیق اونکو آنے ندین تو وہ بزور شمشیر اونکو اپنے ساتھ
لے آوین - رانی صاحبہ لاچار ہوکر اونکے ساتھ ہولین اور وہ بخیریت تمام تاریخ سترھوین مئی کو فیروزپور مین
داخل ہوئین یہان سے وہ لدھیانہ میرٹھ ہوتی ہوئین بنارس مین ۲ ۔ اگست کو داخل ہوئین اور اونکو تحریر
خط وکتابت سے سکنائے پنجاب سے ممانعت ہوئی۔

جبکہ ملک کی یہ صورت تھی ایک شخص مسمی مہاراج سنگھ گرد نواح سیالکوٹ مین لوٹ کھسوٹ کرنے لگا اور
اپنے ساتھ اوسنے بہت سی ہمراہی بھی جمع کر لیے چنانچہ اشتہار انعام پانچہزار روپیہ کا واسطے اوسکی گرفتاری
کے مشتہر کردیا گیا اور نیز کچھ فوج واسطے اوسکے تنبیہ کے متعین کی گئی۔

اوپر لکھا گیا ہے کہ احکام بنام نواب بہاولپور واسطے بھیجنے کمک کے ملتان کو جاری ہوے تھے - چنانچہ فوج
نوابصاحب نے تاریخ تیسوین مئی کو مع چھ ہزار سوار و پیادہ کے بسر گردگی فتح محمد غوری کے دریا کو بکری گھاٹ
سے عبور کیا اور یکم ماہ جون کو کچھ اور فوج زیر حکم پیر محمد خان کے دریا کو اوترکر سرحد صوبہ ملتان مین داخل ہوئی
قریب شجاع آباد کے خیمہ زن ہوئی فوج دیوانجی بھی مقام کیزا پر کہ شجاع آباد سے کچھ بھی دور نہین ہے
استہ ہوکر مقیم ہوئی۔

خ سترھوین جون کو ایڈورڈ صاحب بھی مع تین ہزار افغانون کے فوج بہاولپور سے شریک ہوے
اٹھارھوین کو بوقت صبح کچھ فوج زیر حکم جنرل کورٹلنڈ صاحب کی جوکہ سابق ملتان کے قرب وجوار
ب ڈیرہ اسمعیل خان کے مصروف و مشغول تھی فوج ایڈورڈ صاحب اور نواب بہاولپور سے آملی اور
واسطے مقابلہ دشمن کے جوکہ ہنوز فوج انگریزی سے بفاصلہ قلیل لڑائی کے منتظر تھی متحرک ہوئی۔

مولراج یہ دیکھکر عام خاص کو چلا گیا اور وہان سے اوسنے اپنے منشی مسمی الٰہی رام کو مع ایک خط معذرت کے صاحبان مجروحین کے پاس بھیجا اور اوسمین یہ لکھا کہ میرا بابت حضور آنیکا ارادہ تھا لیکن مجبور ہوا مین نہ آسکا اور رنگ رام بھی اسی ارادے مین مجروح ہوا۔

اس وقت دو پہر دن چڑھا تھا اور فوج سامنے عام خاص کے پڑی تھی۔

مسٹر اگنو صاحب نے چند ایلچی مولراج کے پاس بھیجے لیکن چونکہ اون پر فوج نے بندوقین سر کین وہ زخمی ہوکر لوٹ آئے اور رنگ رام نے بھی اونکو کہلا بھیجا کہ میرا ارادہ بھی عیدگاہ مین آنیکا تھا لیکن کیا کرون مین اسی ارادے مین زخمی ہوا۔

بعد اسکے ایک مجلس عام واسطے صلاح و مشورہ لڑائی کے محل مولراج مین جمع ہوئی چنانچہ اسمین ہندوؤن نے گنگا جل اور مسلمانون نے قرآن اور سکھون نے گرنتھ اوٹھا کر قسمین کھائین کہ ہم تا دم زیست انگریزون سے لڑینگے اور بعد اسکے سکھون نے لڑائی کا کنگنہ مولراج کے ہاتھ مین باندھا۔

تاریخ اونیسوین کو شام کے وقت ملتانی شتر سوار اور ایک ہاتھی کو جو کہ چارہ اور پانی کیواسطے گئے تھے چھین لیگئے تاریخ ۲۰ کو علی الصباح بوقت سات بجے کے عام خاص سے اشتہارات کل صوبہ ملتان مین انگریزون سے سرکش ہو جانے کے واسطے جاری ہوئے اور مولراج نے اپنے خاندان کو مع اسباب وغیرہ کے عام خاص سے قلعہ مین بھیجدیا۔

بعد ازین ایلچی مرسلہ مسٹر اگنو صاحب کے روبرو مولراج کے حاضر ہوئے اونہون نے وہ نوشتجات جو کہ بمقدمہ خالی کرنے قلعے کے اوسکے نام تھے دکھلائے لیکن اوسنے اونکو کچھ جواب ندیا اور اونکا انعام کرکے رخصت کیا آٹھ بجے صبح کے قلعہ اور عام خاص سے عیدگاہ پر گولہ اندازی ہونے لگی چنانچہ یہ کہا گیا ہے کہ ان دونون مقامون مین اوس وقت اونیس ضرب توپ اور تیس زنبورک تھین – اس گولہ اندازی سے کچھ نقصان نہوا البتہ ایک سوار کی ٹانگ تو گولے کے صدمے سے اوڑ گئی ہے

گولہ انداز جو کہ فوج انگریزی کے ساتھ تھے چھ توپون سے ایک فیر کرکے بیٹھ رہے اور اونہون نے گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا۔

کرم الٰہی نے جو کہ بڑا وفادار نوکر تھا یہ دریافت کیا کہ بالکل فوج دشمن سے مل گئی چنانچہ اوسنے اس امر کی اطلاع مسٹر وینس اگنو صاحب سے کی لیکن اوس سے کچھ فائدہ نہوا – اول سوار اور بعد ازین پیادہ مولراج کی طرف جاکر مل گئے اور دو پہر پر چار بجے سوائے کرم الٰہی اور چند اوسکے سوار ہمراہیون کے جو کہ تیس آدمیون سے زیادہ نتھے اور سب دشمنون سے جا ملے – خان سنگہ بھی عیدگاہ ہی مین رہا

دوسرے روز بوقت طلوع آفتاب کے کچھ فوج حریف عیدگاہ پر حملہ آور ہوئی اور صاحبان مجروحین کو قتل کیا اور

اور ماہ اپریل ۱۸۴۸ع مین قسط مقررہ ادا کی۔
بعد منظوری استعفا کے تاریخ پانچوین ماہ اپریل ۱۸۴۸ع کو مسٹر وینس اگنو اور لفٹنٹ انڈرسن مع سردار خان سنگہ کے جو کہ قائم مقام دیوان مولراج کا تجویز ہوا تھا براہ تری ملتان کو روانہ ہوئے۔ اونکے ساتھ تیرہ سو سپاہی یعنی چہہ سو پیادہ گورکہیہ کے پلٹن کے اور چہہ سو سوار اور سو گولہ انداز مع چند ضرب توپ کے براہ خشکی کے ملتان کو گئے۔
تاریخ ۱۷ ماہ کو کشتیان قریب قلعہ ملتان کے لنگر انداز ہوئین اور روز دوم صاحبان موصوفین مع اپنی فوج خلیل کے عیدگاہ مین جو کہ قلعہ اور نیز حام خاص سے جہان کہ مولراج رہا کرتا تھا ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع ہے مقیم ہوئی۔
مسٹر وینس اگنو صاحب اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب اور مولراج سے تاریخ ۱۸ تک دو ملاقاتین ہوئین اور اخیر ملاقات مین اوسنے کہا کہ کل قلعہ آپ کے حوالے کردون گا۔
تاریخ اونیسوین کو بوقت نواخت سات بجے صبح کے عہدہ داران انگریزی مع خان سنگہ اور مول راج کے قلعے مین داخل ہوئے اور بعد ملاحظہ فوج اور قلعہ کے مسٹر اگنو صاحب دو کپتان گورکہہ رجمنٹ کی قلعے مین چہوڑ کر مع باقی فوج کے اپنے قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔
راستہ دو دروازون مین ہوکے تھا پہلا دروازہ تو سکہی اور دوسرا جو کہ باہر کی طرف تھا کمر کوٹہ کہلاتا تھا۔ درمیان اس دروازے اور قلعے کے خندق سے ایک پل بندھا تھا چنانچہ اس مقام پر یا قریب اس مکان کے جبکہ صاحبان موصوفین مع مولراج اور خان سنگہ وغیرہ کے لوٹے آتے تھے ایک شخص نے مسٹر اگنو صاحب پر برچھی چلائی بسبب صدمہ برچھی کے صاحب موصوف اپنے گھوڑے سے گرپڑے اور قاتل نے دو تین ہاتھ تلوار کے صاحب موصوف پر صاف کیے اور بعد ازین خندق مین کود کر بھاگ گیا۔
مول راج نے یہ دیکھکر اپنے گھوڑے کو بھگایا اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب نے بھی گھوڑے کو جھپٹایا لیکن خان سنگہ مع رنگ رام کے جو کہ مولراج کا ایک رشتہ دار تھا واسطے حفاظت مسٹر اگنو صاحب کے پیچھے رہگیا۔ لفٹنٹ انڈرسن کو بھی بھاگتے وقت کسی شخص نے زخمی کیا۔ چنانچہ وہ سات زخم کہا کر قریب دولت دروازے گر پڑے اور گھوڑے کے بھی چار زخم لگے اور بعد ازین اونکو اونکے نوکر اوٹھا لائے۔
جبکہ اسی طرح پر دونون انگریز مجروح ہوئے مولراج سے رنگ رام نے کہا کہ تم انگریزی کیمپ کو چلو تاکہ تمہارے اوپر یہ الزام عائد ہو چنانچہ وہ جبھی چلنے کے لیے مستعد ہوا اور دونون شخص گھوڑون پر سوار ہونے کو تھے کہ ایک سپاہی نے رنگ رام کو زخمی کیا۔

کرتا تھا اور بڑا دولتمند تھا -
سنہ ۱۸۴۴ع میں راجہ لال سنگھ نے اس شخص کو صوبہ داری سے علیحدہ کرنا چاہا - ان دونوں سرداروں میں
چند سال سے نفاق تھا اور جبکہ ایک عہدنامہ درمیان سلطنت انگلشیہ اور دربار لاہور کے ہوا اور راجہ لال سنگھ
وزیر سلطنت مقرر ہوا اوسنے کچھ فوج سکھ واسطے وصول کرنے زر جرمانہ اور محاصل ملک کے ملتان کو بھیجی
چنانچہ ایک لڑائی قریب جھنگ کے واقع ہوئی اور اوسمین راجہ لال سنگھ کی فوج کی شکست ہوئی - بعد اوسکے صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل بہادر مقام لاہور واسطے تصفیہ اس مقدمے کے ثالث مقرر ہوئے اور یہ قرار پایا کہ مولراج
علاقہ جھنگ چھوڑدے - بیس لاکھ روپیہ بابت جرمانہ گدی نشینی و نذرانہ کے دربار کو ادا کرے اور آئندہ کو بقیہ
ملک محاصل پر ایک ثلث زیادہ کیا جاوے یہ بندوبست سمت ۱۹۰۲ سے واسطے تین برس کے قرار پایا تھا -
دیوان مولراج اس تصفیہ سے انگریزوں کا بڑا ممنون و مشکور ہوا اور اوسنے کہا کہ باوجودیکہ جمع زیادہ ہو گئی
لیکن بوسیلہ انگریزوں کے اوسکا عہدہ اور اوسکی جان و مال محفوظ رہا -
واضح ہو کہ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع میں ایک عہدنامہ جسکا ذکر اور شرائط اوپر لکھی ہیں درمیان دربار لاہور اور
سرکار انگریزی کے ہوا تھا اور اس سے صاحب رزیڈنٹ کو اختیار کل درباب امورات ملکی و مالی کو حاصل ہوا تھا
آخر سنہ ۱۸۴۷ع میں مولراج واسطے ملاقات سر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ کے جو ولایت کو جانے کو
تھے لاہور میں آیا لیکن قبل اوسکے آنے کے صاحب موصوف چلے گئے تھے -
اوسنے جان لارنس صاحب سے جو کہ اونکے بعد قائم مقام رزیڈنٹ لاہور مقرر ہوئے تھے ملاقات کی اور
شروع ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ع میں اون سے کہا کہ میرا ارادہ واسطے استعفا دینے کے ٹھیکہ صوبہ ملتان سے
ہے اور باعث اسکے اوسنے دو ظاہر کیے - اول یہ کہ قواعد پرمٹ کے تمام پنجاب میں تبدیل ہو گئے اور اوس سے
آمدنی پرمٹ کی کم ہو گئی الا ملتان میں بسبب ٹھیکہ میعادی تین برس مقرری کے وہ قواعد تبدیل نہیں ہوئے اور
اس باعث سے میرا بڑا نقصان ہوا - اوسنے یہ بھی کہا کہ دربار لاہور سے بہت سی اجناس پر محصول معاف
کر دیا گیا اور اس باعث سے باشندگان ملتان میری فہرست کے مطابق محصول دینے میں انکار کرتے ہیں
- ماسوا اسکے اوسنے اپنی ناراضمندی بسبب اضافہ جمع صوبہ ملتان کے ظاہر کی - دوسرا باعث اوسنے یہ
ظاہر کیا کہ میرا رعب بہ نسبت سابق کے وقت تقرر عہدنامہ سے جو ہوا ہے باشندگان ملتان پر کم ہو گیا ہے
کیونکہ اب سب شخصوں کو میرے حکم کے مرافعہ کرنے کا اختیار ہو گیا ہے -
اس مقدمہ میں مولراج نے جان لارنس صاحب سے بہت رد و بدل کی اور آخر الامر اوسنے دربار میں اپنا استعفا
پیش کیا اور بعد ازین آپ لاہور سے ملتان کو چلا گیا اور فوج کی تخفیف کی اور آلات حرب و ضرب کے بیچنے لگا -

رام سنگھ	گیارہ ہزار	لال سنگھ مزاریہ	گیارہ ہزار
سردار گلاب سنگھ پونڈیہ	اٹھارہ ہزار	فقیر نورالدین	اکیس ہزار
دیوان اجودھیا پرشاد	گیارہ ہزار	دیوان شنکرناتھ	دو ہزار
بخشی کنہیا لال	چار ہزار	متصدی مل	دو ہزار
امرناتھ فرزند دیوان دینا ناتھ	پانچہزار	عطر مل	دو ہزار
بچھمن پرشاد	چودہ سو	مول سنگھ	سات ہزار
رتن چند	دو ہزار	رتن چند رسالہ والہ	ایک ہزار
رائے کشن چند	دو ہزار	سردار کرپال سنگھ	چار ہزار
بخشی بھگت رام	چودہ روپیہ روز	جمعیت رائے	دس روپیہ روز
دیال سنگھ	نو روپیہ روز	رام چند رپورٹ نویس	چار روپیہ روز
رام چند مہر والہ	دو روپیہ روز		

جبکہ راجہ تیج سنگھ کو بعد عنایت ہونے جاگیر سیال کوٹ کے لقب راجائی اس مقام کا دیا گیا ۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بسبب ورغلانے اپنی والدہ کے راجہ تیج سنگھ کے تلک کرنے سے انکار کیا ۔ جب یہ وارداتی طور وطریقہ رانی صاحبہ کے اپنے لئے اور نیز انتظام سلطنت کو نہایت مضر خیال کیے اونھوں نے بالکل حال پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ مین ظاہر کیا چنانچہ یہ بالکل حال جناب گورنر جنرل بہادر کو لکھا گیا اور پیشگاہ جناب ممتنع الیہ سے یہ حکم صادر ہوا کہ رانی صاحبہ کو بصلاح ارکین سلطنت کے مہاراجہ صاحب سے علیحدہ کرنا بہت مناسب ہے چنانچہ حسب التجویز اونکے تاریخ بیسوین ماہ اگست کو بوقت نواخت نو گھنٹہ رات کے رانی صاحبہ قلعہ شیخوپورہ کو جو کہ لاہور سے فاصلہ پچیس میل کے واقع ہے واسطے نظربندی کے روانہ کی گئین اور رعایا کو کچھ ناگوار نگذرا ۔

جنگ ہای جدید پنجاب

واضح ہو کہ صوبہ ملتان جسکو رنجیت سنگھ نے مسلمانون سے فتح کیا تھا متعلق پنجاب کے تھا دیوان ساونمل صوبہ دار مقام مذکور ماہ ستمبر ۱۸۴۴ء مین ایک سپاہی کے ہاتھ سے مارا گیا ۔ یہ شخص عرصہ تیئس برس تک صوبہ دار ملتان کا رہا اور اوس کے وقت مین اس شہر نے رونق حاصل کی اور حالت امن مین رہا ۔

بعد اوسکے اوسکے لڑکے مول راج کو صوبہ داری عنایت ہوئی یہ شخص صلح پسند آدمی تھا اور تجارت بھی

سنہ یہ وہی قلعہ ہے جسمین کہ سابق والدہ مہاراجہ کھڑک سنگھ کی بھی دم واپسین تک قید رہین تھین

اور سلطنت لاہور کی طرف سے دستخط		سردار تیج سنگھ
سردار شیر سنگھ	دیوان دینا ناتھ	فقیر نور الدین
رائے کشن چند	سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ	سردار عطر سنگھ کالیانوالا
بھائی ندھان سنگھ	سردار کاہن سنگھ مجیٹھیہ	سردار شمشیر سنگھ
سردار لال سنگھ مراریہ	سردار کھیر سنگھ	
سردار ارجن سنگھ رنگ نانگالیہ	سندھان والہ	

حال بھیجے جانے رانی جنداں کا لاہور سے قلعہ شیخو پورہ کو

ہرچند کہ بعد تحریر عہدنامہ مذکورۃ الصدر کے تعمیل اوسکی کماحقہ ہوئی لیکن واضح ہو کہ جب سے راجہ لال سنگھ عہدہ وزارت سے معزول ہو کر آگرہ کو بھیجا گیا تھا رانی صاحبہ کا اختیار کاروبار سلطنت میں کم ہو گیا تھا اور اس لیے وہ دربار سے ناحق کو رنجیدہ اور اوسکے تخریب میں سرگرم رہتی تھیں اور برخلاف اوسکے سازشیں کرتی تھیں چنانچہ خیال کیا گیا ہے کہ سازش پریما[1] میں جو کہ ماہ فروری سنہ ۱۸۴۷ء میں واسطے قتل سرداروں علی الخصوص واسطے قتل راجہ تیج سنگھ کے ہوئی تھی رانی صاحبہ کا منشی بھی شریک تھا اور اغلب ہے کہ یہ بدون صلاح بہارانی صاحبہ سے نہ ہوا ہو۔ ماسوائے اسکے مہارانی صاحبہ مہاراجہ صاحب کو بھی ارکان سلطنت کی طرف سے ور غلاتی تھیں۔ ماہ اگست سنہ مذکورہ میں جمیع سرداران وغیرہ کو حسب تفصیل ذیل جاگیریں عنایت ہوئیں

راجہ تیج سنگھ	تیس ہزار	سردار شیر سنگھ	اکیس ہزار
سردار جیر سنگھ مع اونکے دو بیٹوں کے	ایکہزار	عطر سنگھ اکالیوالہ	بیس ہزار
سردار لہنا سنگھ	پچیس ہزار	سردار شمشیر سنگھ	گیارہ ہزار
بھائی ندھان سنگھ	بارہ ہزار	دیوان دینا ناتھ	اکیس ہزار

[1] چونکہ ایک شخص مسمی پریما اس سازش کا بانی تھا اس لیے یہ سازش بھی بنام پریما کے مشہور ہوئی۔ یہ شخص باشندہ جموں اور نوکر سابق مہاراجہ گلاب سنگھ کا تھا۔ جب کہ بروقت افشائے سازش کے احکام واسطے ضبطی مال و گرفتاری مجرم کے جاری ہوئے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص بھاگ گیا اور اس واقعہ سے پہلے اوسنے اپنا بالکل مال و اسباب جموں کو بھیج دیا تھا۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ گلاب سنگھ بھی اسمیں شریک تھا

مسند ہان والاختیا اور اون مین تغیر وتبدیل نہوگی الا برضامندی صاحب رزیڈنٹ بہادر کے کہ جو ہر امر مین تابع حکم گورنر جنرل بہادر ہین ــ

شرط چھٹی

انتظام ملک کا باہتمام اس کونسل کے ہوگا اور صاحبان کونسل ہر امر مین باخود یا اور باصاحب رزیڈنٹ بہادر صلاح کر لیا کرین گے اور ارشاد صاحب رزیڈنٹ ممدوح نسبت ہر بات کے قطعی ہوگا

شرط ساتوین

ایک جمعیت سپاہ انگریزی کی بدانست نواب گورنر جنرل بہادر مناسب متصور ہو مقام لاہور مین متعین کی جائیگی کہ مہاراجہ محفوظ رہین اور آسائش ملک قائم رہے ــ

شرط اٹھوین

نواب گورنر جنرل بہادر کو اختیار ہوگا کہ واسطے امن وامان ملک یا محافظت دار الخلافت لاہور کے مقیم کرنا سپاہ انگریزی کا جس جس گڈہی و قلعہ علاقہ سرکار لاہور پر مناسب جانین متعین کردین ــ

شرط نوین

سلطنت لاہور کی اداکرے گی بائیس لاکھ روپیہ سال نیا نانک شاہی پورے وزن کا واسطے خرچ فوج انگریزی کے اور یہ روپیہ ادا کیا جاوے گا درمیان دو قسطون کے اس طرح پر کہ تیرہ لاکھ بیس ہزار روپیہ بیچ مہینے مئی یا جون کے اور آٹھ لاکھ اسی ہزار بیچ مہینے نومبر یا دسمبر ہر ایک سال کے

شرط دسوین

ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالیانہ واسطے خرچ مہارانی صاحبہ والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ اور اونکے تابعین کے مقرر کیا گیا اور ہر سال واسطے خرچ مہارانی صاحبہ کے اونکو سونپ دیا جاویگا ــ

شرط گیارھوین

شرطین اس اقرارنامہ کی جاری رہین گی جب تک کہ عمر مہاراج کی سولہ برس کی ہووے یا چوتھی دسمبر ۱۸۵۴ء تک بعد اسکے نواب گورنر جنرل بہادر موقوف کرینگے تمام باتون کو جبکہ مہاراج خود قابل ہونگے کرنے کو کاروبار سلطنت کا اور حکومت طرفین مین صلاح ہوگئی کہ پہر صاحبان عالیشان کو ضرور تکلیف اوٹھانے کی نہین رہوے گی ــ

یہ اقرارنامہ لکھا گیا بیچ شہر لاہور کے درمیان افسرون اور سردارون مذکورۂ بالا کے ۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ء کو دستخط فریڈرک کری صاحب اور دستخط ہنری مونٹ گومری لارنس صاحب از طرف صاحبان عالیشان

ان میں دیناناتھ فقیر نورالدین برالے کشن چند سردار رنجور سنگھ مجیٹھیا سردار عطر سنگھ کالی والا بھائی ندہان سنگھ
سردار کھان سنگھ مجیٹھیا سردار شمشیر سنگھ سردار لال سنگھ مراریا سردار کہیر سنگھ سندہان والا اور سردار ارجن سنگھ رنگر نگالیہ
سے اور یہ سب انتخاب کیے گئے تھے برضامندی تمام رئیسون اور سرداران ریاست لاہور کے

نقل عہدنامہ کہ فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے

تاریخ سولھوین دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع کو ہوا

شرط اوّل

صلحنامہ کہ مابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ نوین مارچ سنہ ۱۸۴۶ع لکھا گیا ہے اور جسکا ہر ایک جزو دونون سرکارون سے واجب الرعایت ہوگا سوا اسے دفعہ ۱۵ کے کہ ترمیم اوسکی واسطے ایک مدت معین کے حسب شرائط ہذا کیجاویگی —

شرط دوسری

نواب گورنر جنرل بہادر ایک صاحب مع چند اسسٹنٹون کے معین فرماوینگے کہ وہ لاہور میں رہینگے اور اون صاحب کو اختیار تام ہر کام کے نظم ونسق کا حاصل ہوگا —

شرط تیسری

درمیان تمام نظم ونسق کے ہمیشہ لحاظ اس امر کا مدنظر رہیگا کہ کوئی بات خلاف طریقہ رعایا کے ظہور مین نہ آوے اور ہر ایک فرقہ رعیت اپنی بلامزاحمت بجالاوے اور حق واجب ہر ایک کا قائم رہے —

شرط چوتھی

طریقہ انتظام کا مع تمام جزئیات کے بدستور جاری رہیگا الا اگر بنظر امور مندرجہ شرائط بالا کے یا واسطے حاصل کرنے حق واجب سرکار لاہور کے کچھ نقص ہوگا ترمیم اوسکی کیجاوے گی اور امور جنرل ریاست جسطرح کہ ابتک باہتمام ملازمان ہندوستانی کے ہوتے تھے آیندہ بھی اسی طرح ہوا کرینگے اور تقرران ملازمون کا متعلق ہوگا ایک کونسل سے کہ جو بنائی جائیگی منجملہ سردارون کلان کے اور رہیگی بمتابعت حکم صاحب رزیڈنٹ انگریزی کے —

شرط پانچوین

بالفعل واسطے اوس کونسل کے اشخاص مندرجہ ذیل تجویز ہوئے ہین سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ اٹاریوالا دیوان دیناناتھ فقیر نورالدین سردار رنجور سنگھ مجیٹھیا بھائی ندہان سنگھ سردار عطر سنگھ کالی والا سردار شمشیر سنگھ

چنانچہ مقدمہ محکمۂ عام مین پیش ہوا اور تحقیقات اظہار شیخ امام الدین کی عمل مین آئی اور آخر کار ثابت ہوا کہ راجہ لال سنگہ نے درباب نہ دخل ملنے مہاراجہ گلاب سنگہ کے کشمیر پر درحقیقت اغوا کیا تھا۔

اوپر دریافت ہونے اس حال کے نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ مصاحبین اور مرجع کاران ریاست لاہور راجہ لال سنگہ کو عہدۂ وزارت سے برطرف کر کے علاقہ سرکار انگریزی مین جلاے وطن کردین۔

چونکہ صرف راجہ لال سنگہ بسازش پنہانی اپنی موجب نقض شرائط صلح نامہ ہوئے تھا الا تحقا نواب گورنر جنرل بہادر نے فرمایا کہ اوپر معزولی راجہ مذکور کے ہی اکتفا کیا جائیگا اور از انجا کہ سازش کسی دوسرے کی صاحبان وغیرہ مین سے مطلق نہ پائی گئی اور سرداران و سپاہ لاہور واسطے دبانے فساد کشمیر اور رفع کرنے موانع ایفاے شرائط عہدنامہ کے از بس ساعی و سرگرم رہے تھے اس سے صاف ثابت ہوکہ وزیر مذکور بدون آمیزش اور سازش کسی دوسرے شخص کے قوم سکھ سے مرتکب اس فتنہ کا ہوا تھا۔

مصاحبین ریاست مذکور نے برطبق ارشاد نواب گورنر جنرل بہادر کے بالاتفاق عزل وزیر مذکور کا مناسب دیکھکر تعمیل اوسکی کردی۔

اہالی دربار لاہور بعد تجویز چند روز کے کہ جب اونسے کچھ انتظام ریاست نہوسکا بشمول تمامی سرداران دیگر کے خدمت گورنمنٹ انگریزی مین ملتجی ہوے کہ وہ کچھ بندوبست ایسا کردین کہ ملک مین امن و آسایش ہو اور مہاراجہ دلیپ سنگہ ایام خورد سالی تک بخوف و خطر بسر فرماوین۔

بنظر اس استدعا کے اہالیان دربار کی کچھ شرائط جدید بترمیم صلحنامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع
[...]ے مابین سرکارین براے چندے قرار پائی ہین۔

شرائط جدید کہ بہ ترمیم مواثیق سابقہ قرار پائی ہین عہدنامہ مندرجۂ ذیل مین مشروحا درج ہین۔

[...]انجا کہ دربار لاہور مع تمام مرجع کاران ریاست کے سرکار انگریزی سے برملا مستدعی اس بات
[...]ے ہین کہ نواب گورنر جنرل بہادر از راہ عنایت درباب انتظام ریاست لاہور کے دراثناے نابالغی
[...]راجہ دلیپ سنگہ کے ہر طرح پر مدد و معاون ہون ورنہ تنہا منا اوس ریاست کا اونکو از جملہ مشکلات
[...] اور چونکہ نواب ممدوح نے بشرائط چند اقرار واثق اپنی اعانت کا کیا ہے پس بہ ترمیم شرائط صلح
[...]یخ گیارھوین مارچ گذشتہ مقام لاہور مین لکھی گئی تھین شرائط مندرجہ ذیل قرار پائی ہین وقت
[...]ت بلون کے منجانب گورنمنٹ دو صاحب تھے یعنی فریڈرک کری صاحب سکرٹری گورنمنٹ و دوم
[...]کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب ایجنٹ کہ جنکو گورنر جنرل بہادر نے اپنی طرف سے مختار کل کیا تھا
[...]ل اونکی کہ جو منجانب مہاراجہ دلیپ سنگہ اوس وقت موجود تھے یہ ہین سردار تیج سنگہ سردار شیر سنگہ

میر مجلس اپنی جگہہ سے اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اہالیان مجلس کو اپنی خیمے مین لیجا کر یون لب کشا ہوسے کہ ہماری دانست مین جرم وزیر سلطنت پر بالکل ثابت ہے اور قابل موقوفی کے ہے - اگر مہاراجہ اور رانی صاحبہ اوسکو اس عہدۂ جلیل القدر سے موقوف نکرینگی تو سرکار انگریزی معاملات لاہور مین کسی طرح پر دست انداز ہونگی -
سب سرداروں نے آپس مین صلاح کر کے کری صاحب سے کہا کہ جو آپ نے فرمایا ہمکو بدل و جان منظور ہے فی الحقیقت لال سنگہ قابل موقوفی کے ہے اور تا تقرر وزیر ثانی کے عہدۂ وزارت کے کام کا انجام سردار تیج سنگہ و سردار شیر سنگہ اور دیوان دینا ناتہہ اور خلیفہ نور الدین کیا کرین - چنانچہ سب سرداران سکہہ نے متفق ہو کر عہدہ وزارت اون چار سرداروں کے حوالہ کیا اور لال سنگہ کو عہدۂ وزارت سے معزول -
جس وقت خبر معزولی راجہ لال سنگہ کی رانی صاحبہ کو پہونچی وہ نہایت غمگین ہوئین اور بالکہ کری صاحب کو یہہ کہلا بہیجا کہ اگر آپ ازراہ عنایت کے لال سنگہ کو بدستور عہدہ وزارت پر بحال فرماوین تو مین آپ کو کوہ نور نذر کرون اسکے جواب مین صاحب ممدوح نے کہلا بہیجا کہ ہکو آپ کے کوہ نور سے کچہہ غرض نہین ہے وہ آپ کو مبارک رہے ہم صرف آپ کی اور آپ کی رعیت کی بہبودی چاہتے ہین غرضکہ راجہ لال سنگہ اپنے عہدہ سے معزول ہوکر آگرہ کو بہیجے گئے جہان کہ وہ ابتک ہین -

حال قیام فوج انگریزی کا لاہور مین حسب درخواست سردارونکے

چونکہ اب فوج انگریزی کو لاہور مین ایام معہودہ سے زیادہ ہوگئے تھے اس لیے احکام انگریزی واسطے خالی کرنے شہر مذکور کے جاری ہوے اور عنقریب فوج لاہور کو چہوڑنے کو تہی کہ سب سرداران سکہہ نے متفق ہوکر اسباب مین صلاح کی اور یہ تجویز ٹھہری کہ سرکار انگریزی فوج قلیل واسطے انتظام شہر کے رکہی اور باقی فوج کو وہان سے نکال لے لیکن گورنر جنرل بہادر نے یہ درخواست قبول نکی اور لکہہ بہیجا کہ اگر اہالیان دولت لاہور کو آیندہ کو رکھنا فوج انگریزی کا قبول ہووے تو وہ شرائط مندرجہ ذیل قبول کرین -
اول یہہ کہ جتنی فوج سرکار انگریزی چاہے لاہور مین رکھے -
دوم یہ کہ اوسکو بالکل اختیار مالی و ملکی حاصل ہوئے -
سوم یہ کہ دربار لاہور واسطے اخراجات فوج کے چوبیس لاکہہ روپیہ سالانہ دیا کرے -
چہارم یہ کہ انگریز جہان چاہین وہان اپنی چہاونی مقرر کرین -
جبکہ اہالیان دربار کو اس مضمون سے اطلاع ہوئی اونہون نے کہا کہ چوبیس لاکہہ روپیہ سالانہ ادا ہونا سرکار لاہور سے غیر ممکن ہے - اوسکے جواب مین کری صاحب نے کہا خیر اگر چوبیس لاکہہ روپیہ ادا نہوسکیگا تو سرکار

جبکہ والی جموں نے واسطے قبضہ کرنے صوبہ مذکور کے کچھ فوج وہاں بھیجی شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر مقابلہ پیش آیا
اور فوج گلاب سنگھ کو شکست دیکر نکال دیا۔

واضح ہو کہ شیخ غلام محی الدین باپ شیخ امام الدین ذات کا موچی اور رہنے والا جالندھر دوآبہ کا تھا۔ وہ چند مدت تک دیوان
کرپا رام کے پاس بطور متصدی کے نوکر رہا اور عہد نونہال سنگھ میں بڑے کار واسطے متعینہ ہو گیا یہانتک کہ آخرش کو صوبہ دار کشمیر کا ہو گیا
بعد اوسکی وفات کے اوسکا لڑکا امام الدین صوبہ دار مقرر ہوا اور اوسنے اسوقت علم بغاوت کا بلند کیا
کئی لڑائیاں فوج گلاب سنگھ اور شیخ جی میں واقع ہوئیں لیکن ہر ایک میں والی جموں ہی کی شکست ہوئی اور
ایک لڑائی میں اوسکا سپہ سالار لکھپت رائے بھی مارا گیا۔

جبکہ انگریزوں نے یہ دیکھا کہ امام الدین کشمیر کو خالی نہیں کرتا ہے اور گلاب سنگھ کی فوج سے اوسکا فتح ہونا غیر
ممکن ہے اونھوں نے کچھ انگریزی فوج زیر حکم کرنیل لارنس صاحب رزیڈنٹ لاہور اور لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب
کے اور کچھ فوج سکھ زیر حکم سردار تیج سنگھ کے اوس طرف کو بھیجی۔

جبکہ یہ بالکل فوج مع فوج گلاب سنگھ کے درہ پیر پنجال سے ایک منزل پر پہونچی اوسنے یہ سنا کہ شیخ صاحب
لارنس صاحب کے حضور میں حاضر ہونے کے لیے کشمیر سے روانہ ہو چکے ہیں۔

بمجرد سننے اس بات کے ایڈورڈ صاحب واسطے استقبال صوبہ دار موصوف کے روانہ ہوئے
اور تاریخ اکتیسویں اکتوبر کو شیخ جی سے مقام بہرام گلی میں ملاقی ہوئے اور روز دوم اونکو اپنے لشکر میں لے آئے
اس طرح فوج گلاب سنگھ کو قبضہ کشمیر حاصل ہوا اور بعد ازیں فوج انگریزی مع شیخ امام الدین کے لاہور کی طرف واپس آئی

جبکہ امام الدین سے باعث نہ قبضہ کرا دینے فوج راجہ گلاب سنگھ کا کشمیر پر پوچھا گیا اوسنے کہا کہ میں نوکر
سرکار لاہور کا تھا اور چونکہ راجہ لال سنگھ وزیر سلطنت تھا اس باعث سے میں نے اوسکے لکھنے کے مطابق عمل کیا اور لڑا
واسطے تحقیقات اس مقدمے کے بحکم گورنر جنرل بہادر کے تیسری دسمبر کو ایک کمیٹی جمع سرداران سکھ
و انگریزی اہل سیف و قلم کی مقام لاہور میں جمع ہوئی اور اوسمیں شیخ امام الدین نے حاضر ہو کر اور راجہ لال سنگھ
کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بالکل اس لڑائی کے بانی مبانی یہ تھے اور واسطے صداقت کلام کے تین خط جن پر
کہ مہر دربار لاہور کی ثبت تھی پیش کیے اور مضمون اون خطوں کا یہ تھا کہ چونکہ تم نمکخوار قدیم اس سرکار کے ہو
تمکو چاہیے کہ کشمیر کو ہرگز خالی نہ کرو اور اگر اس امر میں تمہاری جان بھی جاتی ہے تو عین سعادت ہے۔ انمیں سے
ایک خط کے لکھنے کے تو لال سنگھ مقر ہوا اور کہا کہ باقی دو خطوں کے حال سے میں مطلقاً واقف نہیں ہوں روز اول اسی حال
و جواب میں صرف ہوا۔ روز دوم سب سردار اکٹھے ہوئے اور مقدمہ پیش ہوا بعد تحقیقات مقدمہ کے کری صاحب

بہ سبب چلے جانے کرنیل لارنس صاحب کے ولایت کو یہ صاحب بجائے اونکے رزیڈنٹ لاہور مقرر ہوئے تھے ۵

دستخط و مہر	دستخط و مہر
گلاب سنگھ بہادر	ایچ ہارڈنگ صاحب بہادر
	دستخط و مہر
	ایف کری صاحب
	دستخط و مہر
	ایچ ایم لارنس صاحب

ملاحظہ تاریخ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ تک انتظام پنجاب خوب رہا اور کبھی کسی سردار یا فوج نے سر نہ اوٹھایا لیکن اوسکے مرتے ہی سرداروں مین نفاق پیدا ہوا جو کہ آخر الامر باعث سرکشی فوج اور تباہی سلطنت کا ہوا الحق **شعر** دولت ہمہ از اتفاق خیزد + بے دولتی از نفاق خیزد

حال تسخیر قلعہ کوٹ کانگڑہ

چونکہ موافق شرائط عہدنامے کے کوٹ کانگڑہ پر انگریزون کا قبضہ ہونا چاہیے تھا اس باعث سے قلعہ دار مقام مذکور کو لکھا گیا کہ وہ قلعے کو خالی کردے لیکن اوسنے اوسکے جواب مین یہ لکھا کہ تاوقتیکہ ہم جان سے نہ مارے جاوین گے قلعے کو ہرگز خالی نہین کرین گے دیوان دینا ناتھ واسطے فہمایش مہاراج قلعہ دار کے روانہ ہوا چنانچہ اسنے اوسکو بہت سمجھایا اور کہا کہ انگریزون سے لڑنا اچھا نہین ہے لیکن اوسکے خیال مین کچھ نگذرا اور وہ یہی کہے گیا کہ بدون لڑے مرے قلعہ خالی نہین کرون گا۔

آخر کو فوج انگریزی واسطے تسخیر قلعے کے روانہ ہوئی اور اوسنے اٹھائیسوین مئی کو قلعے کا محاصرہ شروع کیا قلعہ دار نے اپنے تئین مقابلے کے ناقابل سمجھا اور دیوان دینا ناتھ کو لکھا کہ اگر ہماری جان بچے تو ہم اپنے تئین سرکار انگریزی کے حوالہ کرین چنانچہ اوسکے جواب مین صاحب ایجنٹ نے یہ کہلا بھیجا کہ جبتک تم قلعہ خالی نکروگے اسکا کچھ جواب نہین دیا جاویگا بفور پہونچنے جواب کے قلعہ دار خود چلا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تم قلعے کی فوج سے کہو کہ وہ اپنا اسباب ضروری لیکر اور ہتھیار دیکر قلعہ خالی کردی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور علم انگریزی قلعہ کے اوپر گاڑے گئے۔ اس طرح قلعہ کوٹ کانگڑہ جو کہ پنجاب مین ایک مستحکم قلعہ مشہور تھا انگریزون کے قبضے مین آیا۔

حال تسخیر کشمیر حسب عہدنامہ اور معزولی راجہ لال سنگھ کا عہدۂ وزارت سے

اوپر مذکور ہو چکا کہ بعوض ایک کروڑ روپے کے انگریزون نے صوبہ کشمیر وغیرہ گلاب سنگھ کے حوالہ کیا لیکن

دفعہ پنجم

اگر کبھی کچھ نزاع و فساد درمیان مہاراجہ ممدوح اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست قرب و جوار کے واقع ہوگا
سرکار اوسمین بطریق ثالث مقرر ہوگی اور جو کچھ سرکار تجویز کرے گی وہ اونکو ماننا پڑے گا —

دفعہ ششم

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر نے یہ بھی اقرار کیا کہ جسوقت افواج سرکار [illegible] کسی ملک کوہستانی یا اور ملک
متصلہ اونکے ریاست کے برسر جنگ متعین ہونگی تو وہ خود اور اونکے وارث مع تمام اپنی فوج کے معاون ہونگے

دفعہ ہفتم

مہاراجہ ممدوح نے یہ بھی قبول کیا کہ بدون استرضاء سرکار کے کبھی کسی انگلستانی اور اہل ولایت یورپ
اور امریکا کو اپنی ملازمت میں نہ رکھیں گے —

دفعہ ہشتم

شرائط مندرجہ دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ مرقومہ دربار لاہور مورخہ گیارہویں مارچ ۱۸۴۶ع کو مہاراجہ ممدوح
نے بھی منظور کیا

دفعہ نہم

اگر کوئی رئیس بہ نسبت مہاراجہ گلاب سنگھ کے برسر عناد و خصومت ہوکر قصد جنگ کریگا سرکار مہاراجہ
ممدوح کی مدد کرنے میں قاصر نہوگی —

دفعہ دہم

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر ہر سال ایک گھوڑا اور بارہ میش کہ بکریاں اون سے شالیں بنتی ہیں اس تفصیل
سے کہ چھ نر و چھ مادہ ہوں اور تین پارچہ شال کشمیری سرکار میں گذرانا کریں گے کہ دلیل بزرگی و برتری
سرکار کی ہووے —

اس عہدنامے کو کہ مشتمل اوپر دس دفعوں کے ہے بروز مسطور فریڈرک کری صاحب اور بریوٹ میجر
ہینری مانٹگمری لارنس صاحب نے حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر کے اور مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر [illegible]
باہم کر قبول و منظور کر کے بدستخط خاص مرتب و قرین کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر نے بھی اپنی
مہر خاص سے زینت توثیق کی بخشی —
واقع مقام امرتسر تاریخ سولہویں مارچ ۱۸۴۶ع مطابق ۱۷ ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری

عہدنامہ کہ درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ کے امرتسر مین بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ع کے لکھا گیا

عہدنامہ کہ مابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ والی جموں کے لکھا گیا اور قرار پایا منجانب سرکار انگریزی بدستخط فریڈرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب کے حسب الحکم نواب سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر کہ منجملہ اہالیان خاص کونسل شاہی ہین اور سرکار کمپنی بہادر کے حضور سے مقرر ہوئے ہین واسطے ضبط وربط امورات ملک ہند کے بطریق گورنر جنرل اور تصدیق کیا گیا منجانب مہاراجہ گلاب سنگہ بدستخط خاص مہاراجہ ممدوح کے۔

دفعہ اول

سرکار انگریز بہادر نے مہاراجہ گلاب سنگہ اور اونکے بیٹون پوتون وغیرہ یعنی اولاد ذکور کو قبضہ تمام اوس ملک کوہستانی اور اوسکے متعلقات اور مضافات کا کہ واقع ہے مشرق رویہ دریاے اندس کے اور مغرب رویہ دریاے راوی کے بشمول علاقہ چمبا عنایت فرمایا اور اپنی طرف سے مہاراجہ ممدوح کو ایک راجہ خودسر بنایا مگر واضح ہو کہ بیچ حدود محروسہ مہاراجہ ممدوح کے مقام لہول داخل نہین ہے کس واسطے کہ وہ جب دفعہ ۴ عہدنامہ مرقومہ دربار لاہور مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع کے دربار لاہور سے مفوض بسرکار کیا گیا اور بیچ عملداری سرکار انگریز بہادر کے شامل ہے۔

دفعہ دوم

واسطے حدبندی سمت شرقی ملک محروسہ مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر کے کچھ اہلکار منجانب طرفین یعنی مہاراجہ ممدوح اور سرکار انگریز بہادر مقرر کیے جاوین گے اور جب وہ حدین بعد پیمایش کے مقرر ہونگی قلمبند کردی جاوینگی

دفعہ سوم

بعوض اس سلوک کے کہ نسبت مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر اور اونکے ورثار کے حسب دفعات بالا کیا گیا ہے مہاراجہ ممدوح پچہتر لاکہ روپیہ نانک شاہی نذر سرکار کرینگے اس طرح پر کہ پچاس لاکہ بوقت تصدیق و توثیق اس عہدنامہ کے اور پچیس لاکہ بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۴۶ع یا قبل اوس سے۔

دفعہ چہارم

حدین عملداری مہاراجہ گلاب سنگہ کی کسی صورت مین بدون منظوری سرکار کے بدلی نہ جاوین گی۔

شرط ہفتم

سرکار لاہور کو اختیار ہی کہ سواے توپون کے جو خزانہ اور اسباب سرکاری پانچ قلعون علاقجات مذکورہ بالا کی ہو منگوالی اور اگر سرکار انگریزی کو کوئی چیز اون چیزون مین سے قابل رکھنے کے جانی تو رکھہ سکتی ہی لیکن قیمت واجب اوسکی دے دی جاوے گی اور جس چیز کو کہ سرکار لاہور اون قلعون مین سے اٹھوا منگوانا چاہی اور قابل پسند سرکار انگریز بہادر کے بھی ہو وہ چیز بامانت اہلکاران سرکار انگریز کے بیچ ڈالی جاویگی

شرط ہشتم

کچھہ اہلکار منجانب دونو سرکارون کے بلا توقع تاخیر مقرر کیے جاوین گے کہ تابموجب مندرجہ دفعہ سوم عہدنامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع کے حدبندی دونو عملداریون کی کرکی قلم بند کرلین

دستخط و مہر مہاراجہ دلیپ سنگہ

دستخط و مہر مہاراجہ رام سنگہ

دستخط و مہر راجہ لال سنگہ

دستخط و مہر سردار تیج سنگہ

دستخط و مہر سردار چتر سنگہ اٹاری والہ

دستخط و مہر سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ

دستخط و مہر دیوان دینا ناتھہ

دستخط و مہر فقیر نور الدین

دستخط و مہر

ایچ ہارڈنگ

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

چونکہ خزانہ سرکار لاہور مین ڈیڑھہ کروڑ روپیہ واسطے دینے سرکار انگریزی کے جوکہ بموجب شرط چوتھی عہدنامہ نوین مارچ ۱۸۴۶ع کے قرار پایا تھا موجود نہین تھا اس باعث سے پچاس لاکھہ روپیہ نقد اس طریق پر جمع کی گئی یعنی صوبہ ملتان سے تیرہ لاکھہ اور صوبہ کشمیر سے آٹھہ لاکھہ اور موتی مندرسی بائیس لاکھہ روپے منگوائے اور باقی تین لاکھہ روپے کا جواہرات وظروف طلائی ونقرئی یکجا کل پچاس لاکھہ روپیہ سرکار انگریزی کو دیے اور عوض باقی ایک کرور روپیہ کی صوبہ کشمیر وغیرہ انگریزون کو دیا چنانچہ اونہون نے بعوض اوسی قدر روپے کے ملک مذکور گلاب سنگہ کے حوالہ کیا اور پندرھوین تاریخ کو مقام امرتسر میں خطاب مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیا گیا اور عہدنامہ مندرجہ ذیل تاریخ سولھوین کو فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ کی اس مقام مین مرتب ہوا

شرط اول

جسقدر فوج انگریزی که نواب گورنر جنرل بهادر واسطے حفظ و حمایت ذات مهاراجه اور ساکنان شهر لاهور
کے تا ترتیب و انتظام سپاه نوکه بموجب دفعه ۶ عهدنامه سرکار لاهور کے رکھی جاوے گی مناسب اور
کافی تصور کرینگے شهر لاهور مین چهوڑینگے اور یه سپاه بعد اختتام سنه ۱۸۴۶ع کے هرگز وهان نرهے گی بلکه
جسوقت درمیان اس عرصه کے نزدیک دربار لاهور کے انتظام شایسته هو جاویگا اور مطلب اوسکے
وهان رکھنے کا پورا هوگا وه فوج وهان سے طلب کرلی جاوے گی

شرط دوم

سرکار لاهور نے قبول کیا که سپاه انگریزی که واسطے مطالب مذکوره دفعه بالا کے لاهور مین چهوڑی جاویگی
بیچ قلعه اور شهر لاهور کے اهتمام اوسی کا رهے گا اور وهان سے فوج سرکار لاهور کی هٹادی جاویگی اور مکانات
شایسته واسطے افسرون اور سپاهیون فوج انگریزی کے دیدیے جاوینگے اور جو خرچ زائد که بسبب
رهنے سپاه کے بیچ ملک جنب اور باهر مکانات معینه چهاونی کے عائد سرکار هوگا لاهور سے ملے گا

شرط سوم

سرکار لاهور نے اقرار کیا که حسب شرائط مندرجه عهدنامه کے بیچ ترتیب و انتظام فوج نوکے جلد تر سعی و تردد
کیا جاوے گا اور جسقدر فوج آراسته هوتی جائیگی اور جهان جهان تعین کیجاوے گی سنار حال اوسکا اون
صاحبان مختار کو که لاهور مین چهوڑے گئے هین لکھه بهیجا جایا کرے گا

شرط چهارم

اگر بیچ بجا آوری شرائط بالا کے منجانب سرکار لاهور کچهه قصور هوا اختیار هے سرکار انگریزی کو که درمیان
مدت مذکوره شرط اول کے جب چاهے اپنی فوج کو وهان سے طلب کرلے

شرط پنجم

جاگیردار که منجمله لواحقان و متعلقان مهاراجه رنجیت سنگه و کهرک سنگه و شیر سنگه بیگمات باشیون کی جاگیرین انهی
بیچ علاقجات مفوضه حسب دفعه ۴ عهدنامه مورخه نوین ماه حال کے رکھتی هونگی حقوق و مرافق آن جاگیرداران
تا مدت حیات اونکی بدستور قائم و برقرار رهے گی

شرط ششم

در صورت واگذاری کا که سرکار لاهور کو اپنی کارداران و سربراه کاران علاقجات مفوضه حسب دفعه ۴ و ۵ هم
... واجب الطلب هوگا بابت خالصه ان مال معینه سرکار انگریز بهادر کے وصول ک
[illegible] ۱۹۰۲ [illegible]

برقرار رکھا فی الحقیقت یہ ایسا احسان ہے کہ ہم اداے شکر اوسکے سے ہرگز عہدہ برآ نہین ہو سکتے ہین علاوہ اسکے
کلمات مصلحت آمیز و عبرت انگیز کہ اوس مضمون سے ازراہ مہربانی و اتحاد کل سکے روز روبروے سرداران حاضر دربار
کے اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہین اور ہدایت کہ در باب اتفاق آپس سکے اور تدبیر و انتظام ملک سکے
کی ہے موجب کمال احسانمندی ہماری کا ہوئی اور یقین واثق ہے کہ یہ صلاح نیک باعث استحکام تازہ اس ریاست
کی ہوگی اور حسب درخواست ہمارے متعین کرنا ایک سپاہ انگریزی کا بیچ قلعہ لاہور سکے اور مامور فرمانا میجر لارنس
صاحب وغیرہ افسران بادیانت و صاحب اعتبار کا واسطے حفاظت رعایا ہم لوگون اور تمام شہر سکے
یہ بھی ایسا احسان ہے کہ اداے شکر اسکا احاطہ تقریر سے باہر اور نواب ممدوح نے ازراہ کرم کے یہ بھی فرمایا ہے کہ سپاہ مذکور
متعین کی گئی ہے بعد انتظام امورات ریاست کے عرصہ مقررہ کی اندر باجراز تمام اطراف سرحد ایسے ستایش کے
رخصت کر دی جاوے گی اور ذات والا صفات نواب گورنر جنرل بہادر سے امید قوی ہے کہ جیسا ہمارے حال پر
مین اپنے فضل و کرم سے ممنون عنایات بے پایان کا فرمایا ہے ہمیشہ اسی طرح بہ نظر رافت و احسان کی طرف
اس ریاست کے رکھینگے اور ہم اوپر قبولیت مہاراجہ بہادر کے فرمانے کے سلسلہ حقیقی و اتحاد والد مرحوم
مہاراجہ رنجیت سنگھ جنت مکانی ثابت قدم رہینگے اختتام ہونے اس کلام کے
پڑھنے مہاراجہ بہادر سے پیشکش تحولی رسمی ہوئی اور نواب گورنر جنرل بہادر نے تمام سرداران کو
اونکی مہربانی سے رخصت مراجعت طرف کیمپ کے فرمائی ـــ

بعدہ بتاریخ ... ماہ مذکور جنرل ... بہادر لاہور کے ... آئے اور وہان ... نواب گورنر جنرل بہادر سے بھی رخصت ... ہوئی

شرائط عہدنامہ کی بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء درمیان گورنمنٹ انگریزی اور دربار لاہور کے ... ہوا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شرط چودھوین

حدود علاقہ سرکار لاہور کی بدون منظوری سرکار انگریزی کے تغیر و تبدیل ہو سکین گی

شرط پندرھوین

سرکار انگریزی کچہ مداخلت انتظام ملک لاہور مین نکرے گی لیکن اگر کسی بابین صلاح پوچھی جائیگی تو نواب گورنر جنرل درباب دینے صلاح نیک کے دریغ نکرین گے

شرط سولھوین

رعایاے سرکارین کی اوپر داخل ہونے علاقہ سرکارین کے بسلوک شایستہ و مناسب سلوک کیجاویگی

یہ عہدنامہ آج کے روز درمیان فریڈرک کری صاحب اور بریویٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب معتمدان نواب گورنر جنرل بہادر سر ہنری ہارڈنگ صاحب بجانب سرکار انگریزی اور بھائی رام سنگہ و راجہ لال سنگہ و سردار تیج سنگہ و سردار چتر سنگہ اٹاری والا و سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ و دیوان دینا ناتھہ و فقیر نورالدین معتمدان مہاراجہ لاہور کے لکھا گیا اور دونون طرف یعنی نواب گورنر جنرل بہادر سر ہنری ہارڈنگ صاحب و مہاراجہ دلیپ سنگہ سے بہ ثبت مہر رسید ہوا

بمقام لاہور بتاریخ نوین مارچ ۱۸۴۶ء مطابق دہم ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری مرتب و مصدق ہوا

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگہ — مہر — دستخط ہنری ہارڈنگ — مہر
بھائی رام سنگہ — مہر — ایف کری — مہر
راجہ لال سنگہ — مہر — ایچ ایم لارنس — مہر
سردار تیج سنگہ — مہر — سردار چتر سنگہ اٹاری والا — مہر
سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ — مہر — دیوان دینا ناتھہ — مہر
فقیر نورالدین — مہر

دسوین مارچ کو بوقت سہ پہر نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی کمانڈر انچیف صاحب یعنی سپہ سالار افواج ہند اور گورنر ملک سندہ کے اور مع تمام افسران انگریزی کے کہ نوین تاریخ وقت تنفیذ و توثیق عہدنامہ کے موجود تھے بتقویت دینے مبارکباد صلح کے مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر کو شہر لاہور مین بیچ محل خاص مہاراجہ ممدوح رونق افروز ہوئے اوس وقت دیوان دینا ناتھہ وزیر و سرداران شریک جلسہ کے کچہ عبارت کہ متضمن شکریہ لکھہ رکھی تھی روبرو حاضرین کے پڑھی ترجمہ اوس عبارت کا یہ ہے کہ ہم نہایت ممنون و مشکور ہین نواب گورنر جنرل بہادر کے واسطے نگاہ رکھنے رابطہ اتحاد و یگانگت کے کہ فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ بیکنٹھہ باشی قدیم الایام سے مربوط تھا اور نواب ممدوح نے کہ اپنے لطف و کرم سے ہماری ریاست کو

شرط نوین

دریاے بیاس و ستلج مع تتمہ اس دریاے ستلج کے کہ موسوم بہ گارا و پنجند ہین تا شمول بہ اٹک بمقام متھن کوٹ
اور دریاے اٹک مقام متھن کوٹ سے تا حدود بلوچستان در باب محصول پل و کشتی کے سپرد سرکار انگریزی
ہوئی لیکن کشتی ہاے سرکار لاہور کہ بسواری مسافران یا بنا بر اسباب تجارت آمد و رفت کرینگی کچھ مخالفت اونکی
نہین ہے اور جو محصول پل کہ تمامی گھاٹون سے وصول سرکار انگریزی ہوگا بعد اداے خرچہ بندوبست کے
نصفی سرکار لاہور کو پہونچا دیا جائیگا اور جو دریاے ستلج کہ مابین علاقہ لاہور و بہاولپور کے واقع ہے سرکار
انگریزی کو اوس سے کچھ سروکار نہین ہے

شرط دسوین

اگر سرکار انگریزی کو پاس حفاظت علاقہ اپنے یا کسی دوستدار اپنے کے گذر کرانا اپنی سپاہ کا ملک سکھ مین
سے ہو تو بشرط اطلاع دہی یا موقع کے گنجایش ہونے ہوئی ہوگی اور ملازمان ملک مذکور کو واجب ہوگا کہ
سامان رسد و کشتی وغیرہ جو کچھ کہ مطلوب ہو سرانجام کر دین کہ روپیہ اوسکا سرکار انگریزی دام دام ادا کریگی
اور بلکہ جو نقصان رعایا کہ بعبور فوج انگریزی سے واقع ہوگا بھر دینا اوسکا ذمہ سرکار انگریزی ہے اور دریا
مذاہب رعایا کا درمیان ملکون کے کہ جہان سے عبور فوج ہو بصورت ملحوظ او پر خاطر رہیگا۔

شرط گیارھوین

مہاراجہ ممدوح کوئی انگلستانی یا باشندہ امریکہ یا بیرون مقبوضات گورنمنٹ انگریزی کے ملازم نرکھینگے

شرط بارھوین

بپاس اسکے کہ مہاراجہ گلاب سنگھ نے بسبب رفع فساد باہم دیگر اور باعث مصالحت و رفع شور و شر ہوا تھا مہاراجہ
دلیپ سنگھ بہادر نے راجگی علیحدہ بنام اوسکے نامزد فرمائی اور علاقہ اونکا شامل اوپر او نمین اضلاع کوہستانی
کے ہوگا کہ بعہد مہاراجہ کھڑک سنگھ بہادر باختیار اوسکے تھا اور تفصیل اس علاقہ کی درمیان ایک عہدنامہ جداگانہ
کے قیام بین مہاراجہ گلاب سنگھ عز الیہ و سرکار انگریزی کے قرار پاوے گی اور سرکار انگریزی نے عوض حسن
خدمت مہاراجہ ممدوح کے راجگی اونکی علیحدہ منظور فرمائی اور استحقاق اونکا در باب ترتیب ایک عہدنامہ جداگانہ
کے تسلیم کیا ہے

شرط تیرھوین

اگر کوئی تنازع درمیان سرکار لاہور اور مہاراجہ گلاب سنگھ کے واقع ہوگا حسب تجویز گورنمنٹ انگریزی فیصلہ پاویگا
اور تجویز ثالثی بیان کی مہاراجہ وقت کو منظور و مقبول ہوگی

شرط دوم

مہاراجہ لاہو منجانب اپنے اور اپنے وارثون اور جانشینون کے اقبال کرتے مین کہ تمام ملک واقع این ر
ستلج ہے سے بالکل چھوڑا اور کچھ سروکار اس علاقہ سے اور وہان کے باشندون سے نرکھین گے۔

شرط تیسری

اور تمام علاقہ کوہستانی و غیر کوہستانی کہ مابین دوآب یعنی بیاس اور ستلج کے واقع ہے مع تمام قلعجات ا
تمام حقیتون کے مہاراجہ ممدوح نے بنام سرکار کمپنی بہادر واسطے دوام کے منتقل کیا۔

شرط چوتھی

سرکار انگریزی نے علاوہ ملک بالا کے ڈیڑہ کرور روپیہ بابت مصارف جنگ سرکار لاہور سے طلب کیا لیکن اگر
ازانجا کہ اس قدر روپیہ اون سے بہم ہوسکتا تھا اور نہ ضمانت معتبر اوسکی دے سکتے تھے پس مہاراجہ ممدوح نے
عوض ایک کرور روپیہ کے اضلاع کشمیر وہزارہ مع تمام علاقہ کوہستانی واقع مابین بیاس واندس کے اور تمام قلعجات
اور کل حقوق ومرافق اپنے بیچ اوس علاقہ کے بطور دوام بنام کمپنی بہادر تفویض کر دیئے

شرط پانچوین

باقی پچاس لاکھ روپیہ حضور مہاراجہ بہادر سے بوقت پیشتر تصدیق صلح نامے کے ادا کر دیا جاوے گا۔

شرط چھٹی

مہاراجہ ممدوح یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ تمام فوج سرکشی بعد لینے ہتھیارون کے برطرف کر دی جاوے گی
اور انتظام فوج آئینی باقی کا کر کے بدستور عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا درباب تنخواہ وغیرہ کے داخل کیا جائیگا
اور تنخواہ سپاہ معزول کی دام دام چکا دی جاوے گی۔

شرط ساتوین

پچیس پلٹن آئینی کہ ہر کوئی اون مین سے زیادہ آٹھ سو سنگین برداروں سے ہو مع بارہ ہزار سوار کے کل
سپاہ سرکار ات ہوگی اور زیادہ کرنا اونکا جایز ہوگا الا حسب رضا گورنمنٹ انگریزی کے اور جب کہ ضرورت
زیادہ کرنے کی پڑی چاہیے کہ حقیقت حال سرکار انگریزی مین لکھی جاوے اور بعد منظوری وہان کے
[illegible] اور جب کہ کام نکل چکے پھر جوانان سپاہ بقدر تعداد مندرجہ شرط ہذا کو رکھ لیے جاوین

شرط آٹھوین

[illegible] سکہان کہ مقابل فوج انگریزی لائی گئی تھین سپرد سرکار انگریزی کر دینگے
[illegible] آپ ستلج کے جنگ سبراؤن مین ہاتہہ نہ آئی تھین۔

سے جاکر میرا سلام کہو اور کہو کہ جب تک ممکن ہو خوب لڑے جن ہی پل کی حفاظت کرینگے بعد جلد تمہاری مدد کو آتا
ہون بعد اسکے وہ دریاے ستلج کو مع چندرہ بیس سوارون کے پل سے عبور کر گیا اور اول میدان جنگ کو
چھوڑ کر بھاگا بعض یہ روایت کرتے ہین کہ بعد اسکے اوسنے اٹھہ یا دس ضرب توپ خاص پل پر لگاوین تاکہ وہ پل
ٹوٹ جاوین اور اگر فوج سکھہ بھاگے تو اوسکو روکا اور اوین چنانچہ اسی باعث سے فوج سکھہ مین سے جو کہ لڑائی
سے شکست کھا کر بھاگے بہت سے آدمی دریا مین غرق ہوگئے بعض یہ بھی کہتے ہین کہ اس سردار نے بعد عبور
دریا کے کشتیون کی رسیان کٹوا ڈالین اور چونکہ دریا پایاب نہ تھا اس باعث سے عبور کرنے مین بہت
سکھ ڈوب گئے واللہ اعلم بالصواب ۔ اب ہم اس طول کلامی سے درگذر کر یہ لکھتے ہین کہ بعد ملاقات گورنر جنرل
اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کے عہدنامہ مفصلہ ذیل فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے ہوا اور اوسپر مہاراجہ
اور جمیع سردارون کے دستخط ہوے ۔

شرائط صلح کہ فیمابین سرکار انگریزی اور والی لاہور کے قرار پائین

ازانجاکہ عہدنامہ سابق کہ ۱۸۰۹ع مین درمیان سرکار انگلشیہ اور مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر مرگباشتہ کے لکھا
گیا تھا ماہ دسمبر ۱۸۴۵ع مین بلاوجہ خصومت منجانب فوج سکھان یک قلم شکست ہوا اور اس پر نواب گورنر
جنرل بہادر نے بتاریخ تیرھوین دسمبر حکم عالی صادر فرمایا کہ ملک والی لاہور واقع این روے ستلج قرق ہوکر
داخل علاقہ سرکار کمپنی بہادر کیا جاوے چنانچہ بعد اوسکے سامان جنگ طرفین سے روز بروز درتزاید رہا اور
تا ثبت کار فتح نصیب اولیاے دولت انگریزی ہوکر فوج منصورہ ہماری داخل شہر و قلعہ لاہور ہوئی اور
باہم قرار پایا کہ اوپر شرائط چند کے صلحنامہ جدید موثق کیا جاوے پس عہدنامہ مندرجہ ذیل درمیان
سرکار انگلشیہ اور مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر کے نقش توثیق پایا ہے اور معتمدان طرفین کہ حاضر وقت ہین اسم باسم
درج ذیل کیے جاتے ہین یعنی منجانب کمپنی بہادر فریڈرک کری صاحب اور بریوٹ میجر ہینری منٹگمری لارنس
صاحب کہ حضور ہینری ہارڈنگ صاحب سابق ایک اہل پروی کونسل جنابہ ملکہ انگلستان اور حال گورنر جنرل
علیہ ملک ہند سے بطور معتمد علیہ قرار پائی تھے اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر بھائی رام سنگہ و راجہ لال سنگہ
و سردار تیج سنگہ و سردار چتر سنگہ اتاری والا و سردار رنجور سنگہ مجیٹھہ و دیوان دینا ناتھہ و فقیر نورالدین ۔

شرط اول

رابطہ اتحاد و موافقت کا درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ والی لاہور اور اوسکے وارثون
اور جانشینون کے بطور دوام مربوط رہیگا ۔

بڑھے سوار کو سردار موصوف کی وفابازی کا یقین واثق تھا چنانچہ اوسنے بالکل فوج کے سامنے
گالیان دین اور تب پھر بیچارہ اپنے درجے سے سوارون مین جاکر کھڑا ہو رہا —
ہرچند کہ فوج کو اپنے سردارون کی وفابازی کا یقین واثق تھا لیکن تاہم وہ لڑائی مین اونکی تابعدار رہی اور جہا
سردار اونکے لیجاتے تھے وہ جاتی تھی کسواسطیکہ سکھون کے گروہ مین سے کوئی شخص افسر فوج نہ تھا اور بدون ا
یہ غیر ممکن تھا کہ وہ کچھ کرسکے اسلیے آخرالامر فوج بدرجہ لاچاری اول مع تیج سنگھ کے ستلج کی طرف اور بعد از
اوسکے پار چلی گئی —

جوانمردی سردار تیج سنگھ کی ماجرہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوگی - جبکہ فوج سکھ کنارہ ستلج پر مقام ہری کے
پتن یا سراون مین خیمہ زن تھی اور تیج سنگھ بھی بدرجہ مجبوری اونکے ساتھ تھا اوسنے باین خیال کہ بروقت حملہ
کرنے فوج انگریزی کے شاید مین مارا جاؤن ایک گول برج اپنے رہنے کے لیے بنوانیکی تجویز کی چنانچہ اوسکا
تعمیر ہونا بھی شروع ہوگیا تھا کہ ایک برہمن نجومی نے اون سے کہا کہ جب تک آپ اس عمارت کو موافق چند قواعد
کے جوکہ مینے آپکے گرہ دیکھکر دریافت کرین ہین نہ بنواوینگے اس سے آپ کو کسی طرح کی پناہ نہین ملیگی
اور جبتک آپ مجھکو کچھ نہ دینگے مین وہ قواعد ہرگز نہ بتاونگا چنانچہ سردار موصوف نے اوسکو پانچ سو روپے دیے
اور برہمن دیوتانے کہا کہ اس عمارت کی دیوارین تین سو تینتیس ۳۳۳ دانون چاول کے برابر یا انگریزی گز سے قریب سواتین
گز کے چوڑی ہونا چاہئین اور وہ برج جہان کہ سردار تیج سنگھ بوقت ضرورت چلے جاوین بشکل دائرہ ہووے
اور اوسکا قطر خاص سردار موصوف کے بالشت سے ساڑھے تیرہ بالشت ہو - جسوقت کہ بالکل فوج سکھ انگریزی
فوج کے سامنے مورچہ بندی کرتی تھی اور اپنے کیمپ کے قلعے بندی کرنے مین نہایت سرگرم تھی سردار موصوف اپنی
بالشت سے زمین ناپا کرتے تھے اور اپنے قلعے کے نقشے بنایا کرتے تھے - ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ اسی طرح اپنی
عمارت کے تعمیر مین مشغول تھے کہ ایک فرنگی گدہ کپتان اونکے پاس آیا اور بعد دریافت حال کے اوسنے اوس مکان کا
نقشہ بنادیا اور وہ قلعہ جلد بنکر طیار ہوگیا —

جبکہ فوج انگریزی کی حملہ آوری کی خبر سردار مذکور کو پہونچی اوسنے قریب پچاس سوارون کے واسطے حفاظت
کشتیون کے پل کے روانہ کیئے کیونکہ اوسنے ارادہ کیا تھا کہ تھوڑی دیر مین ہم بھاگینگے کبھی ایسا نہو کہ فوج
سرکاری پل پر قبضہ کرلے - چنانچہ جبکہ لڑائی شروع ہوئی سپہ سالار افسر اپنے قلعے مین داخل ہوئے اور منتظر
تھے کہ دیکھیے کیا پردہ غیب سے ظہور مین آوے اور ہمکو کب بھاگنا پڑے —
اس عرصے مین کچھ سوار تیج سنگھ کے پاس آئے اور اونسے کہا کہ آپ چلکر میدان جنگ مین شریک ہوجیئے تاکہ آپکے
پاس سے اوس فوج کو جوکہ زیر حکم شیام سنگھ کے لڑ رہی ہے تقویت ہو لیکن بجواب اوسکے اونسے کہا کہ تم شیام سنگھ

بدانتظامی اور خود سری فوج اور دغابازی اور نامردی اپنے سردارون کے تباہ و برباد ہوگئی یہ اوپر مذکور
ہو چکا ہے کہ فوج سکھ جو دریائے ستلج پر خیمہ زن تھی اپنے سردارون پر دغابازی کا شبہ رکھتی تھی اور وہ یہ
خوب جانتی تھی کہ بموجب احکام خفیہ کے وہ ہماری قتل کی تجویزین کرتے ہین۔

سب سرداران اور خصوصاً سرداران تیج سنگہ کے ایسے طور وطریق تھے کہ اوس سے سکھون کو دغابازی کا گمان ہوتا تھا
بہت سی باتون سے سکھ اپنے سردارون پر دغابازی کا شبہ رکھتے تھے کیونکہ بجائے اسکے کہ وہ اجتماع تمام
دیکھکر اپنی فوج کو انگریزون سے لڑادین وہ اپنی فوج کو ایسے موقع سے لڑانا چاہتے تھے کہ جس سے انگریزون کو
آسانی سے فتح حاصل ہو۔

باوجودیکہ سکھ اپنے افسرون پر دغابازی کا شبہ رکھتے تھے لیکن تاہم اونھون نے ایام لڑائی مین اونکی متابعت
اختیار کی تھی۔ وہ اپنے سردارون کو دشنام دہی کرتے تھے اور کہتے تھے ہم جانتے ہین کہ تمنے دربار سے
سازش کرکے ہمکو انگریزون سے لڑنے کے لیے بھیجا ہے۔ اور یہ چاہتے ہو کہ ہم بھیڑون کی طرح ایک مکان مین
بند رہین اور انگریز ہمکو وقت فرصت کے آکر قتل کرڈالین لیکن یاد رکھو کہ ایسا کرنے مین تم صرف اپنے ملک کے لیے
دغاباز ہی نہین کہلاؤگے بلکہ بیرحم قصاب اور قاتل بھی مشہور ہوگے۔ بالکل فوج جس سے چاہین جیسے گناہ
اور قصور کبیرہ سرزد ہوئے ہین ہمیشہ اپنی سلطنت اور اپنے افسرون کے احکام کی مطیع رہی ہے۔ ہم اب
بھی اس قابل ہین کہ تمکو سزا دے سکین لیکن ہم تمکو خدا اور گرو کے سامنے جوابدہی کرنے کے لیے چھوڑتے
ہین اور ہم نے یار اور مددگار حتی الوسع اپنے ملک کی آزادی کے واسطے کوشش کرین گے۔

ہرچند ایسی گفتگو سے اکثر سرداران کے ظاہر اشریک ہوجاتے تھے لیکن درپردہ اونکی تباہی و بربادی مین کوئی
دقیقہ فروگذاشت نہین کرتے تھے۔

تاریخ بائیسوین دسمبر کو تیج سنگہ کا مقام فیروزشہر سے تھکی ہوئی فوج انگریزی پر بدون حملہ کرنے کے چلا جانا صرف
بسبب دغابازی کے تھا۔

جبکہ اس موقع پر تیج سنگہ اپنی فوج کو لوٹنے کے لیے ترغیب دیتا تھا اور مخاطب ہو کر یہ کہہ رہا تھا کہ اگر تم نہ لوٹو گے تو
کشتیون کے پل پر جو کہ تمہارے پیچھے ہے انگریز قبضہ کرلین گے اور پھر کوئی صورت بچنے کی نظر نہ آوے گی
۔ ایک سوار رنجیت سنگہ کے وقت کا اپنے گھوڑے کو دوڑا کر اور برہنہ شمشیر ہاتھ مین لیکر تیج سنگہ کے پاس آیا
اور اوسکو ڈرا کر اور فوج انگریزی کی طرف اشارہ کرکے کہا دو اس تھکی ہوئی فوج کو دیکھ اگر ہم حملہ کرین تو وہ ہماری
تازہ فوج کی ہرگز مقابلہ نکر سکے اور یقین کلی ہے کہ ہمکو آسانی سے فتح حاصل ہوگی۔ اس جوانمرد سپاہی کی یہ بات دیکھکر
تیج سنگہ نے ہاتھ جوڑکر اوس سے قسمیہ کہا کہ میرا ارادہ لوٹنے سے سواے حفاظت فوج کے اور کچھ نہین ہے۔ لیکن

ہیچنان بندوبست بظہور درآمد کہ از روے آن ریاست اولاد مہاراجہ رنجیت سنگہ در لاہور بہ نہج قائم و باشد کہ فوج خود را در متابعت و رعایا را بحفاظت خود داشتن توانند و آیندہ ہم رفاہ و راحت در ریاست خالصہ پدید آید و باز از فوج چنین حرکات حدود مملکت انگلشیہ محفوظ ماند و بر تمامی جہانیان خال نصفت و معدلت گستری فرمان فرماے اعظم ہندوستان ثابت و متحقق شود اگر اندرین ہنگام وقت فرصت کہ برای بحال یافتن ریاست خالصہ از بدعملی و سبب انتظامی فوج کافی ست غنیمت شمردہ با نکار بہ و مقابلہ با فوج انگریزی پیش آیند پس سرکار انگلشیہ بحیث ریاست پنجاب آنچنان تدبیر دیگر کہ مقتضاے ایفاے کل حقوق بوجہ احسن و اطمینان سرکار انگلشیہ خواہد بود بعمل خواہد آورد

مقام قصور مین انگریزون کو یہ خبر ملی کہ فوج سکھ قریب بیس ہزار آدمیون کے امرت سر کی طرف پڑی ہوئی ہی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ طاقت اصلی خالصہ کی جاتی رہی کیونکہ اب مالک خزانہ خوراک اور آلات ضرب کے وہ لوگ تھے جو کہ سابق سے سکھون کی تباہی چاہتے تھے اور اب وہ بخوشی انعام انگریزون سے ملکے ہتے جبکہ ملک کی یہ صورت تھی رانی صاحبہ نے پنچون اور اون سردارون کو جو کہ اسوقت لاہور مین موجود تھے جمع کیا اور اونسے کہا کہ رضامندی فوج اور پنچ ایسا نہ کرسکے کہ وہ میرے احکام کی تعمیل کرنے مین کچھ عذر کرتی تو مین واسطے اظہار تابعداری اپنے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کے راجہ گلاب سنگہ کو گورنر جنرل بہادر کے پاس بھیجون کیونکہ اب صرف اس بات سے حفاظت ملک کی متصور ہی۔

سب شخص اس بات پر راضی ہوئے اور تاریخ پندرہوین فروری کو راجہ صاحب مع چند اور سردارون کے واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر کے مقام قصور مین آئے اور اون سے کہا گیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ مہاراجہ لاہور ہنگے۔ ملک درمیان بیاس اور ستلج کے قبضہ سرکار مین رہے گا اور دربار کو عوض اخراجات لڑائی کے ڈیڑہ کرور روپیہ دینا پڑے گا بعد بہت سی ردوبدل کے یہ شرائط قبول کی گئین اور مہاراجہ صاحب بہی واسطے اظہار تابعداری کے کیمپ سرکار گورنمنٹ انگریزی مین تشریف لائے اور بعد ازین تاریخ بیسوین کو فوج انگریزی دارالسلطنت پنجاب مین داخل ہوئی۔

دو روز بعد اسکے قلعے مین انگریزی رجمٹین تعینات کی گئین۔

گورنر جنرل نے یہ ارادہ کیا کہ سکھون کو صرف واسطے قصورات گذشتہ کے ہی سزا نہ دینی چاہئی بلکہ آیندہ کیواسطے بہی اونکی طاقت کم کردینی ضرور ہی اسلئے اونہون نے یہ تجویز کی کہ راجہ گلاب سنگہ کو خودمختار کردینا چاہئے تاکہ اسکو آیندہ سلطنت پنجاب سے کچھ علاقہ نرہے چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا کہ عہدنامجات سے دریافت ہوگا اس طرح پر پنجاب کی سلطنت جو کہ ایکدفعہ انگریزی سلطنت سے برابری کا دعوی رکہتی تھی بسبب

سرکار انگلشیه گردد که بار دیگر چنین خدع و دغا و اینچنین تاخت و غا سرزده شدن نتواند مخفی مباد که از فوج
کشی سرکار دولتمدار بر سرکار لاهور و فوجش مقصود و مطلوب ایشهنی نبود که افزایش ممالکت این سرکار گردد
چنانچه در اشتهار صدوره نواب گورنر جنرل بهادر مرقومه سیزدهم ماه دسمبر ایشهنی سابقاً باعلام رفته که نواب گورنر جنرل
بهادر را کمال خواهش و آرزوے ایشهنی بود که در ریاست لاهور باز آنچنان حکومت و انتظام بظهور رسد که افواج
زیر حکومتش رعایا با امنیت باشند تصدیق این همه اقوال و صداقت همچنین احوال ایشهنی ثابت است که هیچ یک تدابیر جمعیت
جنگ و جدل از پیشتر بعمل نیامده بود لیکن هرگاه که سرکار لاهور بیکبار بلا اقتضاے سبب و وجه تاخت و
یورش بر ممالکت انگلشیه گردیده سرکار انگلشیه بعمل آوری تدبیرے بجهت جنگ و حمله آوردن بر ملک لاهور مجبور
شد لهذا آنچه که ازینجهت خرج و نقصان بر ریاست لاهور خواهد افتاد محض بسبب حرکات ناهموار و افعال و اطوار ناهنجار
سرکار لاهور و فوجش متصور ست سرکار انگلشیه آرزو و خواهش ایشهنی نداشت که زیادتی ممالکت سرکار بهم رسد فاما
بجهت حصول تلافی و تدارک مافات و اطمینان آینده ضرور و لازم گردیده که مقدارے از ان ملک که هنوز بتحت سرکار
لاهور ست بقبض و تصرف داشته شود چنانچه اینمقدار ملک بمعاینه حال ایندو دربار لاهور و جهت حصول اطمینان
حفاظت حدود سرکار انگلشیه گرفتن مناسب متصور خواهد گشت تجویز و تشخیص خواهد یافت لاجرم بهر صورت سرکار
فرمانفرماے هندوستان اضلاعے که درمیان دریاے ستلج و بیاس مع کوهستان واقع است شامل ممالکت
انگلشیه خواهد ساخت و مال و محاصل آن اضلاع بعوض قدرے از مقدار مناسب مبلغے که از سرکار لاهور واجب
الطلب گردیده محسوب خواهد شد سرکار فرمانفرماے هندوستان بارها اظهار ایشهنی ساخته که هرگز اراده تخریب
ریاست خالصه مذکور نبوده و اگرچه اطوار دربار لاهور چنان بوده که مستحق جبر و سزاوار ایشهنی ست که اشد تدابیر بجهت
تلافی و تدارکے که هنوز در صورت عدم یافتن تاوان کامل حرکات گذشته در رجوع نیاوردن بعجلت مقتضی
سیاست حکومت است بتعمیل در آید تاهم نواب گورنر جنرل بهادر را الی زمان الحال انکار ازینهنی نیست که دربار لاهور و
روساے انجا را فرصت وقت داده شود که بسرکار انگلشیه بتبعیت و اطاعت رجوع آرند که نواب گورنر جنرل بهادر
بنظر ظهور عقیدتمندی و عاقبت اندیشی انها بحال و برقرار داشتن ریاست بذات یکی از اولاد مهاراجه رنجیت سنگه
بکفایت باشی که بانی مبانی آن ریاست و متعهد و معتبر سرکار انگلشیه بوده منظور و ملحوظ داشتن میتواند چنانچه ازجانب
نواب گورنر جنرل بهادر کدام دلیل فائق تر از تحصیل فرمانبرداری سرکار انگلشیه خواهد بود که درین هنگام فتح
کامل و غلبه تمام تر باظهار همچو امورات باطنی توجه پرداخته لیکن شرائط مستحکمه بطریق احسن همچو بندوبست
تا عاقبت انفصال خواهد پذیرفت انهمه روساے انجا خیرخواهان اولاد مهاراجه رنجیت سنگه سرگباشی هستند بالتخصیص
انانیکه شریک و شامل جنگ و جدل با سرکار انگلشیه نبوده بخبر داده می شود که باتفاق نواب گورنر جنرل بهادر

جبکہ دن زیادہ گذرتا گیا فوج انگریزی نے دیکھا کہ بدون فوج پیادہ کے فتحیاب ہونا مشکل ہے اسلیے فوج
انگریزی آگے کو متحرک ہوئی لیکن فوج انگریزی مین سے بڑا حصہ بسبب گولہ اندازی سکھون کے پیچھے کو ہٹا
- دست چپ کی طرف سے کچھ فوج انگریزی سکھون کے مورچہ مین داخل ہوئی اور باوجودیکہ اونکا اس سے
فایدہ کثیر ہوا الا باقی فوج انگریزی یہ دیکھکر اولی العزم ہو گئی - وہ نعرہ مارکر اور خندق کو پہلانگکر دیوارون
جا گری سکھون نے بفور اسکے باقی توپین حملہ آورون پر سر کرین اور اس سے انگریزی سپاہی بہت مارے
ہوئے - کچھ فوج انگریزی واسطے امداد اوس حصہ فوج کے جو کہ حملہ آور ہوئی تھی بھیجی گئی لیکن سکھون نے
اونکو بھی پیچھے ہٹا دیا اور ایک بے انتظامی فوج سرکاری مین واقع ہوئی - لیکن دوبارہ فوج انگریزی نے
دھاوا کیا اور چند مورچہ سکھون سے چھین لیے

حقیقت یہ ہے کہ افسر اور سپاہی فوج انگریزی کے اس لڑائی مین کمال دلیری سے لڑے ورنہ دشمنون پر
جو کہ تعداد مین زیادہ اور جانبازی مین اون سے کم نہ تھے فتحیاب ہونا دشوار تھا -
ہر چند کہ دیوار مین کئی مقام پر شگاف ہو گئے لیکن تاہم سکھون کی توپین چلتی تھین اور ہر ایک سکھ ایک ایک گز
زمین پر اپنی جان دینے کے لیے کھڑا تھا -
بعوض مدد دینے کے دغا باز تیج سنگھ جو کہ سکھون کے تباہی چاہتا تھا شروع لڑائی مین بھاگ گیا اور معلوم
کہ اوسنے قصداً پل کے بیچ کی ایک کشتی غرق کرادی یا اتفاقاً وہ کشتی دریا مین ڈوب گئی لیکن جوانمرد شیام
اٹاری والے نے نیت کی کہ گرو کے نام پر جان دونگا لیکن پیچھے کو منہ نہ پھیرونگا وہ سفید ساوہ پوشاک
پہنے ہوئے تھا - اوسنے اپنے سپاہیون کو پکارکر کہا "گرو کے نام پر لڑو اور اپنی جان نثار کرو اور اوسکا
ثمرہ تمکو عاقبت مین ملیگا" یہہ کہکر وہ فوج انگریزی پر حملہ آور ہوا اور بعد مدت سے کشت و خون کے مع
اپنے ہمراہیون کے اپنے ہم وطنون مین مل گیا - اس طرح پر شیام سنگھ جو کہ حقیقت مین ایک بڑا عقیل و جوانمرد
و تجربہ کار سپاہی تھا اپنے ملک کی خیر خواہی کے واسطے مارا گیا -
سکھ جو کہ مثل شیام سنگھ کے تھے دیوار پر شمشیر برہنہ لیے ہوئے مرنے مارنے پر مستعد کھڑے تھے -
جہان کہین اونکو انگریز نظر پڑتے تھے وہ گولہ اندازون کو بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ اون پر گولے مارو
نصف گھنٹے تک ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ اوسکا حال لکھا جاوے تو قلم سے خون ٹپکنے لگے مختصر یہ ہے کہ
کہ خون کے نالے بہہ نکلے اور خندق نعشون سے پٹ گیا - آخر الامر ہر ایک مورچہ انگریزون کے ہاتھ لگا
اور فوج سکھ دریاے عمیق کی طرف ہٹتی گئی
باوجودیکہ اسوقت فوج سکھ پر دو طرف سے سوار اور پیادہ حملہ کرتے تھے لیکن وہ لڑتے بھڑتے ہٹتے ہوئے

سے بہت برا بہلا کہتے تھے۔

جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تھی فوج سکھہ نے جو کہ کنارہ چپ دریاے ستلج پر قریب سراؤن کے خیمہ ز
ایک دیوار مستحکم واسطے اپنی حفاظت کے تعمیر کی اور اوسکے سامنے ایک خندق بھی کھدوایا اور سر
ضرب توپ مورچہ پر قائم کرکے لگائین۔

یہ مشہور ہی کہ اسوقت تعداد فوج سکھہ کی پینتیس ہزار تھی الا تحقیق یہ ہی کہ اونکی فوج مین بیّس ہز
سکھ سے زیادہ نہ تھے۔

جبکہ سکھون کو خبر لڑائی الیوال کی پہونچی وہ باوجودیکہ شمار مین زیادہ اور مقام محفوظ اور مستحکم مین مقیم تھی نہایت
ہراسان اور مایوس ہوگئی۔ برعکس اسکے انگریزون کی ہمت بڑہی ہوئی تھی اور اونکو یقین واثق تھا کہ ہم
حاصل کرینگے اور باعث اسکا یہ تھا کہ اول تو فوج سرکاری نے جنگ الیوال مین فتح کلی حاصل کی تھی اور دوم یہ کہ شروع ماہ
مین سامان جنگ کا گولہ بارود توپ وغیرہ کے دہلی سے لشکر مین داخل ہوا تھا۔

اب یہ صلاح ہوئی کہ لشکر سکھون پر تاریخ دسوین فروری کو حملہ کرنا چاہیے اور بہت تجویزین اسباب مین کی گئ
عہدہ داران توپخانہ نے کہا کہ سکھون پر گولہ اندازی کرنا اور سامنے سے دیوار کو توڑنا چاہیے اور اول
بازوٗن پر اور بعدہ شگافون کے راہ سے غنیم پر حملہ کرنا مناسب ہی لیکن افسران فوج نے اس تجویز کو پسند
نہ کیا اور کہا کہ اول چند خاص موقعون پر گولہ اندازی کرنا چاہیے اور جبکہ دیوار مین شگاف ہوجاوین تو اس مقام پر
جہان کہ فوج سکھون کی کم ہووے سرکاری فوج کے تین حصون مین سے بڑے حصے سے حملہ کرنا چاہیے
ان تینون حصون فوج سرکاری مین پندرہ ہزار سپاہی تھے

بہت سی فوج سوار واسطے دیکھنے بھالنے اوس فوج کے جو کہ زیر حکم راجہ لال سنگہ کے تھی تعینات کی گئی اور
دو حصون فوج انگریزی کو مقام فیروزپور مین حکم ہوا کہ بفور معلوم ہونے فتح کے وہ دریا کو عبور کرین۔
نوین فروری کی رات کو تیاریان واسطے حملہ کرنے کے فوج سکھہ پر کی گیئن چنانچہ تاریکی شب مین فوج انگریزی
متحرک ہوئی اور سکھون کے کیمپ کے قریب پہونچی۔

فوج سکھہ جو کہ اب تک غافل تھی ہوشیار ہوئی اور مسلح ہوکر جنگ کے لیے آمادہ ہوئی۔
وقت طلوع آفتاب کے انگریزی توپون پر بتی پڑی اور تین گھنٹون تک گولہ اندازی برابر جاری رہی لیکن سکھہ ایسی
انتشاری کو بہلا کب خیال مین لاتے تھے وہ بھی اسکا برابر جواب دیتے گئے اور ایک قدم بھی پیچھے کو نہ ہٹے۔

* اکثرین کا یہہ مسودہ ہی کہ ساتیرین باشندہ ملک اسپین اور موسیو موٗن فرانسیسی نے یہ مورچہ بندیان کین تھین لیکن حقیقت مین
یہ بات بالکل پایہ اعتبار سے ساقط ہی۔ البتہ یہ دونون شخص لڑائی مین موجود تھے اور ایک رجمنٹ یا ایک حصہ فوج کے سالار تھے

اوسکو وہ مقامات معلوم نرہے اور اس باعث سے دریاے عمیق مین بہت لوگ ڈوب کر مرگئے اور بعض یہ روایت کرتے ہین کہ رات کے وقت دریا پر سر طغیانی ہوگیا تھا —

اس لڑائی مین فوج انگریزی کے ایکسو اکیاون آدمی مقتول اور چار سو تیرہ مجروح اور پچیس مفقود الخبر ہوے —

جبکہ اس لڑائی کی خبر گلاب سنگہ کو پہونچی اوسنے سکہون پر انگریزون سے ناحق کو لڑنے کا الزام رکھا اور بعد ازین آمد و رفت خط و کتابت کی واسطے مقرر ہونے صلح کے انگریزون سے جاری کی —

گورنر جنرل کو بھی بدل و جان یہی منظور تھا کہ سکہون سے صلح ہوجاوے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایام موسم مین بالکل پنجاب کو فتح کرنا ایک امر غیر ممکن تھا — ماسوا اسکے سرکار انگریزی کو لڑائی مین فوج گورہ کی بڑی تقویت ہوتی ہے اور چونکہ موسم گرما اب قریب آتا جاتا تھا اونکو اس بات کا یقین تھا کہ بسبب حرارت آفتاب کے گورون اور نیز انگریزی عہدہ دارون کو کمال تکلیف ہوگی اور نوبت جان تک پہونچیگی — علاوہ ازین بالکل ہندوستان اور خصوصاً شمال مغربی صوبون مین غلغلہ مچ رہا تھا اور اگر سکہون کی لڑائی جلد ختم نکی جاتی تو عجب نہین تھا کہ ملک مین آثار سرکشی کے نمودار ہوجاتے —

اگر افسر فوج سکہہ متفق ہوکر مع اپنی فوج کے انگریزون سے مقابلہ کرنے مین بدل و جان شامل اور ساعی ہوتے تو فوج سرکار انگریزی کو اوپر صرف ایک لڑائی مین غالب آنا ایک امر بعید از قیاس تھا —

بنظر وجوہات بالا سرکار انگریزی نے راجہ گلاب سنگہ کو لکھا کہ ہم صلح کرنے اور نیز سلطنت سکہہ کی لاہور مین قایم رکھنے پر راضی ہین بشرطیکہ فوج خالصہ موقوف کردی جاوے لیکن بجواب اسکے راجہ صاحب نے لکھا کہ یہ امر میرے اور جمیع خیرخواہان خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حیطۂ طاقت سے باہر ہے —

بعد ازین انگریزون نے گلاب سنگہ کو یہ لکھا کہ ہماری فوج سکہون پر حملہ آور ہوگی جبکہ اونکی شکست ہو تمکو چاہیے کہ تم اونکو کسی طرح کی مدد نہ پہونچنے دو — ستلج کے عبور کرنے مین فوج انگریزی کا مقابلہ نہ کیا جاوے اور نیز ستلج سے دار السلطنت تک کسی طرح کی مزاحمت پیش نہ آوے —

اسی عرصے مین یعنی تاریخ ۳۱ جنوری ۱۸۴۶ء کو پنچون نے بلا رضامندی گلاب سنگہ کے اوسکو وزیر سلطنت مشہور کردیا اور پروانجات بنام صوبہ داران اور جاگیرداران اس مضمون سے جاری کیے کہ چونکہ راجہ گلاب سنگہ وزیر سلطنت مقرر ہوے ہے تمکو چاہیے کہ اونکے تابعداری مین کسی طرح کا عذر نکرو اور موافق اونکے حکم کے عمل کرو اور حسب دستور اونکے واسطے نذرین بھیجو — اور علی ہذا القیاس پروانجات بنام افسران فوج و توپخانہ وغیرہ بھی اسی مضمون سے جاری ہوے —

پنچ فوج راجہ صاحب اور اونکے صلاح کار باندی منگلا پر بالکل الزام رکھتے تھے اور واسطے اونکے دغابازی

لڑنا چاہیے لیکن وہ اونکو بہانہ اور جھوٹے اقرار کرکے ٹالتا تھا اور کہتا تھا کہ مین عنقریب جاکر انگریزون سے
لڑونگا خاطر جمع رکھو اور باعث اسکا یہ تھا کہ اوسکو یقین تھا کہ آج کل مین فوج انگریزی سکھون کو شکست دیکر
پنجاب مین داخل ہوگی اور وہ اسی کا منتظر تھا - اوسنے اپنی بالکل فوج کو لڑائی مین بھیجدیا اور ملک خود دار السلطنت مین رہا
تاریخ ۲۲ جنوری کو رنجور سنگہ نے بڈوال سے کوچ کیا اور ایک مقام پر جوکہ دریاے ستلج پر لدھیانہ سے
فاصلہ پندرہ میل کے واقع ہے مقیم ہوا اور کشتیان جمع کرنے لگا ہر چند باعث اس کوچ کا کچھ دریافت نہین ہے
لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سکھون نے بسبب کمی اپنی فوج کے بڈوال کو چھوڑدیا کیونکہ اونکے ساتھ اسوقت
پلٹنین قواعد دان بہت ہی کم تھین
میان پر سکھون کے مدد کے واسطے چار پلٹنین اور چند ضرب توپین پہونچین اور مع اس فوج کے اونکی کل فوج
اسوقت قریب پندرہ ہزار کے ہوئی
فوج انگریزی بفور خالی ہونے بڈوال کے اوسپر قابض ہوگئی اور اس مقام پر اوسکے مدد کے واسطے بھی کچھ اور
فوج آگئی تھی
تاریخ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۴۶ع کو سپہ سالار انگریزی مع گیارہ ہزار سپاہیون کے واسطے مقابلہ سکھون کے
روانہ ہوا - فاصلہ سکھون کے کمپو کا دس میل تھا چنانچہ جب فوج انگریزی نصف فاصلے پر پہونچی اوسکو
خبر ہوئی کہ سکھون کا ارادہ واسطے استحکام قلعہ گونگرانا یا قبضہ کرنے شہر جگراون کے جوکہ اوسکے متصل ہے مقیم ہے
فوج انگریزی راستے مین فوج سکھون کے مقابل ہوئی اور سکھون نے بمجرد دیکھنے سپاہ حریف کے
توپین لگاوین اور آمادہ جنگ کے ہوئی -
فوج سکھ کے دست راست کیطرف دیہہ بندری اور دست چپ کیطرف دیہہ الیوال تھا دونون فوجین اسوقت
ایک میدان کفدست مین تھین اور دشمنون کو ایک دوسرے کے فوج کا ایک ایک آدمی نظر پڑتا تھا -
القصہ دونون طرف سے گولہ اندازی شروع ہوئی اور پہاڑی یعنی ڈوگرہ سپاہی جوکہ سکھون کی تباہی و
بربادی بدل چاہتے تھے بسر کردگی رنجور سنگہ کے میدان جنگ سے ایک بارگی چھوڑکر بھاگ گئے - فوج سکھ
اور نیز سکھہ گولہ اندازیہہ دیکھکر ہراسان نہوئے بلکہ دلیرانہ مقابل فوج انگریزی کے ڈٹے رہے -
غرض کہ ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور سکھہ بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑے لیکن آخرش کو تاب مقا
کی نلاکر زیادہ پچاس ضرب توپ کے میدان جنگ مین چھوڑکر دریا کے اوس پار بھاگ گئے -
دریا کو عبور کرتے وقت بہت سکھہ ستلج مین غرق ہوگئے اور باعث اسکا یہ تھا کہ دریا پر پل نہین تھا
... مقامون سے اس طرف آکر خیمہ زن ہوئی تھی - جبکہ وہ شکست کھاکر بھ

گئی بدہ وال کی طرف چلی گئی۔

یہ مقام اب فوج انگریزی سے بفاصلہ آٹھ میل کے تھا اور سر ہیری اسمتھ صاحب نے خیال کیا کہ اگر فوج دست راست کیطرف کوچ کرے تو وہ بلا لڑائی کے فوج لدھیانہ سے متفق ہو جاوے اور فوج سکھ جو کہ بدہ وال پر تھی تین میل کے فاصلے پر رہے۔

جبکہ فوج انگریزی قریب بدہ وال کے پہونچی سکھ اپنے کمپو سے متحرک ہوئے اور اونہوں نے ارادہ کیا کہ انگریزوں کو لدھیانے کے جانے سے باز رکھیں لیکن چونکہ سر ہیری اسمتھ صاحب کے دل میں یہ تھا کہ کسی طرح لڑائی نہو وہ دست چپ کی طرف جھکتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے تھے اور نیز تھوڑی تھوڑی دور چلکر ٹھہر جاتے تھے تاکہ فوج پیادہ بھی جو کہ بسبب خراب ہونے راستے کے پیچھے رہجاتی تھی اونکے ساتھ رہے۔

سکھ اوسوقت لڑائی پر مستعد تھے اور اونھوں نے سواران فوج سرکاری پر گولہ اندازی شروع کی جنکو کہ ریت کے ٹیلوں کے سبب سے قدرے حفاظت تھی غرض کہ ایک لڑائی ہوئی اور بسبب صدمہ توپوں دشمنوں کے جو کہ بڑی ہوشیاری اور تیزی سے اس لڑائی میں چلتی تھیں انگریزوں کے بہت آدمی مارے گئے لیکن آخر الامر فوج سرکاری لڑتی بھڑتی ہوئی لدھیانے میں داخل ہوئی۔

اگر فوج انگریزی کا اسوقت تعاقب کیا جاتا تو یقین ہے کہ اوسکا بہت نقصان ہوتا لیکن چونکہ کوئی سپہ سالار ذو ہمت اور جوانمرد فوج سکھوں میں نہیں تھا اس لیے فوج انگریزی بہت ہی کم نقصان اوٹھا کر لدھیانے میں داخل ہوئی تاہم اسباب وغیرہ سوائے اوسکے جو کہ لدھیانے کے قریب پہونچ گیا تھا یا جگراؤں کو واپس بھیجدیا گیا تھا مع چھکڑوں محمولہ گولہ بارود وغیرہ کے سکھوں کے ہاتھ لگا۔

اس لڑائی میں اونہتر آدمی مارے گئے اور اڑسٹھ مجروح ہوئے اور ستتر آدمی مفقود الخبر ہو گئے جنمیں سے کہ اکثروں کو سکھ قید کر لے گئے اور باقی دو ایک روز میں اپنی اپنی پلٹنوں میں آموجود ہوئے۔ ان قیدیوں میں سے مسٹر بارن صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر مع چند گوروں کے لاہور کو بھیجدیئے گئے تھے۔

واضح ہو کہ لڑائی بدہ وال سے ہمت سکھوں کی دوبالا ہو گئی اور وہ پھر شیخی مارنے لگے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم فرنگیوں کو ہندوستان سے نکال دینگے اور بالکل ملک میں خود سلطنت کرینگے۔

واضح ہو کہ گلاب سنگھ والی جموں لڑائی کے شروع ہونے سے کئی بار لاہور میں طلب کیا گیا تھا چنانچہ اوسنے ظاہرا بہت ہمدردی اور لڑائی میں بھی شریک ہونے کا اقرار کیا لیکن بعد بہت سے توقف کے تاریخ ۲۷ جنوری ۱۸۴۶ء کو مع تین ہزار سپاہیوں اور بہت سی رسد کے لاہور میں داخل ہوا۔

اوس وقت قریب پانچ سو پنچوں کے سردار جمو کو گھیرے پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ کو بذات خود انگریزوں

لدہیانہ کے بڑی تھی جاملا
شروع ماہ جنوری ۱۸۴۶ء مین راجہ موصوف اپنی جاگیر بدوال مین جو کہ قریب لدہیانے کے ہی
واسطے لینے اپنے خاندان کے آیا اور موقع پاکر لدھیانہ کی چھاونی مین آگ لگا کر چلا گیا اور باعث اوسکی
کامیابی کا یہ تھا کہ فوج پیادہ اس مقام مین کم تھی اور فوج سوار کی بھی ازبس قلت تھی۔
جب سکھہ واسطے اپنے فائدے کے دریا پر پل تعمیر کرنے لگے اور باوجودیکہ انگریزون کو یہ بات بہت ناگوار معلوم
ہوتی تھی لیکن چونکہ فوج انگریزی کے پاس گولہ بارود وغیرہ بہت کم تھا اس لیے وہ سکھون کو نچھیڑ سکی کیونکہ
انکو یقین تھا کہ اونکے چھیڑنے سے ایک جنگ عظیم واقع ہوگی اور درصورت ہونے سامان لڑائی کے اونپر
کامیاب ہونا ایک امر غیر ممکن ہوگا۔
سبب اسکے کہ لدھیانے سے فیروزپور تک ملک مین غدر مچ رہا تھا رسد کی قلت ہونے لگی اس لیے
ملچہ فوج بیکانیر کی واسطے فتح قلعہ بکت سر کے متعین کی گئی چنانچہ قلعہ والون نے بڑی بہادری سے اس فوج کا مقابلہ
بدھو ناقلعہ دہرم کوٹ کا بھی باوجود قرب فوج انگریزی کے انگریزون کے برخلاف رہا۔
سکھ سوائے اسکے اور بہت قلعجات کے افسر انگریزون سے منحرف رہے اور اونہون نے اس طرف کے
لازمی ملک مین بالکل غدر مچادیا۔
وس تاریخ ۱۷۔ جنوری ۱۸۴۶ء کو میجر جنرل ہیری اسمتھ مع ایک برگیڈ کے واسطے فتح کرنے قلعہ دہرم کوٹ
نفاذ کے بھیجا گیا چنانچہ قلعہ مذکور بلا خونریزی کے اوسکے ہاتھہ لگا اور اس باعث سے آمد رسد کے لیے حفاظت کی
کی کر۔ مقصد اصلی بھیجنے فوج کا زیر حکم سر ہیری اسمتھ صاحب کے یہ تھا کہ وہ گولہ بارود و اثواب وغیرہ
دوسی جو کہ فیروزپور کو آتی تھی حفاظت کرین اور نیز اون چھوٹے چھوٹے سردارون سے جو کہ آمد و رفت رسد
سرکار مین خلل انداز ہوے تھے ملک کو صاف کرین لیکن جبکہ صاحب موصوف نے یہ سنا کہ رنجور سنگہ نے دریای ستلج سے
کہ گہر بابلور کیا ہی اور اوسکا ارادہ لدھیانہ پر حملہ کرنے کا ہی وہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ ہوے
سے مرتیخ ۲۰۔ جنوری کو وہ شہر جگراون مین جو کہ لدھیانہ سے بفاصلہ پچیس میل کے ہی پہونچے اور بموجب عہدنامہ
جان وا ۱۸۰۹ء کے فتح سنگہ الوا والہ کے لڑکے نے اپنا قلعہ سرکار کے فوج کے واسطے خالی کر دیا۔
مین بھرتی کی رو۔ یہ معلوم ہوا کہ رنجور سنگہ مع اپنی فوج کے لدھیانہ کے مغرب کی طرف مقیم ہی اور اوسنے اپنی تھوڑی
باشندگان فوج بدہ وال مین جو کہ جگراون سے بفاصلہ اٹھارہ میل کے تھا متعین کی ہی۔
انگریزی سد نصف شب کے فوج انگریزی نے جسمین چار رجمنٹ پیادون اور تین رجمنٹ سوارون کی تھین مع اٹھارہ
توپ کے کوچ کیا اور علی الصباح ۲۱۔ جنوری کو یہ خبر پہونچی کہ کل تمام فوج سکھہ جو کہ قریب دس ہزار آدمی

تاریخ بائیسویں کو جب کہ سلطان خاور مسند آرا ہوا فوج انگریزی بمقابلہ بقیہ فوج سکھ کے جو کہ تمام فیروز شہر پر مقیم تھی حملہ آور ہوئی اور بعد ایک سخت لڑائی کے اونکو وہاں سے ہٹا دیا لڑائی فیروز شہر میں تقریباً
ضرب توپ سکھوں کی انگریزوں کے ہاتھ لگیں

اسوقت راجہ تیج سنگھ مع پچیس تیس ہزار فوج کے جو کہ ابتک نہیں لڑی تھی فیروز پور سے آکر مقابل فوج انگریزی کے نمودار ہوا لیکن بلا حملہ آوری کے فوج سرکاری پر وہ مع اپنے فوج کے ستلج کیطرف لوٹ گیا
اس طرح پر انگریزوں نے بغیر مقابلے کے سکھوں کی توپوں اور کیمپ پر قبضہ کر لیا

اس لڑائی میں سردار بہادر سنگھ قتل اور لال سنگھ زخمی ہوا اور مہتاب سنگھ اور راجہ جودھا پرشاد اور تیج سنگھ صوبہ دار سابق پشاور شکست کھا کر بھاگ گئے

اسمیں بہت سے سرکاری آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے جیسا کہ فہرست ذیل سے معلوم ہوگا

مقتولین	تعداد	مجروحین	تعداد
افسران ولایتی	۳۷	افسران ولایتی	۷۸
افسران ہندوستانی	۱۷	افسران ہندوستانی	۱۸
طنبورچی و سپاہی وغیرہ	۲۳۰	طنبورچی و سپاہی وغیرہ	۱۱۱۰
سائیس وغیرہ	۱۰	سائیس وغیرہ	۱۲
		افسران وارنٹ	۱۲
میزان	۱۹۴	میزان	

میزان کل مقتولین اور مجروحین کی —— ۱۴۳۵ نفر

واضح ہو کہ لال سنگھ شکست کھا کر اس سبب بے انتظامی سے ستلج کیطرف بھاگا کہ اوسکے بہت سے آدمی بروقت عبور کرنے دریا کے غرق ہوئے

جبکہ قریب دس ہزار آدمیوں کے مقابل کنارہ پر جمع ہو گئے وہ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ان نامردوں سپاہیوں کو چاہیے تھا کہ فوج انگریزی کا مقابلہ کرتے اور لڑائی میں اپنی جان نثار کرتے کیونکہ جب یہ لوگ اپنے گھر کو جاتے تھے راستے میں مرد و زن اونکے ساتھ کمال بے پروائی اور بعزتی سے پیش آتے تھے — جو لوگ گھر پہونچ گئے اونکو اونکے دوست اور ہمسایہ طعنہ دیتے تھے اور بہت برا بھلا کہتے تھے یہانتک کہ بعضوں کو اونکی بیویاں بسبب اونکی بزدلی اور نامردی کے نہایت سخت و سست کہتی تھیں جو کچھ اسباب کہ اونکے پاس تھا راستہ میں لوگوں نے چھین لیا اور اکثر اون کی عورتوں اور مردوں سے حقیقی ہو کہ

راجہ صاحب کی فوج سے شامل ہوئی -
مع ۱۰ دن ضرب توپ کے
اکیسوین دسمبر تک لال سنگہ نے انگریزون سے مقابلہ کرنے کے لیے پھر جوانمردی اکٹھی کی چنانچہ وہ مقام
فیروز شہر سے جہان کہ اونسے مورچہ بندی کی تھی مع اپنی فوج کے قریب ایک میل کے آگے کو متحرک ہوا -
لیکن بعدازین اونسے اپنی فوج کو پھر لوٹنے کا حکم دیا چنانچہ وہ اسنے کیمپ مین واپس پہونچی اور
روٹی بنانے مین مشغول ہوئی -
جبکہ فوج سکھ اس طرح پر مشغول تھی فوج انگریزی بارادہ لڑائی کے فیروز شہر کیطرف متحرک ہوئی -
فوج سکھ نے بشور دیکھنے فوج سرکاری کے نقارہ بجائے اور فورًا مسلح وآمادہ جنگ کے ہوگئی -
اسی عرصے مین فوج زیر حکم سر جان لٹل صاحب کی بھی فیروزپور سے آکر فوج انگریزی کے شامل ہوئی بعد
آنے اس فوج کے یہ تجویز ہوئی کہ دونون باتفاق فوج حریف پر حملہ آور ہون چنانچہ ڈیویزن میجر جنرل
سر جان لٹل صاحب وبریگیڈیر ولیس صاحب کا صف آراستہ کھڑا ہوا اور کل سپاہ توپخانہ سوا
تین ترپ توپخانہ اسی کے قلب مین رکھی گئی - ان تین ترپ مین سے دو ترپ تو دو بازوون پر تعینات
کیے گئے اور ایک ترپ پیچھے ایستادہ کیا گیا تاکہ بروقت لڑائی کے اسکی جہان پر ضرورت ہو وہ
جاکر کام کرے ڈیویزن زیر حکم سر ہیری اسمتھ صاحب بھی مع فوج قلیل سوارون وایک برگیڈ کے
جنگ مرتب ہوکر کھڑا ہوا -
ان طیاریون مین صرف ایک گھنٹے دن باقی رہگیا -
فوج انگریزی قریب کیمپ سکھون کے پہونچی اور دونون طرف سے گولہ اندازی شروع ہوئی چونکہ سکھون
توپین بڑے پلے کی تھین اس لیے اتواب انگریزی سے اونکا خاطر خواہ جواب نہو سکا اور سپاہی دلیر
آگے کو بڑھے اور یکبارگی سکھون کے مورچون پر جا گرے -
سکھون نے اب بندوقین مارنا شروع کین اور اس سے بہت انگریزی سپاہی ضائع ہوئے اور
سرکاری کو سکھون کے بالکل مورچے ہاتھ نہ لگے -
اسی اثنا مین شب نمودار ہوئی اور فوج سرکاری مین بے ترتیبی واقع ہوئی قریب نصف شب کے
سکھون نے ایک توپ ایسے موقع پر لگائی کہ جسکے سبب سو آدمی فوج انگریزی کے ضائع ہوئے -
کچھ فوج انگریزی رات کو واسطے مقابلہ دشمن کے بھیجی گئی اور دشمن توپ چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن تا
جبکہ اونکو چاندنی کی روشنی سے فوج انگریزی معلوم پڑتی تھی وہ اسپر ایک آدہ باڑ مار دیتے تھے
اس طرح پر فوج انگریزی کو خدا خدا کرکے رات کاٹنی پڑی

جبکہ حال میسرہ حریف کا اسی طرح ہوا جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے حکم دیا کہ خیر دوسرا باقی رسالہ ہمام نیزہ برداروں اور رسالہ نہم ارریگولر کیولری مع الکا یٹ فیلڈ بٹری بمیمنہ غنیم پر تاخت کرے چنانچہ عرصہ قلیل میں ایسا ہی ہوا حقیقت یہ ہے کہ اگر دشمنوں کو بسبب جنگل کے پناہ نہ ملتی تو نہ معلوم اونکا کیا حال ہوتا اب نوبت حملہ پیادگان پہونچی اور براگیڈیر بروک صاحب مع توپخانہ اسپی قرودگاہ لشکر فوج حریف پر پہونچے اور دونوں طرف سے آتشباری شروع ہوئی - پیادگان فوج انگریزی بسرکردگی سر ہیری اسمتھ صاحب و گلبرٹ صاحب و سر جان مکاسل صاحب کی صف آراستہ ہوکر پیادگان سکھ پر حملہ آور ہوئے -

اس وقت شام تھی اور فوج غنیم اچھی طرح سے نظر نہیں پڑتی تھی لیکن تاہم ایک بڑی سخت لڑائی ہوئی اور سکھ جیسی شیخی کہ اپنی سپہگری کی مارتے تھے ویسی اونھوں نے اس لڑائی میں کر دکھائی لیکن آخرش کو وہ لڑتے مرتے ہوئے اپنی سترہ توپیں چھوڑکر بھاگ نکلے اور اس طرح فتح کلی انگریزوں کے نصیب ہوئی لال سنگہ اونکے سردار نے سب سے پہلے اپنے گھوڑے کی باگ ستلج کی طرف پھیری - انگریزی فوج نے بھگوڑوں کا پیچھا نہ کیا بلکہ میدان جنگ میں خیمہ زن ہوئی -

رات میں گھوڑچڑھے مختلف اطراف سے گرتے پڑتے اپنے کیمپ میں آسے اور لال سنگہ صبح کو کیمپ میں داخل ہوا کیونکہ یہ مشہور تھا کہ وہ بخوف دشمن کے بڑی دیر تک ایک جھنڈ میں چھپا رہا -

اس لڑائی میں فوج سکھ فوج انگریزی سے قدرے زیادہ تھی اس لیے فوج انگریزی اون سے مقابل ہوکر نہ لڑی بلکہ اون پر جانب پہلو سے حملہ آور ہوئی

ہر چند کہ شکست کلی سکھوں کے نصیب ہوئی لیکن اسمین بہت سے افسران نامور انگریزی اور نیز بہت سے سپاہی مجروح و مقتول ہوئے جیساکہ فہرست مندرجہ ذیل سے واضح ہے

مقتولین	تعداد	مجروحین	تعداد
افسران ولایتی	۱۳	افسران ولایتی	۳۹
افسران ہندوستانی	۲	افسران ہندوستانی	۹
طنبورچی و سپاہی وغیرہ	۱۹۲	طنبورچی و سپاہی وغیرہ	۵۸۸
سائیس وغیرہ	۸	سائیس وغیرہ	۲۱
	۲۱۵		۶۵۷

یعنی کل آدمی جو کہ اس لڑائی میں مجروح و مقتول ہوئے ۸۷۲ تھے

روز دوم یعنی انیسویں دسمبر کو لال سنگہ نے بارہ پلٹنیں تیج سنگہ کے پاس سے منگوائیں چنانچہ فوج مطلوبہ

این سوے ستلج کو چاہیے کہ بامن و آسایش اپنے مقامون مین گذران کرین کہ ہر طرح کی حفاظت اون
اس سرکار سے ہوگی وگرنہ درصورت سلاح بندی اور فراہمی کے اگر عذر معقول نہ بیان ہوگا مانند خلل انداز
آسایش عوام کے سزا دیے جاوین گے اور معلوم ہو کہ جو شخص رعایاے سرکار انگریزی مین سے یا اونین سے
اور دونون طرف ستلج کے علاقجات رکھتے ہین درمیان خیرخواہی سرکار ابدمدار انگریزی کے کچھ نقصان
اوٹھائیگا تلافی اوسکا سرکار انگریزی سے بخوبی ہوجائیگا اور جو رعایاے سرکار انگریزی کہ بالفعل بملازمت سرکار لاہور
مین ہین اوپر پہونچنے اس اشتہار کے تدول سے واسطے خدمتگذاری اس سرکار کے نہ دوڑین گے تمام جاگیر
اونکی واقعہ این سوے ستلج ضبط کیجائیگی اور وہ خود مثل اجنب و حریف کے مسلوک کیے جاوین گے۔
تاریخ اٹھارھوین دسمبر ۱۸۴۵ع کو کل فوج انگریزی قریب قصبہ وگڑہی مدکی کے پہونچی اور کمنڈرانچیف
کو خبر پہونچی کہ ایک جمعیت کثیر سکھون کی واسطے مقابلے کے متحرک ہوئی چنانچہ کمانڈرانچیف صاحب بہادر
نے بھی بعد دوپہر کے حصہ فوج زیرحکم میجر جنرل سرہیری اسمتھ صاحب اور ایک برگیڈ منجملہ حصہ فوج زیرحکم میجر
جنرل سرجان مکاسیکل صاحب و ایک برگیڈ منجملہ فوج زیرحکم میجر جنرل گلبرٹ صاحب مع پانچ ترپ توپخانہ اسپی یعنی تیس ضرب توپ
اسپی اور دو لایٹ فیلڈ بیٹری یعنی بارہ ضرب توپ زیرحکم بروک صاحب لفٹننٹ کرنیل توپخانہ اسپی اور مع ایک ڈویژن یعنی حصہ
فوج سواروں کی جسمین کہ تین رسالہ لایٹ ڈریگون و باڈی گارڈ یعنی رسالہ جان نثاران و رسالہ سوم و لایٹ کیولری یعنی
ترک سواران اور نوین رجمنٹ اریگولر کیولری یعنی سواران ہندوستانی کو واسطے مقابلہ سکھون کے روانہ کیا۔
وقت نواخت تین بجے دن کے خبر پہونچی کہ فوج سکھہ بارادہ جنگ چلی آتی ہے چنانچہ رسالہ سواران اور توپخانہ
اسپی آگے کو روانہ کیے گئے اور دشمن مع پندرہ بیس ہزار پیادہ اور اسی قدر سوار اور چالیس ضرب توپ کے مقیم نظر پڑا
یہ مقام ایک کف دست میدان تھا اور اسمین جھاڑ کا جنگل کہین ہلکا اور کہین گھنا تھا اور کہین کہین ٹیلے
ریت کے بھی تھے۔ انکے پیچھے فوج سکھہ پڑی ہوئی تھی چنانچہ جبھی سپاہ انگریزی صف آراستہ کھڑی
ہوئی وہ اوسپر گولہ اندازی کرنے لگی اور ادھر سے بھی اسکا جواب دیا گیا۔
جبکہ بسبب گولہ اندازی سپاہ انگریزی کے سکھون کی توپین بند ہوگئین کمنڈرانچیف صاحب بہادر نے حکم
دیا کہ رسالہ ہاے سواران زیرحکم ویٹ صاحب میسرہ حریف کو دباتے ہوے چلین تاکہ اگر ممکن ہو تو دشمن
کو اول اوس طرف سے شکست دی جاوے۔ چنانچہ تیسرا رسالہ لایٹ ڈریگون کمال شجاعت سے مع برگیڈ
دوسرے سواران جو کہ مشتمل اوپر جوانان جان نثار کے تھا اور مع رسالہ پنجم لایٹ کیولری اور چند جوانان رسالہ
چہارم نیزہ برداروں کے آگے کو بڑھا اور حریف کو شکست دیتا ہوا اوپر پیادگان اور اتواپ عقب حریف کے
جا پڑا اور فوج سواران کہ مثل مور و ملخ کے تھی آگے سے بھاگ نکلی۔

جبکہ حال میسرہ حریف کا اسی طرح ہوا جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے حکم دیا کہ خیر و سرا باقی رسالہ
نیزہ برداروں اور رسالہ نہم اررگیولر کیولری مع ایکلا پیٹ فیلڈ بیٹری ہمہ تن غنیم پر تاخت کرے چنانچہ عرصہ قلیل میں سپاہی
حقیقت یہ ہے کہ اگر دشمنونکو بسبب جنگل کے پناہ نہ ملتی تو نہ معلوم اونکا کیا حال ہوتا اب نوبت حملہ پیادگان پہونچی اور
براگیڈیر بروک صاحب مع توپخانہ اسپی فرودگاہ لشکر فوج حریف پر پہونچے اور دونون طرف سے آتشباری شروع
ہوئی - پیادگان فوج انگریزی بسرکردگی سر ہیری اسمتھ صاحب و گلبرٹ صاحب و سر جان مکاسل صاحب
کی صف آراستہ ہو کر پیادگان سکھ پر حملہ آور ہوے -
اس وقت شام تھی اور فوج غنیم اچھی طرح سے نظر نہین پڑتی تھی لیکن تاہم ایک بڑی سخت لڑائی ہوئی
اور سکھ جیسی شیخی کہ اپنی سپہگری کی مارتے تھے ویسی اونھون نے اس لڑائی مین کر دکھائی لیکن آخرش
کو وہ لڑتے مرتے ہوے اپنی سترہ توپین چھوڑ کر بھاگ نکلے اور اس طرح فتح کلی انگریزون کے نصیب ہوئی
لال سنگہ اونکے سردار نے سب سے پہلے اپنے گھوڑے کی باگ ستلج کی طرف پھیری - انگریزی فوج نے
بھگوڑون کا پیچھا نہ کیا بلکہ میدان جنگ مین خیمہ زن ہوئی -
رات مین گھڑ چڑھے مختلف اطراف سے گرتے پڑتے اپنے کیمپ مین آے اور لال سنگہ صبح کو کیمپ مین داخل ہوا
کیونکہ یہ مشہور ہے کہ وہ بخوف دشمن کے بڑی دیر تک ایک جھنڈ مین چھپا رہا -
اس لڑائی مین فوج سکھ فوج انگریزی سے قدرے زیادہ تھی اس لیے فوج انگریزی اون سے مقابل ہو کر نہ
لڑی بلکہ اون پر جانب پہلو سے حملہ آور ہوئی
ہر چند کہ شکست کلی سکھون کے نصیب ہوئی لیکن اسمین بہت سے افسران نامور انگریزی اور نیز بہت
سے سپاہی مجروح و مقتول ہوے جیساکہ فہرست مندرجہ ذیل سے واضح ہے

مقتولین	تعداد	مجروحین	تعداد
افسران ولایتی	۱۳	افسران ولایتی	۳۹
افسران ہندوستانی	۲	افسران ہندوستانی	۹
طنبورچی و سپاہی وغیرہ	۱۹۲	طنبورچی و سپاہی وغیرہ	۵۸۸
سائیس وغیرہ	۸	سائیس وغیرہ	۲۱
	۲۱۵		۶۵۷
یعنی کل آدمی جو کہ اس لڑائی مین مجروح و مقتول ہوے ۸۷۲ تھے			

م یعنی اونیسوین دسمبر کو لال سنگہ نے بارہ پلٹنین تیج سنگہ کے پاس سے منگوائین چنانچہ فوج مطلوبہ

این سوے ستلج کو چاہیے کہ با امن و آسایش اپنے مقامون مین گذران کرین کہ ہر طرح کی حفاظ
اس سرکار سے ہوگی وگرنہ درصورت سلاح بندی اور فراہمی سے اگر عذر معقول نہ بیان ہوگا مانند خلا
آسایش عوام کے سزا دیے جاوین گے اور معلوم ہو کہ جو شخص رعایاے سرکار انگریزی مین سے یا او
اور دونون طرف ستلج کے علاقجات رکھتے ہین درمیان خیرخواہی سرکار بدمدار انگریزی کے کچھ نقص
اوٹھائیگا تاوانی اوسکا سرکار انگریزی سے بخوبی ہوجائیگا اور جو رعایاے سرکار انگریزی کہ بالفعل ملازمت سر
مین ہین اوپر پہونچنے اس اشتہار کے تدول سے واسطے خدمتگذاری اس سرکار کے نہ دوڑین گے تا
اونکی واقعہ این سوے ستلج ضبط کیجائیگی اور وہ خود مثل اجنب و حریف کے مسلوک کیے جاوین گ
تاریخ اٹھارھوین دسمبر ۱۸۴۵ء کو کل فوج انگریزی قریب قصبہ و گڑھی مڈکی کے پہونچی اور کمنڈر انچیف
کو خبر پہونچی کہ ایک جمعیت کثیر سکھون کی واسطے مقابلے کے متحرک ہوئی چنانچہ کمانڈر انچیف صاحب بہا
نے بہی بعد دوپہر کے حصہ فوج زیر حکم میجر جنرل سر ہیری اسمتھہ صاحب اور ایک برگیڈ منجملہ حصہ فوج زیر حکم
جنرل سر جان مکاسیکل صاحب و ایک برگیڈ منجملہ فوج زیر حکم میجر جنرل گلبرٹ صاحب مع پانچ ترپ توپخانہ اسپی تیس
اسپی اور دو لایٹ فیلڈ بیٹری یعنی بارہ ضرب توپ زیر حکم بروک صاحب لفٹنٹ کرنیل توپخانہ اسپی اور مع ایک ڈویزن یعنی حصہ
فوج سوارون کی جسمین کہ تین رسالہ لایٹ ڈریگون و باڈی گارڈ یعنی رسالہ جان نثاران و رسالہ ۵ و لایٹ کیولری یعنی
ترک سواران او دونون رجمنٹ ارریگولر کیولری یعنی سواران ہندوستانی کو واسطے مقابلہ سکھون کے روانہ کیا۔
وقت نواخت تین بجے دن کے خبر پہونچی کہ فوج سکھ بارادہ جنگ چلی آتی ہے چنانچہ رسالہ سواران اور توپخانہ
اسپی آگے کو روانہ کیے گئے اور دشمن مع پندرہ بیس ہزار پیادہ اور اسی قدر سوار اور چالیس ضرب توپ کے مقیم نظر پڑا
یہ مقام ایک کف دست میدان تھا اور اسمین جہاڑ کا جنگل کہین ہلکا اور کہین گھنا تھا اور کہین کہین ٹیلے
ریت کے بہی تھے۔ انکے پیچھے فوج سکھہ پڑی ہوئی تھی چنانچہ جبہی سپاہ انگریزی صف آراستہ کہڑی
ہوئی وے اوسپر گولہ اندازی کرنے لگی اور ادہر سے بہی اسکا جواب دیا گیا۔
جبکہ بسبب گولہ اندازی سپاہ انگریزی کے سکھون کی توپین بند ہوگئین کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے حکم
دیا کہ رسالہ ہاے سواران زیر حکم ویٹ صاحب میسرہ حریف کو دباتے ہوے چلین تا کہ اگر ممکن ہو تو دشمن
کو اول اوس طرف سے شکست دی جاوے۔ چنانچہ تیسرا رسالہ لایٹ ڈریگون کمال شجاعت سے مع برگیڈ
دوسرے سواران جو کہ مشتمل اوپر جوانان جان نثار کے تھا اور مع رسالہ پنجم لایٹ کیولری اور چند جوانان رسالہ
چہارم نیزہ برداران کے آگے کو بڑھا اور حریف کو شکست دیتا ہوا اوپر پیادگان اور اتواپ عقب حریف کے
جا پڑا اور فوج سواران کہ مثل مور و ملخ کے تھی آگے سے بھاگ نکلی۔

و بہ اون تدبیرون کی صاف صاف گوش گذار دربار لاہور کردی گئی اور ہرچند کہ درمیان دو سال گذ
سکے ریاست لاہور مین کمال بے انتظامی رہی اور چند حرکتین خلاف آئین دوستی و محبت کے اوس
سے سرزد ہوئین مگر نواب گورنر جنرل بہادر پھر بھی یہی چاہتے رہے کہ اگر ارتباط فیمابین کہ مدت دراز سے
باعث امن و آسایش سرکارین ہے بدستور قایم چلا جاوے تو بہتر ہی چنانچہ بنظر نابالغی دلیپ سنگہ کے
کہ گدی نشینی اوسکی بعد شیر سنگہ کے سرکار انگریزی نے جائز رکھی تھی کچھ لحاظ اون حرکات بیجا کے کہ اوس
طرف سے اکثر وقوع مین آئی ہین نہ کی اور ہمیشہ بدل خواہان اس بات کے رہے کہ درمیان پنجاب
سکے انتظام سرکار لاہور کا پھر بدستور ہو جاوے کہ فوج سرکشی و بدعتون سے باز آوے اور
رعایا امن و آسایش سے بسر کرے اور اب تک یہی توقع تھی کہ سرداران و رعایاے ریاست مذکورہ
امرا باہم اپنی حب الوطنی سے آپ انجام دے لین گے مگر اب چند روز ہوے کہ ایک فوج سکھ بارادہ
یورش سکے اوپر ملک انگریزی کے روانہ ہوئی اور سنا گیا کہ روانگی فوج بمنظوری دربار ہوئی
ہی اور میجر صاحب ایجنٹ نے بحکم نواب گورنر جنرل بہادر کے استفسار باعث اس حرکت فوج کا کیا
اور جب کچھ عرصہ معقول مین جواب نہ آیا مکرر مستفسر ہوا اور چونکہ کچھ رنج دربار لاہور کو نہ دیا گیا تھا
نواب گورنر جنرل بہادر کو یقین نہ آیا کہ ریاست لاہور سے کوئی امر خلاف مقتضاے اتحاد کے ظہور مین
اور بطریق اسکے کوئی تدبیر شایستہ کہ موجب جنگ ہو مہاراجہ یا باعث وقوع تنازع فیمابین سرکارین ہو ظہور مین نہ لائے لیکن
جبکہ جواب دوسری چٹھی کا بھی نہ آیا اور سامان جنگ اوس طرف زیادہ ہونے لگا ناچار گورنر جنرل بہادر نے موافق تقاضاے وقت
کہ حکم عالی صادر فرمایا کہ کچھ فوج واسطے کمک اور معاونت فوج مقیم سرحد کے آگے روانہ کیجاوے الغرض اب سکھ سپاہ بدون کسی
ستلج سے علاقہ سرکار انگریزی پر حملہ آور ہوئی اور نواب گورنر جنرل بہادر کو بناچاری واسطے بچانے ملک
کے اور حفاظت رعایا اپنی کے اور واسطے سزا دہی عہد شکنون اور خلل اندازون آسایش عوام کے
تدابیر شایستہ کام مین لانی پڑین اور اسی واسطے اب حکم عالی نفاذ پاتا ہی کہ تمام علاقہ ریاست لاہور کہ
اس طرف ستلج کے ہی ضبط ہو کر داخل علاقہ سرکار انگریزی کیا گیا اور جو جاگیردار اور زمیندار اور کاشتکار وغیرہ
کہ اس وقت جانفشانی اور خیر خواہی سرکار انگریزی کرینگے اور حقوق مرافقت اپنی کی بحال رہینگے اب نواب گورنر
جنرل بہادر اشتہار فرماتے ہین کہ تمامی رئیس و سرداران ممالک محفوظہ کے بمقابلہ فوج دشمن سرکار
اور متوسلون اوسکے اوٹھین اور واسطے حفاظت اور انتظام اس ملک کے سامان حملہ اور جانفشانیہاے
شایستہ ظہور مین پہنچاوین کہ جو مطابقت بایستہ نسبت اس سرکار کے ظہور مین لاوینگے مورد الطاف
مستفیدات ہونگے اور جو خلاف اسکے عمل کرینگے مانند حریف کی پاداش اعمال کو پہنچینگے بانشان

اوس وقت یہہ تجویز ہوئی کہ بالکل فوج انبالہ کی طرف کوچ کرے لیکن لال سنگہ نے اسکو پسند نکیا مگر تسپر بھی اوسکو فوج کا کہنا قبول کرنا پڑا اور تاریخ ۱۱۔ دسمبر کو دریا کو مقام ہری کے پٹن پر عبور کیا۔

فوج سکہہ اس طرف دریاے ستلج کے اب قریب اسّی ہزار کے اور مع ہمراہیوں کے قریب دولاکہہ آدمیوں کے تھی ان ہمراہیوں مین سے اکثر آدمی مسلح تھے اور دشمن کے ملک کو نقصان پہونچانے کیواسطے کافی تھے۔

غرضکہ اب فیروزپور پر حملہ کرنے کی تجویز ہوئی۔ تیج سنگہ اور لال سنگہ نے کہا کہ مقام مذکور پر ضرور حملہ کرنا چاہیے لیکن فوج سکہہ اس بات پر راضی نہوئی اور کہا کہ قلعہ فیروزپور کے چارون طرف سرنگ لگی ہوئی ہے جبھی ہم اوسپر قبضہ کرینگے اوسوقت وہ سرنگ اوڑائی جاوے گی اور ہم سب تباہ ہو جاوینگے اونہون نے یہ بھی کہا کہ تالاب مین کئی لاکہہ روپیہ ہے اور یہ صرف اس لیے ہے کہ ہم اوسپر قبضہ کرین اور مارے جاوین۔ ماسواے اسکے فوج انگریزی نے بھی جوکہ واسطے حفاظت قلعے کے متعین تھی مقابلہ سخت کیا۔ اس طرح پر فیروزپور فوج خالصہ کے ہاتھون سے کئی روز تک بچا رہا۔

واضح ہو کہ جب طیاریان واسطے حملہ آوری ملک انگریزی کے پنجاب مین ہو رہی تھین سرکار انگریزی نے بھی واسطے حفاظت اپنے ملک کے بمقتضاے دوراندیشی کچہہ فوج جو کہ مختلف مقامون مین متفرق پڑی ہوئی تھی جمع کی جبکہ تاریخ ۱۱۔ کو عبور فوج سکہہ کی خبر کمانڈر انچیف بہادر کو جو کہ اس وقت انبالے مین مقیم تھے پہونچی وہ بہت متردد و متحیر ہوے اور فوراً واسطے اجتماع فوج انگریزی کے متواتر تجویزین کرنے لگے۔ فوج سرکاری کو جوکہ مقام سرہند مین تھی حکم دیا گیا کہ وہ مقام لسیان مین جاکر مقیم ہو اور سواے تہوڑی سی فوج کے کل فوج متعینہ لدھیانہ کو بھی کوچ کرنیکے لیے احکام جاری ہوے۔

اشتہار مندرجہ ذیل واسطے اطلاع خاص و عام کے جاری ہوا تھا

اشتہار

مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر ملک ہند واقع تاریخ ۱۳۔ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ع

واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو ساتھہ ریاست لاہور کے ہمیشہ سلوک دوستانہ رہا ہے چنانچہ ۱۸۰۹ع مین ایک عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے لکہا گیا اور شرطین ارتباط و اتحاد کی طرفین سے تاحین حیات مہاراجہ محتشم الیہ مرعی رہین اور بلکہ اب تک وہی پاس خلوص و یگانگی کا جناب سرکار انگریزی بنسبت جانشینون مہاراجہ ممدوح کے بھی ملحوظ چلا آتا تھا مگر بعد بیکسی بہہ باشی ہونے مہاراجہ شیر سنگہ بہادر کے اس قدر بدعملی اور بدانتظامی درمیان اوس ریاست کے ہوئی کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو اجلاس کونسل مین واسطے حفاظت حدود ملک انگریزی کے تدابیر شایستہ کرنی پڑین اور

جب تک راجہ لال سنگھ وزیر سلطنت اور سردار تیج سنگھ سپہ سالار اعلیٰ بالکل فوج کے مقرر ہوئے بعد ازان
ان سب سوا اسکے جنرل ونٹورا کی فوج کو حکم ہوا کہ وہ پشاور کو روانہ ہو لیکن اوس فوج کے پنچون نے
کہا کہ اوسوقت تک لڑائی انگریزون سے ختم نہوگی ہم ہرگز پشاور کو نجاوینگے اب سردارون عہدہ دارون
اور پنچون سے کہا گیا کہ وہ گرنتھ اور شامیانہ پر جو کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سماد پر تھا ہاتھ رکھکر قسم
کھاوین اور کہین کہ ہم مہاراجہ دلیپ سنگھ اور وزیر لال سنگھ اور سپہ سالار اعلیٰ تیج سنگھ کے مطیع اور فرمانبردار
رہینگے - چنانچہ سبھون نے حسب الحکم اپنے اپنے ہاتھ رکھکر قسمین کھائین -

بعد ازین احکام واسطے روانگی فوج کے جاری ہوے - اور یہ حکم ہوا کہ وزیر لال سنگھ
بائیس ہزار لشکر بیشتر سوارون اور تین کمپو توپ خانے کا افسر مقرر ہو اور باقی فوج قریب بیس ہزار
پیادے اور دس رجمنٹ سوارون اور توپ خانے کے کئی حصون مین فیروزپور کی طرف
کوچ کرے - یہ بھی حکم ہوا کہ لال سنگھ بعد چند روز کے روانہ ہو اور تیج سنگھ واسطے مہیا کرنے اون اشیا
کے جو کہ درکار ہون لاہور مین رہے اور باقی فوج زیر حکم مختلف عہدہ دارون کے کوچ کرے -

جبکہ یہ تجویزین ہو چکین سردارون اور عہدہ داران فوج اپنے اپنے مکانون کو گئے اور بالکل حال
دریافت کیا - فوج اس خبر کے سننے سے بہت خوش ہوئی اور بہ امید لوٹ یہ چاہتی تھی کہ بہت ہی جلد ستلج
کی طرف کوچ ہو چنانچہ تیاریان واسطے روانگی کے بہت جلد ہوئین اور بعض سپاہیون نے اپنے رشتہ دارون کو
بلوایا کہ وہ بھی اونکے ساتھ چلین اور واسطے لانے اوس لوٹ کے جو کہ وہ ہندوستان مین پاوین انکو مدد دین
تئیسوین نومبر کو راجہ لال سنگھ نے مع بائیس ہزار سوار اور چالیس ضرب توپون کے لاہور سے شالہ مار کو
کوچ کیا - اس مقام سے وہ کوچ کرکے شہر لاہور سے دس کوس کے فاصلے پر آکر خیمہ زن ہوا اور وہان پانچ چھ روز
تک پڑا رہا -

راجہ صاحب کچھ اچھے سپاہی نہ تھے اور لڑائی چاہتے تھے لیکن وہ یہ جانتے تھے کہ فوج خالصہ بہت جری اور
دلیر ہے اور صرف اسی باعث سے دریاے ستلج کے عبور کرنے مین نہایت سرگرم تھے -

تئیسوین نومبر کو فوج پیادہ کئی حصون مین بحکم سردار تیج سنگھ کے فیروزپور کی طرف روانہ ہوئی چنانچہ
جب وہ دریاے ستلج کے کنارے راست کی طرف پہونچی اوسنے تیج سنگھ کو طلب کیا تاکہ وہ خود آکر فوج
انگریزی سے مقابلہ کرے لیکن باوجود اسکے وہ ۱۲ دسمبر کو دارالسلطنت سے روانہ ہوا - اسوقت تک بالکل
فوج ستلج سے عبور کر گئی تھی اور اوسکے بائین کنارے پر قریب فیروزپور کے مقیم تھی -

راجہ لال سنگھ جو وزیر بھی تھے اسکے مہینے سے بفاصلہ چھ کوس کے تھا اور ظاہرا اوسکا یہ ارادہ تھا کہ وہ لدھیانہ کو روانہ ہو

یہ خبر سنکر لوگ بہت مخوف ہوے اور ہر کسی کے زبان پر اسی کا چرچا ہونے لگا۔
جبکہ کاروبار کی یہ صورت تھی لال سنگہ نے ایک مجلس سرداروں اور عہدہ دارون کی مقام شالہ مار
مین جمع کی اسمین دیوان دینا ناتھ نے ایک خط پڑھا اور کہا کہ یہ سکھ کارداروں کے پاس سے جوکہ
دریاے ستلج کے اوس پار کے ملک پر متعین ہین آیا ہے اور مضمون اوس خط کا یہہ تھا (انگریز لوگ
ہمارے ملک کو جوکہ دریاے ستلج کے پار واقع ہے لینا چاہتے ہین) وہ دربار کے نوکرون کو بہت دق
کرتے ہین چنانچہ اونھون نے کئی گانون کے آدمیون کو حکم دیا ہے کہ سواے ہمارے اور کسی کو خراج نہ دیا
کیونکہ اب ہم اس ملک کے مالک ہین۔ دیوان موصوف نے پھر یہ کہا کہ صوبہاے کشمیر و پشاور وغیرہ مین
کمال بدانتظامی ہے اور مدت سے وہان کے کارداروں نے ایک روپیہ بھی داخل خزانہ سرکار نکیا ہے
اونھون نے یہ بھی کہا کہ ہمارے مہاراجہ لڑکے ہین کوئی شخص سردار نہین ہے چنانچہ اگرچھہ تجویز نکی جاویگی
توانجام اسکا بجز تباہی اور بربادی کے اور کچھہ نہوگا۔ اونھون نے یہ بھی کہا کہ رانی صاحبہ کی صلاح
یہ ہے کہ راجہ لال سنگہ وزیر اور سردار تیج سنگہ سپہ سالار اعلی کل فوج سکھہ کے مقرر ہون تاکہ واسطے حفاظت
ملک کے فوج اوس پار دریاے ستلج کے عبور کرے۔
یہ سنکر بالکل مجلس نے ہمراے ہوکر رانی صاحبہ کی تجویز کو پسند کیا اور کہا کہ رانی صاحبہ کا حکم ماننا ہمپر فرض ہے
یہ سنکر راجہ لال سنگہ اوٹھا اور بالکل عہدہ دارون کی طرف مخاطب ہوکر یہ کہا (مین آپ کی عنایات کا بڑا
ممنون و مشکور ہون اور حتی الوسع خالصہ کی بہبودی مین کسی طرح کا دریغ نکرون گا) بعد ازین
سردار تیج سنگہ نے بھی اوٹھکر یہی کہا۔ پھر دیوان سلطنت نے کہا کہ رانی صاحبہ ایک روز مقرر
کرین گی تاکہ اوس روز مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سمادہ پر وزیر اور سپہ سالار نو اپنے اپنے عہدون پر بڑی
دہوم دہام سے مقرر کیے جاوین اور واسطے کوچ و مقام فوج کے احکام جاری ہون۔
یہہ مجلس شروع ماہ نومبر ۱۸۴۵ع مین ہوئی اور اس سے دو تین روز بعد مہاراجہ اور اونکی والدہ مع
کل اہالیان دربار کے لاہور کو تشریف لیگئین اور درباب حملہ آوری کے ملک انگریزی پر طیاریان
کرنے لگین چنانچہ ہر ایک حصہ فوج کو واسطے بھیجنے فہرست اوس اسباب کے جوکہ اونکو بر وقت
کوچ کے درکار ہو سے احکام جاری ہوے۔ سپاہی کہتے تھے کہ ہم دہلی متہرا اور بنارس کو خوب
لوٹین گے اور بعض یہ ارادہ کرتے تھے کہ ہم ان صوبون پر خود عمل کرین گے۔
روز معین پر جمیع عہدہ داران فوج اور اہالیان سلطنت سمادہ مہاراجہ رنجیت سنگہ پر جمع ہوے۔ اول
چند فقرہ گرنتھہ مین سے پڑھے گئے پھر کود پرشاد یعنی میٹھی روٹی اور شراب تقسیم ہوئی۔

روپیہ بطور نذر پاس رانی صاحبہ کے بھیجا اور کہا کہ ہمارے کامیابی مین کسی طرح کا شک نہین ہے آپ اطمینان رکھیے
جسوقت جواہر سنگہ مع اپنی فوج کے وزیر اور بیجا الاسلامی کے تلاش مین گیا لال سنگہ خود رانی صاحبہ کے پاس آیا
اور آداب بجالا کر چلا گیا اور جبکہ اوسنے خبر قتل ہونے وزیر کی سنی وہ فوراً رانی جندان کے پاس گیا اور اوسکو
مبارکباد دی اور ایک نذر گیارہ ہزار روپیہ کی حضور رانی صاحبہ مین گذرانی

جبکہ جواہر سنگہ وزیر ہوا اوسنے درباب دور کرنے آمد و رفت لال سنگہ اور مہارانی صاحبہ کے بہت کوشش
کی لیکن بے فائدہ ہوئی

چونکہ جواہر سنگہ کو راجہ لال سنگہ کی طرف سے عداوت تھی اس باعث سے اوسنے اوسکو برخلاف گلاب سنگہ
کے جموں کو روانہ کیا - رانی صاحبہ نے دو ایک دفعہ اپنے بھائی سے کہا کہ وہ راجہ لال سنگہ کو وہان نہ بھیجے
لیکن اوسنے نہ مانا - غرضکہ راجہ موصوف جبراً قہراً جموں کو گیا اور جبکہ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۵ع مین لوٹ کر آیا اوسنے
بدستور رانی صاحبہ سے آمد و رفت جاری رکھی - جبکہ پشورا سنگہ باصلاح جواہر سنگہ کے قتل ہو راجہ لال سنگہ
حتی الوسع فوج کو درباب قتل وزیر کے ترغیب و تحریص کرتا تھا -

اوسنے پرتھی سنگہ وغیرہ سے نہایت ملاقات پیدا کی اور واسطے حفاظت اپنی جان و مال و قتل وزیر جواہر سنگہ
کے اوسنے پچیس ہزار روپیہ پرتھی سنگہ کو دیے اور پندرہ ہزار روپیہ فوج مین تقسیم کیے -

باقی حال راجہ لال سنگہ کا اپنے اپنے موقع پر ترتیب وار مع اور حالات پنجاب کے آگے لکھا جاوے گا -

حال جنگہای سابق پنجاب

جبکہ رانی صاحبہ نے اپنے بھائی جواہر سنگہ کا قتل فوج کو معاف کر دیا فوج اوسکی نہایت مطیع اور فرمانبردار
ہوئی اور اون سے کہا کہ آپ چاہین جسکو وزیر مقرر کرین ہمکو کسی طرح کا اوسکی مطابعت مین عذر نہین ہوگا

بعد ازین دربار امرتسر کو چلا گیا اور ماہ نومبر سنہ ۱۸۴۵ع مین وہ اوس شہر کو چھوڑ کر نزدیک باغ
شالامار کے آکر مقیم ہوا اور بارہ چندے وہان ٹھیرا رہا - اس مقام پر راجہ لال سنگہ حسب فرمایش اور
ہدایت رانی صاحبہ کے کاروبار وزارت کے کرنے لگا -

انہی دنون مین یہ افواہ اوڑی کہ ارادہ انگریزون کا واسطے قبضہ کرنے اون سکہ ملکون کے کہ بطرف جنوب
و مشرق دریاے ستلج کے واقع ہین مصمم ہے چنانچہ لال سنگہ نے کئی دفعہ سکہ کاردارون کے خط جو کہ وہان
متعین تھے سر دربار پڑھے اور مضمون اونکا یہ تھا کہ فوج انگریزی آہستہ آہستہ ہمارے ملک کی طرف
آتی ہے اور اس باعث سے ملک مین بے انتظامی ہوتی جاتی ہے -

لال سنگہ اب اپنے باپ کے عہدے پر مقرر ہوا لیکن چونکہ وہ کم سن تھا اس باعث سے اس عہدے کا کام
اوسکا بھائی مصرام چند کیا کرتا تھا۔

بھگوان سنگہ اور اوسکے چھوٹے بھائی کو بھی راجہ دھیان سنگہ نے توشہ خانے مین آنے کی اجازت دی تاکہ وہ
توشے خانے کے کاروبار سیکھہ جاوین کیونکہ اوسکا یہ ارادہ تھا کہ وہ اس لڑکے کو دارو غہ توشے خانے کا
کرے لیکن یہ بات اوسکے دل ہی مین رہی جبکہ دھیان سنگہ مارا گیا اور اوسکا لڑکا ہیرا سنگہ عہدہ وزارت پر
ممتاز ہوا اور وہ اور اوسکا صلاح کار پنڈت جوالا سہای خلیل کار سلطنت ہوا۔ لال سنگہ نے مصر بلرام بہائی
گوبندہ سنگہ کو کسی طرح پر ملزم ٹھہرایا اور یہ دونوں بصلاح وزیر اور اوسکے واقف راز کے
مار ڈالے گئے اور مصر لال سنگہ خزانچی سلطنت لاہور کا مقرر ہوا۔

یہہ شخص رانی چندا والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ سے درباب قتل ہیرا سنگہ اور جوالا سہای کے سازشین کرتا تھا
اور درحقیقت اوس سازش مین جو کہ واسطے قتل وزیر سلطنت کے ہوئی تھی شریک تھا لیکن ڈوگرہ
اس سے بالکل بیخبر تھے کیونکہ وہ یہہ نہین جانتے تھے کہ جس شخص نے ہماری خاندان کے سبب سے یہ رتبہ حاصل
کیا ہی ہمارے تخریب کے لیے سعی و کوشش کریگا۔

جبکہ ہیرا سنگہ اور اوسکے چچا گلاب سنگہ مین کسی باعث سے نا اتفاقی ہوگئی تھی اور فضل داد خان حاکم رہتاس
و دمیلہ راجہ جمو کا شریک ہوگیا تھا وزیر نے اوسکی املاک اور اسباب کو ضبط کر لیا اور مصر لال سنگہ کو عطا کیا
اور اوسکو خطاب راجائی کا دیکر مع بارہ سو سواروں کے واسطے قبضہ کرنے رہتاس وغیرہ کے روانہ کیا
چنانچہ جب وہ لاہور کو واپس آیا اوسکو خطاب راجائی رہتاس و دمیلہ کا دیا گیا۔

کیا عجیب بات ہی کہ جس روز اسکو بسبب عنایت وزیر کے ایسا خطاب جلیل القدر ملا اوسی روز اوسنے ایک اقرارنامہ پر
جو کہ واسطے قلع و قمع ڈوگرہ کے طیار ہوا تھا اور جسمین اکثر سردار سلطنت شریک تھے دستخط کیے۔ اوس
روز بالکل سردار جمع ہوے اور اوسکے سامنے اوسکو خطاب راجائی رہتاس اور دمیلہ کا ملا تھا۔

راجہ ہیرا سنگہ نے اپنے آپ اوسکے تلک کیا اور اوسکے اوپر چنور جھلا

ایک مہینہ بعد اوسکے وزیر اور پنڈت قتل ہوے اور لال سنگہ جو کہ وزیر کا نمک پروردہ اور پنڈت جوالا سہای
کا دستار بدل یار تھا سازش مین شریک تھا یہ اکثر وزیر کے ساتھہ رات بھر رہتا تھا اور زنا کاری اور قمار بازی
مین شریک ہوتا تھا۔ ایک روز قبل قتل وزیر اور اوسکے ہمراہیوں کے راجہ لال سنگہ مع جنرل مہتاب سنگہ اور میوا سنگہ
مجیٹھہ کے اوسکے پاس گیا اور کہا کہ آپ کسی طرح پر اندیشہ نکیجیے کیونکہ ہم مع کل فوج خالصہ کے آپکے شریک
رہین چنانچہ اس باعث سے وزیر غافل رہا اور جمو کو نگیا۔ کچھ عرصہ قبل قتل ہیرا سنگہ کے اوسنے ستر اٹھارہ ہزار

چونکہ لال سنگہ آخر کو وزیر سلطنت ہوگیا اور دربار لاہور مین اوسنے بڑی شہرت حاصل کی اس لیے ہم واسطے تفریح طبع ناظرین اس کتاب کے اس شخص کا حال مفصل مشرح لکھتے ہین ۔

حال راجہ لال سنگہ کا

راجہ لال سنگہ جو کہ بعد ازین وزیر سلطنت لاہور ہوا جسا مصر ایک برہمن کا لڑکا تھا اور بیہ موضع سنگوالی مین دوکان کرتا تھا ۔ جبکہ اسکا کاروبار بگڑ گیا وہ بالکل ملک پنجاب مین خورده فروشی کرتا تھا چنانچہ اس حالت مین اسکی بستی رام توشہ خانیا سے جو کہ مہا سنگہ والد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا خزانچی تھا ملاقات ہوگئی ۔

جسا مصر حروف لونڈا اچھی طرح سے لکھہ سکتا تھا اس باعث سے بستی رام نے بمشاہرہ تین روپیہ ماہواری اور خوراک کے اوسکو نوکر رکھہ لیا ۔

اس عہدہ سے وہ مہا سنگہ کے خزانہ مین نوکر ہوگیا اور خزانہ کا حساب کتاب لکھنے لگا ۔

جبکہ مہا سنگہ نے وفات پائی جسا مصر نوکری چھوڑ کر اپنے گانون کو چلا گیا اور وہان بدستور دوکانداری کرنے لگا ۔

جب رنجیت سنگہ مسند تخت پر پہونچا بستی رام نے جسا مصر کو پہر نوکر رکھہ لیا ۔ اسوقت رنجیت سنگہ کے یہان خزانہ نہین تھا اور جب کوئی مقام کہ وہ اسوقت فتح کرتا تھا اوسکو وہ راما نند دولتمند سوداگر امرتسر کے ہاتھہ رہن رکھتا تھا جبکہ اوسنے اول دفعہ کشمیر پر حملہ کیا اوسنے اپنے یہان خزانہ مقرر کیا اسوقت بستی رام مرگیا اوسکا بھتیجا مصر بلرام جسکا کہ رنجیت سنگہ کو بڑا اعتماد تھا اوسکی جگہہ داروغہ توشہ خانہ کا مقرر ہوا اور جسا مصر بدستور کام تحریر کا زیر بلرام کے کرتا رہا لیکن جبکہ راجہ دہیان سنگہ وزیر سلطنت مقرر ہوا اوسنے رنجیت سنگہ سے کہا کہ بلرام کو کاروبار توشہ خانہ کے کرنے کی ذرہ بھی لیاقت نہین ہے اور جسا سنگہ بڑا ہوشیار اور دیانتدار آدمی ہے اس لیے مناسب ہے کہ وہ اوسکی جگہہ مقرر کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس وقت سے جسا مصر اپنے تئین تابعدار ڈوگرہ کا خیال کرتا تھا اور اونکو اپنا آقا خیال کرتا تھا ۔

سنہ ۱۸۳۹ع مین جسا مصر نے وفات پائی اور دم واپسین اپنے لڑکے سے کہہ گیا کہ یہ یاد رکھنا کہ ہمنے دولت ثروت اور شہرت و ناموری صرف بسبب عنایت و مہربانی سرداران ڈوگرہ کے حاصل کی ہے ۔ اوسنے ان کو دہیان سنگہ اور گلاب سنگہ کو اپنا آقا خیال کرنا اور اپنے تئین ہمیشہ اونکا غلام سمجھنا ۔

اونکو بہت سخت سست کہا۔

اوسنے اخرش کو کہا کہ اگر میرے دشمنون کو قید کرکے میرے حوالے کروگے تو مین بالکل فوج کا
معاف کردون گی۔

یہ سنکر پنچون سنے کہاکہ آپ اونکے نام تبلا ییئے چنانچہ بجواب اسکے رانی صاحبہ سنے دیوان جواہر مل کو
جوکہ سابق مین سوچیت سنگہ کا دیوان تھا اور درحقیقت اس سازش مین شریک تھا اور بلکہ اوسی سے
پرتھی سنگہ کو بالکل روپیہ جوکہ اوسنے فوج مین تقسیم کیا تھا دیا تھا اشارہ کیا۔
فورًا جواہر مل سکے ہتھیار لیے گئے اور قید ہوا۔

بعد ازین مہارانی صاحبہ سنے کہاکہ پرتھی سنگہ اور اون جموں والون کو جوکہ اس سازش مین شریک تھے میرے
حوالے کرو چنانچہ یہ سنتے ہی پنچون مین آپسمین تکرار ہوئی اور انجام کار دہ سمن برج سے اوٹھکر اپنے
کمپو کو چلے گئے

بعضون سنے ڈوگرون یعنی پہاڑیون کو جوکہ اس سازش مین شریک تھے قید کر لیا اور اونکو رانیصاحبہ
کے پاس بھیجنے کو مستعد تھے اور بعض اس سے نہایت ناراض تھے فوج ڈوراکی اور کئی ایک ور پلٹنین
پرتھی سنگہ کو رانی صاحبہ کے حوالے کرنے مین بہت مستعد ہوئین اور اونھون سنے یہ ارادہ کیاکہ فوج
جنرل کورٹ پر جوکہ اس سردار کی ضامن تھی حملہ کیا جاوے چنانچہ دونون طرف سے فوج لڑائی کے
لیے طیار ہوئی اور ضرور ایک لڑائی ہوتی لیکن اس وقت رانی صاحبہ کا حکم آیاکہ کل مہاراجہ دیپ سنگہ
بالکل فوج کا ملاحظہ کرینگے اور اس باعث سے کشت و خون جوکہ ہونے کو تھا موقوف رہا۔
رات کو فوج کے پنچ جمع ہوے اور اونھون سنے یہ تجویز کی کہ واسطے دور کرنے تنازع اور فساد
فوج خالصہ کے پرتھی سنگہ اور اوسکی ہمراہی فوج سے پوشیدہ نکال دیے جاوین اور یہ سب شخص جموں کو چلے جاوین۔
دوسرے روز فوج کا ملاحظہ ہوا اور پرتھی سنگہ کو پنچون سنے چپکے سے جموں کی طرف روانہ کردیا
جہان کہ وہ بخیر و عافیت تمام مع اپنے رفیقون اور چند سوارون کے پہونچا۔

گلاب سنگہ سنے بعد ازین ایک خط دربار کو بھیجا اور مضمون اسکا یہ تھاکہ حال قتل ہونے وزیر جواہر سنگہ
کا سنکر مجھکو بہت رنج ہوا اور اگر مین صاحب طاقت ہوتا تو پرتھی سنگہ اور اوسکے ہمراہیونکو سزای شدید
رانی صاحبہ کاروبار کی یہ صورت دیکھکر خاموش رہین اور درباب امورات سلطنت کے اپنے
دوست لال سنگہ سے صلاحین اور مشورہ کرنے لگین چنانچہ اوسکے کہنے سے اونھون نے بعد
چند روز کے جواہر مل کو قید سے رہا کیا۔

اپنے اور اپنے لڑکے کو مار نہ ڈالین
رانی صاحبہ فوج خالصہ کو بہت بھلا برا کہتی ہین اور اونہون نے قسمیہ کہا کہ مین تمسے عوض لون گی
دوسرے روز اونکے بھائی کی نعش اونکے پاس لائی گئی اور اوسکے دیکھتے ہوئے وہ پھر خالصہ کو
دینے لگین — وہ نعش پر گر پڑین اور بہت روئین — اونہون نے اپنے بالون کو پریشان کیا اور
کپڑون کو تار تار کر ڈالا — آخرش کو بڑی خوشامد اور بہی فوج کے خوف سے وہ شہر کو تشریف لائین
پنچون نے اون سے کہا کہ تمہارے بھائی کا قتل حسب مرضی خدا کے ہوا ہم اوسکو کسیطرح
برداشت نہین سکتے تھے اور اس باعث سے ہم اوسکے قتل کے کسیطرح پر جوابدہ نہین ہین
دوپہر کے وقت رانی صاحبہ شہر مین تشریف لائین اور نعش وزیر مقتول کی بھی وہان لائی گئی
شام کو روبرو بہت سے سوارون کے بعد رسومات ہندی اسکے نعش جلادی گئی اور اوسکے ساتھ جواہر سنگھ
کی دو بی بیان اور تین لونڈیان ستی ہوئین —
روپیہ وغیرہ جو کہ یہ عورتین لوگون کو تقسیم کرنے کے واسطے لائی تھین سکھون نے اون سے
چھین لیا — جبکہ وہ چتا پر بیٹھین ہر جسم سکھون نے اونکی نتھ بالیان اور زیور وغیرہ زبردستی
سے چھین لیا اور پکڑ پکڑ کر کھینچا جس باعث سے کہ اونکو کمال تکلیف ہوئی — سکھ اونکو روتے
چلاتے دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے اور قہقہہ مار کر ہنستے تھے — جبکہ چتا مین آگ لگادی گئی ایک
نابکار سکھ نے اونکی نفیس پوشاک پر ہاتھ چلایا اور اوسکا تھوڑا سا ٹکڑا پھاڑ لیا — اس طرح پر فوج بعد
لینے عوض قتل پشورا سنگھ کے رانی کے نہایت مطیع اور فرمانبردار ہوئی اور اوسکا رنج و الم دور
کرنے کے لیے اوسنے اونکی بہت خوشامد کی لیکن ایک بھی کارگر ہوئی نہ تھا —
رانی صاحبہ ہر روز مع اپنی سہیلیون کے پیدل بے پردہ اپنے بھائی کے سمادہ پر جو کہ باہر ستی دروازہ
کے تھی جایا کرتی تھین اور وہان بہت سا رویا کرتی تھین —
فوج نے یہ دیکھکر کہا کہ جن فوج کے آدمیون نے وزیر کو قتل کیا ہے اوسکو سزا دینی چاہیے — بجواب اسکے
فوج قاتل وزیر نے یہ کہا کہ بالکل فوج اس ارادہ کے لیے صف آراستہ کھڑی ہوئی تھی اور ہر ایک
شخص درپے قتل وزیر کے تھا — سمین کل فوج شریک تھی تاہم کسی طرح پر ملزم نہین ہو سکتے ہین
بعد چند روز کے رانی صاحبہ نے کہا کہ اگر اون سردارون کو جو کہ درپئے قتل میرے بھائی کے
سے تھے میرے حوالے کرو تو مین راضی ہو جاؤنگی چنانچہ اوسنے پنچون اور عہدہ داران فوج
کو اس مطلب کے لیے سمن برج مین بلایا اور وہان اپنے آپ آکر در پاس اونکی دغابازی سے

ہم تمکو حتی الوسع مدد دینگے اور جب تک کہ ہم نہ مارے جاوینگے تمہارے اوپر کسی طرح کا خطرہ نہ آ
دیوینگے لیکن کمبخت وزیر نے یہ خیال کیا کہ فوج مجھکو کسیطرح کا نقصان نہ پہونچاویگی کیونکہ مین اکیلا
نہین آیا ہون بلکہ مع مہاراجہ دلیپ سنگہ اور اپنی بہن کے انکے کمپو مین آیا ہون
جواہر سنگہ اس طرح پر فوج مین گیا لیکن جبکہ وہ فوج مرآلیا کے دست چپ کی طرف پہونچا جنرل کورٹ
کی فوج نے باین خیال کہ فوج لال سنگہ اوسکی مدد کرنیکو مستعد ہے اپنی توپین آراستہ کین
اب دونون طرف سے لڑائی کی طیاریان ہوئین اور یقین تھا کہ ایک سخت لڑائی ہو لیکن جواہر سنگہ نے
فوج مرآلیا کو سمجھایا کہ جنرل کورٹ کی فوج میرے تخریب کی ساعی نہین ہے اس لیے تمکو چاہیے کہ تم لڑائی
سے باز رہو چنانچہ لڑائی موقوف ہوگئی
جبکہ وزیر جنرل کورٹ کے فوج کے قلب مین پہونچا فوج مذکور اوسپر یکبارگی حملہ آور ہوئی اور فیلبان
سے کہا کہ ہاتھی کو بٹھا دے
جبکہ ہاتھی بیٹھ گیا فوج نے دلیپ سنگہ کو وزیر سے مانگا اور وزیر نے بمشکل تمام اوسکو حوالے کیا
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ لڑکا میری پناہ ہے - بعدازین جواہر سنگہ نے فوج سے مخاطب ہوکر کہا کہ میری
بات سنو مجھے تم سے کچھ کہنا ہے لیکن اون موذیون نے کچھ بھی نہ سنا اور ایک شخص نے اونمین سے
سنگین بندوق کی اوسکے بائین طرف ماری
زخم کھاتے ہی وزیر ہودے پر جھک گیا اور ایک سپاہی نے بندوق اوسکے ماتھے پر رکھکر سر کی
اس طرح پر وزیر سلطنت قتل ہوا اور اوسکی نعش کو ہاتھی پر سے اوتار کر سپاہیون نے تلوارون اور
سنگینون سے قیمہ قیمہ کیا
بعد اسکے اونھون نے بندوقین سر کرنا شروع کین اور مقصد اس سے یہ تھا کہ اور فوج دربات قتل
وزیر کے اونکا مقابلہ نکرے
بابا رتن سنگہ اور بجائی چیت سنگہ جو کہ وزیر کے ساتھ تھے اوسی روز قتل ہوئے - اول تو قریب نعش
اپنے آقا کے مارا گیا اور دوسرا بھاگتے ہوے ایک سوار کے ہاتھ سے قتل ہوا بعدازین فوج نے
بالکل روپیہ و جواہرات وغیرہ جو کہ وزیر اور اوسکی ہمشیرہ واسطے تقسیم فوج کے لائی تھی لوٹا
رانی صاحبہ اور اوسکی لونڈیان بزبردستی خیمہ مین جو کہ پیشتر سے اسی لیے ایستادہ تھا بھیجی گئین اور
مہاراجہ بھی بعد تھوڑی دیر کے اپنی ماں کے پاس بھیجے گئے
گرد خیمے کے پہرے تعینات کیے گئے تاکہ وہ دیکھتے رہین کہ کہین مہارانی صاحبہ بسبب زیادتی رنج و الم کے

اور اپنے تئین پرتھی سنگھ کا مطیع ظاہر کیا - اگرچہ وہان یہ لوگ بخوشی خاطر ہے لیکن اونھون نے ظاہر کیا کہ ہمکو فوج نے مجبور کر رکھا تھا -

بعد اسکے پنچون نے جمع ہوکر یہ حکم عام جاری کیا کہ جو کوئی پلٹن پشوہرا سنگھ کی شریک ہوگی اوس سے فوج خالصہ نہایت ناراض ہوگی چنانچہ اس حکم کے سنتے ہی سوا اسکے جواہر سنگھ کے دو پلٹنون کے اور باقی سب اونکی شریک ہوگئین -

ان پلٹنون کو جہان کہ وہ تھین رہنے کی اجازت ملی اور اونکو کہلا بھیجا گیا کہ اگر تم اپنے سردار جواہر سنگھ کو چھوڑ جانے دو گے تو اوسکے عوض مین ہاتھ توپ کے رنگ پر اوڑا دیے جاوینگے اور تلوار سے کاٹ ڈالے جاوینگے

غرضکہ یہ دو پلٹنین اس حکم سے بہت ڈرین اور درباب حفاظت اپنے افسر کے بہت ہوشیاری کرنے لگین دوسرے روز گولہ انداز بموجب حکم پنچون کے قلعے سے اپنی توپین لیکے چلے آئے اور شریک فوج خالصہ ہوگئے

جواہر سنگھ اب صلح حاصل کرنے سے مایوس ہوگیا اور جبکہ پیغامبرون فوج خالصہ نے اوس سے یہ کہا کہ تو شہر کو چھوڑ کر ہمارے کیمپ کو چل تو اوسنے ایک ایسے مضمون کا اقرارنامہ لکھنے کا اقرار کیا کہ وہ بارہ روپیے ماہواری ہر ایک پنچ کو دیا کرے گا بشرطیکہ وہ قصور قتل پشوہرا سنگھ کا معاف کرین اور میری جان بچاوین -

والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ یعنی اوسکی بہن نے اونکے تنخواہ کے اضافہ کرنے کا اقرار کیا اور کہا کہ مین بیندرہ روپیہ ماہواری تمہارا مقرر کردونگی بشرطیکہ میرے بھائی کی جان کو کسی طرح کا خطرہ نہ پہونچے سوا اسکے اوسنے بہت عجز و انکسار کیا لیکن یہ سب تدبیرین بیفائدہ ہوئین کیونکہ جمعدار اونکو بہت کچھ روپیہ دینے چکے تھے اور بہت سے اور روپیے دینے کا اقرار کیا تھا -

۲۱ ستمبر ۱۸۴۵ع کو کچھ فوج زیر حکم پرتھی سنگھ کے دہلی دروازے کیطرف متحرک ہوئی اور جواہر سنگھ نے دیکھکر قلعے مین رہنا بیفائدہ سمجھا اور اس لیے وہ اپنی بہن کو ہمراہ لیکر اور دلیپ سنگھ کو اپنی گودی مین ہاتھی پر بٹھاکر مع قریب ایک ہزار آدمیون کے فوج کی طرف روانہ ہوا -

پرتھی سنگھ یہ دیکھکر مع اپنی فوج کے سیدھے راستے کیمپ کو چلا گیا اور وہان وزیر سے اول پہونچا - جبکہ وزیر کیمپ کے قریب آیا تو ان کی پلٹنون مین سے ایک پلٹن نے دور سے اوسکی تعظیم و تکریم کی اور بالکل ایک سلامی توپون کی حسب دستور کے سر کی

یہ دیکھکر جواہر سنگھ نے اپنے فیلبان سے کہا کہ ہاتھی کو اس پلٹن کے قریب لیچل

یہ دیکھکر لال سنگھ مدالیہ کی فوج کے پنچون نے اوس سے کہا کہ تم آگے نجاؤ اور یہان ہی ٹھہرو کیونکہ

روز دوم فوج وہان سے کوچ کرکر بدستور تنخا صاحب مین آکر مقیم ہوئی
اس مقام مین وہ چند روز تک رہی اور بعدہ چترسنگہ پہاڑون جموکیطرف اور فتح خان کالاباغ کو روانہ ہوا
لیکن دونون اسبات سے مخوف وہراسان رہے کہ دیکھیے عوض مین اس قتل کے ہمارا کیا حال ہووے
چترسنگہ نے بخوف فوج خالصہ کے اپنے خاندان کو پہاڑون کے اوس طرف کشتوار مین زیر حمایت گلاب
کے بھیجدیا اور آپ قلعہ ربارسے مین جاکر مقیم ہوا

قتل ہونا جواہر سنگہ کا

جبکہ خبر قتل ہونے پشورا سنگہ کی جواہر سنگہ کو پہونچی وہ اس قدر خوش ہوا کہ اوسنے توپون کی سلامی سر ہونے کی اجازت دی اور شہر مین روشنی کرنیکے لیے حکم دیا لیکن اس حرکت ناشایستہ سے اوسکو بابا رتن سنگہ اور بھائی جیت سنگہ نے باز رکھا۔

رفتہ رفتہ جب خبر قتل پشورا سنگہ کی فوج کو معلوم ہوئی وہ بہت طیش مین آئی اور درپے انتقام کے ہوئی چنانچہ جواہر سنگہ کو بھی اس امر سے اطلاع ہوئی

پرتھی سنگہ لڑکا اربلا سنگہ باشندہ جموکا فوج کو ترغیب دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم جواہر سنگہ سے انتقام قتل پشورا سنگہ کا لو چنانچہ اوسکی تحریص سے بہت سی فوج درپے عوض لینے کے ہوئی اور شہر سے چار میل قریب میان میر کے جاکر خیمہ زن ہوئی

یہان سے اونہون نے باقی فوج خالصہ کو بلوایا اور اس سے یہ مطلب تھا کہ ایا بالکل فوج خالصہ شریک ہوتی ہے یا نہین اونہون نے ایک پیغام اوس فوج کو جو کہ شہر مین تھی اس مضمون کا بھیجا کہ تم شہر سے باہر نکل آؤ تاکہ ہمسے تمھین کسیطرحکی تکلیف نہ پہونچے اور آخرش کو اونہون نے جواہر سنگہ کو کہلا بھیجا کہ اگر تو خود حاضر ہووے تو خون پشورا سنگہ کا معاف کردیا جاوے لیکن سردار مذکور نے اس باعث سے کہ اوسکو فوج کا یقین نتھا اور یا اس سبب سے کہ وہ منتظر ایسے موقع کا رہا کہ جسمین صلح ہو جاوے آنے سے انکار کیا۔

جواہر سنگہ نے درباب صلح کرنے کے اور بہت تدبیرین کین لیکن پنچون نے کہا کہ جبتک وہ خود حاضر نہووے گا نسبت اوسکے کچھ تجویز نکی جاوے گی۔

اسی عرصے مین پنچ فوج شہر مین داخل ہوئے اور ظاہرا اونہون نے پرتھی سنگہ کو بزبردستی اپنا افسر بنایا اور اوسکے اور پنچہ خالصہ جی کے نام سے احکام جاری کیے۔

دوسرے روز راجہ لال سنگہ بھگت رام مع دیوان دینا ناتھ اور کئی ایک اور سردار کے کمپو مین فوج خالصہ کے لیگئے

چونکہ وہ مع اپنی فوج کے لاہور کو جاتے اور وہان پہونچتے کے بالکل دعوی دار تخت پیش ہوتے اور
اون پر خیال کیا جاتا ہے
چونکہ ان شہزادہ پشاورا سنگھ نے قلعہ کو خالی کر دیا اور چتر سنگھ اور تیج خان ظاہرا اوس سے
بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے [illegible] سپہ داران مذکورہ
شاہزادہ اونکی یہ ظاہرداری دیکھکر [illegible] اور غافل ہو گیا اور [illegible] پشاورا سنگھ نے اپنی فوج
کی [illegible] کو اپنی تھوڑی سی فوج کے گرد [illegible] رخصت کی اجازت دی [illegible] لاہور کو روانہ ہوئے
کے اور چتر سنگھ اور تیج خان مع اپنی اپنی سپاہ کے [illegible] کے [illegible] تمام [illegible]
وقلعہ سے جس [illegible] آئے باہر تھے کہ اونہون نے واسطے [illegible]
[illegible] تمام کیا
پاس [illegible] ایک [illegible] روز چتر سنگھ اور تیج خان نے
[illegible] سرداروں نے متفق ہو کر [illegible] شاہزادہ کے سوتے ہوئے [illegible]
فوج کے خیمے پر پشاورا سنگھ کے حملہ آور ہوئے اور اندر جا کر شاہزادہ [illegible] کو بیری
اوسکے پانچ سو ہمراہیون کو [illegible] دس ہزار فوج حریف نے مغلوب کر لیا - اوسی روز شاہزادہ
لیے گئے
[illegible] قلعہ اٹک میں واپس [illegible] اب بھی اگر تو مجھکو قید سے رہائی
ہر چند کہ شاہزادہ نے کئی دفعہ چتر سنگھ کو کہلا بھیجا کہ تو نے دغا کی - [illegible] میری قسمت میں [illegible] لکھا تھا اس لیے مجھکو [illegible]
اور مجھکو میرے مال [illegible] تیرا تقصیر معاف کرون کیونکہ [illegible] لیکن [illegible] اسکو چتر سنگھ نے کہلا بھیجا کہ خاطر جمع رکھو
کہ میں مثل سپاہیون کے تا دم زیست لڑتا ہوا مارا جاؤں [illegible] کا خطرہ [illegible] پہنچنے کا
کس طرح کی تکلیف تمکو نہیں دیجاوے گی اور نہ تمہاری جان کو کسی طرح کا خطرہ [illegible] شہید ہوا
اس طرح پر وہ قلعہ کے اس برج میں جو کہ نام کال برج کے مشہور ہوا اور جب [illegible] دریائے اٹک میں [illegible]
رات کے وقت دغا باز سردار اوسکے پاس آئے اور [illegible] سپاہی [illegible] کے واسطے اور [illegible]
[illegible] دریا میں ڈوبا دیا
[illegible] گیے اور رات ہی [illegible] جواہر سنگھ کو پھانسی دیکر [illegible]
بعض شخص قتل پشاورا سنگھ کا یون روایت کرتے ہیں کہ جواہر سنگھ نے ایک خط رانی صاحبہ کی طرف سے [illegible]
مضمون کا پاس پشاورا سنگھ کے ایک اپنے دوست کے ہاتھ بھیجا کہ تمہارے واسطے آمدنی ایک لاکھ روپیہ [illegible]
کی اضلاع شمالی سے تجویز ہوئی ہے اس لیے تمکو چاہیے کہ دعوی سلطنت سے دست بردار ہو - جبکہ کنور [illegible]
اس خط کو کہ پیغام ملک الموت کا تھا بغور ملاحظہ کر رہے تھے قاصد نے تلوار نیام سے کھینچکر اونکا [illegible]
سے ملا یا اور فورا کنور صاحب کی مرغ روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا -

پشوراسنگہ اپنی جاگیر مین بہت دن تک زندہ نرہنے پایا کیونکہ گلاب سنگہ نے درباب قتل شاہزادہ مذ
جواہرسنگہ کو بہت سی ترغیب و تحریص دی —

مطلب اصلی راجہ جمو کا اس ترغیب سے یہ تھا کہ اگر پشوراسنگہ قتل ہوگا تو فوج جواہرسنگہ سے عوض لیگی اور اوسکو بھی قتل کریگی اور اوس صورت مین مجھکو اور میرے خاندان کو سلطنت مین زیادہ اختیار ہوجا اور دونون شخص جو کہ فی الحال میرے ترقی کے مزاحم ہین خود بخود قتل ہوجاوینگے اور میرے اوپر کسیکا گمان بھی
جب تک کہ پشوراسنگہ اپنی جاگیر مین رہا اوسکے قتل کے لیے کئی ایک تدبیرین کی گئین چنانچہ وہ مطلع ہوکر بخوف جان کے مع اپنے ہمراہیون کے اٹک کو چلا گیا —

اس مقام پر اوسنے بمدد قرب و جوار کے مسلمانون کے قلعہ اٹک پر قبضہ کرلیا اور وہان رہنے لگا —
جواہرسنگہ نے جبکہ یہ خبر سنی بہت غصہ ہوا اور فوراً فوج کو حکم دیا کہ وہ قلعہ کو شاہزادہ سے چھین لین اور اوسکو سزا دین لیکن فوج بسبب وحشت فوج خالصہ اور نیز بھی اس باعث سے کہ اونکو حکم واسطے مقابلہ کرنے بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تھا بعد بہت سی ردوبدل کے روانہ ہوئی اور جبکہ وہان پہونچی اوسنے قلعے کے فتح کرنے مین کچھ بھی کوشش نہ کی —

اس عرصے مین فوج خالصہ نے کہا کہ اگر کچھ بھی صدمہ پشوراسنگہ کو پہونچے گا تو ہم اوسکا عوض ضرور لینگے —
جبکہ کاروبار کی یہ صورت تھی گلاب سنگہ نے جواہرسنگہ کو لکھا کہ فوج خالصہ مین سے کوئی شخص بخوشی شاہزادہ سے لڑنے کے لیے مستعد نہین ہے اس لیے یہ مناسب ہے کہ تم چترسنگہ اٹاریوالہ اور فتح خان کو واسطے فتح کرنے قلعہ اٹک کے روانہ کرو چنانچہ بموجب اسکے احکام جاری ہوے —

اس وقت فتح خان کلے باغ مین جو کہ دریاے اندس پر واقع ہے اور چترسنگہ نوشہرہ اور راجوری مین کسی قضایے کا تصفیہ کر رہا تھا اور یہ حسب فہمایش گلاب سنگہ کے عمل کرتا تھا اور نہ حسب خواہش دربار کے بمجرد پہونچنے حکم کے یہ اٹک کو روانہ ہوا اور وہان فوج فتح خان سے متفق ہوکر واسطے حملہ آوری قلعے کے مستعد ہوا لیکن چونکہ فوج خالصہ جو کہ قلعے کے قرب و جوار مین تھی پشوراسنگہ سے بہت راضی تھی اور باشندگان ملک کے بھی اوس سے از حد خوشنود تھے اس باعث سے چترسنگہ اور فتح خان نے قلعے پر حملہ کرنا مناسب نسمجھا اور شاہزادہ سے درپے صلح کے ہوئے چنانچہ بعد بارہ روز کے پشوراسنگہ نے بشرایط مفصلہ ذیل قلعے کو خالی کیا —

اوّل یہ کہ اوسکی تعظیم و توقیر موافق اوسکے رتبے کے کیجاوے اور اوسکو مع بالکل فوج کے قلعے سے نکل جانے کی اجازت ملے —

اسیرا سنگھ کا واپس کردے۔

بعد دینے پہلی قسط اسنے جرمانے کی اوسکو جموں جانے کی اجازت ملی۔

اسی عرصے مین جواہر سنگھ نے دو ارادہ واسطے قتل کرنے گلاب سنگھ کے کیے لیکن ایک مین بھی کامیاب نہوا اور گلاب سنگھ لاہور مین چار مہینے رہکر پھر جموں کو چلا گیا جہان سے کہ وہ بعد چند مہینے کے بروقت ہونے جنگ کے انگریزون سے بلایا گیا تھا۔

حال قتل پشورا سنگھ

پشورا سنگھ اسوقت حسب الطلب فوج کے لاہور مین آیا اور اسکے پہونچتے ہی بہت سی فوج اوسکے شریک ہوگئی اور اوسے کہا کہ ہم تجھکو حق وارث تخت و تاج لاہور کا مشہور کرینگے اور تجھکو مدد دینگے اوسکو شہر مین آئے ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہین ہوئے تھے کہ فوج نے اس طرحپر اوسکا ساتھ دینے کا اقرار کیا۔

رانی صاحبہ نے اوسکو دربار مین بلایا اور جبکہ وہ وہان پہونچا اونھون نے اوسکو چھاتی سے لگایا اور کہا کہ مین تجھکو اپنے لڑکے دلیپ سنگھ کے برابر سمجھتی ہون اور اوتنی ہی تیری خاطرداری اور عزت بھی مجھکو بدل و جان منظور ہے۔

جواہر سنگھ بھائی مہارانی صاحبہ حسب رتبہ شاہزادہ کے اوسکے ساتھ پیش نہ آیا اور اس باعث سے شاہزادہ موصوف دق ہوکر دربار سے چلا گیا اور شہر مین جاکر اوسنے اپنے مکان پر پنچون فوج خالصہ کو بلایا اور انسے کہا کہ میرے ساتھ لوگ بڑی بے پروائی سے پیش آئے اور اب میرا یہ ارادہ ہے کہ مین لاہور سے اپنی جاگیر کو چلا جاون لیکن پنچون نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ رہو کے آؤ کو جاؤ چنانچہ یہان پر بالکل فوج نے جمع ہوکر کہا کہ ہم تمھارے شریک ہین۔

جبکہ یہ خبر جواہر سنگھ کو پہونچی وہ بہت مضطرب ہوا اور بصلاح اپنی ہمشیرہ یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے اوسنے فوج خالصہ مین کہلا بھیجا کہ ہر ایک شخص کو ایک کنٹھا قیمتی پچیس روپے کا ملیگا۔

فوج فوراً اسسبب تقسیم اس انعام کا سمجھ گئی اور اس سبب سے اونھون نے پشورا سنگھ کو نہ تو مہاراجہ لاہور اور نہ وزیر سلطنت مشہور کیا بلکہ اوسکو یہ صلاح دی کہ تم اپنی جاگیر کو چلے جاو اور منتظر موقع کے رہو۔

شاہزادہ صورت معاملہ کی دگرگون دیکھکر حسب مرضی فوج خالصہ کے اپنی جاگیر کو روانہ ہوا اور بروقت روانگی کے اوسکو چند اشیار قیمتی بطور نذر کے دیگئین۔

لیکن گلاب سنگہ نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ وہ کنارہ دریاے مذکور سے ایک ہزار گز پیچھے ہٹ جاوے، چنانچہ ایسا
ہوا اور وہان پر اونھون نے جاکر مورچہ بندی کی۔
جواہر سنگہ یہہ چاہتا تھا کہ کسی طرح راجہ جموں کے فوج پر حملہ ہو لیکن دونون طرف کے پنچ یہ چاہتے تھے
کہ کسی طرح پر صلح ہو جاوے اور ایک قطرہ خون کا بھی زمین پر نگرے۔
جواہر سنگہ مع مہاراجہ دلیپ سنگہ اور جمیع سرداران سلطنت کے فوج مین گیا اور اونکو واسطے حملہ کرنے کے
بہت ترغیب و تحریص دی لیکن اونھون نے کہا کہ لڑائی سے کچھ فائدہ نہین ہے ہم آپس مین صلح کر لینے مین
چوتھے روز صلح ہوئی اور یہہ قرار پایا کہ راجہ گلاب سنگہ لاہور مین جاکر رانی سے ملاقات کرے اور بالکل
فوج خالصہ اوسکی حفاظت جان کی ذمہ دار ہوا اور جواہر سنگہ وغیرہ کے حسد سے اوسے بچائے رکھے۔
جبکہ شرائط اس طرح پر مقرر ہوگئین راجہ جموں نے مع افسیر پنچون کے دریاے راوی کو مقام اقرار کے پن پر عبور
کیا اور بالکل فوج اوس سے بتعظیم وتکریم پیش آئی
بعد ازین وہ ہاتھی پر سوار ہو کر سمن برج کو گیا اور رانی نے بھی اوسکی خاطرداری کی۔
بعد ملاقات کے رانی صاحبہ نے کہا کہ تم محل کھڑک سنگہ مرحوم مین رہا کرو۔ باستماع اسکے پنچون فوج نے
کہا کہ چونکہ ہم اسکے جان کی حفاظت کے ضامن ہین اس لیے ہم کسیکو اوسکے قریب مین نہین آنے دین گے
جب کبھی رانی صاحبہ اون سے ملاقات کیا چاہین گے ہم اونکے ساتھ آوین گے اور اوسوقت وہان نہ تو
جواہر سنگہ اور نہ کسی اور سردار کو مسلح آنے دیوین گے
پہلی ملاقات مین رانی صاحبہ نے بعد بہت سی خاطرداری کی یہ کہا کہ چونکہ ابھی تک عہدہ وزارت کا کسیکو
نہین دیا گیا ہے اور جواہر سنگہ ابھی برائے نام وزیر ہے اس لیے تمکو چاہیے کہ تم اس عہدہ کو قبول کرو۔
جبکہ جواہر سنگہ اس امر سے مطلع ہوا تو بہت رنجیدہ ہوا اور صرف بسبب خوف فوج خالصہ کے
وہ گلاب سنگہ کے قتل مین ساعی نہین ہوا۔ لیکن تاہم اوسنے اپنی عقلمندی سے فوج اور رانی صاحبہ کو
خوش رکھا اور گلاب سنگہ کے دل مین ایسا شک ڈال دیا کہ اوسنے عہدہ وزارت کو قبول نکیا اور آخرالامر
جواہر سنگہ وزیر سلطنت مقرر ہوا۔

حال وزارت جواہر سنگہ

جبکہ وہ عہدہ وزارت پر مستقل ہوگیا اوسنے گلاب سنگہ سے باعث اوسکی سرکشی کا پوچھا اور بعد بہت رد و بدل
کے یہ قرار پایا کہ گلاب سنگہ پینتیس لاکھ روپیہ اور جاگیر اپنے بھائی سوچیت سنگہ اور اسباب ...

اونھون نے فوج سے کہا کہ ہم تمکو گلاب سنگہ سے زیادہ انعام دینگے اور اس باعث سے جو فوج کہ جبکہ
گلاب سنگہ کے شریک نہین ہوئی تھی اوسکے شریک ہونے سے باز رہی
اس طرح پر فوج خالصہ دو حصون مین تقسیم ہو کر لاہور کی طرف روانہ ہوئی —
چند روز قبل آنے گلاب سنگہ کے فوج خالصہ مین پشورا سنگہ بانی بہائے کچھ فوج سکہہ کی سیالکوٹ سے
کوچ کرکے فوج خالصہ مین جو کہ اسوقت جموں مین تھی داخل ہوا تھا چنانچہ اکثر پلٹنین اوسکے شریک ہوگئی
تھین اور اوسنے بعوض اسکے ہر ایک پیادہ کو پندرہ روپیہ ماہواری اور ہر ایک سوار کو پینتالیس روپیہ ماہواری دینا
اقرار کیا تھا لیکن چونکہ بعض سکہہ سپاہیون کو پشورا سنگہ کے اقرار کا یقین نہوا اس باعث سے وہ اوسکے شریک
نہوے اور اونمین ایک تنازع واقع ہوا اور آخر کو یہ قرار پایا کہ پشورا سنگہ بالفعل سیالکوٹ کو واپس چلا جاوے
چنانچہ کنور صاحب اپنی جاگیر کو لوٹ گئے اور صرف وہ گنتی فوج خالصہ مین رہے
واضح ہو کہ پشورا سنگہ کو گلاب سنگہ نے کسی ترکیب سے بلوایا تھا اور سبب اسکا یہ تھا کہ اوسکو یہ یقین تھا کہ جب
اوسکے آنے کے بعد فوج اوسکو قتل کروا دیگی اور یا وہ مجھسے واسطے دینے فوج کے روپیہ طلب کریگا اور دونون
صورتون مین مجھے فائدہ ہوگا لیکن اس فطرت مین وہ کامیاب نہوا اور چونکہ شاہزادہ سیالکوٹ کو لوٹ گیا
گلاب سنگہ نے فوج کو اپنا شریک کرکے لاہور کو چلنے کا قصد کیا —
اب فوج خالصہ نے دو حصون مین ہو کر ایک نے زیر حکم راجہ لال سنگہ کے اور دوسرے نے زیر حکم راجہ گلاب سنگہ
کے لاہور کو کوچ کیا —
لال سنگہ مع فوج کے جو اوسکی مطیع رہی شاہدرہ مین مقیم ہوا اور گلاب سنگہ مقام اقرار کے پٹن مین جو راوی پر
واقع ہے خیمہ زن ہوا اسوقت فاصلہ درمیان دونون فوجون کے ڈھائی میل کا تھا —
فوج مطیع لال سنگہ نے کہا کہ ہم سلطنت کے شریک ہین لیکن فوج حامی گلاب سنگہ نے جو کہ قریب بیس ہزار کے
تھی اور جسکے پاس پچاس ضرب توپ تھی یہ کہا کہ ہم گلاب سنگہ کو زبان دے چکے ہین اس لیے ہم راجہ کے ساتھ
کسی شخص کو گستاخانہ پیش نہ آنے دینگے —
جبکہ کاروبار کی یہ صورت تھی رانی صاحبہ اور جواہر سنگہ یعنی ماموں مہاراجہ دلیپ سنگہ نے فوج کو یہ کہلا بھیجا
کہ یا تو گلاب سنگہ کو قید کرکے لاہور مین بھیجدو اور یا شہر سے چوبیس میل اوپر کیطرف ہٹ جاؤ لیکن فوج کچھ خبر بھی نہوئی
یہ دیکھکر جواہر سنگہ نے وہ فوج جو کہ شہر کے قرب وجوار مین تھی قریب بیس ہزار کے جمع کی اور اوسکو کہا
کہ گلاب سنگہ کی فوج کو دریاے راوی سے عبور کرنے نہ دو اور اوسی وقت لال سنگہ کو کہلا بھیجا کہ وہ مع اپنی فوج کے
واسطے مدد فوج دربار کے مقام مذکور کو روانہ ہو غرضکہ دونو طرف سے فوج مسلح ہوئی اور یقین تھا کہ ایک سخت لڑائی

فوج خالصہ نے دریاے تہاوی کو تین طرف سے عبور کیا اور تین طرف سے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ چوتھی طرف
رنجور سنگہ نے پہاڑون سے اوتر کر شہر کا محاصرہ کیا۔ اس طرح پر شہر جمو چارون طرف سے گھیر لیا گیا۔
گلاب سنگہ کے سپاہی بھی روز بروز نوکری چھوڑنے لگے چنانچہ اوسنے لاچار ہوکر میان جواہر سنگہ بیٹے
دھیان سنگہ کو جسکو کہ فوج خالصہ بہت چاہتی تھی واسطے کرنے صلح کے بھیجا۔
یہ سرداراول سلطان محمد اور شام سنگہ کے پاس گیا اور بعدازان فوج سے درباب کرنے صلح کے گفتگو کرنے لگا
اور فوج نے اوسکے کہنے کو قبول کیا۔
گلاب سنگہ نے پھر خود فوج مین آکر کہا کہ مین اور میرا خاندان فوج خالصہ کے غلام ہین اور ہمیشہ اونکے
غلام رہے اور رہین گے اور مین کبھی آپکے مقابل اپنا ہاتھ نہ اوٹھاون گا۔ اگرچہ مین سختی اور ظلم سے روپیہ
جمع کرتا ہون مگر درحقیقت یہ سب روپیہ مین فوج خالصہ کے لیے جمع کرتا ہون۔ اوسنے یہ بھی کہا کہ مین اپنے
خاندان کا آخری شخص ہون اور جو کچھ کہ روپیہ میرے خاندان کے آدمیون نے جمع کیا ہے اوسکو مین جانتا ہون
جہان کہین اونھون نے اوس روپیے کو پوشیدہ رکھا ہے صرف مین ہی واقف ہون۔ اگر تم مجھکو مار ڈالوگے
تو بالکل روپیہ پوشیدہ رہے گا اور کسی کو اوس سے واقفیت نہوگی۔
واسطے صداقت اس امر کے اوسنے سکھون سے کہا کہ تم فلانی جگہہ جاو اور جہان کہین فلانی فلانی علامت
ہو اوسکے نیچے کی زمین کھودو اور وہان سے تمکو اتنا روپیہ ملے گا چنانچہ سکھون نے ایسا ہی کیا اور بموجب
کہنے گلاب سنگہ کے اونکو بعض جگہہ تیس ۳۰ اور بعض جگہہ چالیس ہزار روپیہ تک ملا۔
یہہ دیکھہ کر سکھون نے اسکو سونے کی کوکری یعنی سونے کی مرغی کا خطاب دیا۔
ایسی دلیلون اور خوش آمد کی گفتگویون اور رشوت دینے کے اقرارون سے گلاب سنگہ نے فوج کو اپنا شریک
کرلیا اور درباب رضامندی سردارون کے جو فوج کے ہمراہ تھے کچھہ بھی خیال نکیا۔
گلاب سنگہ نے ہر ایک سکھہ کو ایک سونے کا بازوبند اور پچیس روپے دینے کا اقرار کیا اور مطلب اوسکا یہ
تھا کہ چار پلٹن ادیتبال اور پوندیا اور جنرل کورٹ کے فوج کی اوسکی شریک ہوجاوین اور اگر وہ کبھی لاہور مین
جاوے تو کسی طرح کا خطرہ اوسکو اپنی جان کی طرف سے نرہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بمجرد اسکے گلاب سنگہ
جمو کو چھوڑ کر اس خوف مین جو کہ اوسکے مقابلے کے واسطے آئی تھی جاکر مقیم ہوا۔ لوگ یہ خیال کرتے
مین کہ یہ تجویزین بسبب میوا سنگہ مجیٹھیہ کے موقوف تھین اور اسمین کسیطرح کا شک نہین ہے کہ اوسکو گلاب سنگہ
نے واسطے اوسکی کارگذاری کے اوسکو بہت کچھہ روپیہ دیا۔ سرداران دربار اب بہت اندیشہ ناک ہوے
کہ مبادا بالکل فوج سکھہ گلاب سنگہ کے شریک ہوجاوے

بعد اسکے فوج خالصہ نے اوسپر قبضہ کر لیا اور پہرہ سمبہا و نیز [illegible] کو فتح کر لیا
اس امر سے دربار اس قدر خوش اور عالی حوصلہ ہوا کہ فوج کو کہلا بھیجا کہ تم جموں کو جا کر فتح کرو چنانچہ حسب الحکم
دربار کے فوج دار السلطنت گلاب سنگھ کی طرف روانہ ہوئی اور بدون اسکے کہ کسی قسم لڑائی کے
مقام مقصود پر جا پہونچی —
گلاب سنگھ نے اب کہلا بھیجا کہ اگر شام سنگھ اٹاری والہ جنرل میوا سنگھ مجیٹھیہ سلطان محمد فتح سنگھ مان
اور دو تین اور سردار جموں میں آویں اور مجھکو اپنا شریک اپنے ساتھ لیجاویں کہ کسی طرح ضرر میری جان کو
نہ پہونچے تو البتہ دربار کے گا وہ شرائط میں قبول کروں گا —
سوائے فتح سنگھ مان کے چونکہ رنجیت سنگھ کے وقت سے نوکر تھا اور درحقیقت بڑا دلیر شخص تھا اور کسی نے
جموں کے جانیکا اتفاق نہ کیا — اور گلاب سنگھ اونکے ساتھ
یہ شخص مع گنیت [illegible] ہیرا سنگھ اور بہت سے سپاہیوں کے جموں کو گیا
بتواضع و تکریم پیش آیا اور تین روز تک انکو اپنے مہمان رکھا —
بعد تین روز کے گلاب سنگھ نے انکو واپس بہیجا جہاں کہ لشکر فوج خالصہ کا مقیم تھا روانہ کیا اور یہ کہا
کہ میں بیچارہ غریب آدمی ہوں میرے پاس تین کروڑ روپیہ جو کہ دربار لاہور مجھسے چاہتے ہیں کہاں ہے
البتہ جو کچھ مال و اسباب و خزانہ دھیان سنگھ ہیرا سنگھ اور سوچیت سنگھ کا ہے اوسکے دینے میں مجھکو کچھ عذر
نہیں اور اوسی وقت گلاب سنگھ نے تین لاکھ روپیہ نقدی اور شتروں اور ہاتھیوں پر لدوا کر اہلیان دربار کے
روانہ کیے —
جسمیں دربار لاہور کے [illegible] آیا اور بعد ازاں اوس سے رخصت ہو کر جموں کو چلا گیا —
جب فتح سنگھ مان کے ساتھ شہر کے دروازے تک آیا اور آگے بڑھا نہ پایا تھا کہ اوسپر تین سو پہاڑیوں
فتح سنگھ مع اپنے ہمراہیوں کے ایک میل بھی شہر سے آگے بڑھا نہ پایا تھا کہ اوسپر تین سو پہاڑیوں
نے سور گڑھ کے ناکے پر حملہ کیا اور ایک ہی باڑھ میں سب آدمیوں کو مار ڈالا —
اور دو سپاہیوں نے [illegible] گشت لشکر فوج خالصہ میں پکڑا یا اور فوج کو اس امر کی اطلاع دی
صرف ایک سپاہی ان آدمیوں سے جو کہ جموں کو گئے تھے [illegible] اور وہ دوسرے روز بلا [illegible]
جبکہ اس قتل کی خبر سکھوں کو پہونچی وہ بہت غضبناک ہوئے اور وہ
تیار ہو گئے کہ شہر جموں کے لوٹنے کو پہونچے —
گلاب سنگھ نے کہلا بھیجا کہ فتح سنگھ کے قتل ہونے کا مجھکو بڑا رنج ہے اور جن پر کہ میرا شبہ تھا اونکو
قید کر لیا ہے — یہ میرے دشمنوں نے صرف اس باعث سے کیا ہے کہ دربار لاہور اور مجھ میں کمال
ہو جاوے اور جموں میرے قبضے سے نکل جاوے اور میرا بالکل خاندان ذلیل و خوار ہو جاوے — باوجود

بعد ازین ہیرا سنگہ واسطے لینے پانی کے ایک گانون مین جاکر ٹھہرا لیکن وہان اوسکو کچھہ بھی نہ ملا اور سکھون نے جوکہ اوسکا تعاقب کیے آتے تھے اس امر سے مطلع ہوکر اوس مکان کو آکر گھیر لیا اور اوسمین آگ لگادی وزیر اور اوسکے ہمراہی گھوڑون پر سوار ہوکر بھاگے لیکن سوائے چھہ سوارون کے جنکے گھوڑے تیز تھے اور باقی سب آدمی ہیرا سنگہ کے مارے گئے —
جمیع سردارون کے سر کاٹ کر لائے گئے اور دوسرے روز مختلف دروازون شہر پر لٹکا دیے گئے ہیرا سنگہ کا سر لاہوری دروازے پر اور سوچیت سنگہ کا سر موری دروازے پر لٹکا دیا لیکن نعش میان لابا کی بسبب کہنے میوا سنگہ اور بعض گھوڑ چڑھون کے جنکے ساتھہ وہ بہت اخلاق اور مروت سے پیش آتا تھا اس بعزتی اور بیحرمتی سے محفوظ رہی - جواہر سنگہ کا سر اکالیون نے دروازے پر نہ لٹکانے دیا اور اوسکو گلی بہ گلی کوچہ بکوچہ لیے پھرے اور جن لوگون کو اوسکو دکھلاتے تھے اوس سے کچھ لے لیتے تھے اور صدہا طرح کی گالیان جواہر سنگہ مقتول کو دیتے تھے —
آخر ش کو جبکہ اوسکا سر بالکل شہر مین پھیر اگیا جواہر سنگہ نے اوسکو کتون کے روبرو ڈلوا دیا - ہیرا سنگہ اور سوچیت سنگہ کے سر دروازون سے اوتار کر خندق مین ڈلوا دیے گئے اور بعد ازین جنید راجہ دھیان سنگہ کے مکان مین لاکر گاڑ دیے گئے
اس مکان مین وہ مدت تک رکھے رہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ جبکہ گلاب سنگہ پندرھوین یا سولھوین فروری ۱۸۴۵ء کو لاہور مین آیا تھا اوسنے اون سرون کو وہان سے اٹھوا ڈالا تھا —

جمو پر حملہ کرنیکا حال

جبکہ ہیرا سنگہ اس طرح پر مارا گیا جواہر سنگہ نے اون سب مقامات کے فتح کرنیکا ارادہ کیا جوکہ گلاب سنگہ کے قبضے مین تھے چنانچہ بہ این ارادہ افواج بطرف جسروتہ سمبہا رامنگر وغیرہ کے زیر حکم لال سنگہ شام سنگہ اٹاری والہ فتح سنگہ مان اور سلطان محمد خان بہیجی گئی —
طرف مقابل پر گلاب سنگہ نے کچھہ فوج واسطے حفاظت جسروتہ کے زیر حکم میان جواہر سنگہ بھائی ہیرا سنگہ مرحوم کے روانہ کی لیکن بروقت پہونچنے فوج خالصہ کے عطر سنگہ ایک سکھ مع چھہ گھوڑ چڑہی تمپون کے فوج دربار سے اکر ملگیا —
بعد چند روز کے بہت سی فوج علیحدہ ہوگئی اور اس باعث سے جواہر سنگہ اپنے تئین مقابلے کے ناقابل سمجھکر مع مال و اسباب کے جوکہ وہ لیجا سکا جمو کو چلا گیا —

جوالاسہاے نے وزیر سے یہ کہا کہ تھوڑی دیر مین فوج آپ کی مطیع و فرمان بردار ہوکر آپ کو لاہور کو لیجاویگی چنانچہ وہ تھوڑی دیر تک اس بات کا منتظر رہا

اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ بہت سے سکھہ سوار آتے ہین ۔

یہ دیکھکر ہیرا سنگہ مع اپنے ہمراہیون کے گھوڑون پر سوار ہوا اور دو سوارون کو واسطے دریافت حال سکھہ سوارون کے روانہ کیا ۔

جب ہی یہ دو سوار سکھہ سوارون کے قریب پہونچے سکھون نے اونپر حملہ کیا لیکن وہ بھاگ آئے اور بالکل حال ہیرا سنگہ سے ذکر کیا

یہ سنکر ہیرا سنگہ نے کہا کہ اگر ہم پر حملہ ہو تو بہتر ہے کہ ہم یہان ٹھہرے رہین اور دو توپین جو کہ پیچھے چلی آتی ہین اونپر قبضہ کرلین لیکن بصلاح پنڈت جوالاسہاے کے وہ راجہ سوچیت سنگہ کے گمٹہ(؟) دیکھیے لمبو کو بہ توقع پناہ کے گیا لیکن وہان برخلاف امید کے اونکو اپنے مقابل پایا ۔ وہ یہان سے سراے مقبرہ کو جو کہ نزدیک شاہدرہ کے ہے بہ ارادہ حاصل کرنے مدد کے پٹھانون سے روانہ ہوا ۔ لیکن اسمین بھی وہ کامیاب نہوا ۔

بعدہ ہیرا سنگہ یہان سے شاہدرہ کو گیا اور یہان اوسنے یہ تجویز کی کہ مقام میرا وال کو چلنا چاہیے کیونکہ راستے مین فوج مقیم نہین ہے ۔ لیکن جوالاسہاے نے کہا کہ پل شاہدولہ کو چلنا چاہیے ۔

چنانچہ وہ اودہر کو روانہ ہوے اور چہہ سو گز بھی جانے نپائے تھے کہ سکھہ میرا مع سوارونکے آن پہونچے اونھون نے ہیرا سنگہ سے کہا کہ اگر تم پنڈت جوالاسہاے کو ہمارے حوالے کردو تو تمھین اور تمھارے ہمراہیون کو کسیطرحکا نقصان نہ پہونچیگا لیکن جوالاسہاے بہ ارادہ بچانے اپنی جان کے ہیرا سنگہ سے اشارہ کرکے گیا کہ آگے بڑھے آو ۔

جبکہ سکھون نے یہ دیکھا کہ بدون خونریزی کے جوالاسہاے ہاتھہ نہ آویگا اونھون نے زیر حکم شام سنگہ اٹاری والا اور میوا سنگہ مجیٹھہ کے ہیرا سنگہ پر حملہ کیا ۔

اس طرح پر دو کوس چلے گئے اور اس عرصے مین ہیرا سنگہ کے سپاہی اکثر مارے گئے

اس وقت جواہر سنگہ بھی آن پہونچا اور دو توپین بھی جو کہ پیچھے پیچھے چلی آتی تھین آن پہنچین ۔ اکثر میان میون سنگہ مع اپنے پٹھان ہمراہیون کے سکھون سے مقابل ہو جاتا تھا اور اس عرصے مین ہیرا سنگہ دور نکل جاتا تھا ۔ غرضکہ اس طرح پر دس بارہ کوس چلے گئے اور دن بھی قریب دو پہر کے آگیا ۔ اسوقت جوالاسہاے تھک کر گھوڑے پر سے گر پڑا اور سکھون نے اوسکا سر کاٹ لیا ۔

یہ دونون شخص رانی کو رات کو بلایا کرتے تھے اور در صورت انکار کے اوس سے کہتے تھے کہ ہم بڑے سا تھ بُری طرح پیش آوینگے ۔

ایک دفعہ جوالا سہاے نے رانی صاحبہ کو زہر دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ اس مقصد مین کامیاب نہوا

جبکہ یہ بالکل باتین جواہر سنگھ اور فوج کو معلوم ہوئین وہ حد سے زیادہ غصہ ہوئے یہانتک کہ فوج نے رات کیوقت شہر مین داخل ہونا چاہا لیکن چونکہ دربان ہوشیار تھے وہ شہر مین گھسنے سے باز رہی ۔

جبکہ ہیرا سنگھ کو اس امر سے اطلاع ہوئی اوسنے فوج سے اونکے آنیکا باعث دریافت کرایا

بجواب اسکے اونھون نے کہا کہ ہم یہ سنتے ہین کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اور اونکی والدہ مثل قیدیون کے رہتے ہین ۔ اونکے آزاد کرنے کے واسطے ہم آئے ہین ۔

یہ سنکر ہیرا سنگھ نے کہلا بھیجا کہ کسی طرح کی روک ٹوک مہاراجہ صاحب اور اونکی والدہ پر نہین رہے گی ۔

چنانچہ یہ جواب پاکر فوج ظاہرا راضی ہوکر واپس چلی آئی ۔

دوسرے روز وزیر نے عہدہ داران فوج کی ایک مجلس جمع کی اور اون سے صلاح و مشورہ کرتا رہا

اون مین اکثر نے کہا کہ ہمکو آپ کی اطاعت و فرمان برداری قبول کرنے مین اور آپکو اپنا وزیر سمجھنے مین ذرہ بھی عذر نہین ہے بشرطیکہ آپ پنڈت جوالا سہاے کو موقوف کردین ۔ اوسکے صلاحون کے مطابق عمل نکرین ۔ مہاراجہ اور اونکی والدہ پر کسیطرح کی روک ٹوک نرکھین اور اونکے اصراف روزمرہ کیواسطے ایک جاگیر معقول مقرر کرین ۔

ان شرائط پر وزیر ہیرا سنگھ راضی ہوا اور عہدہ داران فوج بھی رخصت ہوئے اور اونھون نے واسطے رفع بے انتظامی سلطنت کے دوسرے روز پھر جمع ہونے کے لیے کہا

اوسی روز رات کو وزیر اور پنڈت جوالا سہاے نے صورت ملک کی دگرگون دیکھکر جمو کو جانے کا ارادہ کیا لیکن طیاریون ہی مین دن نکل آیا اور وزیر مع پنڈت جوالا سہاے اور میان سون سنگھ لڑکے گلاب سنگھ اور میان لاب سنگھ اور قریب تین چار سو سپاہیون کے بہ بہانہ دیکھنے فوج کے جو کہ میان میر پر مقیم تھی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا ۔

ہیرا سنگھ ٹکسالی دروازے تک بھی پہونچنے نہ پایا تھا کہ فوج نے جواہر سنگھ کو وزیر مشہور کردیا یہ دیکھکر ہیرا سنگھ جلدی سے راوی کی طرف چلا اور سکھہ ہمراہیون کو دریا کے اوس طرف چھوڑکر مع اپنے باقی ہمراہیون کے وہ دریا کے پار ہوا اور بارہ دری مین جاکر اپنے گھوڑے سے اوترا اور مع اپنے

[illegible]

پشورا سنگھ نے اگر کاٹ ڈالی اور بہت سا خزانہ لوٹ کر لے گیا

حقیقت حال اسکی یہ تھی کہ جبکہ گلاب سنگھ اور ہیرا سنگھ مین فساد تھا راجہ جموں نے پشورا سنگھ کو لکھا تھا کہ تو فوج جمع کرکے بپا شر پا ہو — مین تجھے روپیہ کی طرف سے مدد دونگا چنانچہ اس امید پر پشورا سنگھ نے قریب دو ہزار آدمیون کے جمع کئے تھے لیکن جبکہ راجہ جموں اور وزیر دربار مین صلح ہو گئی گلاب سنگھ نے اپنی فوج سے پندرہ ہزار فوج کو موقوف کر دیا اور اوسکو تنخواہ نہ دی بلکہ اکثر مین آدمیون کے ہتھیار وغیرہ بھی چھین لیئے —

فوج پشورا سنگھ نے اب اوس سے تنخواہ طلب کی چنانچہ اوسنے واسطے بھیجنے روپیہ کے گلاب سنگھ کو لکھا لیکن اوسنے بجواب اسکے یہ لکھا کہ جسطرح سے مینے اپنی پندرہ ہزار فوج کو موقوف کر دیا ہے اسطرح پر تم بھی اپنے آدمیون کو موقوف کر دو ضرورت دینے تنخواہ کی کچھ نہین ہے —

جبکہ یہہ خط اوسکے پاس آیا پشورا سنگھ نے مضمون خط سے فوج کو اطلاع دی اور فوج سے کہا کہ مجھ مین اتنی طاقت نہین ہے کہ مین تمکو اپنے پاس سے روپیہ دون

یہ سنکر فوج چپ ہو رہی اور پشورا سنگھ سے رخصت ہو کر گجرات کو بایں امید گئی کہ شاید وہان کچھ تنخواہ ملجاوے لیکن وہان گلاب سنگھ کے عہدہ دار اوس سے گستاخانہ پیش آئے اور اس باعث سے پشورا سنگھ کے آدمی اس قدر طیش مین آئے کہ اونھون نے گلاب سنگھ کی ایک پلٹن کو شکست دی اور شہر گجرات پر قبضہ کر لیا اور اوسکو خوب لوٹا —

یہ تحقیق ہے کہ نہ پشورا سنگھ میدان لڑائی مین موجود تھا اور نہ اوسکے صلاح سے یہ حملہ ہوا تھا لیکن دربار مین واسطے تخریب شاہزادہ کے مقدمہ کی صورت دگرگون بیان کی گئی اور گلاب سنگھ خود چاہنے لگا کہ کسی طرح پر پشورا سنگھ کو دربار سے کچھ سزا ملی لیکن چونکہ یہہ افواہ اوڑی کہ شاہزادہ روپوش ہو گیا اس باعث سے اس مقدمے کی تحقیقات ملتوی رہی —

واضح ہو کہ جواہر سنگھ بھائی رانی جندا اور ماموں مہاراجہ دلیپ سنگھ کا امرتسر مین رہا کرتا تھا اور ظاہر اعیاشی مین مشغول تھا لیکن درحقیقت وہ منتظر وقت کا تھا —

اکثر سکھ اکالی گورو وغیرہ اس شہر مین آتے تھے وہ سب سے دوستی پیدا کرتا تھا اور اونکو ہیرا سنگھ کی طرف سے ورغلاتا تھا —

کئی دفعہ اوسکو ہیرا سنگھ نے لاہور مین بلایا لیکن وہ نہ آیا اور موقع کا منتظر رہا — آخر کو جبکہ اوسنے حالات سلطنت کو اپنے موافق دیکھا وہ لاہور کو چلا آیا اور درپے تخریب ہیرا سنگھ اور پنڈت جوالا سہائے کے ہوا —

...سنگھ مع تیس ہزار سپاہ کے اونکے مقابلے کے واسطے موجود تھا۔ علاوہ اسکے بہت شور
...والی جمو جہلم کے مغرب کے طرف کے ملک مین پشاور تک فساد و بلوہ کرا سکتا ہی اور اوسکی موافقت
...اور تیج سنگھ صوبہ دار پشاور اور دوست محمد خان والی کابل سے بھی ہی۔ کشمیر مین اسکا اتنا اختیار
...رعب تھا کہ وہان سرکشی ہو جانا کچھ عجب نہین تھی۔
...ملک کی یہ صورت تھی فوج خالصہ کو بسبب اونکے شک و شبہ کے مقام کرنیکی اجازت ہوئی اور
...متفرق حصون مین لاہور کے قریب مقیم ہوئی۔
...ازین بھائی رام سنگھ دیوان دینا ناتھ شیخ امام الدین اور چند اہم سردار واسطے کرنے صلح کے
...جمو کو روانہ کیے گئے۔ لیکن گلاب سنگھ نے کہا کہ جب تک میان جواہر سنگھ چھوٹا بھائی راجہ ہیرا سنگھ کا
...میرے پاس نہین آویگا مین کسی طرح پر صلح نہین کرونگا چنانچہ جواہر سنگھ لاہور سے جمو کو گیا اور صلح
...مابین راجہ جمو اور دربار لاہور کے ہو گئی۔
...چونکہ اسوقت مین زبردست خان ایک افغان نے اضلاع ہزارہ مظفر نگر ترنول مین کچھ فتنہ و فساد
برپا کیا تھا اس لیے چھہ پلٹنین طرف اٹک و پشاور کے روانہ کی گئین۔
بعد چند روز کے یہ خبر پہونچی کہ باشندگان اضلاع مذکورہ نے قریب پچیس تیس ہزار آدمیون کی جمعیت
کر لی ہی اور ایک لڑکا دوست محمد خان کا بھی اس فساد مین شریک ہی۔ اونھون نے بالکل قلعجات پر جو کہ
ہزارہ سے تا بکشمیر مین قبضہ کر لیا ہی اور اونکا ارادہ اب کشمیر پر حملہ کرنے کا ہی۔
ایک دو روز بعد اسکے یہہ افواہ اوڑی کہ بارہ سو زرہ پلیہ فوج دربار کے جو کہ کشمیر مین تھے سرکشون کے شریک
ہو گئے اور اس باعث سے صوبہ دار کشمیر نے لاچار ہو کر مع پانسو آدمیون کے قلعے ہری پربت
مین جا کر پناہ لی ہی۔
جبکہ ملک کی یہہ صورت تھی میان جواہر سنگھ جمو سے آیا اور وزیر سے کچھ صلاح و مشورہ کر کے
دو روز رہکر پھر جمو کو واپس چلا گیا۔
چھہ پلٹنین جو کہ ملک ہزارہ کو گئی تھین اونکو حکم ہوا کہ مظفر آباد ہو کر اب کشمیر کو جاوین۔ دو سکھہ پلٹن
زیر حکم شیخ امام الدین پسر صوبہ دار کشمیر کی بھی روانہ کی گئین لیکن یہ بسبب کثرت برف کے منزل
مقصود تک نہ پہونچ سکین اور آخرش کو فتنہ و فساد جو کہ وہان برپا ہو رہا تھا خود بخود فرو ہو گیا
کچھ عرصے بعد اسکے میان سون سنگھ لڑکا راجہ گلاب سنگھ کا لاہور مین آیا اور جبکہ بظاہر صلح قرار پا گئی
درمیان چچا بھتیجے کے ہو گئی تھی یہہ خبر آئی کہ گلاب سنگھ کی فوج کی ایک پلٹن جو کہ گجرات مین مقیم تھی

روز قبل اس لڑائی کے پشورا سنگہ واسطے معافی اپنے قصور کے لاہور مین آیا اور وزیر سنے
اوسکو قدیم جاگیرات دیکر گراوالہ کو روانہ کیا۔

قتل کشمیرا سنگہ کی سنکر میان لال سنگہ گاڑی مین بٹھا کر فوج خالصہ سے پوشیدہ لاہور کو
کشمیرا سنگہ کی بیویون اور باکو میان لال سنگہ کی طرف سے کمال تکلیف دیتا تھا چنانچہ جب خالصہ نے اس امر سے
لیجاتا تھا اور اونکو روٹی پانی کے واسطے اونکے تلاش کے روانہ کی اور اونکو میان لال سنگہ کے آدمیون
اطلاع پائی اونسے کچھ فوج واسطے اونکے تلاش کے روانہ کی اور اونکو بہت تسلی و دلاسا دیا اور کہا کہ کسیطرح سے تمکو تکلیف
سے چھین کر اپنے لشکر مین لے آئے
نہین پہنچے گی

خالصہ نے آپ ظاہر کیا کہ صرف بسبب بے ایمانی جواہر سنگہ اور میان لال سنگہ کے بابر سنگہ قتل
ہوا۔ چنانچہ اس باعث سے وہ لال سنگہ کے کمپو پر حملہ آور ہوئے اور وہ شخص اٹھائیس ہزار
کہتر چھٹیون کے پناہ مین چلا گیا اور رات کے وقت مع سات سوارون کی جمعیت بھاگ گیا۔
اور بعدہ بھیس بدل کر لاہور کو گیا

اگرچہ چند سے ملک مین امن ہو گیا۔ لیکن سکھ ہمیشہ قتل بر سنگہ کو یاد کرکے بہت غمگین خاطر
ہوتے تھے اور چونکہ جنرل کورٹ کے پلٹن کے آدمی اوسکے قتل مین زیادہ شریک تھے اس باعث سے
وہ گردہ بار اجنبی قاتل گرو کہلاتے تھے۔

چند روز بعد قتل بابر سنگہ کشمیرا سنگہ اور عطر سنگہ کے ہیرا سنگہ اور اوسکے چچا گلاب سنگہ مین
نفاق ہو گیا اس لیے اوسنے ایک مجلس عام جمع کی اور اوسمین ظاہر کیا کہ مین نے حتی الوسع صلح کے
جاری رکھنے مین کوشش کی اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گلاب سنگہ کچھہ عداوت رکھتا ہے اس لیے
مناسب ہے کہ اس سے شرائط مندرجہ ذیل قبول کرانا چاہیے۔

اول یہ کہ وہ سرکار کو چہتالی خراج زیادہ و باکرے
دوم یہ کہ وہ بالکل جاگیر و مال و اسباب راجہ سوچیت سنگہ کا واپس کر دے۔
سوم یہ کہ وہ بالکل اسباب راجہ و میان سنگہ مرحوم کا حوالہ کرے۔
چہارم یہ کہ وہ اپنے تئین لاہور مین حاضر کرے۔

واسطے قبول کرانے ان شرائط کے پیش پلٹنین مع چند رسالون اور کئی ضرب توپ کے جموں
روانہ کی گئین لیکن وہ اس سستی و غفلت سے بھیجی گئین کہ اونکو وزیر کیطرف سے شک پیدا
بہ شبہ اونکے ذہن مین اس سبب سے اور زیادہ ہو گیا کہ فوج متفرق کرکے مختلف راستون سے بھیجی گئی تھی

سے یہ تھا کہ کسی طرح پر فوج مین
ن لال سنگہ سکھون کو ادہر اودہر بہیجتا تھا اور مطلب اصلی اس سے یہ تھا کہ کسی طرح پر فوج مین
ے انتظامی واقع ہووے اور نوبت کشت وخون کی ظہور مین آوے لیکن وہ ظاہرا یہ بھی کہتا تھا کہ مین
بیر سنگہ کے پاس بہ این ارادہ سکھون کو بہیجتا ہون کہ وہ عطر سنگہ کو ہمارے حوالہ کرین اور یہ جھگڑا فساد ہووے
میان لال سنگہ نے اب حکم دیا کہ توپ خانہ مقابل فوج عطر سنگہ کے آراستہ کیا جاوے
ونکہ اس سے عطر سنگہ ڈر جاویگا اور یقین ہے کہ وہ ہمارے ساتھہ لاہور کے چلنے کا اقرار کریگا —
س سے فوج مین بہت شور وغل مچا اور کمال بے انتظامی نمودار ہوئی اور نوبت لڑائی کی درمیان مین آئی —
جبکہ گولہ اندازی شروع ہوئی گلاب سنگہ اور عطر سنگہ کچھہ آپس مین مشورہ کر رہے تھے چنانچہ عطر سنگہ
نے شبہ پاکر گلاب سنگہ کو یا تو اپنے ہاتھہ سے یا اپنے آدمی کے ہاتھہ سے مار ڈالا —
بجے بوقت قتل گلاب سنگہ کے اوسکے ہمراہی جو کہ قریب تین آدمی کے تھے بھاگ کر اپنی فوج مین چلے
آے اور فورًا لڑائی شروع ہوئی —
اول بابا بیر سنگہ کی ٹانگ گولے کے صدمے سے اوڑ گئی اور بعدہ عطر سنگہ اور کشمیرا سنگہ اور کئی ایک اور
سردار مع اپنے ہمراہیون کے شیرون کی طرح سے آتے ہوے مارے گئے —
جبکہ لڑائی ختم ہوئی بیر سنگہ جان بلب تھا اور اوسنے بہت سے جعلی خط سردارونکو دکھلائے
اور کہا کہ مجھکو یقین تھا کہ یہ سب خط صحیح ہونگے اور اسی باعث سے مینے عطر سنگہ کو بلایا تھا —
اور بعدہ سکھون کی طرف جو کہ اوسکے گرد کھڑے ہوے تھے مخاطب ہو کر کہا تم نے اور تمھارے افسرون
نے مجھکو یہ خط لکھے — مین نے تمھارے نوشتون پر یقین کیا اور خیال کیا کہ میرے سبب سے
بیچارہ عطر سنگہ کے خاندان کا بھلا ہوگا لیکن تم جو کہ اپنے تئین سکھہ کہتے ہو مسلمانون سے بدتر ہو
تم دغاباز بے ایمان اور بیرحم ہو — مین دم واپسین بھی یہی چاہتا ہون کہ تمھین اس برائی کے
عوض مین بھلائی ملے بعد ازین اوسنے کہا کہ تم میرے نعش کو دریا مین ڈال دینا کیونکہ مین نہین چاہتا
ہون کہ میرے استخوان اس سرزمین مین رہین —
حقیقت یہ ہے کہ شروع وقت لڑائی تک بیر سنگہ کو یہ یقین نہ تھا کہ سکھہ مجھسے یا عطر سنگہ سے لڑینگے
کیونکہ اوسنے دس ہزار آدمیون کی خوراک کی طیاریان کی تھین اور پانچ سو بکری واسطے کھانے کے ذبح
کرائی تھین اور کہا تھا کہ سکھہ لوگ ہمارے یہان آتے ہین اس لیے مجھکو ضرور اونکی دعوت کرنا چاہیے
بعد اختتام اس کشت وخون کے فوج نے کوچ کیا اور بہ سبب قلت پانی کے کنارہ دریا
۔۔۔ لاہور کے خیمہ زن ہوئی —

[illegible] کمپو کے آنا۔ جب یہ ثابت کہ فوج خالصہ بابا بکی
[illegible] پر حکم [illegible] دو سو آدمیوں سمیت قریب بابا کے کمپو [illegible] بے انتظامی کی ہوا اور نوبت کشت و خون کی پہنچی تم فلان
[illegible] خاص [illegible] اور [illegible]
[illegible] شخص کو قتل کرنا
[illegible] صاحب ہو کہ سکھوں کے دشمن جانی تھے اس بات پر بخوبی تمام راضی ہو کر اپنے صوبہ کو روانہ ہو
[illegible] سنگھ نے اپنے چھوٹے بھائی جواہر سنگھ کو مع دو ہزار پانچ سو چار گھوڑ چڑھوں کے
[illegible] روانہ کیا اور اون سے کہا کہ جس طرح ممکن ہو روز [illegible] پر فوج تمام
واسطے [illegible] شیخ امام الدین [illegible]
[illegible] کہ اس روز جمع ہو گئی سے بے انتظامی کرنا اور صورت فساد کی پیدا کرنا
[illegible] عطر سنگھ کا پنجاب میں آنا مشہور کر دیا گیا اور ظاہر اہیرا سنگھ یہ سنکر بہت رنجیدہ خاطر
[illegible] ہوئیں [illegible] جمع کیا اور اوسکے طرف مخاطب ہو کر بولا [illegible] عطر سنگھ
[illegible] اور فورا عہدہ داران و پنچان فوج خالصہ کو جمع کیا اور اوسکے [illegible] پنجاب میں آیا ہے اور انگریزوں
[illegible] سے ملا ہوا ہے [illegible] بارہ یا پندرہ ہزار فوج انگریزی کے دریائے ستلج کو عبور کرکے پنجاب میں آ جاویں گے
[illegible] کا اقرار کیا ہے۔ وہ بالکل ملک پر قبضہ کر لیویں گے اور اوسکو مدار المہام سلطنت بناویں گے
[illegible] فوج کو بالکل موقوف کر دیویں گے اور ملک میں کمال بدعت کرینگے۔ عطر سنگھ بالفعل مع تمین
[illegible] ہزار ہمراہیوں کے بابا بیر سنگھ کے کمپو میں ہے اس لیے مناسب ہے کہ فوج خالصہ اوسکے مقابل جاوے
اور اوسکو یا تو ہندوستان کو واپس بھیجدے یا لاہور کو لے آوے کیونکہ جب وہ دار السلطنت میں
آویگا میں اوسکو دوست سلطنت بنا لوں گا۔ بابا بیر سنگھ کو بھی یہ نہیں چاہیے تھا کہ عطر سنگھ سے
سمجھتا کہ وہ اپنی پناہ میں رکھتا۔ فوج سکھ نے وزیر کی درخواست قبول کی لیکن کہا کہ ہم ہرگز بابا بیر سنگھ
بعد بہت سے رد و بدل کے
سے نہیں لڑینگے۔ ہیرا سنگھ نے کہا کہ میں تم سے زیادہ بابا موصوف کو بزرگ و واجب التعظیم سمجھتا ہوں
میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ اونکو کسی طرح کا رنج پہونچے
اس طرح پر فوج سکھ لاہور سے روانہ ہوئی اور جرنیل مہتاب سنگھ مجیٹھہ اور گلاب سنگھ کلکتیا بھی مع
اپنی فوج کے امرتسر اور کسور سے بابا بیر سنگھ کے کمپو کی طرف روانہ ہوئے
میاں لال سنگھ سپہ سالار بالکل فوج کا مقرر ہوا
سکھ یہی جانتے تھے کہ صلح ہو جاوے گی اور عطر سنگھ ہمارے ساتھ لاہور کو چلا آویگا لیکن
برخلاف اونکی توقع کے ظہور میں آیا

ب

ی صلاح و مدد چاہتا ہون جنرل موصوف نے کہاکہ مجھکو صلاح و مدد دینے مین کسی طرحکا عذر نہین ہے

ب اسکے وزیر نے اوس سے کہاکہ تم مع اپنی چوتھی پلٹن کے امرت سر کو جاؤ اور وہان سے ایک خط
مضمون کا اپنے اور اور سردارون کی طرف سے لکھکر عطرسنگہ کو بھیجو کہ بالکل فوج تمہارے شریک ہے
ین اور جمیع افسران فوج تمہارے دوست ہین۔ اوسنے یہ بھی کہاکہ یہ خطوط اس طرح پر لکھے جاوین کہ
رسنگہ بلاتکلف بابا بیرسنگہ کے کمپو مین چلا آوے اور اوسکے معرفت مجھسے اوس سے صفائی ہوجاوے۔

اس بات پر جنرل مذکور راضی ہوا اور امرتسر کو روانہ ہوا اوسنے چلتے وقت یہ بھی کہدیا کہ مین صرف اس
م کے واسطے تمکو امرتسر کو نہین بھیجتا ہون بلکہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اگر لڑائی مین جوکہ عنقریب راجہ گوالیار اور
نگریزون مین ہونے والی ہے پچھلے یعنی انگریز شکست کھاوین تو مین مع کل فوج کے دریاے ستلج کو عبور
کرکے سرحد ملک انگریزی پر حملہ آور ہون گا۔

بعد روانگی مہتاب سنگہ کے اوسنے ایک اور شخص کو اپنا دوست بنایا اور اسکا نام گلاب سنگہ تھا
جبکہ سابق مین گوجر سنگہ بھائی لہنا سنگہ کا بطور ایلچی کے کلکتے کو گیا تھا یہ شخص اوسکے ساتھ تھا اس باعث
سے یہ بنام گلاب سنگہ کلکتیا کے مشہور تھا

اوس مین اور خاندان سندھانوالہ مین نہ معلوم کس باعث سے کمال عداوت تھی اور اندنون مین اس سے
اور وزیر ہیرا سنگہ سے کمال موافقت ہوگئی تھی اس لیے اوسنے کئی جعلی خط اس مضمون کے عطرسنگہ
کے پاس بھیجے کہ تم بابا بیرسنگہ کے کمپو مین آؤ اور وہان تم مین اور وزیر مین معرفت بابا موصوف
کے صفائی ہوجاوے گی۔

بعد ازین وزیر نے اوسکو مع فوج کے کسور کو روانہ کیا

جبکہ یہ تجویزین ہوچکین بہت سے جعلی خط سردارون جرنیلون کرنیلون کی طرف سے اس مضمون کے
بیرسنگہ کے پاس بھیجے گئے کہ اپنی معرفت عطرسنگہ کو بلاؤ کیونکہ ہم سب دل و جان سے اوسکی
بہبودی کے خواہان ہین اور چاہتے ہین کہ عہدہ سابق پر وہ بحال ہو۔

جبکہ بابا صاحب کے پاس اس طرح کے بہت سے خط پہونچے اوسنے چند اونمین سے عطرسنگہ کے
پاس روانہ کیے اور اپنی طرف سے یہ لکھا کہ تم بلاتکلف میرے پاس چلے آؤ اور کسی طرحکا اندیشہ نکرو۔

سردار سندھانوالہ صاحب ارادہ کیا کہ ایک دفعہ اور پار دریاے ستلج کے اپنی قسمت ازمائی
اور باین ارادہ وہ بیرسنگہ کے کمپو کی طرف روانہ ہوا

وزیر نے شیخ امام الدین ... جالندھر ... کو بلواکر اپنے ارادے سے بالکل اطلاع دی اور کہ

ایک ساتھ وہ میاں اوتم سنگھ بڑے لڑکے راجہ گلاب سنگھ کے جو کہ نونہال سنگھ کے ساتھ بسبب صدمہ شہتیر قلعے کے مر گیا تھا اوسکو جلا دیا۔

کہا گیا ہے کہ ہیرا سنگھ اپنے چچا کا قتل ہونا نہیں چاہتا تھا لیکن پنڈت جلا الاسہائے نے جو کہ بڑا نجومی مشہور تھا اوس سے یہ کہا کہ اگر تمہارا چچا آج نہیں مارا جاوے گا تو تم ضرور مارے جاؤ گے اور اگر تم دو گھنٹے کے عرصے میں فوج کو بلاوے گے تو بالکل فوج سوچیت سنگھ کے شریک ہو جاوے گی۔

جب کہ لاہور میں یہ وارداتیں ہو رہی تھیں کشمیرا سنگھ اور پشورا سنگھ شاہزادے جو ڈھونڈتے ہوئے ملک میں پھر رہے تھے [illegible] سنگھ کے ساتھ ہو رہے۔

آخرش کہ وہ بابا بیر سنگھ تھا یہ شخص منجھ میں لوگوں سے بطور خیرات کے روپیہ لیتا پھرتا تھا اور اتنا وہ دولتمند ہو گیا تھا کہ اوسکے ساتھ بارہ سو پیادہ و تین سو سوار اور دو ضرب توپ رہا کرتے تھیں سب جتنے سردار کہ لاہور سے نکال دیے گئے تھے اونہوں نے اس شخص کے پاس جا کر پناہ لی تھی اور اس باعث سے ہیرا سنگھ نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ بابا موصوف کا ارادہ واسطے دخل پانے سلطنت کے ہے۔ اگرچہ ہیرا سنگھ در باب قتل بیر سنگھ کے فوج سے کچھ کہتا تو یقین تھا کہ وہ خود وزیر ہی کو مار ڈالتی کیونکہ وہ بیر سنگھ کے بڑے معتقد تھے اور ہزارہا سکھ اوسکے واسطے نذریں لیکر آتے تھے اور وہ بھی سب سکھوں کو اپنے ساتھ کھلاتا تھا اور ہر روز پندرہ سو آدمیوں کا کھانا پکواتا تھا۔

اس لیے وزیر ہیرا سنگھ اور اوسکے رفیق پنڈت جلا الاسہائے نے ارادہ کیا کہ بابا بیر سنگھ کو کسی ترکیب سے پوشیدہ مارنا چاہیے تاکہ فوج کی طرف سے کسی طرح کی سرکشی ظہور میں نہ آوے اور بموجب عوام الناس کو اس کا [illegible]۔ بایں ارادہ وزیر نے اپنے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کی طرف سے بابا بیر سنگھ کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ آپ ہمارے پیر و مرشد ہیں کیونکہ ہم آپ کو اپنا والد خیال کرتے ہیں۔ اس خط کے ساتھ بہت سے تحفہ تحائف و نقدی بھیجی اور یہ بھی لکھا کہ جب کبھی آپ ارشاد فرماویں گے آپ کے واسطے جاگیر مقرر ہو جاوے گی۔ مطلب ان سب باتوں سے یہ تھا کہ بابا بیر سنگھ وزیر کی طرف سے کسی طرح کا اندیشہ نہ رکھے اور بالکل بے خبر ہو جاوے۔

اب وزیر ہیرا سنگھ جرنیل مہتاب سنگھ مجیٹھیہ کی بہت خوشامد اور دلداری کرنے لگا اور بلکہ اوسکو اپنے صلاح کاروں میں سے مقرر کیا اور بہت سا روپیہ وغیرہ اوسکو دیا۔ بعد ازاں اوسنے اپنے نئے دوست سے یہ کہا کہ مجھکو ہندوستان سے خبر آئی ہے کہ سردار عطر سنگھ سندھانوالیہ نے انگریزوں سے سازش کی ہے اور بلکہ اون سکھ سرداروں کو بھی جو کہ اوس پار دریائے ستلج کے ہیں اپنا شریک کر لیا ہے اس لیے میں بہت متردد ہوں اور اس معاملے میں

اب تم جموکو لوٹ جاؤ کیونکہ یہان کے رہنے مین تمھارا سراسر نقصان متصور ہی اور اگر بالفرض ہم چار پانچ
پلٹنین تمھاری ممد و معاون ہون تو یہ غیر ممکن ہی کہ بالکل فوج خالصہ پر فتح حاصل کرین — اس لیے
مناسب ہی کہ تم جموکو چلے جاؤ اور منتظر موقع کے رہو —
جبکہ سوچیت سنگہ نے اونکا کہنا نہ مانا تو اونھون نے بخوف نارضامندی بالکل فوج کے اوسکو آدھی
رات کے وقت نکل جانیکا حکم دیا —
اس طرح پر وہان سے چلا آیا اور بسبب غصہ اور شرمندگی کے اوسنے ارادہ کیا کہ اب سواے جان
کھیلنے کے کوئی اور امر باقی نہین ہی —
باقی رات اوسنے ایک پرانی مسجد مین کاٹی اسوقت اوسکے ساتھ دو سو سوار اور ڈیڑھ سو پیدل
سپاہی تھے —
ہر چند وزیر نے بروقت آنے سوچیت سنگہ کے اوسکو کہلا بھیجا تھا کہ تو جموکو چلا جا ورنہ تیرے حق مین
برا ہوگا لیکن سوچیت سنگہ نے کچھ بھی خیال نکیا اور کہا کہ نے لڑتے مرے ہم یہانسے ہرگز پیچھے قدم نہین کہین گے
راجہ ہیرا سنگہ نے سوچیت سنگہ پر حملہ کرنے کے لیے سب طیاریان کرلی تھین چنانچہ صبح کے وقت چو
پندرہ ہزار پیادون اور چار ہزار سوارون نے مع چھپن ۵۶ ضرب توپ کے مسجد کا محاصرہ کیا —
جبکہ وزیر کیطرف طیاریان حملہ کی ہو رہی تھین راجہ سوچیت سنگہ اور اوسکے ساتھی گرنتھہ سن رہے تھے
اور جبکہ گولہ اندازی شروع ہوئی وہ تب بھی بدستور اپنی پاک کتاب کو سنتے رہے جبکہ مسجد کی دیو
گر پڑی اور محصورین کو کوئی صورت پناہ کی نہین رہی وہ کتاب بند کرکے اوٹھہ کھڑے ہوے ا
دست بشمشیر ہوکر دشمن پر حملہ آور ہوے
ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوسمین راجہ سوچیت سنگہ اور اوسکے ہمراہی بڑی جوانمردی اور دلی
سے لڑے اور میدان مین مارے گئے —
فوج خالصہ کی اس لڑائی مین ایک سو ساٹھہ ۱۶۰ آدمی مجروح و مقتول ہوتے —
بعد اختتام لڑائی کے ہیرا سنگہ مقتل مین آیا اور راے کیسری سنگہ وزیر راجہ سوچیت سنگہ کو زخمی پڑا
دیکھا — زخمی سردار نے وزیر سے پانی کی درخواست کی چنانچہ بجواب اسکے سنگدل و بیرحم ہیرا سنگہ
اوس سے کہا کہ کیا اچھی بات ہوتی جو تم پہاڑون پر رہتے کیونکہ وہان بہت ٹھنڈا پانی تھا —
بعد تھوڑی دیر کے یہ شخص مرگیا — یہ بڑا سپاہی تھا اور بعد قتل کرنے بیس آدمیون کے وہ
جبکہ مقتولین مین وزیر نے اپنے چچا کی نعش دیکھی وہ رونے لگا اور اوسکو اپنی پالکی مین ڈال کرکے

کے مطیع و فرمان بردار ہونگے

اول یہ کہ پشورا سنگھ اور کشمیرا سنگھ کو کسی طرح کی تکلیف نہ دیجاوے اور وہ لاہور کو بلائے جاویں اور بالکل فوج سیالکوٹ سے واپس بلوائی جاوے۔

دوم پنڈت جلا سہا ہے اونکے حوالے کیا جاوے یا دربار سے نکال دیا جاوے۔

سوم مصر بیلی رام ایک پرانا نوکر ہے کہ عہد رنجیت سنگھ میں خزانچی تھا بلوایا جاوے اور اپنے عہدے پر مقرر کیا جاوے۔

چہارم بھائی گورمکھ سنگھ بھی طلب کیا جاوے۔

پنجم جواہر سنگھ جو مہاراجہ دلیپ سنگھ کا ماموں ہے قید سے فورا رہا ہوئے۔

واسطے پوری کرنے شرط اول کے ہیرا سنگھ نے خطوط سیالکوٹ کو روانہ کئے۔

دربارہ شرط دوم کے اوسنے کہا کہ پنڈت جلا سہا میرا خاص نوکر ہے اور جب کبھی اوس سے کوئی قصور ہوگا اوسکو سزا دی جاوے گی۔ اوسنے یہہ بھی کہا کہ وہ میرے کاروبار میں کسی صورت سے جدا نہیں ہو سکتا ہے اور آیندہ نہ وہ دربار میں آیا کریگا اور نہ کاروبار سلطنت میں دخیل ہوگا۔

بمقدمہ مصر بیلی رام اور بھائی گورمکھ سنگھ کے اوسنے کہا کہ وہ بعد اصلاح فوج کے چہرم و تمام باہم کے بارہ کھوئے تھے

شرط پنجم کی تعمیل فورا ہوئی اور جواہر سنگھ کو دو ہزار روپئے واسطے اپنے اور دس ہزار روپئے واسطے انعام فوج کے سرکار سے عنایت ہوئے۔

بعد ازیں فوج نے وزیر کے مکان کا محاصرہ چھوڑ دیا اور اوس نے کچھ روپئے بطور انعام کے فوج کو تقسیم کئے۔

جبکہ خبر نفاق کی درمیان ہیرا سنگھ اور فوج کے سوچیت سنگھ کو جموں میں پہونچی اوسنے فورا لاہور میں آنیکا ارادہ کیا اور چار پانچ پلٹنوں نے بھی اوسکو لکھ بھیجا کہ تم فورا لاہور میں آؤ کیونکہ تمھاری کامیابی مقصد کے لیے یہہ خوب موقع ہے۔

وہ اس باعث سے لاہور کو روانہ ہوا لیکن اپنے پہونچنے پر اوسنے صورت معاملہ کی دگرگون دیکھی اوجہ اسکے وہ ولیرا افرا کے پٹن میں جو کہ لاہور سے تین چار کوس پر واقع ہے بوقت شام مع دس سوار دو سو کے آکر مقیم ہوا اور ایک پیغام بر کو ان پلٹنوں کے پاس جنہوں نے اوسے بلایا تھا روانہ کیا جبکہ جواب کے آنے میں دیر ہوئی وہ دریائے راوی کو عبور کرکے فوج میں آیا لیکن برخلاف توقع کے اوسکو یہہ جواب ملا کہ ہیرا سنگھ نے دو روز پیشتر فوج خالصہ سے صلح کرلی اور جو کچھ فوج خالصہ نے اوس سے کہا تھا وہ اوسنے قبول کیا اس لیے بالکل فوج اوسکی بدستور مطیع اور فرمان بردار ہے چاہیے کہ

گلاب سنگہ کی فوج پران دونون لجایٔیونکا یہان تک خوف غالب آیا کہ لاہور سے فوج کا جانا ضرور ہوا
اول تو فوج خالصہ نے انکار کیا کہ ہم مہاراجہ رنجیت سنگہ کے لڑکون سے نہین لڑینگے لیکن جبکہ اونسے
کہا گیا کہ اونکو کسیطرح تکلیف نہین دی جاوے گی وہ جانے پر راضی ہوئی
اور جو اسکے وہ نہین بہیجی گئی بلکہ اونکی عوض دو مسلمان رجمٹ اور ایک مجیٹہ پلٹن مع رسالہ سوارون
کے جسمین اکثر پہاڑی تہے واسطے مدد فوج گلاب سنگہ کے قلعہ سیالکوٹ کیطرف روانہ کیے گئے
اگرچہ اس فوج کے ساتھہ توپخانہ آتش بار بھی تھا لیکن اس فوج کے آنے سے ہرگز کاربراری
نہین ہوئی کیونکہ یہ فوج خواہ بسبب دہشت فوج خالصہ اور خواہ بسبب خوف قلعہ والون کے
قلعے کے فتح کرنے پر آمادہ نہوئی اور اس سبب سے اور فوج طلب کرنا ضرور پڑی چنانچہ دو پلٹن براہ
دھیان سنگہ مع پانچ سو سوار اور چھہ ضرب توپ کے بہیجی گئین اس فوج نے پہونچتے ہی شہر سالکوٹ
پر حملہ کیا اور بعد ایک سخت مقابلے کے یہ اونکے قبضے مین آگیا۔
بعدازین قلعے پر گولہ اندازی شروع ہوئی اور ایک سرنگ بھی اوسکے نیچے لگائی گئی
شاہزادون محصورین نے آپ اپنے تئین مقابلے کے ناقابل دیکھکر یہ کہلا بہیجا کہ اگر ہمکو بلا مزاحمت
کے مع اپنے خاندان اور اسباب کے قلعے سے جانے دو تو ہم قلعہ خالی کردین چنانچہ یہ فوج
گلاب سنگہ نے قبول کیا اور رات کیوقت دونون بھائی قلعہ خالی کرکے چلے گئے اور فوج گلاب سنگہ
نے اوسپر قبضہ کرلیا
ان دونون کو راجہ سوچیت سنگہ نے بھی ترغیب و تحریص دی تھی اور اونکو روپیہ اور فوج سے
مدد دینے کا اقرار کیا تھا۔ لیکن جبکہ اونھون نے اوسکے سب اقرار جھوٹے دیکھے وہ ملک منجھہ
یعنی اوس ملک مین جو کہ درمیان راوی اور ستلج کے واقع ہے چلے گئے اور فقیرون اور گردن سے
مستدعی اس امر کے ہوے کہ وہ درمیان مین ہوکر دربار لاہور سے اونکی صفائی حاصل کرا دین
اس مقام پر یہہ لکھنا ضرور ہے کہ جبکہ پلٹنین دھیان سنگہ کی مع چھہ توپون اور پانچ سو سوار کے
سیالکوٹ کو بہیجی گئین تھین فوج خالصہ بہت ناراض ہوئی تھی اور اس تجویز کو ناپسند کیا تھا اور
کہا تھا کہ یہہ فوج صرف قلعہ سیالکوٹ ہی کو فتح نہین کریگی بلکہ دونون بیٹون رنجیت سنگہ کو قتل کریگی
ان اور چند اور خیالات سے فوج نے راجہ ہیرا سنگہ کے مکان کا محاصرہ کرلیا اور کہا کہ اگر کسی طرح
تصدیعہ شاہزادون کو پہونچے گا اوسکا عوض وزیر اور اوسکے ہمراہیون سے لیا جاویگا۔ سنگہ
بعدازین اونھون نے ظاہر کیا کہ ہم شرائط مندرجہ ذیل پر محاصرہ موقوف کرینگے اور حسب دستور سابق

پچاس لاکھہ روپیہ وغیرہ —

جبکہ فوج خالصہ اس امر سے مطلع ہوئی وہ بہت رنجیدہ ہوئی اور اس باعث سے گلاب سنگہ نے

پشوراسنگہ اور کشمیراسنگہ کو بعد لینے قریب بیس ہزار روپیہ کے رہا کیا اور اونکی جاگیرین واپس کر دین لیکن

اونہون نے یہہ بھی اقرار کیا کہ کبہو راسنگہ سے مزاحمت پیش نہین اوینگے اور بلکہ وہ اوسکو اپنی ساتھ لیکے

لیکن بعد چند روز کے اوسنے کوئی اور کام ونما بازیگا کیا جس باعث سے کشمیراسنگہ نے اوسکو یہان تک پہونچایا کہ وہ مرگیا

بعد استماع اس خبر کے گلاب سنگہ نے حال قتل کبہو راسنگہ کا لاہور کو لکہا اور وہان سے یہہ حکم ہوا

کہ تم گجرانوالہ اور سیالکوٹ کو جاکر اپنے قبضے میں لاؤ اور دونون بہائیون کو وہان سے نکال دو —

گجرانوالہ اوسکے قبضے مین آگیا لیکن سات سو سپاہی جوکہ واسطے فتح سیالکوٹ کے بہیجے گئے تہے

کشمیراسنگہ کے دو سو آدمیون سے شکست کہاکر بہاگ گئے —

گلاب سنگہ کی وہ تمام بازیان اور سب ایمانیان دیکہکر ان دونون بہائیون نے تجویز کی کہ واسطے حفاظت

اپنے اور اپنے خاندان کے تادم مرگ لڑنا چاہیے اور سب لڑکے مرکے ہرگز قلعہ خالی نکردینا چاہیے

راجہ جموں نے جبکہ اپنی فوج کی شکست کی خبر سنی بہت سی فوج مع توپخانہ کے واسطے فتح قلعے کے

روانہ کی لیکن یہہ کامیاب نہوئی اور بعد بہت سے نقصان کے قلعے سے پانچ چہہ میل ہٹ آئی

شاہزادون کے ساتھہ قریب تین سو سوار اور پانچ سو پیادون کے تہے

یہ اکثر مع ڈیڑہ سو سوارون کے یکبارگی بالکل فوج دشمن پر حملہ آور ہوتے تہے — ہزارون کو اپنے

سامنے سے بہگا دیتے تہے — کیمپ کو جلا دیتے تہے — اور جو کچہ اسباب کہ وہ قابل لیجانے کے

خیال کرتے تہے لے جایا کرتے تہے —

واضح ہو کہ یہہ حملہ صرف رات ہی کو نہین ہوتے تہے بلکہ بعض دفعہ یہ دن کو بہی ہوتے تہے —

اور ہر ایک مین ایک یا دونون بہائی ہوا کرتے تہے —

شاہزادے مع تیس چالیس سوارون کے ہر روز کئی کوس چارون طرف شکار کہیلتے ہوئے نکل جاتے

تہے اور گلاب سنگہ کی نو ہزار فوج کی جسمین سے کہ دو ہزار سوار تہے یہ جرات نہین ہوتی تہی کہ

اون پر حملہ آور ہو —

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جبکہ سب ہے یہ دونون بہائی بٹیر کا شکار دو گہنٹون تک ناج کے کہیتون مین

کہیلتے رہے اور یہان سے چہہ سو گز کے فاصلے پر دشمن کے دو ہزار سوار مع دو ضرب توپ کے خیمہ زن

تہے لیکن کسی نے اونکا مقابلہ نکیا —

اونسنے صرف بسبب بہکانے راجہ سوچیت سنگہ کی یہ حرکت کی تھی اسلیے پرتواپ سنگہ کی جان بچ گئی لیکن بالتحریر ہوگیا تہا
بسبب رعب سوچیت سنگہ اور اوسکے بھائی گلاب سنگہ کے کوئی شخص سوچیت سنگہ کا کچھہ نکرسکا لیکن ہیراسنگہ
نے سوچیت سنگہ کی دونون پلٹنون کو جوکہ قلعے مین رہا کرتی تھین نکل جانیکا حکم دیا اور جبکہ اونہون نے
تعمیل حکم کی نہ کی اونسے اونکے ہتھیار چھین لیے اور اونکو بڑی بیعزتی سے قلعے سے نکالدیا۔
بقو ہنشاں بات کی سوچیت سنگہ حد سے زیادہ طیش مین آیا لیکن بسبب فہمایش اپنے بھائی گلاب سنگہ کو اوسنے اوس وقت کچہہ
گلاب سنگہ نے بعدہ در باب انتظام کار و بار سلطنت کے ہیراسنگہ اور جوالا سہائے کو صلاح دین اور
خود بعد چند روز کے مع اپنے بھائی سوچیت سنگہ اور قریب دو ہزار سپاہیون کے جمو کو چلا گیا۔
یہ گروہ مثل قافلہ دولتمند سوداگرون کے تہا اور نہ مثل سپاہیون کے
جبکہ راجہ گلاب سنگہ جمو مین پہونچا وہ اول تسلی و تشفی و خاطرداری اپنے بھائی مین مصروف ہوا اور چونکہ
وہ لاولد تہا اس لیے اوسنے اپنا چھوٹا لڑکا میان رنبیر سنگہ اونکو دیا اور اونکو وارث بالکل جاگیر
و مال و اسباب سوچیت سنگہ کا قرار دیا
ابعد ازین گلاب سنگہ نے ایک جعلی خط کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ کا پیش کیا اور کہا کہ یہ بھی سازش
سندہانوالہ مین شریک تھے اور اس سبب سے گویا قاتل مہاراجہ اور وزیر مرحوم کے بھی اور واسطے
صداقت اس امر کے کیورا سنگہ ایک قدیم نوکر کشمیرا سنگہ نے گواہی دی۔ یہ شخص کشمیرا سنگہ کی طرف سے
کاردار سیال کوٹ کا تہا۔ گراوالہ ایک چھوٹا قلعہ مغرب کیطرف دریاے چناب کے پشورا سنگہ کے قبضے مین تہا
بروقت درپیشی خط اور دینی گواہی کیورا سنگہ کے دربار سے بنام گلاب سنگہ کے یہ حکم صادر ہوا کہ وہ
دونون بھائیون کو قید کرکے لاہور کو بھیجدے اور اونکی بالکل جاگیر اور سارا مال و اسباب ضبط کرے —
بمجرد پہونچنے اس حکم کے اوسنے سیال کوٹ اور گراوالہ کو اپنی فوج کے زور سے جاکر اونکا بالکل اسباب
چھین لیا اور دونون بھائی بمشکل تمام مع اپنے خاندان کے پناہ مین ایک سکھہ بابا گرو کی چلے گئے
یہان سے اونہون نے راجہ گلاب سنگہ اور دربار لاہور کو لکہا کہ ہم محض بے گناہ ہین اور ہرگز کسی سازش
مین شریک نہین تھے لیکن اس سے کچہہ فائدہ نہوا۔
واسطے تباہی پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ کے اونکے دشمنون نے یہ افواہ اوڑا دی کہ چونکہ یہ لڑکے مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے ہین اس لیے عجب نہین ہے کہ یہ موقع پاکر دعویدار سلطنت ہون اور ملک مین فتنہ و فساد برپا کرین
باوجود ان باتون کے گلاب سنگہ نے اونکو ظاہرا واسطے معاملہ کرنے کے جمو کو بلایا لیکن بروقت
پہونچنے کے اوسنے اونپر سپاہی تعینات کردیے تاکہ وہ بھاگ نجاوین اور اوسنے کہا کہ بطور جرمانے کے جاگیر

کسی وجہ سے دار السلطنت مین نہین آیا اول یہ کہ اوسکو اس بات کا یقین واثق نہین تھا کہ فوج خالصہ اوسکے بھتیجہ کی مطیع ہی دوم یہ کہ فوج خالصہ اوس سے بہت بغض و نفرت رکھتی تھی کیونکہ بروقت محاصرہ قلعۂ لاہور کے صدہا سکھ اوسکے باعث سے مارے گئے تھے —

شروع ۱۸۴۴ع مین راجہ گلاب سنگہ جمون سے آیا اور دریافت کیا کہ بسبب نفاق بعض سردارون کے کاروبار سلطنت مین خلل واقع ہی

ابتدا سے ناحیچہ اور ہیرا سنگہ مین کمال ناموافقت تھی لیکن بسبب کہنے گلاب سنگہ کے اونمین صفائی ہوگئی

سوچیت سنگہ چچا وزیر کا اپنے بھتیجے کی طرف سے بہت بغض رکھتا تھا اور پنڈت جلا جو اسکا صلاح کار واقف راز ہیرا سنگہ سے دشمنی قلبی رکھتا تھا

سوچیت سنگہ اکثر رانی جندان کے پاس جایا کرتا تھا اور وہ بھی اوسکو بہت چاہتی تھی اور کہتی تھی کہ تو عہدہ وزارت کے حاصل کرنے مین کوشش کر کیونکہ ہمکو تجھے وس عہدے کے دینے مین کچھہ عذر نہین ہی اور جواہر سنگہ برا بھائی رانی صاحبہ کا اور کئی اور سردار بھی اوسکے شریک تھے — آخرش کو ایک روز سوچیت سنگہ نے جواہر سنگہ کو مع راجہ دلیپ سنگہ کے ہاتھی پر سوار کر لیکے بہ این مقصد فوج خالصہ مین بھیجا کہ وہ وہان جاکر زیادتی ہیرا سنگہ کی نسبت مہاراجہ موصوف سے بیان کرے اور یہ بھی کہے اگر اسکا کچھہ تدارک عمل مین آوے اور وزیر حال کی جگہہ سوچیت سنگہ یا جواہر سنگہ مقرر ہو تو تمہارے مشاہرے کی بھی ترقی ہوگی —

پیشتر آنے جواہر سنگہ و دلیپ سنگہ سے فوج مطلع ہوگئی اور شہر مین یہ افواہ اوڑ گئی کہ جواہر سنگہ دلیپ سنگہ کو عملداری انگریزی مین لیجانا چاہتا ہے

جبھی جواہر سنگہ فوج خالصہ مین آیا اونھون نے اوسکو ہاتھی پر سے اوترنیکا حکم دیا اور کہا کہ ہم اوسکا جواب کل صبح کو دیوینگے اور ایک پہرہ بھی واسطے حفاظت جواہر سنگہ اور دلیپ سنگہ کے مقرر کیا

بعد اسکے نور اہیج فوج جمع ہوے اور ہر ایک پلٹن مین صلاح و مشورہ ہونے لگا —

رفیق ہیرا سنگہ کے جو کہ فوج مین تھے غالب آئے اور یہ صلاح ٹھہری کہ وزیر کو اس بات سے اطلاع دیجاوے چنانچہ ایک پیغام ہیرا سنگہ کے پاس بھیجا گیا اور اوسنے اوسکے جواب مین کہلا بھیجا کہ تمنے اس مقدمے مین بڑی عقلمندی ظاہر کی اور جو کچھہ اصل بات تھی دریافت کرلی — اگر کہین جواہر سنگہ دلیپ سنگہ کو انگریزون کے پاس لیجاتا تو ہزارہا آدمی قتل اور کرورہا روپے صرف ہوجاتے — یہ صرف تمہاری عقلمندی اور دانائی سے بچے — اوسنے اوسی وقت بہت روپیہ بطور انعام کے فوج کو دیا اور اپنے آپ بھی فوج مین گیا

فوج نے فوراً دلیپ سنگہ کو وزیر کے حوالہ کیا اور کہا کہ جواہر سنگہ کی کسی طرح سے عزتی نہ کیجاے کیونکہ

اور یہ اوس روپے کا جوکہ ہیرا سنگہ نے اس عرصے مین لیا اٹھوان حصہ بھی نہین تھا ۔

حال ولادت لڑکون مہاراجہ رنجیت سنگہ کا

اگرچہ کنہت کہڑک سنگہ صرف بیٹا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اوسکے نطفہ اور بطن راج کنور بیٹے خجان سنگہ کی وا
خیال کیا جاتا ہو لیکن بہت سے ایسے تھے جوکہ مہاراجہ موصوف کے بیٹے کہلاتے تھے اور درحقیقت
اوسکی نطفے سے پیدا نہین ہوے تھے بلکہ پسر متبنی تھے چنانچہ شیر سنگہ اور تارا سنگہ کو جو لڑکے تو امان رنجیت
کے بطن مہتاب کنور سے مشہور تھے اس رانی نے گود لیا تھا ملتانا سنگہ اور لاہور ا سنگہ کو بہت کنہ
جیت سنگہ حاکم سابق لاہور نے جسکے ساتھ رنجیت سنگہ نے شادی کی مخفی متبنی کرکے اپنے لڑکے
کہے تھے - پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ کو بیوہ صاحب سنگہ نے جوکہ رنجیت سنگہ کے یہان تہی اوسو
گود لیا تھا جسوقت کہ رنجیت سنگہ نے اوسکو جاگیر سیالکوٹ کی دی تھی اور علے ہذا القیاس دلیپ سنگہ
رنجیت سنگہ کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا

حال دلیپ سنگہ کا

واضح ہوکہ ہمیشہ یہ الی چند او دلیپ سنگہ قلعے مین رہتے رہے لیکن ۱۸۴۳ء مین جبکہ شیر سنگہ ا
دھیان سنگہ مین کمال نا اتفاقی ہوئی وزیر سلطنت نے والدہ دلیپ سنگہ سے کہا کہ مہاراجہ لاہو
اور تمھارے لڑکے کے قتل کے درپے ہین اس لیے مناسب ہو کہ تم اپنے لڑکے کو کہین بھیجدو جا
وزیر موصوف نے دلیپ سنگہ کو امرت سر کو بھیجدیا اور اوسکو ایسے مکان مین رکھا کہ اوسکی ماکو بھی
معلوم نہوئی اور قلعے والون کو تو اس امر سے ذرہ بھی اطلاع نہوئی ۔
فی الحقیقت اگر دھیان سنگہ بعد قتل شیر سنگہ کے زندہ رہتا تو وہ دلیپ سنگہ کو ضرور تخت سلطنت پر بٹھا
بالکل کاروبار سلطنت کے خود انجام دیتا چنانچہ واسطے اسی مقصد کے اوسنے چھوٹے مہاراجہ کو امرت
بلوالیا تھا - جبکہ وزیر قتل ہوا اور اوسکے لڑکے ہیرا سنگہ نے عہدہ وزارت کا قبول کیا اوسنے بعد
سرداران فوج کے دلیپ سنگہ کو مہاراجہ لاہور مشہور کیا

حال وزارت ہیرا سنگہ

بمجرد حاصل کرنے عہدہ وزارت کے ہیرا سنگہ نے گلاب سنگہ کو جموں سے طلب کیا لیکن سردار موصو

لہنا سنگہ نے بھی اوس سے کئی دفعہ کہا کہ تو چلا جا لیکن اوسنے کہنا نمانا اور سکھون سے کہا کہ خبردار
میری طرف گولی نچلانا اگر مرد ہو تو بزور شمشیر اس مکان مین آؤ —

سکھون نے اوسکی جوانمردی دیکھکر اوسکی درخواست قبول کی لیکن وہ یکبارگی اوسپر تلوارین سیتے حملہ آور
ہوے اور بعد قتل کرنے تیرہ آدمیون کے بہادر راد سنگہ زخمی ہوکر گر پڑا — اوسنے اپنے دم واپسین کے
وقت یہ کہا کہ میرے زخمی آقا کو نہ قتل کرنا چنانچہ سکھون نے اوسکی یہ بھی درخواست قبول کی لیکن ایک بدکار
سکھ نے پیچھے سے اوسکے بندوق سر کی اور کہا کیا ہم دس ہزار روپے چھوڑ دین چنانچہ اوسکے صدمے سے
لہنا سنگہ مر گیا — لیکن سکھون نے قاتل مذکور کو فوراً مار ڈالا —

جمعدار سردار مقتول کا سر کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لائے جسکے عوض اونکو فوراً انعام معقول دیا — بعد اسکے فوج
ظفر موج اپنے کیمپ مین چلی آئی اور دلیپ سنگہ کو مہاراجہ اور ہیرا سنگہ کو وزیر سلطنت لاہور مشہور کیا —
دوسرے روز تمام عہدہ داران فوج جمع ہوئے اور ہیرا سنگہ نے اونکو ایک اقرارنامہ لکھدیا کہ بالکل فوج کو ایک مہینے کی
تنخواہ بطور انعام کے ملیگی اور یہ بھی کہا کہ پیچھے سے حسب اقرار سکھ تمہاری تنخواہ مین بھی اضافہ کیا جاویگا —
چوتھے دن ایک مجلس عام ہوئی اور اوسمین تمام سرداران سکھ اور پلٹنی دو دو آدمی بطور پنچون کے آنے
اور حضوری باغ مین جمع ہوئے — ہیرا سنگہ نے اون سے کہا کہ آپ نے مجکو واسطے کرنے انتظام سلطنت اور
تقرر ایک لائق وزیر کے بلایا ہے تو یہ عہدہ قبول نہین کرونگا کیونکہ میرے اور میرے خاندان کے دشمن
میرے انتظام کو مستقل ہونے نہ دینگے — اگر فوج میری مشیر ہو اور جو مین کہون اوسکے مطابق عمل کرے
تو البتہ مین اس خطرناک عہدہ کو قبول کرون — یہ سنتے ہی عہدہ داران فوج اور جو کوئی وہان حاضر تھے
متفق اللفظ ہوکر بولے کہ سواے تمہارے اور کوئی نہین وزیر ہوگا — ہم سواے تمہارے اور کسی کو قابل
اس عہدے کے نہین خیال کرتے ہین اونھون نے کہا کہ دلیپ سنگہ ہمارے مہاراجہ اور ہیرا سنگہ ہمارے
وزیر ہین — جو کچھ ہیرا سنگہ کہیگا اوسکے مطابق ہم عمل کرینگے اور جو کوئی اوسکے انتظام مین خلل انداز ہوگا اوسکو قتل کرینگے
جب ہیرا سنگہ نے فوج کو اسطرح پر آمادہ دیکھا اوسنے باوجود ظاہری انکار کے عہدہ وزارت
کا قبول کیا — واضح ہو کہ بعد وفات شیر سنگہ اور وزیر دھیان سنگہ کے روپیہ اور اشیاء بیش قیمتی فوج
کو تقسیم کی جاتی تھین اور بعض عہدہ دارون کے سہ چند مشاہرہ ہو گئے تھے — ہاتھی گھوڑے جواہرات جنکو
رنجیت سنگہ نے جمع کیا تھا فوج مین تقسیم ہوتے تھے اور بعض عہدہ داران فوج اتنے متمول ہو گئے تھے
کہ وہ سواے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے اصطبل کے گھوڑون اور ہاتھیون کے اور گھوڑے اور ہاتھی نہین لیتے تھے
عرصے کئی مہینے مین بعد وفات مہاراجہ شیر سنگہ کے قریب چالیس لاکھ روپے کے خزانہ سے اس صرف مین آیا

ب سنگہ سندہانوالہ نے قلعے کی دیوار کے اوپر سے کر ارادہ بھاگنے کا کیا لیکن سپاہیون نے
باہر قلعے کے تھے اوسکو پہچان لیا اور باوجودیکہ اوسنے اونکو بہت روپیہ دینے کا اقرار کیا لیکن وہ اوسکا
ٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لے آئے جنہے اونکو بہت سا روپیہ جواہرات اور جاگیرین بخشین —
ازین دھیان سنگہ کی بی بی کے قدمون پر اجیت سنگہ کا سر رکھا گیا جنہے اوسکو دیکھکر کہا (اب
ی بالکل تشفی ہوگئی اب مین اپنے خاوند کی پیروی کرنے کو مستعد ہون + اور ہیرا سنگہ کی طرف مخاطب
وکر یہ کہا مین تیرے باپ سے کہون گی کہ جو کچھ لائق سعادتمند اور جوانمرد لڑکے کو کرنا چاہیے وہ تو نے
یا) یہ کہکر وہ ستی ہونے کو چلی اور مع اپنے ہمراہیون کے چتا پر بیٹھی اور کہا کہ میرے بعد بہت خیرات کرنا
ورہ کوئی مستحق بخشش و انعام کا ہووے اوسکے ساتھ سلوک کرنے مین دریغ نکرنا —
آخر بات جو کہ اوسنے کہی یہ تھی کہ میرے لڑکے ہیرا سنگہ کی پگڑی مین کلغی رکھو اور جبکہ وہ رکھی گئی وہ چتا مین
کے تکیہ لگاکر بیٹھی اور بہت خوشی سے کہا کہ آگ لگاؤ —
مع تیرہ اور عورتون کے
بفور کہنے کے آگ مشتعل کی گئی اور تھوڑی دیر مین سوائے خاک کے اور کچھ نہ رہا —
ایک عجیب بات قابل لکھنے کے اس مقام پر یہ ہے کہ ایک باندی کی عمر جو کہ اکثر رانی کی خدمت مین رہا کرتی
تھی صرف دس برس کی تھی اس باعث سے سب لوگون کی اور بھی رانی صاحبہ کی خود یہ صلاح ٹھہری کہ
اوسکا ستی ہونا نچاہیے اس لیے اوسنے باندی کو چھاتی سے چپٹایا اور کہا کہ تجھکو سیل کی تکلیف ہوگی اور
اوسکو ہیرا سنگہ کے حوالے کرکے یہ کہا کہ اسکی بڑی حفاظت و خاطرداری کرنا —
یہ سنتے ہی لڑکی رونے لگی اور تین دفعہ اوسنے اپنے تئین چتا پر ڈالدیا اور اپنی رانی سے بہت عجز سے التماس
ے کیا کہ مجھکو بھی اپنے ساتھ لیچلو — جبکہ اونھون نے نمانا تو اوسنے کہا کہ اگر تم مجھکو ستی ہونے دوگی تو مین
کسی اور طرح سے مرجاؤن گی — جب لوگون نے یہ دیکھا اونھون نے اوسکا باز رکھنا بیفائدہ سمجھکر اوسکو
بھی ستی ہونے کی اجازت دی اور وہ بھی جلکر خاکستر ہوگئی —
بعد اختتام لڑائی کے قلعہ تھوڑی دیر تک لوٹا گیا لیکن اب ہیرا سنگہ نے حکم دیا کہ فوج لوٹنے قلعے سے باز رہے
بعد اسکے لہنا سنگہ کی تلاش ہوئی کیونکہ وہ نہ تو مقتولین مین پایا گیا اور نہ اوسکا اور کہین پتا لگا
آخر کو یہ شخص ایک تہ خانے مین پایا گیا جہان کو وہ رات کو چلا آیا تھا اور اوسکی ایک ٹانگ بھی ٹوٹ گئی تھی
— اوسکی ساتھ ایک اوسکا وفادار نوکر مسمی راہ سنگہ تھا — اوسکی عمر قریب پچاس برس کی تھی اور یہ [illegible]
قوی ہیکل جوان تھا — یہ شخص اوس مکان کے دروازے پر جہان کہ اوسکا آقا تھا ننگی تلوار لیے ہوئے
کھڑا تھا چنانچہ جب سکھون نے اوسکو دیکھا اونھون نے کہا کہ تو چلا جا تجھسے ہماری کچھ غرض نہین ہے

ایک سپاہی نے مار ڈالا اور اوسکے وفات کا رنج انکو بہت ہی ہوا چنانچہ واسطے تصدیق اس بات کے [illegible]
نعش ایک اپنے آدمی کی جسکو کہ مسلمان ہمراہی دھیان سنگھ نے مار ڈالا تھا بھیجی اور کہلا بھیجا کہ چونکہ اس
گستاخ سپاہی نے وزیر دھیان سنگھ کو قتل کیا تھا اسواسطے ہمنے اوسکو فوراً مار ڈالا
ان باتوں سے فوج خالصہ اپنے ارادوں سے باز نہیں رہی وہ آواز واہ گورو جی کی فتح کہتی ہوئی
شہر میں داخل ہوئی اور قلعے کا محاصرہ کیا—

قلعے والوں نے واسطے مقابلے کے کچھ بھی طیاریاں نہیں کی تھی
باوجودیکہ محصورین ہزار یا گیارہ سو آدمیوں سے زیادہ نہ تھے لیکن اگر وہ مقابلے کا ارادہ کرتے تو مشکل [illegible] حملہ آوروں کو شکست
دیتے کیونکہ وہ بہر صورت اوس فوج سے جو گلاب سنگھ کے جینے کے وقت محاصرہ قلعے کے شیر سنگھ کی فوج کو شکست دی تھی بہت جوانمردی و گولہ اندازی میں کم نہیں تھے—

ہیرا سنگھ نے گولہ اندازوں کو بلوا کر کہا کہ تم قلعے میں ایک شگاف کرو کہ جسکی راہ سے حملہ کیا جاوے اور
میں ابھی تمہاری کارگذاری کے [illegible] دونگا اور [illegible] کہا کہ عجب [illegible] ان لوگوں کے سر جنہوں نے
کہ میرے باپ کو مارا ہے میرے پاس نہ آوینگے میں ہرگز نہ کھانا کھاؤں گا اور نہ پانی پیوں گا چنانچہ اسی مقصد
کے لیے اوسنے فوج خالصہ سے جینے کہ نصف شہر کو لوٹا تھا [illegible] اوسنے بہت روپیہ دیا تھا کہ
اگر تم میرے باپ کے قاتلوں کے سر کاٹ کر میرے پاس لاؤ گے تو میں تمکو قلعہ لوٹنے کی اجازت دونگا
چنانچہ فوج خالصہ نے گولہ اندازوں کی بہت خوشامد کی اور بعض اوقات انکو دھمکایا کہ وہ قلعے میں
جلد شگاف کریں غرض کہ جسوقت دو تین گھنٹے دن چڑھا ایک شگاف قلعے کی جنوب مغربی کونے پر ہوا
اور یہ واسطے حملہ کرنے کے بہت مناسب خیال کیا گیا تھا—

بیوی اور باندیاں وزیر مقتول کی واسطے ہونے ستی کے طیاریاں کر رہی تھیں لیکن ہیرا سنگھ نے
اپنی سوتیلی ماں سے جا کر کہا کہ تمہارا ابھی ستی ہونا مناسب نہیں ہے اور اوسکو تھوڑی دیر تک ستی
ہونے سے باز رکھا اور فوج سے آکر یہ کہا کہ میری ماں یہ کہتی ہیں کہ جب تک میرے خاوند کے قاتلوں
کے سر میرے سامنے نہ آوینگے میں ستی نہ ہونگی—

یہ سنتے ہی فوج طیش میں آئی اور یکبارگی قلعے پر حملہ آور ہوئی اور بلا مقابلے کے قلعے کے اندر داخل ہوئی
اسوقت فوج قلعے کی گویا خواب خرگوش سے بیدار ہو کر اپنے دشمنوں کے مقابلہ کے لیے آمادہ
ہوئی اور اس جوانمردی سے لڑی کہ تھوڑی دیر تک چالیس پچاس [illegible] ہزار دشمنوں کو آگے نہ بڑھنے دیا
لیکن بسبب کثرت دشمنوں کے آخرش کو مغلوب ہوئی—

ب ... بالکل دولت جوکہ میرے پاس ہے
اری بھی رہے گی مین تمھاری بہبودی اور بھلائی مین صرف کرونگا - بالکل دولت جوکہ میرے پاس ہے
اور تمھارے کام آویگی — مین اقرار کرتا ہون اور اگر تمکو یقین نہووے قسمیہ کہون کہ آج سے تمھاری
ڈھیوڑی ہو جاویگی یعنی ہرایک تلنگہ کو بارہ روپے اور ہرایک سوار کو تیس روپے ماہواری
گے - میری طرف متوجہ ہو جو مین کہون سو کرو - ہم ایک دفعہ کی کوشش سے صرف اپنے ملک کو خطرہ
اور اپنے تئین ندامت سے نہ بچاوینگے بلکہ سندھانوالون کو واسطے دغابازی اور بیرحمانہ قتل کرینگے
اور ملک کے لیے دغاباز اور قاتل مہاراجہ اور وزیر کے ہین۔
ض اپنی قوم مذہب اور ملک کے لیے دغاباز اور قاتل مہاراجہ اور وزیر کے ہین۔
سنکر فوج خالصہ جوش مین آئے اور ہیراسنگہ کی مدد دینے کی آمادہ ہوئی —
نھون نے ہیراسنگہ سے کہا کہ تو اپنے کمپو کو جو کہ بدہو کے اوپر ہے تنہا چلا جا اور ہم سب تیری مدد کیواسطے
پیچھے سے آتے ہین —
یراسنگہ نے کہا کہ تم طیار ہو لیکن بلا اجازت میرے ایک قدم آگے نہ بڑھنا گر سپاہی اتنے بیتاب تھے کہ اوسے
دمی فوج کے جو کہ اپنا کھانا پکاتے تھے کھانا اور برتن چھوڑ کر آمادہ لڑائی کے ہوگئے اس طرح پر ہیراسنگہ
نے اپنی عقلمندی سے چالیس ہزار فوج کو مع توپخانہ آتشبازی کے اپنا شریک کرلیا —

ذکر قتل ہونے قاتلون شیر سنگہ اور دھیان سنگہ کا

جبکہ ہیراسنگہ واسطے حملہ آوری قلعہ کی طیاریان کر رہا تھا سندھانوالون نے اوس فوج کو جو کہ شہر مین
اور قلعے کے گرد تھی بہت سا روپیہ دیا اور کہا کہ تم ہمارے شریک ہو —
اونھون نے جمیع سرداروں کو بلوا کر قسمین لین کہ وہ حتی الوسع اونکے امداد مین دریغ نکرین لیکن بہت تھوڑے
کم آدمیون نے اونکو مدد دی —
اگر وہ مثل ہیراسنگہ کے خود جاکر فوج کی خوشامد کرتے اور اونکو روپے دیتے تو یقین واثق تھا کہ فوج اونکی مدد ضرور کرتی
واسطے اخفاے خبر قتل وزیر دھیان سنگہ کے سندھانوالون نے شہر مین مشہور کیا کہ اب دلیپ سنگہ
مہاراجہ لاہور اور دھیان سنگہ اونکے وزیر مقرر ہوے - لیکن جبکہ اونھون نے دیکھا کہ قتل ہونا وزیر موصوف
کا مشہور ہوگیا اونھون نے دلیپ سنگہ کو مہاراجہ لاہور اور لہنا سنگہ سندھانوالہ کو وزیر سلطنت مشہور کیا —
ایک گھنٹہ بعد غروب آفتاب کے راجہ ہیراسنگہ مع فوج خالصہ اور سو ضرب توپ کے شہر لاہور کیطرف روانہ ہوا
اس وقت سندھانوالہ نے بارادہ رفع کرنے غصہ سکھون کے نعش دھیان سنگہ پر دوشالہ کشمیری ڈال کر اور
گلاب سے چھڑک کر سکھون کے لشکر مین بھیجی اور کہلا بھیجا کہ وزیر موصوف کو بغیر ہماری اجازت کے اکثر

جب سندھان والون نے دیکھا کہ یہ فقرہ تو چلا اونھون نے پانسو سوار واسطے گرفتاری ہیرا سنگھ
اور سوچیت سنگھ کے بھیجے -
پہونچکر راجہ پاس موصوفہ نے یہ خیال کیا کہ اجیت سنگھ وغیرہ کا کچھ ارادہ فاسد ہی اس لیے اونھون نے
کچھ اپنی فوج جمع کرکے اوسکا مقابلہ کیا اور اونکو لاچار ہوکر قلعے کو لوٹ آنا پڑا اس سے ایک گپ ایسی بھی
مشہور ہوئی کہ مہاراجہ اور وزیر لاہور مقتول ہوئے
بمجرد سنتے اس خبر کے راجہ ہیرا سنگھ مایوس ہوکر زمین پر گر پڑا اور مثل لڑکون کے چلانے لگا - لیکن جب کہ
رائے کیسری سنگھ نے جو کہ ایک مرد عقیل اور بہادر تھا اوسکو سمجھایا بلکہ اوسکو بہت سخت و سست کہا وہ اپنے ہوش مین آیا
بعد ازین سب سردارون نے متفق ہوکر صلاح کی اور یہ تجویز ٹھہری کہ وہ فوج مین جاوین اور
اوسکو واسطے قتل ہیر کشتون کے ترغیب دین -
اس ترکیب سے اونھون نے فوج خالصہ سے گفتگو کی کہ وہ سب اونکے شریک ہوگئے - راجہ ہیرا سنگھ
نے بالکل فوج کو جمع کیا اور اپنے تئین اوسکے قلب مین رکھکر اور ڈھال تلوار رکھکر فوج کی طرف مخاطب ہوکر
یہ کہا - صغر سنی سے رنجیت سنگھ نے میری پرورش کی تھی اور مجھکو مثل اپنے متبنی کے رکھا تھا - بڑے تعجب کی
بات ہی کہ مین قتل ہون اور تمھارے مہاراجہ اور وزیر کو سندھان والہ قتل کرین - اے سپاہیو سمجھو
کہ اونھون نے یہ اسواسطے کیا ہی کہ جب وہ ہندوستان مین تھے اونھون نے انگریزون سے سازش
کی تھی اور اوسمین انھون نے ان سب باتون کے کرنیکا اقرار کیا تھا جو کہ اونھون نے آج کین اور مطلب
اونکا یہ ہی کہ وہ انگریزون کو بلاوین اور ملک اونکے حوالے کرین - واسطے کامیابی اس مقصد کے اونھون نے
جمع سے دس بارہ خط فیروزپور اور لدھیانے کی طرف بھیجے ہین اور اونمین یہ لکھا ہی کہ ہماری جو خواہش
تھی سو بر آئی - سپاہیو اب اگر تم کوئی دلیرانہ تجویز نکروگے تو دیکھ لینا کہ چالیس پچاس ہزار فوج انگریزی
دریاے ستلج سے عبور کریگی - اگر انگریزون کو یہ ملک ملجاویگا تو بالکل فوج خالصہ موقوف کردی جائیگی
تمسے ہتھیار چھین لیے جاوینگے اور تمکو اپنے اپنے گھر جانا پڑیگا - تمھاری طاقت اور تمھارا نام
جو کہ سارے جہان مین مشہور ہی جاتا رہیگا اور ندامت اور شرمندگی تمھارے دامنگیر ہوگی - تم اتنے
محتاج ہوجاؤگے کہ تمھین کشتکاری کرنی پڑیگی اور تب بھی اپنا پیٹ نہ بھر سکوگے - اے سپاہیو
اگر تم یہ کمینگی نہین چاہتے ہو تو میری بات کیطرف متوجہ ہو - بڑے مہاراجہ کا خزانہ ابھی تک بھرا
ہی مجھے اوس سے کچھ غرض نہین ہی - میری میرے باپ کی اور میرے چچا کی اتنی دولت ہی کہ مین سو برس
تک ایک لاکھ وفادار سکھ اپنی نوکری مین رکھ سکتا ہون اور مین اقرار کرتا ہون کہ جب تک میرے پاس

ن سنگہ آدہی دور پہونچا اوس سے اور وزیر دھیان سنگہ سے ملاقات ہوئی چنانچہ اونسے وزیر موصوف
الہ جو کچھ اقرار کیا تھا وہ ہم کر آئے اب آپ کے وہان جانے کی احتیاج نہین ہے - اس سے بہتر
اور آپ قلعے کو چلین اور وہان اور سرداروں کو بلا کر درباب امورات سلطنت کے جو کچھ قرارداد پر کرین
وزیر کے دل مین شک ہوا کہ عجب نہین جو یہ میرے اوپر بھی ہاتھ صاف کرین چنانچہ اونسے اپنے
یون کی طرف دیکھا کہ آیا وہ اجیت سنگہ کی فوج سے کم ہین یا زیادہ اور دیکھا کہ اوسکے ساتھی کم ہین وہ
لے سے اوسکے ساتھ ہولیا۔
رح پر اجیت سنگہ اور دھیان سنگہ دونون قلعے کیطرف چلے اور مع پانسو ہمراہیون کے قلعے مین داخل ہوے
دوسرے دروازے پر دھیان سنگہ کے ہمراہیون کو دربانون نے روکا اور سندہانوالہ سردار کے ہمراہی
ب بے روک ٹوک اندر چلے گئے یہ دیکھکر وزیر کو بہت شبہہ ہوا اور اوسنے دیکھا کہ کتنے آدمی اوسکے ساتھ ہین
اجیت سنگہ اوسکو باتون مین لگاتے رہا اور حتی الوسع اوسکے دلمین اس خیال کو نہ آنے دیا۔
آخر کو وزیر سے چپکا نرہا گیا اور اوسنے پوچھا کہ فصیل قلعے پر یہ کون آدمی ہین اجیت سنگہ نے جواب دیا کہ یہ سب [illegible]
جبکہ وزیر ان آدمیون کیطرف مخاطب تھا اجیت سنگہ نے اپنی اونگلی کا اشارہ کیا اور بفور اوسکے ایک نے
اوسکے ہمراہیون مین سے پیچھے سے وزیر پر قرابین چلائی اور ایک اور شخص نے دوسری گولی ماری چنانچہ وہ مرگیا۔
بعد اسکے اوسکی نعش کو مع ایک اوسکے مسلمان نوکر کے جسنے کہ اپنے آقا کے قتل ہونے پر مقابلہ کیا تھا قیمہ
قیمہ کرکے قلعے کے خندق مین پھینکدیا۔
جبکہ یہ بالکل معاملہ ختم ہوچکا لہنا سنگہ مع اپنی فوج کے قلعے مین داخل ہوا اور اپنے بھائی کی یہ بات بہت ناپسند
کی کیونکہ اوسکا یہ ارادہ تھا کہ راجہ ہیرا سنگہ وزیر مقتول کے لڑکے اور راجہ سوچیت سنگہ اوسکے بھائی کو قلعے
مین بلوائین اور ان تینون کو ایک ہی دفعہ قتل کرین اب اونھون نے خیال کیا کہ اگر ہیرا سنگہ کو اپنے باپ کی
قتل کی خبر ہوجاوے گی تو وہ مع فوج کثیر کے قلعے پر حملہ آور ہوگا اور ہمکو قتل کریگا۔
بنظر اخفاے اس حال اور کامیابی اپنے مطلب کے اونھون نے ایک خط وزیر کیطرف سے بمطلب ہیرا سنگ
اور سوچیت سنگہ کے جو کہ اوسوقت مع فوج کے بدھو کے آوا پر مقیم تھے بھیجا اور اوسمین یہ لکھا کہ سندہان
اور ہم درباب امورات سلطنت کے کچھہ صلاح کر رہے ہین اس لیے تمکو چاہیے کہ تم جلد یہان پر آؤ اور شریک
یہ خط پڑھ کر راجہ ہیرا سنگہ اور سوچیت سنگہ اور اونکے صلاح کارون نے اسمین کچھ دغا بازی خیال
اوسکا یہ جواب لکھا کہ ہمین حاضر ہونے مین کسی طرح کا عذر نہین ہے بشرطیکہ ہمارے پاس تحریری یاد
خط راجہ دھیان سنگہ کا آوے —

اور دھیان سنگھ سے یہ کہا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم شیر سنگھ کو قتل کریں ــ
وزیر یہ سنکر باغ باغ ہوگیا اور اون سے کہنے لگا کہ درصورت کامیابی اس امر کے مین آپ کو بہت سا
روپیہ بطور انعام کے دونگا ــ
جو تجویزین کہ اونہون نے مہاراجہ شیر سنگھ کے روبرو واسطے قتل کرنے دھیان سنگھ کے بیان کین تھین
وہی اب اونہون نے وزیر سے واسطے قتل مہاراجہ موصوف کے کہین اور یہ بھی کہا کہ روز معین پر وہ
مہاراجہ کے مکان پر ایسی فوج تعینات کرے جو کہ اوسکے مقصد کی کامیابی مین کسی طرح پر بارج نہوںی
یہہ ٹھہرا کر وہ اپنے مکان کو رخصت ہوئے اور روز دویم علی الصباح راج سانسی کو گئے
یہان وہ چند روز تک رہے اور پھر مع پانچ چھہ سو مسلح اور چنے ہوئے سوارون کے لوٹ کر آئے
راجہ دھیان سنگھ اونکے نہ آنے تک بہ بہانہ علالت طبیعت کے دربار کو نگیا اور اپنے مکان مین
جو کہ شہر مین تھا رہا کیا ــ
شیر سنگھ اوسوقت شاہ بلاور مین جو کہ شہر سے بفاصلہ قریب تین میل کے واقع ہے رہا کرتا تھا چنانچہ سندہانوالہ
سردار مہاراجہ صاحب کے مکان کو گئے اور وہان گھوڑون سے اوترکر مع پچاس پانچہ ہمراہیونکے اندر گئے
شیر سنگھ اوس وقت کرسی پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا تھا ــ اجیت سنگھ مہاراجہ کے پاس آیا اور باآواز بلند یہ کہکر
کہا (دیکھیے یہ دونالی بندوق مینے چودہ سو روپے کو مول لی ہے اسکو مین تین ہزار روپے کو بھی نہ بیچونگا)
یہ سنکر مہاراجہ نے اوسکے لینے کیلیے ہاتھہ بڑھایا اور کمبخت دغاباز نے اوسی وقت بندوق جو کہ
پاون پر چڑھی ہوئی تھی تاک کر سینے پر ماری ــ ہر ایک نال مین دو گولیان پڑی ہوئی تھین اور
قاتل نے دونون کو ایک ہی دفعہ سر کیا
گولی لگتے ہی شیر سنگھ مر گیا اور یہ دو چار لفظ زبان سے نکلے (اہ کیا دغا) یعنی یہ کیا دغا ہے مہاراجہ
شیر سنگھ کا سر فورًا کاٹ لیا اور جس کسی نے قاتلون کا مقابلہ کیا وہ بھی مارے گئے ــ
پھر اسکے یہانسے سندھانوالہ باغ کو گئے جہانکہ بڑا لڑکا راجہ مقتول کا جسکی عمر تیرہ چودہ برس کی تھی رہا کرتا تھا
لہنا سنگھ ننگی تلوار لیکر اوسکی طرف گیا چنانچہ وہ بیچارہ ڈرکر اوسکے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا چچا
میری جان بخشو لیکن اس کمبخت بیایمان نے بھلا ایسے وقت مین کیسا چچا اور اوسکو فورًا آب خنجر شمشیر سے نہلایا ــ
باپ بیٹے کا کام تمام کرکے یہ شہر لاہور کی طرف روانہ ہوئے ــ اجیت سنگھ مع تین
سو سوار اور ڈھائی سو پیادون کے جلدی سے آگے چلا اور لہنا سنگھ ساتھہ دو سو سوارون کے
اوسکے پیچھے آہستہ آہستہ روانہ ہوا ــ

ون نے خیال کیا کہ شیر سنگھ کو بالضرور ہماری طرف سے شبہہ ہوا اور وزیر نے ہمسے صرف اس لیے
ستی پیدا کی ہے کہ ہم شیر سنگھ کو مار ڈالیں —
ہانکر وہ اول شیر سنگھ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم آپ کے نمک حلال اور ہم مذہب رعیت ہیں اس لیے
ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ کو وزیر کی دغابازی سے اطلاع دیں اور وہ یہ ہے کہ اوسنے ہمکو آپ کے قتل کرنے
کے واسطے بھیجا ہے اور بعوض اوسکے ساٹھ لاکھ روپے کی جاگیر دینے کا اقرار کیا ہے — اور اوسکا ارادہ ہے کہ
دلیپ سنگھ کو تخت پر بٹھاوے اور اپنے تئیں وزیر اور ہمکو مدار المہام بالکل سلطنت کا مقرر کرے —
یہہ سنکر شیر سنگھ نے جو کہ مرد دلاور تھا اپنی تلوار نیام سے نکال کر اور لہنا سنگھ اور اجیت سنگھ کو دیکر یہ
کہا یہ میری تلوار ہے اگر تمہارا ارادہ میرے قتل کرنیکا ہو تو ابھی دیر نکرو — لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ چند
روز بعد وہی شخص جو کہ تمہارے یار وفادار معلوم ہوتے ہیں تمہارے ساتھ بھی اسی طرح پر پیش
آوینگے — یہ سنکر سندھانوالہ سرداروں کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اونھوں نے مہاراجہ سے پوچھا
کہ آپ کو کیا یہ یقین ہے کہ ہم ایسا ایسا کام کرینگے — اونھوں نے کہا کہ ہم آپ کے بچانے کے لیے
ہیں اور نہ آپ کے قتل کرنے کے لیے اور یہ صرف اس طرح پر ممکن ہے کہ ہم آپ کے وزیر دغاباز کو قتل
کریں — کیونکہ اگر چند روز اور وزیر زندہ رہیگا تو وہ ضرور کوئی طریقہ آپ کے قتل کرنیکا تجویز کرے گا —
شیر سنگھ بعد ظاہری پس و پیش کے وزیر کے قتل پر راضی ہوا چنانچہ سندھانوالوں نے اوس
اس بات کا اوس سے ایک نوشتہ لکھوا لیا کہ یہ بعلت قتل وزیر کے کسی طرح پر قابل سزا کے نہ
کیونکہ قتل وزیر موصوف کا موجب حفاظت سلطنت اور انتظام ملک کے ہوگا —
یہ تجویز کرکے سندھانوالوں نے شیر سنگھ سے کہا کہ ہم مقام راج سانسی کو جو کہ قریب امرت
واقع ہے جاوینگے اور کچھ فوج واسطے اس کام کے طیار کرینگے — آپ کو چاہیے کہ آپ
فوج کی حاضری لیں اور ہمکو واسطے دینے حاضری کے وہاں سے طلب کریں — ہم بفور
حاضر حضور ہونگے اور روبرو معین پر قواعد اپنی فوج کی دکھلاوینگے — اوسوقت آپ
کریں اور ہم فوراً دھیان سنگھ اور اوسکے لڑکے ہیرا سنگھ کو گھیر لیوینگے اور اونکو قتل کرینگے
اتنا اور بھی کہا کہ بروقت ہمارے آنے کے آپ ہماری طرف سے کسی طرح کا شبہہ نکر
شیر سنگھ سے یہ مقرر کرکے سرداران سندھانوالہ سیدھے راجہ دھیان سنگھ
گئے اور بعد دینے بہت سی قسموں کے وہ کسی کو اس امر کی اطلاع نکراونگے اونھ
ستخط کیے تھے اور اون سرداروں کو وزیر کے قتل کرنے کی اجازت

جبکہ خبر قتل رانی صاحبہ کی شیر سنگہ کو پہونچی وہ بہت خوش ہوا اور اپنی دلمین کہا کہ اب کوئی دعویدار سلطنت
گلاب سنگہ کو بھی رانی چندہ کے مرنے سے بہت فائدہ ہوا کیونکہ وہ اوسکو بالکل مال اسباب پر قابض

حال قتل ہونے شیر سنگہ اور دھیان سنگہ کا

دھیان سنگہ نے اپنی بھائی کو جو کہ ابھی جموں مین پہنچا تھا ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مجھمین اور
شیر سنگہ مین نفاق ہے اس لیے تم لاہور مین آؤ۔ کیونکہ مجھے تم سے اس مقدمے مین صلاح کرنی ہے۔
بمجرد پہونچنے اس خط کے گلاب سنگہ دار السلطنت کو آیا اور بعد چند روز کے پھر جموں کو لوٹ گیا۔
لہنا سنگہ سردار خاندان سندھانوالا نے بروقت جلوس شیر سنگہ کے کچھ مزاحمت کی تھی اس باعث
سے مہاراجہ موصوف نے اوسکو قید کیا تھا اور عطر سنگہ اور اجیت سنگہ سرکار کمپنی کے ملک مین
چلے آئے تھے اور اس طرح پر قید سے بچے تھے لیکن انہین دنون مین بسبب کہنے بھائی رام سنگہ کے
شیر سنگہ نے اول کو تو قید سے رہا کیا اور دو پچھلون کو اپنے ملک مین آنیکی اجازت دی چنانچہ
وہ بفور سننے اس بات کے پنجاب مین آئے۔
اجیت سنگہ اور لہنا سنگہ تو لاہور مین آئے لیکن عطر سنگہ سیدھا اپنی جاگیر کو چلا گیا۔
اونکے پہونچنے پر بھائی رام سنگہ نے راجہ دھیان سنگہ سے اونکی ملاقات کرائی اور بہت سفارش کی وزیر
موصوف نے اون سے کہا کہ تم میرے وسیلے سے بلائے گئے ہو اور پھر تمھاری جاگیرین تمکو ملین گی
دھیان سنگہ نے اونکو اپنی باتون سے اپنا بڑا دوست بنا لیا اور ہر ایک امر مین اونکو اپنا شریک کیا۔
اوسنے کہا کہ باوجودیکہ شیر سنگہ ظاہر تمھارا دوست معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین دشمن قلبی ہے اور
اگر مین نہون تو وہ تمھارے ساتھہ بری طرح سے پیش آوے۔
اس طرح پر دھیان سنگہ نے اونکے دلون کو بھڑکایا اور وہ واقف ہو گئے کہ وزیر اور مہاراجہ
مین کمال نفاق اور بے اعتباری ہے۔
گلاب سنگہ کے جموں کے جانے سے چند روز بعد دھیان سنگہ کو معلوم ہوا کہ رنجیت سنگہ کا پانچ چھہ برس کا
ایک اور لڑکا ہے چنانچہ اوسنے ارادہ کیا کہ حتی الوسع اوسکو تخت پر بٹھانا چاہیے
دھیان سنگہ اوسکو اکثر بلایا کرتا تھا اور اوسکو گود مین کھلایا کرتا تھا اور اوسکی تعظیم و تکریم کرتا تھا۔
مہاراجہ شیر سنگہ نے یہ دیکھکر ارادہ کیا کہ جسطرح پر بنے وزیر کو علحدہ کرنا چاہیے
کاروبار کی یہ صورت تھی خاندان سندھانوالا دے اپنے فائدے اور ... مہاراجہ اور وزیر ... کرتے تھے

ن پر ایک مہینا گذرا اور بعد ازین مہاراجہ سے وزیر نے حکم لیکر اوسکو قلعہ شیخوپورہ مین بھجوا دیا
ن روز بعد اوسکے بسبب سختی اوسکے محافظون کے وہ بیچارہ مر گیا۔
بعد روز کے شیر سنگھ کو خبر ہوئی کہ وہ اپنی موت سے مر گیا اور پھر کبھی کمبخت چوال سنگھ کا وہ زبان پر بھی نہین لایا
اوپر ہم لکھہ چکے ہین کہ واسطے پرورش رانی چند کنور کے ایک جاگیر نولاکھہ روپیے کی قریب جمون کے
ر ہوئی تھی اور گلاب سنگھ اوسکا مختار مقرر ہوا تھا چنانچہ اس جاگیر سے صرف واسطے اخراجات روزرہ
ے رانی صاحبہ کو روپیہ ملتا تھا اور باقی گلاب سنگھ ہضم کرتا تھا رانی صاحبہ جو کہ اب تک قلعہ مین رہا
نی تھین اوس مکان مین جو کہ کنور نونہال سنگھ کی واسطے اپنے رہنے کے شہر لاہور مین تعمیر کرایا تھا جارہین یا
چاہ اونکا ارادہ قلعے ہی مین رہنے کا تھا اور شیر سنگھ بھی یہی چاہتا تھا کیونکہ اوسکا یہ ارادہ تھا کہ وہ جا
نکالکر اوسکو اپنی رانی بنالیوے لیکن گلاب سنگھ نے مہارانی چندہ سے ایسے جوڑ توڑ کیے کہ یہ بات ہونے نہ پائی
وجہ اس جوڑ چلنے کی یہ تھی کہ گلاب سنگھ نے خیال کیا کہ اگر رانی صاحبہ اور شیر سنگھ مین شادی ہو..
تو بالکل مال رانی موصوفہ کا اوسکے ہاتھہ نہین لگیگا اور سوائے اسکے شیر سنگھ کو یہ بھی معلوم ہو جاویگا
کہ مین بہت سا اسباب قیمتی اور جواہرات وغیرہ لاہور سے لے آیا ہون اور عجب نہین کہ وہ اونکو مجھسے
طلب کرے۔ نظر برین اوسنے چند کنور کو بہت ورغلانا اور کہا کہ شیر سنگھ یہ چاہتا ہی کہ تو کسی طرح
پہ خراب و برباد ہوا اسلیے تمکو چاہیے کہ تم کسی علحدہ مکان مین جاکر رہو۔ اور جتنا روپیہ کہ تمکو چاہیے ہوگا
مین دونگا۔ کسیطرح پر تکلیف نہوگی
اگرچہ شیر سنگھ نے اوس سے دو ایک دفعہ شادی کی درخواست بھی کی لیکن اوسنے انکار کیا اور کہا کہ
بڑا بیوقوف ہی جو یہ خیال کرتا ہی۔ کیونکہ مین چیل سنگھ کی لڑکی ہوکر ایک دھوبن کے لڑکے سے شادی کرونگ
یہہ بات مہاراجہ لاہور کو بہت ناگوار ہوئی اور اونھون نے حکم دیا کہ وہ ہمیشہ شہر مین نہ ہا کرے
وہ بعض اوقات قلعے مین بھی آیا کرتی تھی اور پھر اپنے مکان کو چلی جاتی تھی
جبکہ کاروبار کی یہ صورت تھی شیر سنگھ مع اپنے بالکل دربار کے وزیرآباد کو گیا اور چند کنور کی چار ل
پوشیدہ یہ حکم دیا کہ تم اپنی رانی کو قتل کرنا اور مین بجلدوے اس خدمت کے تم مین سے ہر ایک
پانچ ہزار روپیے کی جاگیر دونگا۔
ان نمک حرامون نے ایسا ہی کیا۔ دھیان سنگھ کے نوکرون اور میان سنگھ تھانہ دار قلعے
گرفتار کر لیا لیکن ایک اون مین سے بعد ایک فقیر کے کمین کو بھاگ گئی۔ دو کے ہاتھہ کا
کے واسطے بہت سا روپیہ دیا الحق کردنی خویش آمدنی پیش

...سے ہزارہ مین رہنے سے کچھ فائدہ نہ دیکھا وہ جموکو چلا گیا اور بدستور اپنے ملک کے کاروبار مین مصروف ہوا

حال قتل ہونے جوالا سنگہ اور رانی چند کنور والدہ نونہال سنگہ

اوپر ذکر ہو چکا ہی کہ جوالا سنگہ مختار شیر سنگہ نے بامید حاصل کرنے وزارت کے فوج کو درباب حملہ اور
کے بہت ترغیب و تحریص دی تھی اور اونکو شریک کر لیا تھا اور اگرچہ بوقت آنے دھیان سنگہ
کے شیر سنگہ نے سکھون کو قلعے پر گولہ اندازی کرنے سے منع کیا تھا لیکن اونہون نے اوسکے
گھنٹے سے اس حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ بارہ گھنٹے تک گولہ اندازی برابر جاری رکھی اور جبکہ دھیان سنگہ اور
شیر سنگہ مع اور سرداروں کے اونکے پاس آئے اور اونکو انعام دیا اور سمجھایا تو وہ اس سے باز رہے
بعد ازین جبکہ گلاب سنگہ قلعے کو خالی کرکے شاہدرہ کو جاتا تھا جوالا سنگہ نے سکھون کو واسطے حملہ
کرنے کے ترغیب دی تھی اور وہ اسپر مستعد ہوئے تھے لیکن یہ خبر دھیان سنگہ اور شیر سنگہ کو پہونچی
اس باعث سے وہ اس حرکت سے باز رہے

دھیان سنگہ ہمیشہ جوالا سنگہ کو اپنا اور اپنے بالکل خاندان کا دشمن خیال کرتا تھا اور ہمیشہ اوسکی
تخریب کا ساعی رہتا تھا —
اول اوسنے اپنی لیاقت اور عقلمندی سے اوسکی طرف سے آقا کے دل مین شک ڈال دیا چنانچہ جبکہ
شیر سنگہ نے اوسکو شاہدرے سے جہان کہ وہ مع چھ ہزار سواروں کے خیمہ زن تھا بلوایا —
وہ کچھ دال مین کالا سمجھا نہ آیا — چنانچہ اوسکی فوج نے بھی اوس سے کہا کہ ہم تیرے شریک
ہین جو کچھ ہوگا سو دیکھ لینگے —
شیر سنگہ چوبیس گھنٹے تک اوسکے آنے کا منتظر رہا اور جبکہ وہ اس عرصے مین نہ آیا مہاراجہ مع [illegible]
مع دھیان سنگہ اور اور سرداروں کے بہت سی فوج لیکر واسطے تنبیہ سرکش کے گئے
شیر سنگہ نے جوالا سنگہ کو مع چھ ہزار سواروں کے شاہدرہ مین مقابلے کے واسطے مستعد پایا لیکن
جبکہ شیر سنگہ قریب پہونچا وہ برخلاف توقع کے اوس سے آن ملا —
مہاراجہ اوسکو اپنے ساتھ لے گئے اور وہان جاکر اوسکو پابزنجیر کرکے قید کیا
یقین تھا کہ اوسکا آقا اوسکی وفاداری اور قدامت نوکری کا خیال کرکے بعد چند روز کے اوسکو رہا کر دیگا
لیکن دھیان سنگہ نے شیر سنگہ کی طبیعت کو اوسکی طرف سے یہان تک ورغلایا کہ آدہ سیر گندھا آٹا
جسمین اوتنا ہی نمک ملا ہوتا تھا اوسکو واسطے خوراک کے ملتا تھا اور ہر روز اوسکے تازیانے لگا کرتے تھے

ی کی تھی سزا دے چنانچہ اوسنے جاتے ہی دو پلٹنوں کو جنھون نے کہ اپنے حاکم میان سنگھ کو مار ڈالا
ن گیا اور وہان سے ہزارہ کو گیا اور پائندہ خان حاکم ترنول کو مطیع کیا—
مقام پر اوسکو کابل کے بلوے کی خبر پہونچی —
مشہور ہے کہ گلاب سنگھ اور اوسکا بھائی دھیان سنگھ اس سرکشی کے حال سے کئی مہینے پہلے سے وا[قف]
ے اور امراے کابل سے آمد و رفت رکھتے تھے لیکن ظاہرا انگریزون کے مددگار تھے—
گلاب سنگھ ہی کی مہربانی سے تھا کہ برگیڈیر والڈ کو دریاے اٹک کے عبور کرنے مین جبھی دقت واقع ہوئی تھی
اگرچہ موافق اقرار کے اور بھی واسطے ظاہرداری کے اوسنے ایک پلٹن مسلمانون کی واسطے امداد فوج
انگریزی کے درہ خیبر مین اونکے ساتھ کردی تھی اور اوس سے یہ بھی کہا تھا کہ اگرچہ ضرورت ہو تو فوج انگریزی
کے ساتھ تم جلال آباد تک جانا لیکن اوسنے یہ پوشیدہ کہدیا تھا کہ تم اسکے برخلاف عمل کرنا— چنانچہ اونون
نے ایسا ہی کیا یعنی وہ فوج انگریزی کو درہ خیبر مین چھوڑ کر آپ اٹک کو واپس چلے آئے— مطلب
گلاب سنگھ کا اس سے یہ تھا کہ فوج انگریزی کو بہت تکلیف ملے اور وہ بالکل تباہ و برباد ہو جائے چنانچہ
بسبب نملنے مدد سکھون کے برگیڈیر والڈ صاحب جلال آباد مین بہت روزون مین پہونچے اور جس لیے
گئے تھے وہ مقصد اس سے بخوبی نہ نکلا کیونکہ اگر یہ فوج پہلے سے جلال آباد مین پہونچ جاتی
تو فوج کابل کو کسیطرح کی تکلیف نہوتی—
چند روز بعد اسکے جنرل پالک صاحب پشاور مین داخل ہوئے اور گلاب سنگھ اونکی ملاقات کے لیے آیا—
باوجودیکہ وکیل سرکاری گلاب سنگھ سے اکثر کہتا تھا کہ آپ ہزارہ سے واسطے ملاقات جرنیل
موصوف کے تشریف لے چلیے لیکن وہ ہر روز لیت و لعل کرتا تھا اور مطلب یہ تھا کہ کسیطرح اونکی
روانگی مین دیر ہو— چنانچہ گلاب سنگھ بیالیسوین روز ہزارہ سے پشاور مین داخل ہوا اور اون دونو
شہرون کے درمیان مین فاصلہ بھی اتنے ہی میل کا ہے—
بر وقت اپنے داخل ہونے کے اوسنے سپاہیون انگریزی کو درہ خیبر مین جانے سے بہت ڈرایا چنانچہ
بسبب خوف کے بعض سپاہیون نے نوکری چھوڑ دی لیکن اکثر مستقل مزاج اور نمک حلال سپاہیون نے
اور کابل مین پہونچکر افغانون سے لڑے اور داد مردانگی کی دی—
راجہ گلاب سنگھ انگریزون سے بظاہرداری بہت پیش آتا تھا اور اوسنے ہمیشہ یہی کہا کہ
مین آپ کا مددگار ہون جو حکم ہو بجالاؤن لیکن دربردہ یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح انگریز
[illegible] انکا فوج ذلیل و خوار ہو—

بروقت شمار کے دریافت ہوا کہ اس محاصرے میں سکھوں کے چار ہزار سات سو چھیاسی آدمی چھ سو دس گھوڑے اور تین سو بیس بیل مارے گئے تھے۔ اور محصورین کے صرف ایک سو تیس (۱۳۰) آدمی قتل ہوئے تھے

بروقت محاصرہ قلعے کے گلاب سنگھ نے فوج کو بہت روپیہ تقسیم کیا یہان تک کہ ہر ایک سپاہی کو سو روپیہ سے کم نہ ملا

شروع محاصرے سے ساتوین روز صلح بشرائط مفصلہ ذیل قرار پائی۔

اول یہ کہ رانی چند کنور کو جاگیر کر دی کدیالا کی جو کہ قریب جموں کے واقع ہے اور اوسکا محاصل نو لاکھ روپیہ سالانہ ہو واسطے اوسکی پرورش کے لئے اور کاروبار جو کہ متعلق اس جاگیر کے ہوں اونکو گلاب سنگھ انجام دیا کرے

دوم یہ کہ شیر سنگھ چند کنور سے شادی کرنے کا خیال اپنے دل میں نہ لاوے۔

سوم یہ کہ قلعے کی فوج بے روک ٹوک اور مع اپنے نشانوں کے قلعے سے چلی جاوے۔

چہارم یہ کہ واسطے تکمیل ان شرائط کے ضمانت معتبر دی جاتی ہے۔

مطلب اصلی گلاب سنگھ کا چند کنور کو جاگیر دلوانے اور اوسکی شادی نکرانے سے یہ تھا کہ بعد اوسکی وفات کے وہ خود اوسکی جاگیر پر قابض ہو جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ علاوہ اسکے رانی صاحبہ جو بہت سے جواہرات اپنے ساتھ لیگئی تھیں وہ بھی گلاب سنگھ کے ہاتھ لگے۔

جبکہ عہدنامہ ہو گیا قلعے کی فوج نے اپنی روانگی کی طیاریان کین۔

گلاب سنگھ سولہ چھکڑے روپے سے بھروا کر اور اونپر تھوڑے سے گولے رکھکر بنام نہاد میگزین کے لیگیا سوا اسکے اوسنے ایک ایک تھیلی اشرفیوں کی اپنے پانچ سو سپاہیوں کے ہاتھ میں دی اور قیمتی جواہرات اور زیور سے اوسنے اپنے گھوڑچڑھوں کے سپرد کیا۔

سوا اسکے بارہ عمدہ گھوڑے رنجیت سنگھ کے اصطبل میں سے لیکر اور اشیا قیمتی بیش بہا کی پسند کر کر مع اپنی فوج کے شروع محاصرے سے آٹھوین روز رات کو قلعے سے چلا گیا اور مقابل شاہدرہ کے دریائے راوی پر خیمہ زن ہوا اور وہان دو روز تک قیام کیا۔

اس عرصے میں وہ مہاراجہ شیر سنگھ کے پاس آیا اور بہت سی خوشامد اور چاپلوسی کی۔ اوسنے کوہ نور جو کہ وہ خزانے سے لیگیا تھا مہاراجہ موصوف کی نذر کیا اور کہا کہ مینے صرف واسطے حفاظت خزانہ سرکاری کے قلعے میں مقابلہ کیا تھا۔

بعد ازین وہ رخصت ہو کر جموں کو چلا گیا اور اپنے صوبے کے انتظام میں مصروف و مشغول ہوا

حال گلاب سنگھ اور کاروبار متعلق افغانستان

جبکہ گلاب سنگھ بخیر و عافیت تمام جموں میں پہونچا اوسکو حکم ہوا کہ وہ سکھوں کو جو جنوب ان سے کہ اسوقت کشمیر میں

بجواب اسکے گلاب سنگہ نے کہلا بھیجا کہ جبتک اوسکا بھائی دہیان سنگہ نہ آوے گا ہرگز صلح نہوگی۔
جبکہ شیر سنگہ نے یہ جواب سنا اوسنے دوسرا ایلچی پاس وزیر دہیان سنگہ کے روانہ کیا اور اوس سے یہ کہا کہ تو وزیر موصوف سے کہنا کہ بسبب سرکشی فوج کے قلعے پر حملہ کیا گیا تھا اور اوسمین مین بالکل بقصور ہون اسکے جواب مین دہیان سنگہ اور اوسکے چھوٹے بھائی سوچیت سنگہ نے جو کہ اسوقت شاہدرہ سے دو تین کوس پر سور کا شکار کھیل رہے تھے یہ کہلا بھیجا کہ یہ شیر سنگہ کا بالکل بہانہ ہے اور اوسی کے حکم سے قلعے پر حملہ ہوا ہے۔ فوج بدون اجازت اوسکی کے قلعے پر حملہ آور نہین ہوئی ہے۔ اب اوسکو چاہیے کہ وہ قلعے کو فتح کرے اور جو کچہ اوسکے دلمین ہو سو کرے ہمین اس معاملے سے کچہ غرض نہین ہے۔
یہ سنکر شیر سنگہ مخوف ہوا اور اوسنے سکھون سے کہا کہ تم قلعے پر گولہ اندازی نکرو لیکن اونھون نے کہا کہ جبتک ہم قلعے کو خاک مین نہ ملا دینگے اور محصورین کو قتل نکرینگے ہم ہرگز باز نرہینگے۔
شیر سنگہ نے خیال کیا کہ اونکا منشا صرف قلعے کے فتح کرنے سے نہین ہے بلکہ اونکا مطلب خاص یہ ہے کہ قلعے کو فتح کرکے خوب لوٹین اور دولت کثیر حاصل کرین۔
یہ اپنی دل مین سوچ اور سمجہکر اوسنے اپنے پانچ سو گھوڑ چڑہون کو مع چند سردارون کے پاس راجہ دھیان سنگہ کے بھیجا اور اونھون نے جاکر یہ کہا کہ آپ مہاراجہ شیر سنگہ کا قصور معاف کیجیے اور اونکے پاس تشریف لے چلیے کیونکہ وہ آپ کے منتظر بیٹھے ہین۔
جبکہ دھیان سنگہ اور سوچیت سنگہ نے راجہ صاحب کیطرف سے یہ عجز دیکھا وہ مع اپنے پانچ سو آدمیون اور اون سوارون کے جو کہ شیر سنگہ نے بھیجے تھے شروع محاصرہ سے چھٹے روز داخل شہر لاہور کے ہوے۔
شیر سنگہ اونکے استقبال کے لیے شہر پناہ تک گیا اور اونکے پیر پر گر کر اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تم میرا قصور معاف کرو کیونکہ جو کچہ کیا فوج خالصہ نے کیا۔
یہ سنکر دھیان سنگہ چپکا ہو رہا اور مع دس بارہ سوارون کے فوج سکہہ مین جو کہ اوسوقت ٹکسالی دروازے پر تھی چلا گیا اور اونسے کہا مجھے تمھارا نقصان دیکھنے سے کمال رنج معلوم ہوتا ہے۔ اگر تم میرا کہا مانتے اور میرے منتظر رہتے تو ایک بھی قطرہ خون کا زمین پر نگرتا۔
خیر جو کچہ ہوا سو ہوا اب بھی اگر تم جلدی نکرو تو سب کچہ ہو سکتا ہے۔ سکھون نے یہ سنکر قلعہ پر گولہ اندازی موقوف کردی اور اوسی روز بوقت شام صلح کی تجویز ہوئی۔
دوسرے روز بوقت صبح یعنی شروع محاصرہ سے ساتوین روز سکھون کو اپنے مردون کی نعشین جلانے اور شہر کے صاف کرنے کی فرصت ملی۔

باوجودیکہ ہزار یا بارہ سو عورتون کو گولہ اندازون نے واسطے اپنی حفاظت کے سامنے کھڑا کر لیا تھا لیکن قلعہ والون نے اس عقلمندی اور ہنر سے گولے مارے کہ ایک سو چھیاسی گولہ انداز مقتول ہوئے اور صرف اونیس عورتین ماری گئین ـــ

بقیہ روز قلعہ والون نے مرمت قلعے مین صرف کیا اور سکھون نے جو کہ شیر سنگھ کی طرف تھے اپنی توپون کے مورچے گھرون مین اور دیوارون کے پیچھے لگائے اور توپون کے منہ دیوارون مین سوراخ کر کے قلعے پر گولہ اندازی کرنے کے لیے باہر نکال رکھے ـــ

چار بجے صبح کے سکھون نے اپنے پوشیدہ مورچون سے گولہ اندازی کرنا شروع کی اور قلعہ والے اوسکا کچھ جواب نہ دے سکے کیونکہ قلعے کی دیوارون مین توپون کے لیے سوراخ نہین تھے کہ اونمین رکھکر وہ گولہ اندازی کرتے اور قلعے کے اوپر سے گولہ اندازی کرنا امر فضول تھا - اس لیے اونھون نے دیوار مین سوراخ کرنا چاہا لیکن بسبب کمزور ہونے مصالح کے وہ اس سے باز رہے - بعدہ اونھون نے قلعے کے اندر مٹی اور کاٹھ کے مورچے بنائے اور اوسکے سامنے کی دیوارین ڈھا ڈالین ـــ

واضح ہو کہ اس وقت قلعے مین قریب بارہ سو سکھون کے تھے اور اونکا یہ ارادہ تھا کہ قلعے مین عذر مچا دین اور اپنے بھائی بندون کے شریک ہو جاوین اس باعث سے چار ضرب توپ مع کیمپ کے اون پر متعین کی گئین ـــ

غرض کہ تین دن رات برابر گولہ اندازی ہوتی رہی ـــ

باوجودیکہ سکھ گولہ اندازی کرتے تھے لیکن اوسکے صدمے سے صرف قلعے کو نقصان پہونچتا تھا اور قلعہ والون کو چندان تکلیف نہین ہوتی تھی ـــ

اب شیر سنگھ نے بادشاہی مسجد کے ہر ایک مینار پر پانچ چھ بندوقچی مقرر کیے تاکہ وہان سے قلعہ پر گولیان مارین یہ شخص ذات کے موچی تھے اور شمار مین چالیس تھے - یہ خوب نشانہ لگایا کرتے تھے چنانچہ اسی سبب سے ہر ایک کو اون مین سے شیر سنگھ دس یا بیس روپے روز دیتا تھا اور یہ لوگ حقیقت مین قلعہ والون کو بڑی تکلیف دیتے تھے اور اونکا بڑا نقصان کرتے تھے چونکہ یہ محفوظ جگہ مین تھے اس لیے اونکو کسیطرح پر قلعے والے ایذا نہین پہونچا سکتے تھے ـــ

اسیطرح پر دونون طرف سے گولہ اندازی ہوتی رہی اور صدہا مجروح و مقتول ہوئے ـــ

یوم محاصرے سے پانچوین روز بوقت شام یہ خبر آئی کہ راجہ دھیان سنگھ جموں سے آگیا اس لیے شیر سنگھ نے حکم دیا کہ قلعے پر آتشباری موقوف ہو اور ایک ایلچی واسطے ہونے صلح کے گلاب سنگھ کے پاس بھیجا چنانچہ

انچہ بعد صاف کرنے میدان کے تعمیل حکم کی ہوئی۔

ازین قلعے کے محاصرہ کرنے والون نے واسطے ڈرانے محصورین کے اپنی بالکل توپون سے ہوکہ ریب دو سو بتیس[۲۳۲] کے تھین گولہ اندازی کرنا شروع کی چنانچہ اوسکے صدمے سے قلعے مین بڑا تہلکہ ہوگیا اور بالکل قلعہ ڈہنے لگا—

بعد اوسکے گولہ اندازی یکایک موقوف ہوگئی اور غل و شور جوکہ سابق مین ہوتا تھا مبدل بخاموشی ہوا—

پھر وہ بارہ ضرب توپ جوکہ مقابل دروازہ حضوری باغ کے لگائی گئین تھین سر ہوئین اور اوسکے صدمے سے دروازہ قلعے کا گر پڑا—

بعد اسکے دو تین سو اکالی بارادہ قلعے مین داخل ہونے کے یکبارگی حملہ آور ہوے چنانچہ ایک نے تو اون مین سے اپنی تلوار توپ مین گھسیڑ دی لیکن ایک گولہ انداز اور ایک خلاصی نے جوکہ بچ رہے تھے دونون توپین یکبارگی چھوڑدین اور اونکے صدمے سے قریب سو اکالیون کے ضائع ہوے اسی طرح پران دونون شخصون نے دونون توپون سے کئی فیر کیے اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ مخالف بھاگ گئے اور اونکی بارہ توپون کے اکثر گھوڑے مارے گئے اور کئی ایک توپین بیکار ہوئین—

یہ ماجرا دیکھکر قلعے کی تھوڑی سی فوج بلا حکم گلاب سنگہ کے دشمنون پر حملہ آور ہوئی اور اونکو حضوری باغ سے نکال دیا اس لڑائی مین قریب تین سو سکھون کے مارے گئے۔ سو سکھ مجروح ہوے۔ اور پچاس قید ہوے

جبکہ حضوری باغ مین یہ ہو رہا تھا فوج شیر سنگہ نے مشرقی دروازے پر چہہ ضرب توپ سے حملہ کیا لیکن بسبب گولہ اندازی قلعہ والون کے اکثر گولہ انداز مارے گئے اور جو حال کہ حضوری باغ مین ہوا تھا وہی یہان بھی ہوا

جبکہ اسطرح پر محاصرہ کرنے والون نے دونون دروازون پر شکست کھائی اونھون نے یکبارگی اپنی بالکل توپون سے گولہ اندازی کرنا شروع کی اور اس سے یقین تھا کہ قلعے کی دیوارین گر پڑین لیکن گلاب سنگہ کی فوج نے قلعے کے اندر سے ایسی آتشباری شروع کی کہ اوسکے صدمے سے بہت سے گولہ انداز مارے گئے اور بہت سی اپنی توپین چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے مگر سلطان محمد کی چھتیس ضرب توپ باوجود اسکے گولہ اندازی کرتے رہین۔ اور باعث اسکا یہ تھا کہ گولہ انداز زبردستی سے شہر مین سے عورتین پکڑ لاتے تھے اور واسطے اپنی حفاظت کے اونکو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔ قلعہ والے بسبب رحم کے گولہ نہین سر کرتے تھے اور برخلاف اسکے سلطان محمد کی توپون سے برابر گولہ اندازی ہوتی تھ

جبکہ قلعے والون نے دیکھا کہ مقابلہ نکرنے سے ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہے اونھون نے لا ہوکر اپنی توپون سے گولہ اندازی شروع کی—

کہا کہ حضوری باغ کو لوٹ آئے - اور اوسکے بیٹے پر وہ بالکل قلعے پر قابض ہو گیا
اوسنے رانی صاحبہ سے کہا کہ بالکل فوج خالصہ جو کہ قریب ساٹھ ہزار کے ہے شیر سنگھ کے شریک ہو گئی ہے اس صورت میں اتنی قلیل فوج سے دشمن سے لڑنا بعید از عقل ہے -

گلاب سنگھ کو یقین تھا کہ دھیان سنگھ کے آنے تک شیر سنگھ جرات اوسکے شہر یا قلعے کا لگا لگا کیونکہ وزیر مذکور نے اوسکو یہ لکھا تھا کہ میں آکر بعلاج راجہ گلاب سنگھ کے بدون مقابلے کے تمہارا قبضہ بالکل قلعے پر کرا دیتا اور ملک ایسی راحتی میں چھا دونگا - لیکن اوسکی توقع کے برخلاف دوسرے روز شیر سنگھ نے ارادہ کیا کہ بالا دونوں بیچ دھیان سنگھ کے دو شہر و قلعے کو خالی کرا لے اور اس لیے اوسنے واسطے حملے کے تیاریاں کیں

گلاب سنگھ نے یہ دیکھکر ارادہ کیا کہ جس طرح ممکن ہو قلعے کو دھیان سنگھ کے آنے تک بچا رکھے [illegible] صرف بسبب وزیر موصوف کے مالک تخت و تاج ہوا -

شام کو گلاب سنگھ ہاتھی پر سوار ہو کر شہر کے دروازے اور برج دیکھنے گیا اور اوسکے محافظون کو بہت سا روپیہ دیا اور اونسے کہا کہ جب شیر سنگھ شہر پر حملہ آور ہو تو حتی الوسع مزاحمت شدید کرنا بعد ازیں وہ لوٹ کر قلعے میں آیا اور بالکل فوج و افسرون کو بلا کر اون سے قسمیں لیں کہ وہ تا دم زیست شیر سنگھ کا مقابلہ کرینگے اور قلعے کو اوسکے قبضے میں نہ آنے دینگے -

بعدہ چند رکنور کی طرف سے سبکو چار مہینے کی تنخواہ دی - اور اون سے اقرار کیا کہ بعد اختتام لڑائی کے تمکو اور بہت سا انعام دیا جاویگا

جسوقت قریب دو گھنٹے کے رات باقی رہی تھی شیر سنگھ اپنی فوج کے براہ دہلی دروازہ اور ٹکسالی دروازہ وغیرہ کے شہر میں داخل ہوا اور باعث اسکا یہ تھا کہ اوسنے دربانون کو بہت سا روپیہ بطور رشوت کے دیا تھا غرضکہ صبح ہوتے ہی بالکل فوج خالصہ شہر میں داخل ہو کر با آواز بلند واہ گرو جی کی فتح واہ گرو جی کا خالصہ جی کہتے ہوے واسطے محاصرہ قلعہ کے آئے

اوسکے ساتھ اتنی توپیں تھیں کہ اونکا ایک سلسلہ گرد قلعے کے لگا دیا گیا تھا اور تسپر بھی بہت سی توپیں بسبب نہونے جگہ کے اوسکے پیچھے لگائی گئی تھیں

محصورین قلعے کے ان تیاریوں کو دیکھکر ہوش و حواس بجا نتھے اور سب متخوف و ہراسان تھے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے

اونہوں نے دو دروازون کو جو کہ حضوری باغ اور مشرقی کنارہ شہر کی طرف تھے بند کر لیے اور اوسکے اندر دو توپیں گراب کی بھری ہوئی رکھیں -

اسوقت شیر سنگھ نے حکم دیا کہ حضوری باغ کی طرف کے دروازے کے مقابل بارہ ضرب توپ لگا دی جاوین

ہر تو دہیان سنگہ کے وکیل فوج کو اپنے اقا اور راجہ شیر سنگہ کا شریک کرتے تھے اور اودہر جوالا سنگہ وکیل
راجہ شیر سنگہ کا فوج کو اپنے آقا کے شریک ہونے کے لیے ترغیب دیتا تھا مطلب اصلی سکا یہ تھا کہ راجہ
شیر سنگہ نے اوسے یہ نوشتہ دیا تھا کہ اگر مین بلا مدد راجہ دہیان سنگہ کے راجہ لاہور ہون گا تو تجھکو ضرور
وزیر سلطنت کرون گا جبکہ کاروبار کی یہ صورت تہی دہیان سنگہ نے شیر سنگہ کو جموں سے لکہا کہ مینے فوج
کو تمہارا شریک کیا ہی تم فوراً لاہور مین دروازہ شالہ مار مین ہوکر داخل ہو اور وہان مین تمسے ملون گا۔
اور مطلب خاص اوسکا اس بات سے یہ تھا کہ آیا فوج سکھ شیر سنگہ کے شریک ہوتی ہی یا نہین اور اگر نہین
تو اوسکے ساتھ کس طرح پیش آتی ہے۔
بمجرد پہونچنے خط کے شیر سنگہ مع اپنے تین سو ہمراہیون کے دروازہ شالہ مار پر آموجود ہوا اور جبکہ
وزیر کو وہان ندیکھا بہت مایوس اور متعجب ہوا۔
جوالا سنگہ نے اوس سے کہا کہ اگر وزیر نہین آیا کچھ مضائقہ نہین ہی۔ فوج سب آپکی مطیع اور فرمانبردار
ہی اور اگر میری دانست مین آپ شہر پر حملہ کرینگے تو فوراً فتحیاب ہون گے۔
شیر سنگہ نے یہ سنکر فوج کو جو کہ مقام میان میر مین مقیم تھی یہ کہلا بھیجا کہ مین یہان آیا ہون اور تمکو چاہیے
کہ تم میرے ممد و معاون ہو۔
فوج نے کہلا بہیجا کہ ہم کل بدہ کے ادہر آکر خیمہ زن ہون گے اور وہان تمسے ملین گے۔
چنانچہ شیر سنگہ بھی اوسی مقام پر ٹھہرا اور منتظر رہا کہ دیکھیے اب پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔
کچھ فوج نے انکار کیا کہ ہم بغیر آنے دہیان سنگہ کے شیر سنگہ کے ہرگز شریک نہون گے لیکن جوالا سنگہ
کے سمجھانے سے اونہون نے بھی مدد دینے کا اقرار کیا۔ چنانچہ دوسرے روز علی الصباح کل فوج حسب
وعدے کے آئی اور افسران فوج خالصہ اور پنچون نے حضور راجہ شیر سنگہ مین آکر مجرا کیا اور اوسکو
مہاراجہ لاہور مشہور کیا اور واسطے مبارکبادی اس امر کے سلامی توپون کی سر ہوئی۔

محاصرہ لاہور

جبکہ خبر آنے شیر سنگہ کی مشہور ہوئی راجہ گلاب سنگہ نے چند کنور اور جمعدار خوشحال سنگہ اور سر
تیج سنگہ کو جمع کرکے صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے
بعد اسکے اوسنے اپنے بھائی دہیان سنگہ کی کچھ تھوڑی سی فوج جمع کی اور اوسکو واسطے مقابلہ ش
یہ فوج قریب دو ہزار آدمیون کی تھی اور اوسکے ساتھ دس ضرب توپ تھین۔
فوج شالہ مار کیطرف نصف میل بھی نہین پہونچنے پائی تھی کہ گلاب سنگہ مع سو سوارون کے گر

اوراب آپ گدی نشین ہووین گے اور حسب مرضی آپ کے بالکل کاروبار انجام پاوین گے
غرضکہ وہ اونکو اس طرح سے سمجھا کر اپنے مکان کو گیا اور ارکین سلطنت کو بلا کر بالکل [illegible]
درباب پوشیدہ رکھنے خبر وفات کنور صاحب کے کمال تاکید کی —
بعد اسکے اوسی وقت دھیان سنگھ نے ایک خط شیر سنگھ بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم بٹالہ کو کہ [illegible]
بعد وفات سدا کور کے اوسکے ہاتھ آیا تھا لکھا کہ اگر آپ مہاراجہ لاہور ہوا چاہتے ہیں تو عرصہ [illegible]
گھنٹوں مین جسطرح پر کہ ممکن ہو اپنے تئین داخل لاہور کیجیے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وقت داخل ہونے
شیر سنگھ کے خبر وفات کنور نونہال سنگھ کی مشتہر کی گئی اور اونکی تجہیز و تکفین ہوئی —
اس طرح پر عرصہ قریب ایک سال مین لڑکے اور پوتے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وفات پائی اور سلطنت
مین بڑی بے انتظامی نمودار ہوئی —

دھیان سنگھ نے خیال کیا کہ اگرچہ کنور گدی نشین ہونگی تو سندھان والا جنسے کہ وہ بہت ڈرتا تھا
اوسکو اور اوسکے بھائیون کو عہدہ ہاے جلیلہ سے برطرف کرینگے اس سبب اوسنے چند سرداروں
کو بلا کر کہا کہ سکھون پر حکمرانی کرنا ایک عورت کا کام نہین ہے اور ماسوا اسکے یہ غیر ممکن ہے کہ مین
بحالت عورت کے کاروبار سلطنت کو انجام کرون۔ اس سبب یہ مناسب ہے کہ شیر سنگھ کو تخت پر
بٹھاوین اور اوسکو مہاراجہ لاہور بناوین —
یہ ٹھان کر اوسنے کچھ تھوڑی سی فوج کو اپنا شریک کر لیا اور واسطے گدی نشینی راجہ
شیر سنگھ کے تدبیرین کرنے لگا
سندھانوالا چند کنور کے مدد و معاون ہوے۔ اور راجہ گلاب سنگھ بھی جمون سے آکر بظاہر امداد رانی
کا شریک ہو گیا —
وزیر سلطنت نے یہ دیکھکر شیر سنگھ سے کہا کہ آپ بٹالے کو تشریف لیجائیے اور پھر مین تجویز
واسطے آپکی تخت نشینی کے کیا کرون گا انشاء اللہ تعالی آپ بدون مقابلے کے گدی پر
جلوہ افروز ہونگے
یہ کہکر راجہ شیر سنگھ کو اوسنے بٹالے کو رخصت کیا اور آپ جمون کو چلا گیا اور اپنے وکیل و جاسوس
[illegible] لاہور مین چھوڑ گیا کہ وہ فوج کو واسطے امداد شیر سنگھ کے راضی کرین غرضکہ دھیان سنگھ
ایک مہینے تک جمون مین رہا اور جملہ وکیلون نے اوسکی مرضی کے موافق کام کر لیا اونھون نے
خطوط وزیر موصوف کو اس مضمون سے بھیجے کہ آپ راجہ شیر سنگھ کو لیکر یہان آئیے وہ بالکل فوج آپکی [illegible]

...وقت نزع کے وہ دیوانہ ہوگئے تہے اور جو جی مین آیا واہیات کہا اور اس حالت مین بہی
...و بہت سخت وسست کہا—
...س طرح پر نونہال سنگہ کے دل کو کمبخت دہیان سنگہ نے ورغلانا اور اوسکو پاس باپ کے بجانے دیا
...ور اودہر کہڑک سنگہ اپنے بیٹے کے یاد مین مرگیا
غرضکہ نونہال سنگہ نے شاہ بلور سے جہان کہ وہ شکار کہیل رہا تہا آکر اپنے باپ کے جلانے کی طیاریان
...لین— چنانچہ بعد تمام ہونے رسمیات کے جو کہ قریب حضوری باغ کے مقابل ہے وہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
...کے ہوئی تہین وہ مع میان اوتم سنگہ بڑے بیٹے راجہ گلاب سنگہ یعنی بہتیجے وزیر دہیان سنگہ کے
ہاتہی پر سوار ہوکر لوٹا لیکن ایک دروازے مین پہونچتے ہی اوسکے برج کا شہتیر سنگین اونکے سر پر گرا
اوسکے صدمے سے اوتم سنگہ تو فوراً مرگیا اور کنور صاحب کو ایک صدمہ شدید پہونچا— دہیان سنگہ نے
کنور صاحب کو اپنی گود مین لیکر اونکو پالکی مین جو کہ نہ معلوم کس واسطے وہان پیشتر سے اوسوقت موجود
تہی ڈالکر قلعے کے اندر لے گیا اور قلعے کے دروازے بند کردیے— ہر چند اسوقت لہنا سنگہ مجیٹہیہ
اور اور سرداروں نے ہمراہ پالکی کے اندر جانے کا قصد کیا لیکن کسی کو دہیان سنگہ نے اجازت ندی—
باستماع اس خبر وحشت اثر کے جمیع سرداران واسطے دریافت حال طبیعت کنور صاحب کے آئے
لیکن کسی کو اجازت اندر آنے کی نہ ملی—
ہر چند اونکی والدہ اور اونکی بیویون نے چاہا کہ کسی طرح سے اونکو دیکہین بلکہ اونہون نے دروازہ
قلعے پر آنکر بعد رونے اور چلانے کے دستک دی لیکن اونمین سے بہی کسیکو اندر آنے کا حکم نہوا او...
سوائے وزیر اور دو پہاڑی سرداروں کے اور کوئی شخص پاس کنور صاحب کے نہ رہا—
غرضکہ تہوڑے عرصے تک تو قلعے مین سن سان رہا—
بعد تہوڑی دیر کے ایک آدمی نے سرداروں سے جو کہ قلعے کے دروازے پر کہڑے تہے آکر کہ...
کنور صاحب کو صدمہ شدید پہونچا ہے لیکن یقین ہے کہ اونکو جلد شفا ہو جاوے گی— مقام خوف
نہین ہے اور تم اپنے اپنے مکانون کو چلے جاؤ—
اس سے دو گہنٹے بعد دہیان سنگہ اپنے دو بہائیون کو قلعے مین چہوڑکر آپ چند کنور والدہ کنو...
کے پاس گیا اور ایک پوشیدہ ملاقات مین اوس سے یہ کہا کہ آپ کے لڑکے نے وفات پائی— ج...
اونکو پالکی پر سوار کرا کے لایا تہا باوجودیکہ وہ بالکل بیہوش نہین تہے لیکن اونکا اسطرح کا صدمہ...
...ہے تو قع زیست کی بالکل نہین رہی تہی— اب مناسب ہے کہ آپ اس ماجرے کو پوش...

اور اب آپ گدی نشین ہووین گے اور حسب مرضی آپ کے بالکل کاروبار انجام پاوین گے
غرضکہ وہ اونکو اس طرح سے سمجھا بجھا کر اپنے مکان کو گیا اور ارکین سلطنت کو بلا کر بالکل ماجرا کہا
در باب پوشیدہ رکھنے خبر وفات کنور صاحب کے کمال تاکید کی —

بعد اسکے اوسی وقت دھیان سنگہ نے ایک خط شیر سنگہ بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگہ حاکم بٹالہ کو کہ جو بمقام
بعد وفات سدا کنور کے اوسکے ہاتھ آیا تھا لکھا کہ اگر آپ مہاراجہ لاہور ہوا چاہتے ہیں تو عرصہ ۲۴
گہنٹون مین جسطرح پر کہ ممکن ہو اپنے تئین داخل لاہور کیجیے چنانچہ ایسا ہی ہوا اوس وقت داخل ہونے
شیر سنگہ کے خبر وفات کنور نونہال سنگہ کی مشتہر کی گئی اور اونکی تجہیز و تکفین ہوئی —
اس طرح پر عرصہ قریب ایک سال مین لڑکے اور پوتے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے وفات پائی اور سلطنت
مین بڑی بے انتظامی ظہور پذیر ہوئی —

دھیان سنگہ نے خیال کیا کہ اگر چند کنور گدی نشین ہوگی تو سندھانوالے جنسے کہ وہ بہت ڈرتا تھا
اوسکو اور اوسکے بھائیون کو عہدہ ہاے جلیلہ سے برطرف کرینگے اس لیے اوسنے جمیع سردارون
کو بلا کر کہا کہ سکھون پر حکمرانی کرنا ایک عورت کا کام نہین ہے اور سوا اسکے یہ غیر ممکن ہے کہ ہم
بصلاح عورت کے کاروبار سلطنت کو انجام کرون - اس لیے یہ مناسب ہے کہ شیر سنگہ کو تخت پر
بٹھاوین اور اوسکو مہاراجہ لاہور بناوین —
یہ کہکر اوسنے کچھ تھوڑی سی فوج کو اپنا شریک کر لیا اور واسطے گدی نشینی راجہ
شیر سنگہ کے تدبیرین کرنے لگا
سندھانوالے چند کنور کے مدد و معاون ہوے - اور راجہ گلاب سنگہ بھی جمون سے آکر ظاہرا انکی
... کا شریک ہو گیا -
... سلطنت نے یہ دیکھکر شیر سنگہ سے کہا کہ آپ بٹالے کو تشریف لیجایے اور پھر مین تجویز
... آپکی تخت نشینی کے کیا کرون گا اور انشا اللہ تعالی آپ بدون مقابلے کے گدی ریاست
... جلوہ افروز ہونگے
... راجہ شیر سنگہ کو اوسنے بٹالے کو رخصت کیا اور آپ جمون کو چلا گیا اور اپنے وکیل و جاسوس
... لاہور مین چھوڑ گیا کہ وہ فوج کو واسطے امداد شیر سنگہ کے راضی کرین غرضکہ دھیان سنگہ
... مہینے سے جمون مین رہا اور جملہ وکیلون نے اوسکی مرضی کے موافق کام کر لیا اور مخبرون نے
... وزیر موصوف کو اس مضمون سے بھیجے کہ آپ راجہ شیر سنگہ کو لیکر یہان آیے اور بالکل فوج آپکی ...

نجاب

تا کہ وقت نزع کے وہ دیوانہ ہوگئے تھے اور جو جی مین آیا واہیات کہا اور اس حالت مین بھی
ںکو بہت سخت وسست کہا—
اس طرح پر نونہال سنگہ کے دل کو کنبخت دہیان سنگہ نے ورغلانا اور اوسکو پاس باپ کے بجانے دیا
اور اودہر کہڑک سنگہ اپنے بیٹے کے یاد مین مرگیا
غرضکہ نونہال سنگہ نے شاہ بلور سے جہان کہ وہ شکار کہیل رہا تہا آکر اپنے باپ کے جلانے کی طیاریان
کہین— چنانچہ بعد تمام ہونے رسمیات کے جوکہ قریب حضوری باغ کے مقابل ہما وہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے ہوئی تہین وہ مع میان اوتم سنگہ بڑے بیٹے راجہ گلاب سنگہ یعنی بھتیجے وزیر دہیان سنگہ کے
ہاتھی پر سوار ہوکر لوٹا لیکن ایک دروازے مین پہونچتے ہی اوسکے برج کا شہتیر سنگین اونکے سرپر گرا
اوسکے صدمے سے اوتم سنگہ تو فورًا مرگیا اور کنور صاحب کو ایک صدمہ شدید پہونچا— دہیان سنگہ نے
کنور صاحب کو اپنی گود مین لیکر اونکو پالکی مین جو کہ معلوم کس واسطے وہان پیشتر سے اوسوقت موجود
تہی ڈالکر قلعے کے اندر لے گیا اور قلعے کے دروازے بند کردیے— ہر چند اسوقت لہنا سنگہ مجیٹہیہ
اور اور سرداروں نے ہمراہ پالکی کے اندر جانے کا قصد کیا لیکن کسی کو دہیان سنگہ نے اجازت ندی—
باستماع اس خبر وحشت اثر کے جمیع سرداران واسطے دریافت حال طبیعت کنور صاحب کے آئے
لیکن کسی کو اجازت اندر آنے کی نہ ملی—
ہر چند اونکی والدہ اور اونکی بیبیون نے چاہا کہ کسی طرح سے اونکو دیکہین بلکہ اونہون نے دروازہ
قلعے پر آکر بعد رونے اور چلانے کے دستک دی لیکن اونمین سے بہی کسیکو اندر آنے کا حکم نہوا
سوائے وزیر اور دو پہاڑی سرداروں کے اور کوئی شخص پاس کنور صاحب کے نہ رہا—
غرضکہ تہوڑے عرصے تک قلعے مین سن سان رہا—
بعد تہوڑی دیر کے ایک آدمی نے سرداروں سے جوکہ قلعے کے دروازے پر کہڑے تہے آکر
کنور صاحب کو صدمہ شدید پہونچا ہے لیکن یقین ہے کہ اونکو جلد شفا ہو جاوے گی— مقام خوف
نہین ہے اور تم اپنے اپنے مکانون کو چلے جاؤ—
اس سے دو گہنٹے بعد دہیان سنگہ اپنے دو بہائیون کو قلعے مین چہوڑکر آپ چند رکنور والدہ ک
کے پاس گیا اور ساتہ پوشیدہ ملاقات مین اوس سے یہ کہا کہ آپ کے لڑکے نے وفات پائی—
اونکو پالکی پر سوار کراکے لاتا تہا باوجودیکہ وہ بالکل بیہوش نہین تہے لیکن اونکو اسطرح کا صدمہ
زیست کی بالکل نہین رہی تہی— اب مناسب ہے کہ آپ اس ماجرے کو

بعد بہت سی تعریف کے پیشین گوئی کی کہ مہاراج کا راج دہلی اور بنارس تک ہوگا اور وہ اسے
اسنے کلام کے بعض برہمنون نے اون سے کہا کہ آپ ہمکو الہدیوین کہ بشرط فتح کرنے دہلی
کے تمکو جاگیرین اور زر کثیر ملے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
اس طرح پر دھیان سنگھ راجہ کے حوصلے کو بڑھاتا اور اوسکے دل کو کھڑک سنگھ کی طرف سے نہایت
تھا یہان تک کہ بعد چند روز کے نونہال سنگھ کا یہ حال ہو گیا کہ جب اوسکے باپ کا ذکر آتا تھا وہ او
بہت برا کہتا تھا اور بعض اوقات اوسکے نسبت کلمات ناشایستہ زبان پر لاتا تھا بعد انقضاے عرصہ قل
کے اونھون نے مشہور کیا کہ کھڑک سنگھ بیمار ہے اور اوسکے معالجے کے واسطے طبیبون کو مقرر کیا
جنھون نے حسب مرضی دھیان سنگھ کے اوسکا علاج قرار واقعی کیا۔
جن دنون مین کہ وہ بیمار تھا وزیر کے رفیقون نے کنور نونہال سنگھ سے کہا کہ حقیقت مین مہاراجہ بیمار نہین
ہین بلکہ وہ بیمار ہونے کا بہانہ کرتے ہین تاکہ وہ کسی صورت سے عملداری انگریزی مین چلے جاوین چنانچہ
کنور موصوف کو اس جھوٹ بات کا اتنا یقین ہوا کہ اونھون نے واسطے حفاظت اپنی باپ کے اوپر پہرہ تعینات کیے
نونہال سنگھ اپنے باپ کی طرف سے یہان تک بیخبر تھا کہ وہ اوسکے عیادت کے لیے صرف ایک
دفعہ گیا۔ باوجودیکہ اوسکو معلوم ہوگیا تھا کہ اوسکا باپ زندہ نہ رہیگا تسپر بھی وہ خبر لینے کبھی نگیا۔
اسوقت دھیان سنگھ کا یہ حال تھا کہ لوگون کے دکھانے کے لیے وہ اکثر نونہال سنگھ سے بخشم
پر آپ یہ کہتا تھا کہ مقتضاے عقلمندی اور دانائی اور سمجھ و تمیزی کا یہ ہے کہ تم اپنے والد بزرگوار کو اکثر
دیکھ آیا کرو لیکن اوسکے خیال مین کچھ بھی نہین آتا تھا اور سبب اوسکا یہ تھا کہ رفیق وزیر موصوف کے
کنور صاحب کو کھڑک سنگھ کی طرف سے شب و روز بھڑکایا کرتے تھے۔
دھیان سنگھ مہاراجہ کے پاس تخلیے مین جاتا تھا اور اوسسے جاکر عرض کرتا تھا کہ مین کنور صاحب کو بہت
سمجھاتا ہون لیکن اوسکے خیال مین کچھ نہین آتا ہے۔ اور اس سے دریافت ہوتا ہے کہ اوسکا ارادہ یہ ہے
کہ کسی طرح سے مین گدی نشین ہو جاؤن۔
کو کھڑک سنگھ نے بسبب کھانے سفیدہ کاشغری اور رس کپور کے جو کہ دھیان سنگھ کے مقرر کیے ہوے
نے واسطے اوسکے مرض کے تجویز کی تھی ماہ نومبر ۱۸۴۰ع مین وفات پائی۔
وقت کے نونہال سنگھ لاہور مین موجود تھا۔ اوسکے باپ نے دم نزع اوسکو یاد کیا اور کہا کہ
چاہون معاف کرونگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوسکو یقین تھا کہ نونہال سنگھ نے اوسکو زہر دلوایا
موصوف نے پوچھا کہ مہاراجہ نے وقت وفات کے کچھ کہا تھا دھیان سنگھ اور اوسکے رفیقون نے

تھے نہ ملین گے مین مثل وزیرون کے ہرگز کام نہ کرون گا اور اسی طرح سے اور باتین کہکر وہ کھڑک سنگہ کو وزیر کی طرف سے ورغلاتا تھا
دہیان سنگہ نے اپنے دلمین سوچا کہ مجھکو بھی اپنے حفاظت اور بچاو کے لیے کوئی تجویز کرنا چاہیے چنانچہ اوسنے یہ مشہور کر دیا کہ کھڑک سنگہ اور چیت سنگہ وغیرہ نے انگریزون سے ایک سازش کی ہے اور چہ آنے دینا قبول کی ہے - اس صورت مین بالکل فوج شکستہ اور بالکل سردار سلطنت موقوف اور برطرف کر دیے جاوین گے - یہ خبر اتنی مشہور ہوئی کہ ہر گلی اور کوچہ لوگ اسکا ذکر کرنے لگے اور فوج خالصہ اس باعث سے کہ کھڑک سنگہ کا ارادہ انگریزون کے مطیع ہونے کا تھا اوسکو بھلا برا کہتی تھی جبکہ ملک کی یہہ صورت تھی دہیان سنگہ نے نونہال سنگہ کو پشاور سے بلایا اور راجہ گلاب سنگہ بھی اوسکے ساتھ گلاب سنگہ نے اوسکو راستے مین ایسی پٹی پڑھائی کہ وہ مثل اپنے باپ کے دشمن کے شہر لاہور مین داخل ہوا وزیر سلطنت اور اوسکے بھائی نے کنور اور اوسکی والدہ کو کھڑک سنگہ کی طرف سے اتنا ورغلانا کہ اونھون نے بہ رضامندی ارکین سلطنت کے یہ تجویز کی کہ چیت سنگہ کو مار ڈالین اور مہاراجہ کو قید کرین یا اور کسی صورت سے اوسکو کاروبار سلطنت سے بیدخل کرین -
اونھون نے کہا کہ کھڑک سنگہ اور چیت سنگہ نے انگریزون سے سازش کی ہے چنانچہ واسطے صداقت اس کلام کے اونھون نے کئی جعلی خط جن پر کہ مہر کھڑک سنگہ کی ثبت تھی دکھلائے - اور والدہ نونہال سنگہ کو انگریزون کی طرف سے اتنا ڈرایا کہ وہ اپنے خاوند کے قید رہنے پر راضی ہوئی -
جب یہ سب مشورہ ہو چکا وزیر سلطنت مع اپنے دو بھائیون راجہ گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ کے جبکہ دو گھنٹے رات باقی رہی تھی قلعے مین داخل ہوا اور وہان سے اوس مکان کو جہان کہ مہاراجہ لاہور آرام فرمایا کرتے تھے گیا
یہان اونھون نے چیت سنگہ کو قتل کیا اور مہاراجہ موصوف کو قید کر کے لے آئے
مفسدین کے دلمین تھا کہ کھڑک سنگہ کو بھی مار ڈالین لیکن اونھون نے پیشتر سے نونہال سنگہ اور اوسکی مان سے اقرار کیا تھا کہ کسیطرح کا صدمہ مہاراجہ موصوف کے جسم کو نہ پہونچیگا -
غرضکہ اونھون نے دو گھنٹے بعد مہاراجہ لاہور کو قلعے مین قید کیا اور نونہال سنگہ کو بجاے راجہ کے مشہور کیا

حال عہد کنور نونہال سنگہ و وفات مہاراجہ کھڑک سنگہ و نونہال سنگہ

چند روز بعد اسکے برہمن بوجہ بیصلاح وزیر دہیان سنگہ کے روبرو نونہال سنگہ کے لائے گئے چنانچہ اونھون نے

رنجیت سنگھ کی نہایت سادہ و خنیع تھی لیکن وہ اپنے ارکین سلطنت سے ہمیشہ یہ بھی کہا ک
کہ تم جواہرات اور عمدہ پوشاک پہن کر آیا کرو تا کہ دربار میں رونق معلوم ہو۔
وہ شراب کثرت سے پیا کرتا تھا اور حسن پرست بھی تھا چنانچہ بعض شخص اوسکی ضعیفی کا باعث کث
شراب ہی خیال کرتے ہیں۔
وہ اکثر فوت کی قواعد دیکھتا تھا اور اپنے مذہب کا اتنا پابند تھا کہ وہ ہر روز تھوڑی دیر تک گرنتھ سنا کرتا تھا
رنجیت سنگھ دوشالوں اور نمک کی سوداگری آپ کرتا تھا لیکن اور سوداگروں اور بیوپاریوں سے
اور اشیار پر مناسب محصول لیتا تھا۔
وداون لوگوں کو خیرات دیتا تھا جو کہ پاک عبادت ریاضت کرتے تھے اور ظاہرا کسی طرح پر اوسکے اعمال
برے ہوتے تھے۔
رنجیت سنگھ کوئی کام بدون صلاح اور اجازت نجومیوں کے نہیں کرتا تھا۔
اوس سے تیرہ برس کی عمر میں جبکہ کاروبار ریاست میں وہ خود دخیل ہوا تھا ایک امر ناشایستہ سرزد
ہوا اور یہ وہ یہ ہے کہ اوسنے بسبب بہکانے دل سنگھ اپنے ماموں کے لکھو دیوان باپ اپنے کو جس کا
اور دل سنگھ سے عداوت تھی موقوف کیا اور بعدہ اوسکو ایک مہم میں جو کہ اس پر تھی بھیجا جہان کہ وہ
مارا گیا۔ لوگوں نے رنجیت سنگھ سے اوسکے ماں کی آشنائی کا حال ساتھ دیوان مقتول اور اور لوگوں
سے بیان کیا چنانچہ اس باعث سے اوسنے اپنی والدہ کو زہر دلوا کر مروا ڈالا۔ اسباب میں اوسنے اپنے
باپ کی تقلید کی تھی یعنی مہا سنگھ نے بھی تیرہ برس کی عمر میں اپنی ماں کو بعلت اوسی جرم کے قتل کیا تھا

حال کھڑک سنگھ

وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کھڑک سنگھ گدی نشین ہوا
کہ یہ دھیان سنگھ کے طور و طریق سے خوب واقف تھا اس لیے اوسکی طاقت کم کرنے کے لیے
نے بسہولیت کہا کہ تم آج سے حرم سرا میں نہ آیا کرو اور یہ بھی کہا کہ اس سے تم ناراض ہونا کیونکہ
ی طاقت وقت بدستور رہے گی اور کسیطرح کا خلل واقع نہووے گا جواب اسکے وزیر موصوف
کہ اس مخالفت سے مثل سابق کے میں اپنے حسب مرضی کے کام نکر سکونگا۔ اور اسی وقت
ر وزیر میں نفاق ہوگیا اور دونوں ایک دوسرے کی تخریب کے ساعی ہوئے
ا ایک شخص مسمی چیت سنگھ کھڑک سنگھ کی نظروں میں بہت عزیز تھا چنانچہ اوسنے مہاراجہ لاہور
ھیان سنگھ کہتا ہے کہ جب تک چھٹا وہ اختیارات جو کہ مہاراجہ مرحوم کے وقت میں حاصل

طور و طریق و خواص و عادات مہاراجہ رنجیت سنگہ

رنجیت سنگہ پڑھا لکھا نہین تھا لیکن کوا غذات دربار کو وہ سنتا تھا اور اون پر مناسب حکم لکھواتا تھا سو وہ لکھوانے حکم کے اوسکو پھر پڑھواتا تھا تاکہ اوسکو دریافت ہو کہ درحقیقت حکم اوسکے کہنے کے مطابق لکھا گیا
وہ اپنے صغر سن مین فیاض تھا اور اکثر اپنے مصاحبون کو بخشش کیا کرتا تھا لیکن اپنی نوجوانی مین وہ طامع ہو گیا اور یہہ چاہتا تھا کہ کسیطرح پر دولت کثیر جمع ہو
اوسکے معتمدین اوسکی خدمت مین اکثر رہا کرتے تھے چنانچہ بعض اوقات وہ اونکو رات کو بلواتا تھا تاکہ جو باتین کہ اوسکو اوسوقت یاد پڑین وہ اونکو قلمبند کرالیوے — وہ احکامات جنکا اجرا ہونا اوسکی دانست مین مناسب تھا اور اوسکو رات کو یاد پڑتے تھے وہ فوراً لکھوا لیتا تھا تاکہ کہین وہ بھول نہ جاوے —
وہ ہر وقت ایسی باتین سوچتا تھا جس سے کہ اوسکے سلطنت کی ترقی ہو اور اوسکو فائدہ پونہچے —
اوسنے اپنی تیز فہمی اور تجربہ سے یہ مہارت پیدا کی تھی کہ وہ اکثر غیرون کی لیاقت اور تیز فہمی یا سپہ گری یا بد دیانتی لشرہ سے پہچان لیتا تھا —
رنجیت سنگہ پست قد و یک چشم تھا اور بسبب داغ چیچک کے جو کہ اوسکے چہرے پر کثرت سے تھے اوسکی صورت بگڑ گئی تھی لیکن تاہم بسبب درازی ریش کے جو کہ اوسکے ناف تک پونہچی تھی وہ چندان بد صورت نہین معلوم ہوتا تھا اور اوسکے چہرے پر رونق معلوم ہوتی تھی —
یہ شخص لوگون سے ایسی بے تکلف گفتگو کرتا تھا کہ جس سے اوسکو اونکے دل کی بات دریافت ہو جاتی تھی یہ اپنے حصول عیش کو اور لوگون اور بھی دوستون کے رنج و مصیبت پر واقف جانتا تھا —
یہ نہایت بیرحم تھا یہان تک کہ وہ نہایت مصیبت زدون کو دیکھکر کچھ بھی رحم نکرتا تھا اور اونکی تکلیف کے دور کرنے مین ساعی ہوتا تھا —
اس شخص کو گھوڑے کی سواری کا نہایت شوق تھا یہان تک کہ جب بسبب ضعیفی کے اوسکو گھوڑے پر چڑھنے کی طاقت نرہی اوسکو اور آدمی گھوڑے پر چڑھا دیا کرتے تھے
یہ شخص لڑائی میں ایسے جوڑ توڑ اور فریب کرتا تھا کہ اکثر بہت ہی کم کشت و خون سے اوسکی فتح ہوتی تھی —
لڑائی مین جوانمردی سے لڑتا تھا اور اپنے دشمنوں سے جہان تک ہوتا تھا فریب اور دغا کرتا تھا یہ اپنی نوجوانی مین نہایت قوی اور زبردست تھا لیکن اپنی زندگی کے آخر زمانے مین نہایت ضعیف اور کمزور ہو گیا تھا

کے بالکل نا قابل ہو - چنانچہ رنجیت سنگھ کو بھی آخرش کو اسبات کا یقین ہو گیا

لیکن جو لڑکا ہو کہ اپنی نوجوانی مین کھڑک سنگھ ہر صورت قابل سلطنت پنجاب کے تھا - وہ اگرچہ

اور کم حوصلہ تھا لیکن وقت لڑائی کے وہ جوان مرد چالاک اور مستقل مزاج تھا -

رنجیت سنگھ کی عمر کے آخر زمانے مین بسبب بہکانے راجہ دھیان سنگھ کے وہ اپنے باپ کی نظر سے

گر گیا تھا اور اس باعث سے بہت شکستہ دل ہو گیا تھا

شیر سنگھ دوسرے بیٹے کو رنجیت سنگھ اپنا حقیقی بیٹا خیال نہین کرتا تھا اور اوسکو واسطے اوقات

بسری کے جاگیرین دے رکھی تھین -

غرض کہ کھڑک سنگھ اور شیر سنگھ کو دھیان سنگھ حتی الوسع مہاراجہ کے پاس نہین رہنے دیتا تھا اور ذرا

ذرا سی باتون پر اونکو دار السلطنت سے بہجید یا کرتا تھا -

برخلاف اسکے راجہ ہیرا سنگھ بڑا لڑکا وزیر موصوف کا مہاراجہ رنجیت سنگھ کو اتنا عزیز تھا کہ وہ بغیر

اوسکے نہ سوتا تھا اور نہ کچھ اور کام کرتا تھا -

بلکہ مہاراجہ موصوف پالکی پر سوار ہو کر واسطے ہوا خوری یا اور کسی کام کے جاتے تو اس لڑکے کو بھی

اپنے آگے بٹھلا لیتے تھے - غرضکہ رنجیت سنگھ کو بغیر اوسکے دیکھنے کے کل نہین پڑتی تھی مہاراجہ موصوف

اوسکے تکیے کے نیچے پانسو روپیہ یومیہ اس لیے رکھ دیا کرتے تھے کہ ہیرا سنگھ اوسکو صبح اوٹھکر بیکسون

فقیرون محتاجون کو بانٹ دے لیکن اون مین سے دس روپے روز بھی فقیرون کو نہین ملتے تھے -

راجہ دھیان سنگھ کو ہر وقت رنجیت سنگھ کے حرم سرا مین جانیکا اختیار تھا اور اس

[illegible]ـت سے رانیان اوس سے بہت ڈرتی تھین

ہیرا سنگھ وہان ہمیشہ رہا کرتا تھا اس باعث سے کوئی بات ایسی نہین ہوتی تھی جو دھیان سنگھ کو معلوم نہ ہو جاتی

اسی طرح پر صورت کاروبار کی وقت وفات رنجیت سنگھ تک رہی

[illegible] مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کھڑک سنگھ کو بلا کر اوسکا ہاتھ دھیان سنگھ کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ

[illegible] باتون کی عرض جو کہ بیٹے تیرے ساتھ کی ہین تو میرے بیٹے کا نمک حلال اور وفادار وزیر

اوسکو بجاے میرے خیال کرنا -

[illegible] مقام پر لکھنا حال طور و طریقہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا خالی از لطف نہوگا اس لیے

[illegible] اوسکے طور و طریقہ و عادات کا مجملاً واسطے ملاحظہ ناظرین کے

[illegible]ـتے ہین -

قریب خیمے کے جو کہ واسطے ملاقات کے تیار ہوا تھا گورنر جنرل بہادر اور مہاراجہ رنجیت سنگہ مین ملاقات ہوئی چنانچہ دو حاکمان نامور ایک ہی ہاتھی پر سوار ہو کر اوس خیمے مین گئے

جبکہ رنجیت سنگہ وہان پہونچا وہ خود باہر کے خیمے مین ٹھہر گیا اور اپنے سرداروں کو پہلے اندر جانے کا حکم دیا اور پیچھے سے آپ بھی اندر گیا۔ غرضکہ بڑی بے تکلفانہ ملاقات ہوئی اور گورنر جنرل بہادر نے نذرین اور خلعت بقدر مراتب مہاراجہ اور ولی عہد اور اراکین سلطنت کو دین۔

بعد ازین مہاراجہ رنجیت سنگہ رخصت ہو کر اپنے خیمے مین چلے آئے

دوسرے روز گورنر جنرل رنجیت سنگہ کی ملاقات کو آئے۔ جمیع سرداران لاہور نے نذرین گورنر موصوف اور مہاراجہ کو دین اور رنجیت سنگہ نے کئی گھوڑے مع ساز طلائی و نقرئی کے مع اور بہت سے تحفجات کے نذر کئے۔ شام کو جانبین مین دعوتین ہوئین اور بوقت ہونے قواعد فوج طرفین کے رنجیت سنگہ قواعد سرکار کو دیکھکر بہت متحیر ہوا تاریخ ۱۲ - اکتوبر کو رنجیت سنگہ واسطے دیکھنے انگریزی توپخانے کے آیا اور حکمت اور عقلمندی جو کہ گولہ اندازان انگریزی نے اپنے فن مین ظاہر کی دیکھکر بہت متحیر ہوا۔ اوسی روز شام کے وقت رخصتی ملاقات ہوئی اور اسمین گورنر جنرل نے ایک آہنی پل رنجیت سنگہ کے نذر کیا غرضکہ یکم نومبر ۱۸۳۱ عیسوی کو دونون سرداروں نے اپنے اپنے ملک کی طرف مراجعت کی اور امور سلطنت مین مصروف ہوئے

جبکہ سرکار انگریزی نے بچند وجوہ بصلاح مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ۱۸۳۸ء مین کابل پر حملہ کیا مہاراجہ موصوف نے اپنی چھہ ہزار فوج زیر حکم جنرل ونٹورا کے اونکے ہمراہ کر دی۔ مہم کابل کی ختم بھی ہونے پائی تھی کہ ۲۷ - جون ۱۸۳۹ء کو مہاراجہ رنجیت سنگہ جو کہ سابق سے بہت بیمار تھے رحلت فرمائے ملک عدم ہوئے ۔ چند سال قبل وفات مہاراجہ رنجیت سنگہ کے راجہ دہیان سنگہ نے بوسیلہ اپنی عقلمندی اور چالاکی کے کاروبار سلطنت مین اتنا دخل پایا تھا کہ گویا اوسکو مالک بالکل سلطنت کا کہنا چاہیے۔ شاہزادے بغیر اوسکی اجازت کے حضور مہاراجہ رنجیت سنگہ مین نہین آسکتے تھے۔ چنانچہ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ کھڑک سنگہ اور شیر سنگہ گھنٹون تک باہر کھڑے رہے اور بعد رشوت دینے دربانون اور بادشاہی خدمتگارون کے مہاراجہ تک پہونچے۔

یہ وزیر اکثر اپنے آقائے نامدار سے کہا کرتا تھا۔ کہ کھڑک سنگہ بے وقوف اور واسطے کرنے کاروبار سلطنت

وقت وفات رنجیت سنگہ کے دہیان سنگہ زار زار بہت رویا بلکہ دو تین دفعہ ارادہ کیا کہ شامل ایشون مہاراجہ مرحوم کے اونکے ساتھ ستی ہو جاوے لیکن لوگون کے کہنے سننے اور فہمائش سے باز رہا۔ یہ ارادہ از راہ مکر و فریب تھا اور نہ از راہ محبت۔

اس راہ سے جانے سے یہ تھا کہ کسی طرح دریاے مذکور سے واقف ہو جاوین اور جہاز رانی کرین چنانچہ بمشکل تمام حاکمان سندھ نے راہ دینے کا اقرار کیا ۔ چنانچہ لفٹنٹ برنس بغیر شاہ انگلستان مع تحفہ مرسلہ شاہ موصوف کے ۱۷ جولائی ۱۸۳۱ء کو بوقت شام لاہور مین داخل ہوا رنجیت سنگھ ان تحفون کے دیکھنے سے بہت خوش ہوا اور لفٹنٹ موصوف کی کمال خاطر داری کی ۔

لفٹنٹ ممدوح یہان سے واسطے ملاقات گورنر جنرل ہندوستان کے شملے کو گئے اور بالکل حال اپنے سفر کا گورنر موصوف کے سامنے بیان کیا ۔

لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل ہندوستان کے دل مین یہ آیا کہ کسی طرح سے رنجیت سنگھ سے ملاقات کرنا چاہیئے چنانچہ انہون نے کپتان ویڈ صاحب کو جو کہ رنجیت سنگھ سے لدھیانہ سے آیا جایا کرتا تھا اور اب تک لاہور ہی مین تھے یہ لکھا کہ تم ارکان سلطنت لاہور سے کہو کہ وہ واسطے ہماری ملاقات کے مہاراجہ لاہور سے کہین چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مہاراجہ موصوف نے دیوان موتی رام اور سردار ہری سنگھ اور فقیر عزیز الدین کو مع تحفہ کے بدرخواست ملاقات کے پاس گورنر جنرل کے مقام شملے کو روانہ کیا اور یہ قرار پایا کہ دیہات روپڑ مین جو کہ قریب دریاے ستلج کے واقع ہین دونون سرداروں سے ملاقات ہو

گورنر جنرل انیسوین اکتوبر ۱۸۳۱ء کو شملے سے روانہ ہوئے اور ۲۲ کو روپڑ مین داخل ہوئے ۔ رنجیت سنگھ بھی پچیسوین تاریخ کو اپنے خیمے مین جو اوس پار دریاے ستلج کے ایستادہ تھا مع دس ہزار سوار اور چھ ہزار پیادون کے داخل ہوا ۔

جبکہ یہ خبر گورنر جنرل کو پہنچی انہون نے فوراً اپنے وکیل اور اپنے خاص سکرتر کو واسطے کہنے سلام کے پاس مہاراجہ لاہور کے بھیجا ۔

بعد ازین کنور کھڑک سنگھ مع اور چھ سردارون نامور کے رنجیت سنگھ کا سلام کہنے کو لارڈ صاحب کے پاس گئے اور یہ قرار پایا کہ تاریخ چھبیسوین کو علے الصباح مہاراجہ رنجیت سنگھ گورنر جنرل کی ملاقات کو آوین ۔ جبکہ وقت ملاقات کا قریب پہونچا رنجیت سنگھ کو شبہ ہوا کہ کہین انگریزون نے کچھ فریب کیا ہو اس لیے اوسنے مسیو الارڈ کو بلا کر کہا کہ تم جا کر کہہ آؤ کہ کل ملاقات نہین ہووے گی لیکن جبکہ اوسنے مہاراجہ موصوف کو سمجھایا اور کہا کہ جو بات آپ کے دلمین سمائی ہے وہ غلط ہے تب وہ خاموش ہوے اور اپنے ارادہ کو بدستور قائم رکھا اپنے روانہ ہونے سے پیشتر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے تین ہزار گھوڑ چڑھے سوار جو کہ بہت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے روانہ کئے اور بعد ازان آٹھ سو سوار زیر حکم مسیو الارڈ کے بھیجا اور پھر سردارون کو ہاتھیون پر بٹھلا کر روانہ کیا اور سب سے پیچھے آپ دریا کو عبور کر کے واسطے ملاقات کے گیا ۔

مقابلہ سید احمد کے روانہ ہوا - لڑائی کے شروع ہی مین اوسکے ایک زخم کاری لگا اور اس سبب سے
اوسکی فوج مین کمال بے انتظامی ہوئی اور یقین تھا کہ پشاور سید مذکور کے قبضے مین آجاتا لیکن اوسوقت
اتفاقاً موشو ونٹورا نے مع ایک پلٹن سپاہیون کے جو واسطے لینے عمدہ ایک گھوڑی لیلی کے جسکے دینے کا
اقرار رنجیت سنگھ سے یار محمد نے کیا تھا پشاور مین آیا تھا پشاور کو صدمہ دشمن سے محفوظ رکھا اور عرضی اطلاعی
خدمت مین مہاراجہ لاہور کے ارسال کی چنانچہ مہاراجہ موصوف نے یہ لکھا کہ تم فوراً گھوڑا لیکر چلے آؤ اور سلطان محمد
بھائی یار محمد کو پشاور کا قبضہ دے دو چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا

موشو ونٹورا کے جاتے ہی سید احمد پشاور پر پھر حملہ آور ہوا اور باوجودیکہ نئے صوبہ دار نے اوسکا مقابلہ کیا لیکن
کچھ کارگر نہوا اور شہر مذکور پر سید مسطور قابض ہوگیا

رنجیت سنگھ نے یہ خبر سنکر شروع ۱۸۳۰ع مین پشاور کیطرف فوج کشی کی - یہ دیکھکر مسلمان بھاگ گئے اور شہر
مذکور بلا کشت و خون کے اوسکے قبضے مین آیا - چنانچہ وہ سلطان خان کو گدی صوبہ داری پر بٹھا کر اپنی
دار السلطنت کی طرف واپس چلا آیا - سید احمد نے یہ بات سنتے ہی پھر پشاور پر قبضہ کرلیا اور سلطان خان کو بشرط
ادا کرنے تین ہزار روپئے ماہواری کے بدستور پشاور پر قابض رکھا اور دو مولویون اور ایک قاضی کو واسطے انتظام
کے اپنی طرف سے مقرر کیا لیکن پشاور مین ایک بلوا ہوا اور اوسمین یہ سب آدمی مارے گئے - چونکہ اس وقت
سید احمد نے چند ایسی باتین خلاف مرضی پہاڑیون کے جاری کین تھین اس باعث سے اونہون نے ناراض ہوکر
اوسکو اپنے ملک سے نکالدیا اور وہ لاچار ہوکر کنارہ دریاے اٹک کے پاس پہاڑون پکھلی اور دھمتور مین آکر
رہا جبکہ رنجیت سنگھ نے یہ خبر سنی فوراً ایک فوج جرار زیر حکم شیر سنگھ کے واسطے مقابلے سید احمد کے روانہ کی چنانچہ
شروع ۱۸۳۱ع مین دونون فوج ایکدوسرے کے مقابل ہوئین اور ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور انجام اوسکا
یہ ہوا کہ سید صاحب کو شکست نصیب ہوئی اور وہ خود میدان جنگ مین مارے گئے - اونکا سر کاٹ کر لاہور مین واسطے
شناخت کے بھیجا گیا - بعد اسوقت کے رنجیت سنگھ کو واسطے فتح کرنے پشاور کے پھر کبھی فوج کشی کرنی نہ پڑی
اور وہ شہر اوسکے دم واپسین تک اوسی کے قبضے مین رہا

ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ رنجیت سنگھ نے ایک خیمہ شالی واسطے شاہ انگلستان کے لارڈ امہرسٹ گورنر جنرل ہندوستان کو
بھیجا تھا چنانچہ گورنر موصوف ۱۸۲۸ع مین ولایت کو گئے اور اوس خیمے کو اپنے بادشاہ کے سامنے پیش کیا
چنانچہ اوسکے عوض مین شاہ موصوف نے چار گھوڑیان اور ایک گھوڑا واسطے مہاراجہ لاہور کے بھیجا - جب یہ
چیزین بخیریت تمام بمبئی مین پہنچی وہان سے حکم ہوا کہ یہ براہ دریاے اٹک کے پنجاب کو بھیجی جاوین اور مطلب

* رنجیت سنگھ کو گھوڑون کا بڑا شوق تھا اور جہان کہین اچھا گھوڑا دیکھتا تھا یا سنتا تھا اوسکو جسطرح ممکن ہوتا تھا منگوا لیتا تھا -

سنہ ۱۸۲۲ء میں سید صاحب اول کلکتے کو اور پھر وہان سے کعبۃ اللہ کو تشریف لے گئے تھے۔
جبکہ وہ ہندوستان میں واپس آئے اونھون نے ظاہر کیا کہ اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہیے اور برخلاف
سکھ کافرون کے جہاد کرنا چاہیے۔

بہت سے آدمیون نے اوسکے ارادے کی کامیابی کے لیے اوسکا ساتھ کیا اور روپیہ دیا اور اونکی مدد
سے اوسنے اپنے تئین مسلح کرکے پشاور کی طرف کوچ کیا اور ایک جھنڈا محمدی پہاڑون پر استادہ کیا
رنجیت سنگھ نے باستماع اس خبر کے ایک فوج جرار پار دریاے اٹک کے واسطے مقابلہ سید احمد
کے روانہ کی چنانچہ فوج مسلمانون نے یکبارگی سکھون پر حملہ کیا لیکن چونکہ وہ تعداد میں اور کارآزمودہ
نہ تھی اس باعث سے سکھون نے اونکو آسانی سے مار کر ہٹا دیا۔

موسم گرما سنہ ۱۸۲۶ء میں رنجیت سنگھ نے ایک عمدہ خیمہ شال کا اور بہت سے تحفہ و تحائف پاس لارڈ
ایمہرسٹ گورنر جنرل ہندوستان کے جوکہ اوسوقت میں شملے میں تشریف رکھتے تھے بھیجا۔ لارڈ ممدوح
اس بات سے بہت خوش ہوے اور عوض میں اونھون نے بھی اوسی قدر اشیاے قیمتی رنجیت سنگھ کو بھیجین
واضح ہو کہ سنہ ۱۸۲۱ء میں بوقت فتح کرنے پہاڑی ملکون کے رنجیت سنگھ نے قلعہ جمون کا گلاب سنگھ
اور سوچیت سنگھ کو دیدیا تھا چنانچہ اسوقت یعنی سنہ ۱۸۲۸ء تک راجہ دھیان سنگھ بھائی حاکمان جمون کا مہاراجہ
لاہور کے یہان داروغہ ڈیوڑھی تھا اور راجہ موصوف اوسکے لڑکے ہیرا سنگھ کو بہت چاہتا تھا اس باعث سے
اسکے باپ کو امورات سلطنت میں کمال دخل تھا یہان تک کہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا رنجیت سنگھ دن رات اس
فکر میں تھا کہ ہیرا سنگھ کی شادی جسکو اسنے خطاب راجائی کا دیا تھا کسی عالی خاندان کی لڑکی سے ہو چنانچہ
حسب اتفاق انرودھ چند لڑکا سنسار چند راجہ کانگڑہ کا مع تمام اپنے خاندان کے نونہال سنگھ الو والے کے بیٹے کی
شادی میں لاہور میں آیا تھا۔ رنجیت سنگھ نے بموجب کہنے راجہ دھیان سنگھ کے اوسکو بلوا کر درخواست کرائی کہ وہ
اپنی دونون بہنون کی شادی حسب مرضی مہاراجہ لاہور کے کرے لیکن جبکہ والدہ راجہ کانگڑہ نے یہ بات سنی
وہ مع اپنی دونون لڑکیون کے اون پہاڑون کو جوکہ حفاظت سرکار انگریزی میں تھی بھاگ گئی اور بعد چند روز
کے راجہ انرودھ سنگھ بھی بھاگ گیا اور اوسکے بالکل علاقہ پر رنجیت سنگھ قابض و متصرف ہو گیا۔ اور اوسکے بھائی
فتح چند کو وہان سے نکال دیا۔

سنہ ۱۸۲۹ء میں سید احمد نے پھر ایک بھیڑ مسلمانون کی جمع کی اور چونکہ یار محمد نے رنجیت سنگھ کی تابعداری اختیار
کی تھی اس باعث سے اوسنے اول پشاور پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ بمجرد استماع اس خبر کے یار محمد واسطے

* اسکا حال مفصل و مشرح آگے لکھا ہے

جبکہ یہ خبر شکست پٹھانون کی عظیم خان کو پہونچی وہ جلال آباد کو چلا گیا اور اس طرح رنجیت سنگھ ستر ہوین مارچ کو شہر پشاور مین داخل ہوا۔

ماہ اپریل مین یار محمد نے حضور رنجیت سنگھ مین حاضر ہوکر عرض کی کہ اگر مجھکو پشاور عنایت ہو تو مین خراج معینہ ہمیشہ لاہور کو بھیجا کرون گا۔ اور کبھی ایک گھوڑا بھی رنجیت سنگھ کو بطور نذر کے دیے۔ رنجیت سنگھ ان شرائط کو قبول کرکے لاہور کو چلا آیا۔

ماہ مئی مین عظیم خان نے وفات پائی اور ایک بڑا فساد بالکل ملک افغانستان مین واقع ہوا لیکن باوجود اسکے ہرات شاہ محمود اور اوسکے بیٹے کامران ہی کے قبضے مین رہی۔

ہری سنگھ نلوہ والے کو رنجیت سنگھ نے واسطے مطیع اور فرمان بردار رکھنے باشندگان گندگرہ کے جوکہ پہاڑ مین واقع ہے متعین کیا تھا لیکن چونکہ اوسنے ایک سید کی لڑکی کہ جوکہ نہایت حسین تھی گھر مین ڈال لیا تھا اس لیے وہان کے اہل اسلام بر سر فساد ہوئے اور اوسکو یہان تک تنگ کیا کہ اوسنے لاچار ہوکر رنجیت سنگھ سے مدد طلب کی لیکن چونکہ بسبب خراب ہونے موسم کے مدد نہین پہونچ سکی وہ لاچار ہوکر مقام مذکور کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔

رنجیت سنگھ نے جبکہ یہ بدانتظامی دیکھی خود مع فوج جرار کے واسطے تنبیہ مفسدون کے روانہ ہوا لیکن قبل اوسکے پہونچنے کے وہان کے باشندے اپنے اپنے گانون چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ مہاراجہ نے گانون کو لوٹا اور کھیتون کو جو تیار نہین ہوئے تھے گھوڑون کو کھلا دیا اور یار محمد کو پشاور سے بلا کر بعد لینے نذرون کے جن پر کہ پشاور دی گئی تھی از سر نو مضبوط کیا۔

بعد ازین اوسنے اپنی دار السلطنت کو کوچ کیا لیکن اوسکے دل مین اتنا افسوس رہا کہ باوجود کرنے اتنی طیاریون اور خرچ ہونے زر کثیر کے وہ مسلمانان گندگرہ سے عوض نہ لے سکا۔

۱۸۲۶ء مین صادق محمد خان نواب بہاول پور کا فوت ہوا اور اوسکا لڑکا بہاول خان مسند ریاست پر بیٹھا۔ جوکہ ابتک موجود ہے۔ اوسنے اقرارنامہ جو مابین اوسکے باپ اور رنجیت سنگھ کے ہوے تھے مع وامر ثبت کیے۔ ۱۸۲۷ء کے شروع مین سید احمد نے بارادہ جہاد کے ایک سبز محمدی جھنڈا پہاڑون پر کھڑا کیا۔ یہ شخص پہلے امیر خان کے یہان سوارون مین نوکر تھا لیکن جبکہ وہان سے موقوف ہوگیا اوسنے اپنے تئین بہت متقی اور پرہیزگار بنایا اور دہلی مین آکر یہ مشہور کیا کہ مجکو وحی نازل ہوتی ہے۔

چند مولویون سے جوکہ وہان عالم و فاضل مشہور تھے اوسنے کہا کہ اہل اسلام کو تعزیہ بنانا نہ چاہیے اور نہ اوسکا پرستش کرنا واجب ہے کیونکہ یہ دونون علامت کفر ہے۔

جاگیرین دیوسے لیکن جبکہ اوسنے اس سے انکار کیا اوسنے سدا کنور کو قید کر لیا اور واسطے ضبطی اوسکے
مال و اسباب کے فوج اٹل گڑہ کو بھیجی۔ سدا کنور کی لونڈی نے اوسکا سخت مقابلہ کیا یہان تک کہ
تک قلعہ پر رنجیت سنگہ کا دخل ہونے دیا الا آخرش کو مہاراجہ لاہور اسپر قابض ہو گئے۔
۱۸۲۱ع مین کنور کہرک سنگہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوسکا نام کنور نونہال سنگہ رکھا۔
رنجیت سنگہ نے اوسوقت مین کشتی وار اور مانکوٹ کو اپنے قبضے مین کر لیا۔
رنجیت سنگہ نے پہر موتی رام کو صوبہ داری کشمیر پر مقرر کرکے بھیجدیا کیونکہ ہری سنگہ سے باشندے وہان کے
بسبب اوسکی بدمزاجی کے بہت دق تھے
بعد دسہرے کے رنجیت سنگہ نے حسب دستور اپنی فوج جمع کرکے طرف حافظ احمد سردار منکریاہ اور منگرا کی
کہ جسکا حال ہم اوپر لکھ چکے ہین کوچ کیا حافظ مذکور تحفہ و تحائف دربار لاہور کو ہمیشہ بھیجتا تھا لیکن ایکے
مہاراجہ موصوف نے یہ ارادہ کیا کہ بالکل اوسکے ملک پر قابض ہوجاوے چنانچہ باین ارادہ وہ رام نگر
پنڈ داد خان ہوتا ہوا پانچوین نومبر کو مقابل دیرہ اسمعیل خان کے پہنچا۔ اور ایک فوج قریب آٹھ
ہزار آدمیون کے زیر حکم مانک راے کے واسطے قبضہ کرلینے مقام مذکور کے روانہ کی چنانچہ ۹ نومبر کو
شہر مذکور قبضہ سکہون مین آیا بعد ازین سکہ بہکریاہ کانگرہ موج گڑہ پر بدون مقابلے کے قابض ہو گئے
چونکہ قلعہ منکہرا جنگل مین واقع تھا اور بہ نسبت مقامات مذکورہ کے بہت مضبوط تھا اس باعث
وہ دیکایک سکہون کے قبضے مین نہ آیا۔ اسکے گرد نواح کی زمین کنکریلی تھی اور اس باعث سے
فوج کہ اوسکا محاصرہ کرتی تھی اوسکو پانی کی طرف سے بہت تکلیف ہوتی تھی
سنگہ نے باوجود ان سب باتون کے ایک فوج واسطے تسخیر اوس قلعے کے روانہ کی اور ایک گروہ
کو واسطے کہودنے کنوون کے بہیجا اور اوس وقت مین ایک حصہ فوج کو موج گڑہ کی طرف بہیجا
اونٹون اور بیلون پر پانی لاد کر لاوین۔
دونون طرف سے گولہ اندازی ہوئی اور اس باعث سے دونون طرف کے بہت سے
گئے لیکن حافظ احمد نے اپنے تئین قابل مقابلے کے نہ سمجہا اوسنے رنجیت سنگہ کو لکہہ بہیجا
کی کرونگا بشرطیکہ مجہکو مع ہمراہیون اور اسباب کے قلعے سے نکل جانے کی اجازت ملے
واسطے میری پرورش کے اور دیرہ اسمعیل خان واسطے میری ریاست کے مقرر ہوجاوے
نے ان شرائط کو قبول کر لیا اور بلکہ ایک خلعت فاخرہ واسطے رونق شکے کے پاس
کے بہیجا۔

جرّار لشکر روانہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعد کئی ایک لڑائیوں کے فوج رنجیت سنگھ کو بسبب کثرت برف
اور کمی رسد کے کمال تکلیف پہنچی اس باعث سے فوج سکھوں کی واپس چلی آئی۔ اس لڑائی میں
رنجیت سنگھ کے بہت سے نامور آدمی کام آئے۔

قبل حملہ آوری کے دیوان محکم چند نے رنجیت سنگھ کو ان سب تکلیفوں سے جو کہ اوسکو پیش آئیں واقف
کر دیا تھا اور کہا تھا کہ موسم برسات میں حملہ کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے اور وہ بسبب بیماری کے اس
مہم میں شریک نہیں تھا چنانچہ بیماری نے روز بروز غلبہ کیا یہاں تک کہ آخر کو یہ مرد نیکنام و منصف
و عالی ہمت اور خوش طبیعت اور خیرخواہ اس جہان فانی سے روانہ ہوا اور داغ حسرت کا اپنے بیوی بچوں
اور خصوصاً اپنے آقا کے دل پر چھوڑ گیا۔

اس وقت میں حاکمان بھمبر اور راجوری زیر حکم بھائی سلطان خان کے منحرف ہو گئے لیکن آخرش کیفر کردار کو پہنچے
بعد ازاں رنجیت سنگھ نے اور دو ایک چھوٹے سرداروں کو جنہوں نے کہ اوسکا تابع کیا
تھا یا اوسکا کہنا نہ مانا تھا یا سرکشی اختیار کی تھی زیر کیا۔ سنہ ۱۸۱۰ء میں اپنی فوج کو زیر حکم رام دیال اور
دل سنگھ کے واسطے تحصیل خراج کی طرف ملتان اور بہاولپور کے روانہ کیا۔ وہاں سے اوسنے
ایک گروہ سکھوں کا دریائے اٹک کی طرف روانہ کیا اور وہ بسرحد ملک سندھ تک پہنچا

حافظ احمد خان سردار منکیرہ اور بھاوہ سے خراج طلب کیا اوسکے انکار کرتے ہی سکھ سردار اوسکے
دو ایک قلعوں پر قابض ہو گیا اور بعد لینے زر خراج کے اونکو خالی کر دیا۔

بعد ازاں احمد خان والی جھنگ سے خراج طلب کیا اور جبکہ اوسنے ادا سے زر کے انکار کیا سکھوں نے
اوسکو قید کرکے لاہور کو بھیجدیا اور بالکل اوسکے ملک پر قابض و متصرف ہو گئے

رنجیت سنگھ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۲ء کو اپنی دارالریاست میں داخل ہوا اور انتظام امورات خانگی میں مصروف
ہوا۔ ماہ اکتوبر میں اوسنے اپنی فوج کو پھر متحرک کیا اور پہاڑوں میں جاکر راجہ سنسار چند سے
سالانہ خراج لیتا ہوا اور پھر وہاں سے ولایت ہری سنگھ اور دیوان سنگھ کو جو کہ بھائی جودھ سنگھ
سردار مغل رام گڑھیا کے تھے ضبط کرتا ہوا امرتسر کو چلا آیا۔

ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء میں افواج سکھ زیر حکم کنور کھڑک سنگھ کے ملتان کی طرف متحرک ہوئی اور نواب
مظفر خان صوبہ دار ملتان سے زر خطیر طلب کیا۔ اوسکے توقف پر اونہوں نے شہر و قلعہ مظفر گڑھ
اور خانگڑھ اپنے قبضے میں کر لیے اور ماہ فروری میں بعد محاصرہ سخت تین مہینے کے شہر ملتان بھی چھین لیا
اول سکھ قلعے پر گولہ اندازی کرتے رہے اور اس باعث سے دیواریں اکثر جگہ سے شکست اور منہدم ہو گئیں

فوج اِمسال بیکار رہے اوسنے اپنی کچھ فوج واسطے قبضہ کرنے اوس راستے کے جوکہ پہاڑون مین مقام راجوری کے پاس ہی بھیجی اور یہ بھی کہا کہ وہان ایک مکان محفوظ واسطے رکھنے غلہ اور اسباب ضروری کے تجویز کیا جاوے اور آپ چھبیسوین دسمبر کو روہتاس سے لاہور کو چلا آیا۔ یہان آکر اوسنے ایک کام خلاف اوسکی اور ریاست کے کیا اور یہ ہی کہ اوسنے زبانی لوگون کے سنا کہ شاہ شجاع کے پاس بہت سے جواہرات بیش قیمت ہین اس لیے اوسنے کچھ عورتون کو شاہ موصوف کے مکان کے اندر بھیجا اور اون سے کہا کہ جو کچھ چیز بیش قیمت تمھین ملے باہر لے آؤ چنانچہ اونھون نے ایسا ہی کیا اور رنجیت سنگھ نے بہت سی بے بہا چیزین مثل تلوار و پستول و قالین وغیرہ کے جوکہ اوسکے پسند آئین لے لین۔ سوا اسکے اوسنے یہ حکم دیا کہ شاہ کو باغ شالہ نار سے جہان کہ وہ ابتک مقیم تھا اوٹھا دو اور کوئی مکان شہر مین اوسکے رہنے کے لیے تجویز کیا جاوے۔ جب شجاع الملک نے یہ سختیان دیکھین اوسنے اپنی بیگمون کو بلباس ہندو عورتون کے بسازش بالک رام صراف کے پوشیدہ لدھیانے کو روانہ کیا۔ جب رنجیت سنگھ نے یہ خبر سنی وہ بہت غصہ ہوا بلکہ شہر مین منادی کرادی کہ کوئی عورت شہر سے باہر نکلنے پاوے لیکن یہ سب اوسکی تدبیرین بیفایدہ تھین کیونکہ جو ہونا تھا پہلے ہی ہو چکا تھا۔ ۱۰ اپریل ۱۸۱۵ء مین شاہ شجاع بھی بھیس بدل کر قید سے بھاگ گیا۔ باوجودیکہ رنجیت سنگھ نے اوسکی بہت سی تلاش کی لیکن کچھ پتا نہ لگا۔

شاہ نے کشتوار مین جاکر بہ مدد وہان کے راجہ کے قریب تین ہزار آدمیون کے جمع کیے اور اس امر کا ارادہ کیا کہ کشمیر پر حملہ آور ہو اور اوسکو فتح کرے لیکن بسبب کثرت برف کے وہ اوس ارادے سے کامیاب نہوا اور لاچار ہوکر ۱۸۱۶ عیسوی مین لدھیانے مین آیا اور سرکار انگریزی نے واسطے اوسکی پرورش کے پچاس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کر دیا۔

بعد چند روز کے اوسکا بھائی شاہ زمان بھی جوکہ اندھا ہو گیا تھا عملداری سرکار انگریزی مین آیا چنانچہ اوسکا بھی چوبیس ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہو گیا۔

واضح ہو کہ ہمنے خاندان شاہ شجاع کا حال ۱۸۱۶ عیسوی تک بیان کیا اور اس باعث سے وہ حالات جو کہ پنجاب مین ۱۸۱۴ء سے واقع ہوئی قلم انداز کیے گئے چنانچہ اب اونکا بیان ذیل مین درج ہوتا ہے۔

رنجیت سنگھ ماہ اپریل ۱۸۱۴ء مین بعد اشنان امرتسر کے کانگڑہ کو ہتاہو تو واسطے حملہ آوری کشمیر کے روانہ ہوا اور اون چھوٹے چھوٹے پہاڑی سرداران کو جوکہ اس باب مین اوسکے مائل ہوئے زیر کیا آخر کو یہ تجویز ہوئی کہ دو طرف سے صوبہ مذکور پر حملہ کیا جاوے۔ اول فوج زیر حکم خاص رنجیت سنگھ کے پونچھ کے راستے سے اور دوم ایک تھوڑا حصہ فوج کا زیر حکم رام دیال پوتے دیوان محکم چند کے براہ

سکے نزدیک اٹک کے چھوڑ آیا۔

جبکہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگہ نے یہ خبر فرحت اثر سنی کہ قلعہ اٹک میری فوج کے قبضہ مین آگیا اوسنے فوراً کچھہ مدد فوج اور سامان ضروری اودہر کو روانہ کیا۔

وزیر فتح خان اس بات کے سننے سے نہایت متردد ہوا اور بدون دیے روپیے کے دیوان محکم چند کو سیدھا اٹک کو چلا آیا۔

دیوان موصوف مع شجاع الملک کے جو کہ سابق مین قید والی کشمیر ہو گیا تہا بہ ارادہ ملنے مدد کے اوسکے پاس آیا تھا لاہور کو چلا آیا۔

رنجیت سنگہ نے اوس سے وہ جواہر بیش بہا جو کہ بنام کوہ نور کے مشہور ہے طلب کیا اور عوض مین اوسکے اوکو ایک قلعہ اور کچھہ جاگیر دینے کا اقرار کیا لیکن اوسنے بالکل انکار کیا اور کہا کہ وہ ہیرا میرے پاس نہین ہے۔ جبکہ رنجیت سنگہ نے اوسکے مکان پر پہرہ بٹھلا دیا اور اوسکو اور اوسکے خاندان کو سب طرح سے تکلیف دینے لگا یہان تک کہ دو روز تک آب و دانہ بھی نجانے دیا تب اوسنے لاچار ہو کر وہ ہیرا رنجیت سنگہ کے حوالہ کیا۔

اٹک مین پہونچتے ہی فتح خان نے قلعے کا محاصرہ کیا اور آمد و رفت رسد کی بالکل موقوف کر دی اس سبب سے رنجیت سنگہ نے دیوان محکم چند کو اسطرف کو روانہ کیا اور اوس سے کہا کہ جیسا مناسب جانیو ویسا کیجیو

دیوان موصوف مقام برہان مین جا کر خیمہ زن ہوا اور سوچتا تھا کہ کیا کرے کہ اوسکے پاس احکام رنجیت سنگہ کے واسطے امداد محصورین کے پہونچے

دیوان موصوف نے بارہوین جولائی سنہ ۱۸۱۳ء کو اس طرف کوچ کیا اور دوسرے روز قریب دس بجے کے دریاے سندہ پر جو کہ اٹک سے بفاصلہ پانچ کوس کے ہے پہونچا۔ آخرش کو ایک لڑائی سخت واقع ہوئی اور دوپہر تک قائم رہی اوسمین بہت سی فوج پٹھانون کی کام آئی اور بہت سی مجروح ہوئی۔ چونکہ تمازت آفتاب کی بہت تھی اور لوئین چل رہین تھین اور بسبب ہوا کے خاک اور دہوان اوٹھکے آنکھون مین جاتا تھا اس باعث سے وزیر فتح خان نے باقی فوج کا لڑانا مناسب نہ جانا اور بلکہ جو لڑ رہی تھی اوسکو بھی لڑنے سے باز رکھا اور خود پشاور کو چلا گیا۔

اخیر برسات سنہ ۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگہ نے ایک لشکر جرار واسطے فتح کرنے کشمیر کے طیار کیا اور سب جاگیرداروں سے فوج طلب کی اور گیارہوین نومبر کو دریاے جہلم سے عبور کر کے شہر رہتاس مین پہنچا بعد سننے اس بات کے فتح خان پشاور سے کوچ کر کے دریاے اٹک کے مغرب کیطرف آیا رنجیت سنگہ نے اوس وقت یہ سنا کہ پیر پنجل پہاڑون مین کثرت سے برف پڑی ہے اور یہ بات خیال کہ اوسکی

جو ایک عمدہ انگریزی گاڑی جو کہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان نے بطور تحفہ کے بھیجی تھی دیکھی اور واسطے اوس کے اوسنے ایک اپنا ایلچی کلکتے کو روانہ کیا واضح ہو کہ بارہ ضلعین جو اول پنجاب مین تھین اون مین سے پہلکیا اور نہنگ ضلعین زیر حمایت سرکار انگریزی کے ہوگئین اور اس زمانے تک سواے فیصل پوریا ضلع کے اور سب ضلعون کو رنجیت سنگہ نے زیر کرکے اونکے ملک کو اپنے قبضے مین کر لیا تھا اور وہ کوئی بہانہ واسطے شامل کرنے اس ضلع کے بھی ڈہونڈتا تھا چنانچہ اوسنے آخرش کو ۱۸۱۱ع مین کسی بہانے سے اوس ضلع کو تباہ کیا اور اوسکے سردار جودہ سنگہ سے بالکل ملک چھین لیا۔

۱۸۱۲ع کے شروع مین شہر لاہور مین کھڑک سنگہ کی شادی بڑی دہوم دہام سے جیمل سنگہ نیا والہ کے بیٹی سے ہوئی اور کرنیل اکٹرلونی مع راجہ ہای نابہہ کیتھل و جیند حسب الطلب مہاراجہ رنجیت سنگہ کے شریک شادی کے ہوے بعدازین فوج سکہون کی واسطے محاصل ملک اور فتح کرنے پہاڑی اضلاع کے مصروف ہوئی بعد اختتام برسات کے رنجیت سنگہ نے ایک فوج کثیر جمع کی اور بنات خود واسطے فتح کرنے اضلاع بہمبر اور راجوری وغیرہ کے جو کہ بیچ جنگل پہاڑون مین واقع ہین روانہ ہوا۔

اگرچہ وہان کے حاکمون نے جو کہ مہم گذشتہ مین بہت تنگ ہوے تھے مقابلہ کیا لیکن کچھ کارگر نہوا واضح ہو کہ سابق اس سے جہان داد خان اور عطا محمد حاکمان اٹک اور کشمیر نے شاہ شجاع والی کابل سابق کو واسطے حاصل کرنے اوسکے ملک کے مدد دی تھی اس باعث سے وزیر فتح خان بارادہ سزادہی حاکمان مذکورہ کے دریاے سندہ پر آکر خیمہ زن ہوا۔ بعدازین فوج افاغنہ طرف کشمیر کے متحرک ہوئی اور چونکہ اوسوقت مین فوج مہاراجہ رنجیت سنگہ بھی بمقام بہمبر وغیرہ مین مقیم تھی اس لیے مہاراجہ موصوف نے واسطے دریافت حال کے وزیر فتح خان کو واسطے ملاقات کے جہیلم پر بلوایا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قرار پایا کہ سکہون اور پٹہانون کی فوجین بہ اتفاق کشمیر پر حملہ آور ہون اور عوض مین اسکے رنجیت سنگہ کو کشمیر کی لوٹ مین سے نو لاکھہ روپیہ دیا جاوے چنانچہ رنجیت سنگہ نے ایک فوج بارہ ہزار آدمیون کی زیر حکم دیوان محکم چند کے فتح خان کے ہمراہ کردی لیکن بہ سبب کثرت برف کے جسکی کہ وہ عادی نتھی مقام تک نہ پہونچ سکے اور کشمیر کو صرف فوج افاغنہ ہی نے فتح کیا۔

جبکہ خبر فتح ہونے کشمیر کی جہان داد خان ناظم اٹک کو پہونچی وہ بہت ہراسان ہوا اور رنجیت سنگہ کو خفیہ لکھہ بھیجا کہ جسوقت وزیر فتح خان میرے ملک پر حملہ آور ہوگا اور مین اپنے تئین اوسکے مقابلے کے ناقابل سمجھا تو مین قلعہ تیرے حوالے کر دونگا چنانچہ رنجیت سنگہ ہر وقت باراستگی سے بنظر دور اندیشی ایک اپنی زیر حکم دیا

شمال کی طرف واقع ہین اور مہاراجہ صاحب سکے مطیع ہین کچھ سروکار نہین ہوگا
بعدازین ایک عہدنامہ درمیان سرکار انگریزی اور سکھ سردارون پٹیالہ نابہ جھیند اور کیتھل کے سنہ ۱۸۰۹ع
مین تحریر ہوا اور اس سے تمیع سردارون نے حمایت انگریزی مین رہنے کا اقرار کیا —
ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ع مین فوج سکھ طرف قلعہ کانگڑہ کے مصروف ہوئی کیونکہ اوسوقت مین امر سنگھ گورکھہ نے اوسکا محاصرہ
کیا تھا اور وہان کے راجہ نے لاچار ہوکر رنجیت سنگھ سے استعانت کی تھی جب فوج رنجیت سنگھ کے قریب
قلعے کے پہونچی سنسار چند راجہ کانگڑہ نے اوسکو اندر نہ آنے دیا اس سبب سے مہاراجہ موصوف نے
دروازہ قلعہ پر حملہ کیا اور کہا کہ دروازہ کھولدو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ قلعہ ۲۴ اگست سنہ ۱۸۰۹ع مین والی
لاہور کے قبضے مین آیا — یہہ وقوعات دیکھکر امر سنگھ تھاپا اپنے ملک کو لوٹ گیا —
بعدازین رنجیت سنگھ نے اپنی فوج کو قواعد انگریزی سکھلانا شروع کی اور ساوہی طرح کا توپخانہ بھی
آراستہ کیا شروع سال سنہ ۱۸۱۲ع مین رنجیت سنگھ نے یہ سنا کہ شاہ شجاع الملک والی کابل کو اوسکے
بھائی محمد شاہ نے بوسیلہ وزیر فتح خان کے تخت سلطنت سے اوتار دیا اور وہ میرے ملک مین آتا ہے
چنانچہ تیسری جنوری کو مہاراجہ موصوف اور والی کابل مین ملاقات ہوئی اور رنجیت سنگھ مع فوج پیش آیا
بعدازین شجاع الملک بارھوین تاریخ اوسی مہینے کو واسطے ملاقات اپنے بھائی شاہ زمان کے راولپنڈی
کو چلا گیا رنجیت سنگھ نے اب مظفر خان صوبہ دار ملتان سے تین لاکھ روپے مانگے اور چونکہ اوسنے ادا سے زر سے
انکار کیا وہ مع جمعیت سکھون کے ملتان پر حملہ آور ہوا اور بعد لوٹنے اور تباہ کرنے گرد نواح کے گانون و
قصبون کے اوسنے خاص قلعہ کا محاصرہ کیا — مظفر خان نے ایک سخت مقابلہ کیا اور قلعہ شہر کو ہرگز خالی نکیا
— رنجیت سنگھ لاچار ہوکر ایک لاکھ اسی ہزار پر معاملہ کرکے لوٹ آیا اس لڑائی مین سکھون کے بہت سے آدمی ضائع ہوے
بعدازین اوسنے اور چھوٹے چھوٹے سکھ سردارون کی ملکین چھین لین اور وہ جو کہ اوسکے
مقابلہ پیش آئے اونکو قید کرکے لاہور کو روانہ کیا
جبکہ رنجیت سنگھ گرد نواح چند داودخان مین مسلمانون سے قلعجات لینے مین مصروف تھا اوسنے
چوبیسوین فروری سنہ ۱۸۱۱ع کو یہ خبر سنی کہ شاہ محمود نے بارہ ہزار پٹھانون سے دریاے اٹک کو عبور کیا ہے
اور اوسکی دہشت سے باشندگان اوس گرد نواح کے بھاگے جاتے ہین رنجیت سنگھ نے باستماع اس خبر کے
راولپنڈی پر مورچہ بندی کردی اور حکیم عزیز الدین کو واسطے استفسار حال کے شاہ محمود کے پاس بھیجا —
چنانچہ اوسکو دریافت ہوا کہ شاہ موصوف واسطے سزادہی عطا محمد پسر شیر محمد وزیر سابق اور ناظمان اٹک اور
کشمیر کے جنھون نے کہ سابق مین شاہ شجاع کو مدد دی تھی تشریف لاتے ہین بعد دریافت اس حال کے

آخرش کو کچھ فوج زیر حکم کرنیل اکٹرلونی+ صاحب کی جمنا کو مقام پوریا سے عبور کرکے سولھوین جنوری ۱۸۰۹ء
کو قریب انبالے کے پونہچی اور وہان سے کوچ کرکے اٹھارھوین فروری کو لدھیانے مین داخل
ہوئی - اور باعث روانگی فوج کا یہ تھا کہ اگر مہاراجہ رنجیت سنگہ دریاے ستلج کو اپنے ملک کی حد قرار دین
اور اون ملکون پر جو کہ مابین دریاے ستلج اور جمنا کے واقع ہین دعوی کرین تو مہاراجہ سے یہ شرائط بزور
قبول کرائی جاوین - بفور پہونچنے اکٹرلونی صاحب کے جمیع سکھہ سردار جو کہ ستلج کے اس پار تھے حاضر
ہوئے اور اپنے تئین سرکار انگریزی کی پناہ مین رکھنے کا اقرار کیا اور اپنی نارضامندی ساتھ مہاراجہ لاہور کے ظاہر کی
اب تک رنجیت سنگہ سر چارلس مٹکف صاحب وکیل سرکاری سے یہی کہتا تھا کہ کسی وجہ سے
دریاے ستلج میرے ملک کی حد نہین ہو سکتی ہے کیونکہ مین حاکم لاہور ہون اور جمیع سکھون کو میرا مطیع
اور فرمان بردار ہونا چاہیے خواہ ستلج کے وار ہون یا پار اس صورت مین سرحد میرے ملک
کی جمنا ہونی چاہیے لیکن کرنیل اکٹرلونی کے سبب پہنچنے سے اوسکے دلمین مختلف خیال پیدا ہوے
- اوسنے کہا کہ اگر مین یہ شرائط قبول نکرون تو تعجب کیا ہے کہ پھر انگریز زیادہ پیر پساریں اور پنجاب کے
سکہ سردارون کو جنکو کہ مینے فتح کیا ہے مدد دین - اور سواے اسکے اوسنے انگریزون کو اپنے آپ سے
زیادہ طاقتور خیال کیا اور اس امر کی تصدیق اوسکو ماجرہ مندرجہ ذیل سے ہوئی تھی -
جن دنون مین کہ سر چارلس مٹکف صاحب امرتسر مین تھے ماہ محرم واقع ہوا اور مسلمانون نے جو کہ اونکے
ساتھ تھے تعزیہ بناے اور جبکہ وہ عشرہ کے دن اونکو دفن کرنے کے لیے لیجانے لگے اور باواز بلند حسن
حسین کہتے اور مرثیہ پڑھنے لگے اکالی لوگ زیر حکم پھولا سنگہ کے اون پر حملہ آور ہوئے آخرش کو دو کمپنی
اور کچھ سوار جو کہ وکیل انگریزی کے ساتھ تھے واسطے مقابلہ کے تیار ہوے اور بعد ایک خفیف لڑائی کے
اکالیون کو ہٹا دیا - رنجیت سنگہ بھی یہ تماشا دیکھ رہا تھا اور بعد تمام ہونے لڑائی کے واسطے عذرخواہی
کے ایلچی موصوف کے خیمے مین آیا اور قواعد فوج انگریزی کا بہت تعریف کرنے لگا اور اسوقت سے اوسکے
دلمین دو باتین آئین اول یہ کہ وہ انگریزون سے نہ لڑے اور دوئم یہ کہ اپنی فوج کو بھی قواعد انگریزی سکھاوے
غرض کہ آخرش کو ایک عہدنامہ درمیان دونون سرکارون کے ماہ اپریل ۱۸۰۹ء مین ہوا اور اس
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اون دیہات مین جو کہ مشرق طرف دریاے ستلج کے اوسکے قبضے مین تھی اتنی فوج
رکھنے کا اقرار کیا جتنی کہ اونکے انتظام کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی اقرار کیا کہ وہ بار دیگر کسی گرد نواح کے
سردار پر فوج کشی نہین کریگا اور سرکار انگریزی نے بھی اقرار کیا کہ ہمکو اون دیہات سے جو کہ دریاے ستلج

+ انکو ہندوستانی اکٹرلونی اختر صاحب کہتے ہین

شمال کی طرف واقع ہین اور مہاراجہ صاحب کے مطلع ہین کچھ سروکار نہین ہوگا
بعدازین ایک عہدنامہ درمیان سرکار انگریزی اور سکھہ سردارون پٹیالہ نابہ جھیند اور کیتھل کے
مین تحریر ہوا اور اس سبب تمیع سردارون نے حمایت انگریزی مین رہنے کا اقرار کیا —
ماہ مئی ۱۸۰۹ع مین فوج سکھہ طرف قلعہ کانگڑہ کے مصروف ہوئی کیونکہ اوس وقت مین امر سنگھ گورکھہ نے اوسکا محاصرہ
کیا تھا اور وہان کے راجہ نے لاچار ہوکر رنجیت سنگھ سے استعانت کی تھی جب فوج رنجیت سنگھ کے
قلعے کے پہنچی سنسار چند راجہ کانگڑہ نے اوسکو اندر نہ آنے دیا اس سبب سے مہاراجہ موصوف نے
دروازہ قلعہ پر حملہ کیا اور کہا کہ دروازہ کھولدو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ قلعہ ۲۴ — اگست ۱۸۰۹ع مین والی
لاہور کے قبضے مین آیا — بعد وقوعات ویکرام سنگھ تھاپا اپنے ملک کو لوٹ گیا —
بعدازین رنجیت سنگھ نے اپنی فوج کو قواعد انگریزی سکھلانا شروع کی اور اوسی طرح کا توپخانہ بھی
آراستہ کیا شروع سال ۱۸۱۱ع مین رنجیت سنگھ نے یہ سنا کہ شاہ شجاع الملک والی کابل کو اوسکے
بھائی محمود شاہ نے بوسیلہ وزیر فتح خان کے تخت سلطنت سے اوتار دیا اور وہ پیرے ملک مین آتا ہے
چنانچہ تیسری جنوری کو مہاراجہ موصوف اور والی کابل مین ملاقات ہوئی اور رنجیت سنگھ بہ اخلاق پیش آیا
بعدازین شجاع الملک بارھوین تاریخ ادسی مہینے کو واسطے ملاقات اپنے بھائی شاہ زمان کے راولپنڈی
کو چلا گیا رنجیت سنگھ نے اب مظفر خان صوبہ دار ملتان سے تین لاکھہ روپے مانگے اور چونکہ اوسنے ادا سے زر سے
انکار کیا وہ مع جمعیت سکھون کے ملتان پر حملہ آور ہوا اور بعد اوسنے اور تباہ کرنے گرد نواح کے گانون و
قصبون کے اوسنے خاص قلعہ کا محاصرہ کیا — مظفر خان نے ایک سخت مقابلہ کیا اور قلعہ بیشتر کو ہرگز خالی نہ کیا
— رنجیت سنگھ لاچار ہوکر ایک لاکھہ اسی ہزار پر معاملہ کرکے لوٹ آیا اس لڑائی مین سکھون کے بہت سے آدمی ضائع ہوے
بعدازین اوسنے اور چھوٹے چھوٹے سکھہ سردارون کی ملکین چھین لین اور وہ جو کہ اوسکے
بمقابلہ پیش آئے اونکو قید کرکے لاہور کو روانہ کیا
جبکہ رنجیت سنگھ گردنواح پنڈ دادنخان مین مسلمانون سے قلعجات لینے مین مصروف تھا اوسنے
چوبیسوین فروری ۱۸۱۱ع کو یہ خبر سنی کہ شاہ محمود نے بارہ ہزار پٹھانون سے دریاے اندس کو عبور کیا ہے
اور اوسکی دہشت سے باشندگان اوس گردنواح کے بھاگے جاتے ہین رنجیت سنگھ نے باستماع اس خبر کے
راولپنڈی پر مورچہ بندی کردی اور حکیم عزیز الدین کو واسطے استفسار حال کے شاہ محمود کے پاس بھیجا —
جب اوسکو دریافت ہوا کہ شاہ موصوف واسطے شہزادہ عطا محمد پسر شیر محمد وزیر سابق اور ناظمان اٹک اور
کشمیر کے جنہون نے کہ سابق مین شاہ شجاع کو مدد دی تھی تشریف لائے ہین بعد دریافت اس حال کے

ش کو کچھ فوج زیر حکم کرنیل اکٹرلونی صاحب کی جمنا کو مقام پوربا سے عبور کرکے سولھوین جنوری ۱۸۰۹ء قریب انبالے کے پونہچی اور وہان سے کوچ کرکے اٹھارھوین فروری کو لدھیانے مین داخل ہوئی - اور باعث روانگی فوج کا یہ تھا کہ اگر مہاراجہ رنجیت سنگھ دریاے ستلج کو اپنے ملک کی حد قرار دین اور اون ملکون پر جو کہ مابین دریاے ستلج اور جمنا کے واقع ہین دعوی کرین تو مہاراجہ سے یہ شرائط بزور قبول کرائی جاوین - بفور پہونچنے اکٹرلونی صاحب کے جمیع سکھ سردار جو کہ ستلج کے اس پار تھے حاضر ہوئے اور اپنے تئین سرکار انگریزی کی پناہ مین رکھنے کا اقرار کیا اور اپنی نارضامندی ساتھ مہاراجہ لاہور کے ظاہر کی اب تک رنجیت سنگھ سر چارلس مٹکاف صاحب وکیل سرکاری سے یہی کہتا تھا کہ کسی وجہ سے دریاے ستلج میرے ملک کی حد نہین ہو سکتی ہے کیونکہ مین حاکم لاہور ہون اور جمیع سکھون کو میرا مطیع اور فرمان بردار ہونا چاہیے خواہ ستلج کے وار ہون یا پار اس صورت مین سرحد میرے ملک کی جمنا ہونی چاہیے لیکن کرنیل اکٹرلونی کے پہونچنے سے اوسکے دلمین مختلف خیال پیدا ہوے - اوسنے کہا کہ اگر مین یہ شرائط قبول نکرون تو تعجب کیا ہے کہ پھر انگریز زیادہ پیر پسارین اور پنجاب کے سردارون کو جنکو کہ مینے فتح کیا ہے مدد دین - اور سواے اسکے اوسنے انگریزون کو اپنے آپ سے زیادہ طاقتور خیال کیا اور اس امر کی تصدیق اوسکو باجرہ مندرجہ ذیل سے ہوئی تھی - جن دنون مین کہ سر چارلس مٹکاف صاحب امرتسر مین تھے ماہ محرم واقع ہوا اور مسلمانون نے جو کہ اونکے ساتھ تھے تعزیہ بناے اور جبکہ وہ عشرہ کے دن اونکو دفن کرنے کے لیے لیجانے لگے اور باواز بلند حسن حسین کہتے اور مرثیہ پڑھنے لگے اکالی لوگ زیر حکم پھولا سنگھ کے اون پر حملہ آور ہوے آخرش کو دو کمپنی اور کچھ سوار جو کہ وکیل انگریزی کے ساتھ تھے واسطے مقابلہ کے تیار ہوے اور بعد ایک خفیف لڑائی کے اکالیون کو ہٹا دیا - رنجیت سنگھ بھی یہ تماشا دیکھ رہا تھا اور بعد تمام ہونے لڑائی کے واسطے عذر خواہی کے ایلچی موصوف کے خیمے مین آیا اور قواعد فوج انگریزی کا بہت تعریف کرنے لگا اور اسوقت سے اوسکے دلمین دو باتین آئین اول یہ کہ وہ انگریزون سے نہ لڑے اور دوئم یہ کہ اپنی فوج کو بھی قواعد انگریزی سکھاوے - غرض کہ آخرش کو ایک عہدنامہ درمیان دونون سرکارون کے ماہ اپریل ۱۸۰۹ع مین ہوا اور اس مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اون دیہات مین جو کہ مشرق طرف دریاے ستلج کے اوسکے قبضے مین تھی اتنی فوج رکھنے کا اقرار کیا جتنی کہ اونکے انتظام کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی اقرار کیا کہ وہ بار دیگر کسی گرد نواح کے سردار پر فوج کشی نہین کریگا اور سرکار انگریزی نے بھی اقرار کیا کہ ہمکو اون دیہات سے جو کہ دریاے ستلج

پست ہمت و کم حوصلہ تھی اور ظاہر ہے کہ ایسے آدمیون پر رنجیت سنگھ جیسے آدمی کا فتحمند ہونا ذرہ بھی مشکل نہ تھا چنانچہ
رنجیت سنگھ نے مع فوج اپنی ساس سدا کنور کے لاہور پر حملہ کیا اور بغیر مقابلہ کے اوسپر قابض ہو گیا ۔
اور سردار اوسکی ترقی دیکھکر بہت حسد کرنے لگے چنانچہ گلاب سنگھ بھنگی اور صاحب سنگھ حاکم گجرات اور
نظام الدین حاکم قصور نے فوج جمع کر کے اوسکا مقابلہ کیا لیکن کامیاب نہوئے اور آخر کو پیچھے رنجیت سنگھ
کے سب مطیع و فرمانبردار ہو گئے ۔

۱۸۰۲ء مین کھڑک سنگھ راج کنور بیٹی خجان سنگھ کے پیٹ سے پیدا ہوا ۔

بسبب واقع ہونے فساد کے درمیان ہمایون محمود شاہ زمان اور شاہ شجاع بیٹون شاہ تیمور حاکم
کابل کے طاقت پٹھانون کی کم ہو گئی

۱۸۰۴ء مین رنجیت سنگھ واسطے قبضہ کرنے اون اضلاع کے کہ جو مشرق کیطرف دریاے اٹک کے
واقع ہین متوجہ ہوا چنانچہ اوسنے جمیع سردارون کو زیر کیا اور مظفر خان حاکم ملتان سے بھی نذرین اور تحفہ
تحائف لیتا ہوا اپنی دارالسلطنت لاہور کو لوٹ آیا اور شروع ۱۸۰۵ء مین واسطے اشنان گنگاجی
کے مقام ہردوار مین آیا اور بعد کرنے بالکل رسومات مذہبی کے وہ پھر اپنے ملک کو چلا گیا اور انتظام ملک [illegible]

بعدہ دسمبر ۱۸۰۵ء کے رنجیت سنگھ پھر مسلمانون کے ملک کی طرف مشغول ہوا اور [illegible]
طلب کرنے کے واسطے اوسنے خراج ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے کہا ۔ [illegible] کو
پہنچین کہ اوسنے خبر آنے جسونت راؤ ہولکر اور امیر خان کی سنی ۔ وہ اس باعث سے امرتسر کو لوٹ آیا غرضکہ
[illegible] وقت تمام یہ فتنہ فرو ہوا اور ہولکر نے بدو سکھون سے مایوس ہو کر تابعداری سرکار انگریزی کی قبول [illegible]
چنانچہ شرائط صلح کے چوبیسوین دسمبر ۱۸۰۵ء کو مقرر ہوئے اور فوج مرہٹون کی جنوری ۱۸۰۶ء
[illegible] پنجاب سے طرف ہندوستان کے واپس آئی ۔

بعد ازین رنجیت سنگھ اون سکھ راجون کو جنکے ملک کہ درمیان دریاے ستلج اور جمنا کے تھے تنگ
[illegible] کرنے لگا اور بلکہ موافق اپنی عادت کے یہ چاہتا تھا کہ کسی بہانے سے یہ سب ملک میرے ہاتھ لگین چنانچہ
[illegible] مین ارادہ انبالے مین آیا اور جتنے شہر کہ اوسکے متعلق تھے اونکو درمیان سرداران کیتھل اور نابھہ کے
[illegible] کر دیا اور شاہ آباد اور تھانیسر سے خراج لیکر پٹیالہ ہوتا ہوا امرتسر کو چلا گیا ۔

[illegible] مسٹر مٹکاف صاحب نے جو کہ سابق اس سے واسطے کرانے عہد و پیمان کے رنجیت سنگھ کے پاس
[illegible] اور اس وقت تک اوسکے یہان حاضر تھا یہ کہا ۔ کہ سرکار انگریزی کا یہ منشا ہے کہ آپ دریاے ستلج کو اپنی
[illegible] مین اور جو ملک کہ دریا کے اس پار ہین اوسپر آپ لا دعویٰ ہون رنجیت سنگھ نے اس بات کو قبول نکیا

ہوتی تھی موقوف ہو گئی۔
۱۷۹۱ء مین گوجر سنگہ راجہ گجرات نے وفات پائی اور اسکا لڑکا صاحب سنگہ اسکا جانشین ہوا یہ شخص مہاسنگہ کا بہنوئی تھا لیکن باوجود اسکے مہاسنگہ نے چاہا کہ کسی طرح سے یہ ملک بھی میرے ہاتھ لگے اس مراد سے اوسنے کہلا بھیجا کہ خراج اوس ضلع کا مجھکو ادا کرے۔ صاحب سنگہ نے اس نئی بات سے انکار کیا۔ چنانچہ مہاسنگہ نے فوراً قلعہ سودہرہ کا جہان کہ حاکم گجرات تھا محاصرہ کیا۔ اسوقت مین اوسنے بھنگی مثل والون سے مدد مانگی اور اونہون نے حتی الوسع اوسکی امداد مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا یہان تک کہ لشکر سوکرچکیا مین آمد رسد کی بند کردی لیکن آخرش کو شکست کھائی۔ مہاسنگہ نے تین مہینے تک اوسکا محاصرہ رکھا لیکن جبکہ ۱۷۹۲ء کے شروع مین سخت بیمار ہوا وہ محاصرہ کو چھوڑ کر گجرانوالہ کو چلا آیا اور وہان آکر اپنے ستائیسوین برس کی عمر مین ملک آخرت کو روانہ ہوا۔

حال مہاراجہ رنجیت سنگہ

رنجیت سنگہ پسر سردار متوفی کا اسوقت مین صرف بارہ برس کا تھا اس باعث سے اوسکی والدہ گدی نشین ہوئی۔ لیکن جبکہ اوسکی عمر ۱۷ برس کی ہوئی وہ خود دخیل کار ہوا اور اپنی والدہ کو بسبب بدکاری کے زہر دلواکر مرواڈالا رنجیت سنگہ موافق نصیحت اپنی ساس صداکنور کے عمل کرتا تھا اور اس باعث سے روز بروز تجربہ اور ہوشیاری حاصل کرتا جاتا تھا۔
واضح ہو کہ بعد وفات تیمور شاہ ولد احمد شاہ ابدالی کے شاہ زمان تخت سلطنت پر بیٹھا تھا۔ اوسنے ۱۷۹۶ء مین پنجاب پر حملہ کیا اور اس باعث سے جتنے سردارون کی حدود مین ہو کر وہ آیا اونھون نے اپنے ملک چھوڑ دیئے ۱۷۹۸ء مین شاہ لاہور مین پھر آیا اور انتظام ملک کو اپنی طاقت سے باہر سمجھکر اوسلٹے پاؤن لوٹ گیا سبب اس جلد چلے جانے کا یہ تھا کہ ولایت ایران مین کچھ صورت فساد کی نظر آتی تھی اور اوسکو اس صورت مین واسطے حفاظت اپنے ملک کے لوٹ جانا پڑا۔
اس واپسی مین شاہ موصوف بسبب طغیانی دریائے جہلم کے توپ خانہ ساتھ نلے جاسکا چنانچہ اوسنے رنجیت سنگہ کو لکھا کہ اگر تم ہماری توپین دریا سے نکلوا کر بھیجدوگے تو عوض مین تمکو واسطے قبضہ کرنے شہر لاہور کے جو کہ تمھاری درخواست ہے اجازت ملے گی چنانچہ رنجیت سنگہ نے بارہ توپون مین سے جو کہ دریا مین پڑی تھین آٹھ توپین نکلوا کر شاہ موصوف کے پاس بھیجدین اور شاہ زمان نے بھی موافق اپنے قول و قرار کے کیا یعنی رنجیت سنگہ کو لاہور پر قبضہ کرنے کی اجازت دی۔
اسوقت لاہور مین تین سردار چیت سنگہ مہر سنگہ اور صاحب سنگہ تھے۔ یہ بڑے عیاش بدکار بیوقوف لالچی

ان دنون مین رنجیت دیو راجہ جمون کا مر گیا اور اوسکا بڑا لڑکا برج راج اوسکا جانشین ہوا چونکہ یہہ بہت عیاش تھا رعیت اوس سے ازبس ناراض تھی اور بلکہ یہہ چاہتی تھی کہ کوئی غیر شخص ملک پر قابض ہو جاوے جبکہ اوس ملک کی یہ صورت تھی مہا سنگہ نے جمون پر حملہ کیا اور بہت آسانی سے اوسپر قابض ہو گیا اور شہر اور اوسکے گرد نواح کو خوب لوٹا۔

واضح ہو کہ جبکہ ملک پنجاب مین جھگڑے تنازع اور کشت و خون ہوتے تھے شہر جمون کا سب آفات سے محفوظ تھا اور اس سبب سے وہ بڑی ترقی پر تھا سوداگرون نے بھی اس جگہہ پناہ لی تھی اور اپنی کوٹھیان مقرر کی تھین غرض کہ جبکہ مہا سنگہ اس پر قابض ہوا اوسکو بہت سا مال و اسباب لوٹ مین ملا اس فتح کے حاصل کرنے سے جی سنگہ عنی مثل والا بھی بہت ناخوش ہوا یہان تک کہ جبکہ مہا سنگہ پہاڑون سے لوٹتے ہوے واسطے ملاقات جی سنگہ کے امرت سر کو گیا سردار موصوف نے اوس سے ملاقات نہ کی اور بلکہ چند الفاظ بیجا بھی نسبت اوسکے کہے۔ مہا سنگہ کو یہ بہت ناگوار معلوم ہوا اور جیسے امرت سر سے نکلکر اپنے ملک مین آکر اوسکی عوض لینے مین مصروف ہوا۔ اوسنے ایک قاصد واسطے طلب جسا سنگہ سردار مثل رام گڑھیا کے جساو کہ الوہ والا اور عنی مثل نے نکالدیا تھا بھیجا۔ اس سردار کے ملک کو ان دونون مثلون کے سردارون نے آپس مین تقسیم کر لیا تھا اور اس سبب سے یہ بیچارہ لاچار ہو کر اندنون دوابہ گنگا اور جمنا کو لوٹتا پھرتا تھا۔ جبکہ پیغامبر نے یہ خبر جسا سنگہ کو دی وہ فورًا مع اپنی فوج کے پنجاب کی طرف روانہ ہوا اور باتفاق مہا سنگہ کے بٹیالے مین آن پہنچا۔

جی سنگہ نے فورًا گوربخش سنگہ اپنے لڑکے کو معہ آٹھہ ہزار سوارون کے واسطے مقابلہ دشمن کے بھیجا چنانچہ ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوسمین گوربخش سنگہ مارا گیا اور موافق عادت کے فوج بھی کمال بے انتظامی سے بھاگ گئی فتح یابون نے بفور حاصل ہونے فتح کے بٹیالہ پر قبضہ کر لیا۔

جی سنگہ اب یہان تک کم طاقت ہو گیا کہ اوسنے لاچار ہو کر مہا سنگہ سے صلح چاہی اور وہ ان شرائط پر قبول ہوئی کہ دیہات جو کہ مثل رام گڑھیا کے قبضے مین تھے جسا سنگہ کو دیے جاوین اور قلعہ کوٹ کانگڑہ کا جو کہ اوسنے فتح کیا تھا سنسار چند راجہ قدیم اس مکان کو دیا جاوے۔ سدا کنور بیوہ گوربخش سنگہ خلف جی سنگہ کی بڑی عقیل تھی اوسنے بعد وفات جی سنگہ دیہات بٹالا اور حاجی پور کو درمیان اپنے دیورون یعنی بھائیون شوہر مرحوم کے جنکا نام بدھ سنگہ اور ندھان سنگہ تھا تقسیم کیے اور بٹیالہ اپنے خاص قبضے مین رکھا اس عورت نے یہ چاہا کہ اوسکی لڑکی مہتاب کنور کی شادی کسی طرح پر رنجیت سنگہ خلف مہا سنگہ سے ہو جاوے چنانچہ آخرش کو ایسا ہی ہوا اور اس سبب سے جو تنازع و فساد کہ ان دونون مثلون کے درمیان

اپنے مکانون کی طرف لوٹ آئے اور چڑت سنگہ اور مہاسنگہ نے بھی میدان جنگ سے شادان و فرحان اپنے
ملک کیطرف مراجعت کی اون چھوٹے چھوٹے سردارون نے جوکہ چڑت سنگہ کے مطیع اور فرمان بردار رہا کرتے
تھے بسبب گدی نشین ہونے مہاسنگہ کے جوکہ صغر سن تھا خود سر ہونے کا ارادہ کیا۔ اول دھرم سنگہ نے
متابعت چھوڑدی کیونکہ اوسکو یقین تھا کہ غنڈا سنگہ جانشین جھنڈا سنگہ کا اوسکی ضرور مدد کریگا لیکن اوسکا
گمان درست نہ نکلا اور انجام اس سرکشی کا یہ ہوا کہ اوسکی بالکل زمین ضبط ہوگئی۔ یہ دیکھکر پھر کسی سردار نے
سرکش ہونے کا ارادہ نہ کیا اور دم نہ مارا۔

سنہ ۱۷۷۴ عیسوی مین شادی مہاسنگہ کی جھنید والے کی لڑکی سے ہوئی اور رسمات شادی کی بڑی
دھوم دھام سے عمل مین آئین۔

مہاسنگہ اور جے سنگہ نے اب بالاتفاق قلعہ رسول نگر کو تسخیر کیا اور وجہ اسکے محاصرے کی یہ ظاہر کی کہ
پیر محمد جاٹ حاکم اوس قلعے نے ایک توپ جوکہ احمد شاہ ابدالی بروقت مراجعت کے چھوڑ گیا تھا بھنگی
مثل والون کو دی تھی اور سوائے اونکے اوس توپ کو کوئی اور نہین استعمال کرسکتا تھا۔ بعد محاصرہ چار
مہینے کے قلعہ مذکور فتح ہوا۔ چونکہ بھنگی مثل والے اس وقت ملتان کے قرب و جوار مین لوٹ کھسوٹ
کرتے تھے اسلیے وہ بھی پیر محمد کو مدد نہ دے سکے۔ قلعہ مذکور کے فتح ہوتے ہی وہ سب سردار جو بھنگی مثل
کے شریک تھے مہاسنگہ کی طرف ہوگئے اور ہمیشہ اوسکے مطیع اور فرمان بردار رہے۔

حال پیدایش رنجیت سنگہ

اس واقعہ سے دو برس بعد یعنی دوسری نومبر سنہ ۱۷۸۰ عیسوی کو مہاسنگہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوسکا نام
اوسنے رنجیت سنگہ رکھا۔ جبکہ یہہ چھوٹا تھا اوسکے چیچک اس قدر نکلی کہ کسیکو زیست کی امید باقی نہین
رہی تھی آخرش کو عنایت خدا سے اوسنے اس مرض مہلک سے شفا تو پائی لیکن اس عارضے مین
اوسکی ایک آنکھ جاتی رہی۔ مہاسنگہ نے حسب دستور ہندون کے اپنے لڑکے کی بیماری مین بہت
سا روپیہ وغیرہ غریب محتاجون بیکسون برہمنون کو دیا اور بہت کچھ جوالا مکھی اور کوٹ کانگڑہ کو جو
کہ مشہور عبادت گاہ ہنود کے ہین بھیجا

بقیہ حال مہاسنگہ

بسبب ملجانے اکثر سردارون کے مہاسنگہ سے مثل بھنگی کی بہت کمزور ہوگئی یہان تک کہ اونہون نے
ناچار ہوکر ملتان مین رہنے کا ارادہ کیا لیکن خوبی قسمت سے پٹھانون نے اونکو وہان سے نکال دیا

جو اب بنام رام نگر کے مشہور ہے

چرت سنگھ دادا مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سردار سوکرچکیا کے مثل کا تھا اور اوسکے تعلق قریب ڈھائی ہزار سوار
جو شخص کہ سکھ سرداروں کی لڑائی مین شریک ہوا کرتے تھے اونکو علی قدر مراتب نقد و جنس و زمین وغیرہ
جو کہ اونکے سرداروں کو ہاتھ آتی تھی بوقت تقسیم کے ملا کرتی تھی —

چونکہ خواجہ عابد کو دیہہ گجرانوالی پر چرت سنگھ نے شکست فاش دی تھی اس سبب سے اوسنے اپنے ہم وطنوں مین
کمال شہرت اور ناموری حاصل کی —

ظاہر ہے کہ ملک اوسوقت مین مختلف سرداروں مین منقسم تھا اور تاریخ سے دریافت ہوا ہے کہ جب کبھی کسی ملک مین
ایسا اتفاق ہوا ہے تو آخرش کو ضرور بعد جدال و قتال کے بالکل ملک ایک خاص شخص کے زیر حکم ہو گیا ہے پس
یقین واثق تھا کہ کوئی نہ کوئی شخص ملک پنجاب مین بھی بعد مغلوب کرنے اوروں کے ضرور بالکل ملک پر
قابض و متصرف ہو چنانچہ آگے واضح ہوگا کہ ایسا ہی ہوا —

واضح ہو کہ اوسوقت مین جموں کا راجہ رنجیت دیو تھا اوسنے یہ چاہا کہ بعد اپنی وفات کے اپنے چھوٹے بیٹے میان
دلیل سنگھ کو گدی نشین کرے اور اوسکا بڑا لڑکا برج راج اس بات سے بہت ناراض ہوا اور چرت سنگھ کے پاس
آکر بالکل حال ظاہر کیا اور مستدعی مدد کا ہوا اور کہا کہ اگر تم مجھکو گدی سرداری پر بٹھاؤ گے تو مین تمکو خراج
دیا کرونگا چرت سنگھ کو راجہ جموں سے پہلے سے کچھ کینہ و بغض تھا اس سبب سے اوسنے مدد کرنیکا اقرار کیا
اور جے سنگھ سردار غنی مثل کو اپنا شریک کرکے واسطے مقابلہ دشمن کے کوچ کیا — راجہ جموں بھی باستماع
اس خبر کے باستعانت پہاڑی سرداروں مثل کانگڑہ وغیرہ اور بھی بھنگی مثل والوں کے آمادہ جنگ کا ہوا
اور ایک خفیف لڑائی ہوئی اور اوسمین چرت سنگھ بسبب پھٹنے اپنی بندوق کے پینتالیس برس کی عمر مین مر گیا
شروع مین یہ شخص ایک لوٹیرا تھا لیکن درجہ بدرجہ اوسنے یہانتک قوت حاصل کی کہ بوقت وفات کے
وہ تین لاکھ روپے کا ملک چھوڑ گیا — اسکے دو لڑکے مسمی مہا سنگھ اور سہج سنگھ اور ایک لڑکی راج کنور تھی —

حال مہا سنگھ

بعد وفات چرت سنگھ کے مہا سنگھ اوسکا بڑا بیٹا دس برس کی عمر مین گدی پر بیٹھا لیکن کاروبار ریاست کے
اوسکے ماں دیسان اور جے سنگھ غنیا انجام کرتے تھے —
چونکہ جھنڈا سنگھ سردار بھنگی مثل نے راجہ جموں کو مدد دی تھی اور سوا اسکے وہ ان دونوں مثلوں سے عداوت
و بغض بہت رکھتا تھا اس لیے ان سرداروں نے یہ ارادہ کیا کہ اوسکو ضرور قتل کرنا چاہیے اور اس کار بد
کے انجام کے واسطے اونھوں نے ایک مہتر کو بہت سا روپیہ دینا کیا اور اس شخص نے جبکہ جھنڈا سنگھ
...ل رہا تھا ایک بندوق بھر کر ماری جسکے صدمے سے وہ مر گیا اور اوسکے ہمراہی باستماع اس خبر کے

نام مثل	نام سرداران	قوم	مسکن مثل	تعداد فوج	کیفیت
بھنگی	[illegible]	جاٹ	ضلع لاہور	دس ہزار سوار	سردار اس مثل کے بھنگ پیا کرتے تھے اس لیے اسکا نام بھنگی مثل ہوا
رامگڑھیا	جسا سنگھ	ترکھان	ہر جگہ مجموعہ رنجیت سنگھ	تین ہزار سوار	سکونت جسا سنگھ کی ایک گانون مین کہ لاہور سے مشرق کیطرف ہے باعث نام اس مثل کی ہوئی
کنھیا	جی سنگھ	جاٹ	اضلاع مشرقی لاہور	اٹھہ ہزار سوار	سکونت جی سنگھ کی گانون کنہ مین کہ لاہور سے مشرق کیطرف تھا باعث اس نام کا ہوئی ہے
نکیا		جاٹ	جنوب مغرب علاقہ لاہور	دو ہزار سوار	اس مثل کے سردار ایک قطعہ زمین موسومہ نکی جو قریب ملتان کے ہے کھیتی کیا کرتے تھے اس سے اس مثل کا نام نکیا ہوا
اہلووالیہ	جسا سنگھ	کلال	ستلج کے دونون کنارے [illegible]	تین ہزار سوار	لوگ بسبب تعظیم کے اسکو بادشاہ کہتے تھے لیکن وہ اپنے دہات واقع ملک پنجاب کا حصول رنجیت سنگھ کو دیا کرتا تھا اور اوسکی اولاد ملک پر کہ این روے ستلج پر ہے قابض ہے
ڈلیالہ	تارا سنگھ	گنڈریا	ایضاً	سات ہزار یا [illegible] سوار	تارا سنگھ ساکن گانون ڈلی کا کہ دریاے راوی پر واقع ہے تھا اور اس لیے اس مثل کا نام ڈلیالہ ہوا
نشان والا	سنگت سنگھ و مہر سنگھ		این روے ستلج	بارہ ہزار سوار	ان سرداروں کے خاندان مین سے کوئی نہین ہے اور سابق مین شہر انبالہ انہین کے قبضہ مین تھا
سوکرچکیا	چرت سنگھ	جاٹ	سوکرچک	دو ہزار سوار	چرت سنگھ مورث اعلی رنجیت سنگھ کا سردار اس مثل کا تھا
فیضل پوریہ	کپور سنگھ و خوشحال سنگھ	جاٹ	ہر دو روے آب ستلج	ڈھائی ہزار سوار	چونکہ یہ سردار ساکن گانون فیضل پوریہ کے کہ قریب امرتسر کے واقع ہے اور جسکا نام سکھون نے سنگھہ پور رکھدیا ہے تھے اس لیے اس مثل کو فیضل پوریہ اور بھی سنگھپوریہ کہتے ہین اضلاع مغرب کیطرف دریاے ستلج کے رنجیت سنگھ کی سرحد مین مل گئے اور اضلاع مشرق کیطرف ابتک قبضے مین اولاد ان سرداروں کے ہین
کروڑا	اول گوربخش سنگھ بعدہ بگھیل سنگھ	جاٹ	اضلاع مشرق طرف ستلج کے	بارہ ہزار سوار	اول سردار لاولد مرا اور دوسرے سردار کی بیوہ دہات پر کہ ستلج کے مشرق کی طرف مین ہین زیر حکم انگلشیہ کے قابض ہے اور کچھ دہات مقبوضہ اس مثل کے رنجیت سنگھ کے قبضے مین آگئے تھے
شہید	گوربخش سنگھ و کرم سنگھ		ایضاً	دو ہزار سوار	بزرگ ان سرداروں کے دمدمہ مین کہ مغرب کی طرف پٹیالے کے واقع ہے شہید ہوئے تھے جو باعث نام اس مثل کا ہوا انکے دہات ستلج کے مشرق کی طرف ہے محافظت سرکار انگریزی کے ہین
پھلکیا	[illegible] سنگھ راجہ پٹیالہ [illegible]	جاٹ	ایضاً	پانچ ہزار	پھول ایک زمیندار تھا اور اوسکی اولاد پٹیالہ جیند نابہ اور کیتھل پر قابض ہین

احمد شاہ نے بعدہ سکھ جیون سے کہ جو کہ اوسکی طرف سے صوبہ دار کشمیر کا تھا اور جسنے عرصہ دراز سے
سے خزانہ بادشاہی مین کچھ بھی خراج نہین دیا تھا آنکھین نکلوا دین بخت دلیو راجہ جمو کو [illegible] کیا
اور کابلی مل کو حاکم لاہور مقرر کرکے سنہ ۱۷۶۲ع مین اپنی ولایت کو لوٹ گیا۔

جب خبر مراجعت شاہ کی سکھون کو پہونچی وہ سب پھر آکر امرتسر مین جمع ہوے اور قریب چالیس ہزار
آدمیون سے سرہند پر حملہ کیا اور بعد ایک لڑائی کے جسمین کہ حاکم سرہند کا مارا گیا وہ شہر سکھون کے
قبضے مین آیا۔ باستماع اس خبر کے ابدالی نے سنہ ۱۷۶۴ع مین ساتوین دفعہ پھر ہندوستان پر حملہ
کیا اور ملک کی صورت دگرگون دیکھکر اور بلا انتظام ملک کو اپنے حیطۂ طاقت سے باہر سمجھکر چلا گیا
سکھ جو کہ موافق عادت قدیم کے پہلے بھاگ گئے تھے اب پھر سرہند مین آموجود ہوے۔

کابلی مل لاہور سے بھاگ گیا اور سکھون نے اوس پر قبضہ کرلیا اور شہر مذکور کو تین سرداران یعنی
لہنا سنگھ و گوجر سنگھ و سوبھا سنگھ نے آپس مین تقسیم کرلیا۔

ابدالی ملک کی یہ صورت دیکھکر ستلج تک آیا لیکن چونکہ اوسکی فوج کے بارہ ہزار آدمی بلا اجازت
اوسکے کابل کو چلے گئے وہ اونکے سزادہی کے واسطے اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ اوسکی باقی فوج
پر بروقت مراجعت کے سکھون نے بڑی زیادتی کی یہانتک کہ اوسکا دریاے چناب تک تعاقب
کیا اور اوسکو خوب لوٹا۔ احمد شاہ نے تا دم زیست پھر کبھی اس ملک پر حملہ کرنیکا ارادہ نہ کیا اور
سنہ ۱۷۷۳ع مین رحلت فرماے ملک عدم ہوا۔

سکھ اب بالکل ملک پر قابض ہوگئے اور بدستور ملک پر خوب ہاتھ صاف کرنے لگے۔ اسوقت
مین سکھون کی بارہ مثلین یا جماعتین تھین اور اونمین قریب ساٹھ یا ستر ہزار سوار کے تھے
اور اونکا حال مفصل نقشہ مندرجہ ماتحت سے معلوم ہوگا۔

مشہور ہے کہ بدہ سنگہ دریاے جہلم چناب اور راوی کو پچاس دفعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پار ہو گیا اور جسم پر ۲۷ تلوار کے زخم اور نو گولی کے زخم لگے تھے - یہ شخص ۱۷۱۶ء مین مرگیا اور اوسکی بیوی بھی بسبب رنج و الم کے اپنے تئین مار کر مرگئی - بدہ سنگہ کے دو لڑکے تھے نودہ سنگہ اور چندر بھان سنگہ[1] - چنانچہ اون سے اول نے پیشہ غارتگری کا اختیار کیا اور اپنے ہم جنسون مین شہرت اور ناموری حاصل کی - اسکی شادی گلاب سنگہ کی لڑکی سے جوکہ مجیٹھیا کا زمیندار تھا ہوئی تھی -

نودہ سنگہ ۱۷۵۲ء مین بندوق کے ضرب سے مرگیا اور اوسکے بڑے بیٹے چرت سنگہ نے باتفاق اپنے بھائیون دل سنگہ جیت سنگہ اور مالو سنگہ کے قریب وہیہ گجراولی کے جوکہ لاہور سے شمال کی طرف واقع ہے ایک گڑہی بنائی یہ گڑہی بڑے موقع پر تھی اور واسطے رکھنے اسباب لوٹ کھسوٹ کے بہت ہی مناسب تھی خواجہ عابد نے کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ۱۷۶۱ء مین اس گڑہی پر حملہ کیا اور باوجودیکہ سکھون نے اوسکے بچانے مین بہت کوشش کی الاکچھ مفید نہوئی اور آخرش کو وہ گڑہی بحکم عابد کے بالکل مسمار کرادی گئی - بعد اوسکے خواجہ عابد وہیہ گجراولی پر حملہ آور ہوا لیکن فوج سکھہ جو کہ اوسکے ساتھ تھی اپنے ہمقومون سے مل گئی اور اس سبب سے باقی فوج مین کمال بے انتظامی واقع ہوئی اور وہ ہراسان ہوکر بھاگ نکلی اور اسطرح پر سکھون کو فتح نصیب ہوئی خواجہ عابد نے بعد اس واقعہ کے پھر کبھی سکھون کے مقابلہ کرنیکا ارادہ نکیا - بروز دیوالی سکھون نے مقام امرت سر مین جمع ہو کر یہ ارادہ کیا کہ زیخ کن کردہ مددہ معاون احمد شاہ کو جوکہ جنڈیالا مین رہتا ہے اور ہر قسم کی زیادتی ہماری قوم پر کرتا ہے سزا دین چنانچہ اونھون نے گرو جی کے مسکن کا محاصرہ کیا - باستماع اس خبر کے احمد شاہ پھر ۱۷۶۲ء مین پنجاب مین آیا لیکن قبل اسکے پہونچنے کے سکھہ بھاگ گئے اور بہت سے اون مین سے دریاے ستلج کو عبور کرکے قریب حد سرہند کے آگئے چنانچہ زین خان حاکم سرہند نے حسب الحکم ابدالی کے اونکا مقابلہ کیا اور ایک سخت لڑائی واقع ہوئی جسمین یقین تھا کہ پٹھانون کو شکست ہو لیکن چونکہ اسوقت مین احمد شاہ مع کچھہ اپنی فوج کے اوسکے مدد کو آگیا سکھہ ہراسان ہوکر بھاگ نکلے - اس لڑائی مین سکھون کے قریب پچیس ہزار آدمیون کے مجروح و مقتول ہوے بعدہ شاہ نے آلا سنگہ راجہ پٹیالہ کو قید کرکے اپنے پاس بلایا لیکن آخر کو بہ سفارش شاہ ولی خان کے اوسکو بدستور راجہ مقرر کیا اور بلکہ اپنی طرف سے ایک خلعت بھی اوسکو مرحمت کیا ابدالی سکھون سے یہان تک ناراض تھا کہ اوسنے طیش مین آکر امرت سر کو کوچ کیا اور معبد سکھون کو جو کہ اس مقام مین تھا مسمار کرڈالا اور چشمہ کو گائے اور بیلون کی آنت اور خون ڈالنے سے ناپاک کیا -

[1] یہ شخص افسر خاندان سندھان والہ کا تھا -

احمد شاہ نے بعدہ سکھ جیون کے جو کہ اوسکی طرف سے صوبہ دار کشمیر کا تھا اور جسنے عرصہ لمبی برس سے خزانہ بادشاہی مین کچھ بھی خراج نہین دیا تھا آنکھین نکلوا دین رنجیت دیو راجہ جموں کو نذر کیا اور کابلی مل کو حاکم لاہور مقرر کرکے سنہ ۱۷۶۲ع مین اپنی ولایت کو لوٹ گیا۔

جب خبر مراجعت شاہ کی سکھون کو پہونچی وہ سب پھر آکر امرتسر مین جمع ہوے اور قریب چالیس ہزار آدمیون سے سرہند پر حملہ کیا اور بعد ایک لڑائی کے جسمین کہ حاکم سرہند کا مارا گیا وہ شہر سکھون کے قبضے مین آیا۔ باستماع اس خبر کے ابدالی نے سنہ ۱۷۶۴ع مین ساتوین دفعہ پھر ہندوستان پر حملہ کیا اور ملک کی صورت دگرگون دیکھکر اور بلکہ انتظام ملک کو اپنے حیطہ طاقت سے باہر سمجھکر وہ چلا گیا سکھ جو کہ موافق عادت قدیم کے پہلے بھاگ گئے تھے اب پھر سرہند مین آموجود ہوے۔

کابلی مل لاہور سے بھاگ گیا اور سکھون نے اوسپر قبضہ کرلیا اور شہر مذکور کو تین سرداران مسمی لہنا سنگھ و گوجر سنگھ و سوبھا سنگھ نے آپسمین تقسیم کرلیا۔

ابدالی ملک کی یہ صورت دیکھکر ستلج تک آیا لیکن چونکہ اوسکی فوج کے بارہ ہزار آدمی بلا اجازت اوسکے کابل کو چلے گئے وہ اونکے سزادہی کے واسطے اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ اوسکی باقی فوج پر بروقت مراجعت کے سکھون نے بڑی زیادتی کی یہان تک کہ اوسکا دریاے چناب تک تعاقب کیا اور اوسکو خوب لوٹا۔ احمد شاہ نے تادم زیست پھر کبھی اس ملک پر حملہ کرنیکا ارادہ نہ کیا اور سنہ ۱۷۷۳ع مین رحلت فرماے ملک عدم ہوا۔

سکھ اب بالکل ملک پر قابض ہوگئے اور بدستور ملک پر خوب ہاتھ صاف کرنے لگے۔ اسوقت مین سکھون کی بارہ مثلین یا جماعتین تھین اور اونمین قریب ساٹھ یا ستر ہزار سوار کے تھے اور اونکا حال مفصل نقشہ مندرجہ ماتحت سے معلوم ہوگا۔

مشہور ہی کہ بدہ سنگہ دریاے جہلم چناب اور راوی کو پچاس دفعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر پار ہوگیا اوسکے
جسم پر ۲۰ تلوار کے زخم اور نو گولی کے زخم لگے تھے - یہ شخص ۱۷۱۶ع مین مرگیا اور اوسکی بیوی بھی بسبب زیادتی
رنج والم کے اپنے تئین مار کر مرگئی - بدہ سنگہ کے دو لڑکے تھے نودہ سنگہ اور چندا بھان سنگہ* - چنانچہ اونمین
سے اول نے پیشہ غارتگری کا اختیار کیا اور اپنے ہم جنسون مین شہرت اور ناموری حاصل کی - اسکی شادی
گلاب سنگہ کی لڑکی سے جو کہ مجیٹھیا کا زمیندار تھا ہوئی تھی -

نودہ سنگہ ۱۷۵۲ع مین بندوق کے ضرب سے مرگیا اور اوسکے بڑے بیٹے چڑت سنگہ نے باتفاق اپنے
بھائیون دل سنگہ جیت سنگہ اور مالو سنگہ کے قریب وہیہ گجراولی کے جو کہ لاہور سے شمال کی طرف واقع ہے
ایک گڑہی بنائی یہ گڑہی بڑے موقع پر تھی اور واسطے رکھنے اسباب لوٹ کھسوٹ کے بہت ہی مناسب تھی
خواجہ عابد نے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی ۱۷۶۰ع مین اس گڑہی پر حملہ کیا اور باوجودیکہ سکھون نے اوسکے بچانے
مین بہت کوشش کی الا کچھ مفید نہوئی اور آخرش کو وہ گڑہی بحکم عابد کے بالکل مسمار کرادی گئی -
بعد اوسکے خواجہ عابد وہیہ گجراولی پر حملہ آور ہوا لیکن فوج سکھ جو کہ اوسکے ساتھہ تھی اپنے ہمقومون سے
ملگئی اور اس سبب سے باقی فوج مین کمال بے انتظامی واقع ہوئی اور وہ ہراسان ہوکر بھاگ نکلی
اور اسطرح پر سکھون کو فتح نصیب ہوئی خواجہ عابد نے بعد اس واقع کے پھر کبھی سکھون کے مقابلہ کرنیکا
ارادہ نکیا - بروز دیوالی سکھون نے مقام امرت سر مین جمع ہوکر یہ ارادہ کیا کہ نرنجن کرو مددہ معاون احمد شاہ
کو جو کہ جنڈیالا مین رہتا ہے اور ہر قسم کی زیادتی ہماری قوم پر کرتا ہے سزا دین چنانچہ اونھون نے گروجی
کے مسکن کا محاصرہ کیا - باستماع اس خبر کے احمد شاہ پھر ۱۷۶۲ع مین پنجاب مین آیا لیکن قبل اسکے
پہونچنے کے سکھ بھاگ گئے اور بہت سے اون مین کے دریاے ستلج کو عبور کرکے قریب حد سرہند کے
آگئے چنانچہ زین خان حاکم سرہند نے حسب الحکم ابدالی کے اونکا مقابلہ کیا اور ایک سخت لڑائی واقع
ہوئی جسمین یقین تھا کہ پٹھانون کو شکست ہو لیکن چونکہ اسوقت مین احمد شاہ مع کچھہ اپنی فوج کے اوسکے
مدد کو آگیا سکھہ ہراسان ہوکر بھاگ نکلے - اس لڑائی مین سکھون کے قریب پچیس ہزار آدمیون کے
مجروح و مقتول ہوے بعدہ شاہ نے آلا سنگہ راجہ پٹیالہ کو قید کرکے اپنے پاس بلایا لیکن آخرکو
بہ سفارش شاہ ولی خان کے اوسکو بدستور راجہ مقرر کیا اور بلکہ اپنی طرف سے ایک خلعت بھی اوسکو مرحمت کیا
ابدالی سکھون سے یہان تک ناراض تھا کہ اوسنے طیش مین آکر امرت سر کو کوچ کیا اور معبد سکھون کو جو کہ
اس مقام مین تھا مسمار کر ڈالا اور چشمہ کو گارے اور بیلون کی آنت اور خون ڈالنے سے ناپاک کیا -

* یہ شخص افسر خاندان سندھان والہ کا تھا -

راجدہ سنہ ۱۷۶۲ع مین تین لڑکے جھیلو تھملت اور رنیلو چھوڑکر مرگیا - جھیلو اور رنیلو تو ایک لڑائی مین جو کہ اوسکے گانون سے قریب ہوئی تھی اپنی نوجوانی مین مارے گئے لیکن تھملت اپنی عمر بھر وہ کانداری کرتا رہا اور جو روپیہ کہ اوسکے پاس تھا لوگون کو سود پر قرض دیتا تھا - یہ شخص سنہ ۱۷۵۳ع مین مرگیا اوسکے دو لڑکے بچے بولا اور برا - بولا تو نو دس برس کی عمر مین سانسیون کا سنگ چھوڑکر نکل گیا اور اپنی اٹھارہ برس کی عمر مین ڈاکہ زنی مین مارا گیا - لیکن برا اپنی لیاقت سے سوکرچک کی نصف زمین پر قابض ہوگیا - چونکہ وہ ایک سکھ کا چیلہ ہوگیا اس سبب لوگ اوسکو بھائی برا کہنے لگے - اوس سکھ نے اوسکو گرنتھ پڑھا یا تھا اور اوسکی طبیعت اس مذہب کی طرف اس قدر رجوع ہوئی کہ اوسنے واسطے لینے پاہل کے امرت سر جانے کا ارادہ کیا لیکن بسبب کسی اتفاق کے وہ راستے سے لوٹ آیا -

یہ شخص سر کے بال نہین مونڈاتا تھا اور وضع کیا لی اور سوکرچک مین لوگون کو گرنتھ سناتا پھرتا تھا سنہ ۱۷۱۸ع مین اوسنے وفات پائی اور دم واپسین اپنے لڑکے بدہ سے یہ وصیت کرگیا کہ گرنتھ ہمیشہ پڑھنا اور امرت سر کو جاکر اور پاہل لیکر سکھ ہونا بدہ کی عمر اوسوقت مین نو برس کی تھی لیکن جبکہ وہ سن تمیز کو پہنچا وہ کچھ لوٹیرے سکھون سے واقف ہوا اور اونکے ساتھ امرت سر کو جاکر اور پاہل لیکر سکھ ہوا -

واضح ہو کہ یہ شخص اپنے خاندان مین سے پہلے پہل سکھ ہوا تھا اور بعد ہونے سکھ کے اوسکا نام بدہ سنگھ ہوگیا - جبکہ وہ امرت سر سے لوٹا اوسنے ایک بڑا مکان سوکرچک مین تعمیر کیا اور وہان کے رہنے والون سے اتنی محبت پیدا کی کہ اونھون نے اوسکو اپنے گانون کا چودھری مقرر کیا -

بعد ازین وہ لوٹیرون سکھون اور سانسیون کا شریک ہوا اور اونکے ساتھ اوسنے ایسی بہادری اور جوانمردی کی کہ وہ بھی اوسکی خاطرداری اور تعظیم کرنے لگے - یہ اکثر مویشی لوٹا کرتا تھا اور انکو یا تو اپنے گانون مین رکھتا تھا اور یا لاہور اور امرت سر مین جاکر بیچ آتا تھا - اوسکے پاس ایک گھوڑی تھی اور یہ بنام دیسی کے مشہور تھی چنانچہ اس باعث سے مالک گھوڑی کو دیسو بدہ سنگھ کہتے ہین یہ شخص جوانمرد عقیل اور فہیم تھا اور حتی الوسع غریبون کے مال کو بہت کم لوٹتا تھا - ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ یہ شخص موضع ننکیوتا سے سو مویشی لوٹ کر لے آیا بعد چند روز کے ایک بیچاری بیوہ اوسکو ملی اور کہنے لگی کہ مین دور سے دیسو کے پاس آئی ہون کیونکہ وہ میرے پانچ مویشی لوٹ کر لے آیا ہے دیسو نے کہا کہ وہ شخص بڑا سنگدل اور بے رحم ہے وہ تجھے ہرگز تیرے مویشی واپس نہین کریگا - بیوہ نے جواب دیا کہ جب وہ میری غربت اور بیچارگی سے واقف ہوگا وہ اوسی وقت مجھے پانچ کی عوض مین دس مویشی دیگا - دیسو یہ سنکر چلا گیا اور اوسکے مویشی ایک اپنے آدمی کے ہاتھ اوسکے مکان پر بھیج دیے اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ بار دیگر کوئی شخص تیرے مویشی نہین چورا دیگا -

بنی امداد کے بولایا تھا - غرضکہ بعد چند خفیف لڑائیون کے ایک سخت لڑائی مقام پانی پت مین ہوئی
جس مین مرہٹون کو شکست کلی نصیب ہوئی - احمد شاہ بعد خارج کرنے مرہٹون کے پنجاب کو گیا اور خواجہ عابد او
زین خان کو حاکم لاہور اور سرہند کا مقرر کرکے آپ کابل کو چلا گیا چونکہ خواجہ عابد نے رعایا پر بڑا ظلم کیا یعنی جبراً
بنا رعیت سے روپیہ لیا اور علاوہ اسکے فوج جو کہ اوسنے نوکر رکھی تھی بہت کم روز تھی اس لیے سکھ
پھر سرکشی کرنے لگے اور چونکہ اس سرکشی مین بزرگ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے بھی شریک تھے اس لیے ہکو اس
مقام مہاراجہ موصوف کے آبا و اجداد کا حال لکھنا بہت مناسب ہے

حال آبا و اجداد مہاراجہ رنجیت سنگہ

واضح ہو کہ سنہ ۱۶۷۰ع مین ایک ہندو جاٹ مسمی کالو موضع بندی پٹی مین جو کہ اکثر بنام بٹ کے مشہور ہے اور
شہر لاہور سے جنوب مغرب کی طرف چالیس یا پچاس میل پر واقع ہے رہا کرتا تھا - اوسکے گانون کے لوگ گرد
نواح کے ملکون مین لوٹ کھسوٹ کیا کرتے تھے لیکن یہ بیچارہ بڑی محنت و مشقت سے مزدوری کرکے قوت بسری
کرتا تھا چونکہ اوسکی نوجوانی مین اوس سے اور اوسکے دوستون سے کسی باعث سے نااتفاقی ہو گئی وہ مع
بیوی کے پٹی سے چلا آیا اور گانون سانسری مین جو کہ امرتسر سے بفاصلہ چار یا پانچ کوس کے واقع ہے آکر
بسا یہان قوم سانسی جنکا پیشہ ڈکیتی تھا رہا کرتی تھی اس گانون مین وہ مع بیوی کے آرام سے رہنے لگا
اور اس جگہہ اوسکے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام اوسنے جادومن بٹی رکھا یہ شخص بنام جادون سانسی کے
بہت مشہور تھا - قریب سنہ ۱۶۸۰ع کے کالو مع اپنے جورو اور لڑکے کے سند کو جو کہ بعدہ بنام سندہ
کے مشہور ہوا چلا گیا - یہ گانون وزیرآباد سے چار کوس پر واقع ہے جادومن بعد وفات اپنے باپ
کے جو کہ سنہ ۱۷۰۰ع مین واقع ہوئی سانسیون کے ساتھ رہنے لگا اور بلکہ اوسنے اونکا پیشہ اختیار کیا -
چنانچہ سنہ ۱۷۱۵ع مین ایک لڑائی مین مارا گیا - گلاب سنگہ اوسکا لڑکا حسب دستور اپنے باپ کے
سانسیون کے سنگ رہا کرتا تھا چنانچہ سنہ ۱۷۲۶ع مین مقام سند مین بسبب زخمون کے جو کہ اوسکو لڑائی مین
لگے تھے مر گیا - اوسکا لڑکا گدا صلح پسند آدمی تھا چنانچہ وہ سندہ سے مع کچہ مویشی کے جو کہ اوسکا باپ چھوڑکر مر گیا تھا
اول موضع گیالی اور بعدہ سنہ ۱۷۵۵ع مین سوکر چک کو چلا گیا یہ مقام گجرانوالا سے ڈیڑہ کوس جنوب کیطرف واقع ہے
اس جگہہ بیچارہ گدا نے پیشہ کشتکاری کا اختیار کیا اور اوسی سے اپنے اور اپنے خاندان کی پرورش کی اور آخر
کو سنہ ۱۷۷۰ع مین دو لڑکے واحد داو پر پیچہ چھوڑکر مر گیا واحد داو نے گو کبھی پڑھنا لکھنا سیکھا اور صرف سپاہی نہین
ہوا بلکہ اوسنے موضع سکر چک مین ایک دوکان کی اور یہ بھی مشہور ہے کہ یہ شخص گرد نواح کی گانون مین نمک تماکو وغیرہ بیچا کرتا تھا

جو کہ بڑا عاقل اور جوانمرد اور معتمد علیہ میر منو کا تھا مارا گیا - میر منو نے شکستہ دل ہو کر سوائے صلح کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا چنانچہ فیما بین احمد شاہ اور اوسکے صلح نامہ ہو گیا بموجب اوسکے احمد شاہ بعد لینے روپیہ کے جو کہ اوسکا اس لڑائی مین صرف ہوا تھا اپنے ملک کو چلا گیا بعد تھوڑے دنون کے میر منو مر گیا اور اوسکی بیوہ نے اپنے لڑکے کو مسند ریاست پر بٹھایا جو کہ بعد انقضائے عرصہ دس مہینے کے مر گیا - بعد وفات اوسکے اوسنے آپ کو صوبہ دار قرار دیکر واسطے منظوری اس امر کے دہلی اور کابل کو قاصد روانہ کیے اور وزیر بادشاہ دہلی کو یہ بھی لکھ بھیجا کہ بشرط منظوری اس بات کے مین اپنی لڑکی کی شادی تیرے ساتھ کر دونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا - چونکہ اسوقت مین ایک مسند آرائے صوبہ داری پنجاب کی تھی اوس سے انتظام ملک جیسا کہ چاہیے نہو سکا اور سکھ موافق اپنی عادت کے پھر لوٹ کھسوٹ کرنے لگے اور اسی طرح اونکے گروہ کی پھر ترقی ہونے لگی - احمد شاہ ابدالی جسکے حملون کا سابق ذکر ہو چکا ہے سنہ ١٧٥٥ع مین ہندوستان پر پھر حملہ آور ہوا اور بعد فتح کرنے دہلی اور اوسکے بعض بڑے بڑے شہرون کے وہ اپنے ملک کو لوٹ گیا اور پنجاب اور سرہند کو اپنے احاطہ حکومت مین شامل کرکے اپنے لڑکے تیمور کو وہان کا ناظم مقرر کر گیا -

واضح ہو کہ بعد وفات میر منو کے اوینہ بیگ خان حاکم جلندھر کا خود سر ہو گیا تھا اس لیے تیمور نے چاہا کہ اول اوس شخص کو زیر کرون چنانچہ اوسنے اوینہ بیگخان کو طلب کیا جسنے اوسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ آج کل سکھ میرے ملک کی سرحد کے قریب غارتگری کر رہے ہین اور درصورت میرے نہونے کے وہ اس ملک کو اپنے قبضے مین کر لینگے اس لیے احضار خدمت سے متعذر ہون - پسر ابدالی نے اس عذر کو بیجا سمجھکر فوج کشی کی اور خان موصوف بھی سکھون کو جو کہ اوسکے ملک کے قریب پڑے ہوے تھے اپنی فوج مین شامل کرکے مقابلے کے واسطے مستعد اور آمادہ ہوا اور اوسنے مرہٹون سے بھی جو کہ اوسوقت مین قریب دہلی کے پڑے ہوے تھے درخواست کمک کی کی چنانچہ ملہار راو ہولکر مع فوج مرہٹون کے واسطے اوسکے امداد کے پنجاب کو گیا اور مع فوج اوینہ بیگ خان واسطے مقابلہ تیمور شاہ کے روانہ ہوا جبکہ شاہزادہ تیمور نے آپ کو مخالف کی لڑائی کے ناقابل سمجھا وہ کابل کو بھاگ گیا اور اسطرح مرہٹون نے بالکل ملک پنجاب پر قبضہ کر لیا سنہ ١٧٥٨ع مین اوینہ بیگخان لاولد مر گیا - حق یہ ہے کہ یہ شخص بڑا عقیل اور تجربہ کار تھا اور ہر وقت ایسی باتین سوچتا تھا جو کہ ملک کے لیے بہتر ہون - مرہٹے بڑے صاحب حشمت و طاقت ہو گئے تھے اور اون سے سب ڈرتے تھے بلکہ اکثر صوبہ دار اونکو چوتھ دیا کرتے تھے - احمد شاہ ابدالی نے آپ پھر دو وجہ سے ہندوستان پر حملہ کیا - اول یہہ کہ مرہٹون نے اوسکے لڑکے تیمور کو پنجاب سے نکال دیا تھا - اور دوم یہہ کہ اکثر صوبہ دار اور امیر اور رئیس ہندوستان نے جو تعدی مرہٹون سے ناراض ہو کر اوسکو واسطے

اس لیے دار السلطنت مین بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا اور اسی سبب سے یحیی خان کی نسبت کچھ حکم صادر نہ ہوا
- چونکہ یہ افواہ تھی کہ شاہ نواز خان اور احمد شاہ مین آمد و رفت خط و کتابت کی جاری ہے اس لیے
قمر الدین خان نے اوسکو لکھا کہ حتی الوسع درانی کا مقابلہ کر کیونکہ تو نمک خوار اس سرکار کا ہے - چنانچہ
شاہ نواز خان نے ابدالی سے یکقلم دوستی منقطع کر دی اور بلکہ جب وہ ۱۷۴۸ء مین نزدیک
قلعہ اٹک کے آیا اور اپنے ایک ایلچی کو پاس شاہ نواز خان کے بھیجا اوس ایلچی کو خان موصوف نے
قتل کروا ڈالا اور آپ مع فوج کے واسطے مقابلہ ابدالی کے روانہ ہوا - ایک خفیف لڑائی ہوئی
اور اوس مین شاہ نواز خان کے شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر دہلی مین آیا - ابدالی نے لاہور پر قبضہ
کر لیا اور بالکل خزانہ پر قابض ہو گیا اور رعایا سے بھی بہت سا روپیہ بجور و تعدی لیا - بعدہ احمد شاہ
نے دہلی پہ حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور باین ارادہ وہ قریب سرہند کے آکر مقیم ہوا - آخرش کو ایک
لڑائی واقع ہوئی اور باوجودیکہ وزیر قمر الدین خان اس لڑائی مین مارا گیا اور فوج بھی ہراسان
ہو گئی لیکن میر منو پسر وزیر مرحوم کا اس جوانمردی سے لڑا کہ فوج ابدالی کو لاچار ہو کر اپنی خاص
ملک کو لوٹ جانا پڑا - میر منو اب صوبہ دار لاہور اور ملتان کا مقرر ہوا اور انتظام ملک مین ہمہ تن
مصروف و مشغول - واضح ہو کہ ان لڑائیون کے سبب سے سکھون کو بڑی فرصت ملی اور وہ پھر بدستور
لوٹ کھسوٹ کرنے لگے لیکن جبکہ میر منو نے ایک حکم عام اپنی فوج کو دیا کہ جس کسی سکھ کو پاؤ اوسکی
داڑھی اور بال مونڈوا ڈالو اس سبب سے ترقی سکھون کی ملتوی رہی کسواسطیکہ بخوف ایمان کے
ان لوگون کے جہان سینگ سمائے چلے گئے ۱۷۵۱ء مین احمد شاہ نے پھر دریاے
اٹک کو عبور کیا - میر منو نے آپ کو قابل مقابلے کے نہ سمجھکر ایک ایلچی واسطے مقرر کرنے شرائط
صلح کے شاہ کے پاس بھیجا چنانچہ شاہ نے بشرط ادای خراج اضلاع گجرات و سیالکوٹ اور اورنگ آباد
وغیرہ کے صلح قبول کی اور اپنے ملک کو لوٹ گیا چونکہ نیک آدمیون کے اکثر دشمن ہوا کرتے ہین ارکان
سلطنت نے مزاج بادشاہ کو میر منو کی طرف سے مکدر کر دیا اور شاہ نواز خان کو از سر نو صوبہ دار مقرر
کرا کے اوس طرف روانہ کیا میر منو کو بہت ناگوار گذرا اور بمقابلہ پیش آیا چنانچہ ایک لڑائی ہوئی اور اوسمین
شاہ نواز خان مارا گیا - چونکہ اداے خراج معہودہ مین میر منو کیطرف سے خلل پڑا اس لیے احمد شاہ
۱۷۵۲ء مین پنجاب کی طرف پھر متخاطب ہوا - اور سکھ جیون کو واسطے لانے زر خراج کے روانہ کیا
چونکہ اس شخص کو جواب باصواب نہ ملا اس لیے شاہ نے لاہور پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا چار مہینے تک
دونون فوجین قریب شہر لاہور کے پڑی رہین لیکن آخر کو ایک لڑائی سخت واقع ہوئی جسمین راجہ کوڑا مل

حال آنے نادرشاہ کا

زمانہ قبل بندا یعنی سنہ ۱۷۱۶ء سے بعد آنے نادرشاہ تک سکھوں کا کچھ حال معلوم نہیں ہے لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ نادرشاہ سنہ ۱۷۳۹ء میں ہندوستان میں آیا اونھوں نے اوسکا اسباب لوٹ لیا بسبب حملہ نادرشاہ کے بادشاہت دہلی میں بہت ضعف آگیا ہر ایک صوبہ دار خود مختار ہوگیا اور ادائے خراج میں انکار کرنے لگا

حال صوبہ داران اہل اسلام ملک پنجاب

واضح ہو کہ اسوقت میں یحییٰ خان خلف زکریا خان صوبہ دار پنجاب کا تھا اوسنے جاٹ زمینداروں پر بہت ظلم اور تعدی کی اور خراج واجبی سے زیادہ لیا۔ جبکہ جاٹ بہت دق ہوئے اونھوں نے سکھوں کا مذہب جو کہ پیرو گرو گوبند سنگھ کے تھے اختیار کیا اور سروں پر بال چھوڑ دیے اور ڈاڑھی بھی مونڈانا موقوف کردی اور پیشہ غارتگری کا اختیار کیا۔ آخر کو یہ لوگ دشمن ملک ہو کر دن دوپہر گانوں رستوں کو لوٹنے لگے۔ اونھوں نے اسلئے لوٹ کھسوٹ سے جبکہ تھوڑی دولت حاصل کی تو اپنے ساتھ گھوڑے رکھنے لگے اور بہت سے اور لوگ بہ نسبت اسکے اونکو خوشحال دیکھکر اونکے پیرو ہوگئے غرض کہ اس طرح پر اونکی جماعت بڑھتی گئی اور حاکم ملک بھی اسکا مانع نہوا۔ جبکہ خان صاحب نے دیکھا کہ بسبب غارتگری سکھوں کے رعیت ادائے خراج میں انکار کرتی ہے اونھوں نے تھوڑی سی فوج زیر حکم جسپت رائے کے واسطے قلع و قمع مفسدین کے روانہ کی چنانچہ رائے صاحب قتل ہوئے اور فوج منتشر ہو کر بھاگ گئی باستماع اس خبر کے لکھپت رائے بھائی مقتول کا واسطے لینے عوض کے سکھوں پر حملہ آور ہوا۔ اس لڑائی میں بہت سے سکھ مارے گئے اور بہتوں کو اوسنے شہر لاہور کے نخاس بازار میں قتل کیا۔ بعد ازاں یحییٰ خان نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا کہ جو کوئی پیرو گرو گوبند کا سر کاٹ کر میرے پاس لاویگا میں اوسکو کچھ انعام دونگا۔ بسبب جاری ہونے اس اشتہار کے سکھوں نے اپنے بال اور داڑھیاں کترواڈالیں اور دریائے ستلج کو عبور کرکے سرہند کے گرد و نواح کے جنگلوں میں پناہ لی۔ بعد انقضائے عرصہ قلیل کے شاہنواز خان برادر یحییٰ خان نے بالکل ملک پنجاب پر قبضہ کرلیا اور اپنے بھائی اور اوسکے جمیع ملکی کارندوں کو قید کیا یحییٰ خان بھاگ کر دہلی میں آیا اور بالکل سرگذشت اپنی چچا قمر الدین خان وزیر سلطنت سے بیان کی لیکن اسوقت میں احمد شاہ ابدالی نے کابل اور پشاور پر قبضہ کرلیا اور بادشاہی ناظم کو وہانسے نکالدیا تھا

مغلون سے پناہ چاہی لیکن مغلون نے باوجود اقرار کے سبکو قید کر لیا بہتیرون کو وہین قتل کر ڈالا اور
موتیین فرقہ مذکور کو عبد الصمد خان نے ہتھکڑی اور بیڑی پہنا کر اونٹون اور گدھون پر سوار کرا کے لاہور
کو بہیجا مشہور ہے جب سکھ قیدی اس طرح پر بازار لاہور مین گذرتے تھے بایزید خان کی والدہ نے اپنے
کے خون کا انتقام لینے کی غرض سے ایک چھت پر کھڑی ہوئی اور لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص
کہ جسنے میرے لڑکے بایزید خان کو مارا ہے اور اس سبب سے وہ اپنے قوم مین بازسنگھ کے نام سے مشہور
ہوا ہے اس راہ سے گذر کرے تو مجھکو بتلا دینا چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا اور اوس پیرزن نے چھت
پیچھے ہو کر نکلا ایک بھاری پتھر اوسکے سر پر گرا دیا کہ جس سے وہ فوراً مر گیا بعد ازان عبد الصمد خان نے
قیدیون کو منتخب کر کے بحضور بادشاہ روانہ کیا چنانچہ جب قریب شاہجہان آباد کے پہونچے تو
بادشاہ نے اعتماد الدولہ محمد امین خان کو حکم دیا کہ وہ بندا کو کاغذی ٹوپی پہنا کر اور ہاتھی پر چڑھا کر
اوسکے ہمراہیون کو اونٹون اور گدہون پر سوار کرا کے شہر مین لاوے چنانچہ تعمیل اسکی بخوبی کی گئی بندا
مع لڑکے اور دو تین سردارون کے قلعے مین قید کیا گیا - منجملہ اوسکے ہمراہیون کے سو آدمی روز مرہ بمقام
کوتوالی چبوترہ مین قتل کیے جاتے تھے - سب سے پیچھے بندا اس طرح پر مارا گیا کہ اول اوسکو عمدہ پوشاک
پہنا کر اور لوہے کے پنجرے مین بند کر کے کوتوالی مین لے گئے اوسکے پیچھے جلاد ننگی تلوار لیے ہوے
کھڑا تھا اور اوسکے ہمراہیون کے سر برچھیون و بھالون پر رکھے ہوے لوگ چارون طرف کھڑے تھے
بلکہ اوسکے ساتھ کی ایک بلی کا سر بھی ایک بھالے پر رکھا ہوا تھا اور اس سے نمایش اس امر کی مقصود
تھی کہ اوسکے متعلق کی کوئی شے قائم و برقرار نہین رکھی گئی اوسکے ہاتھ مین تب ایک کٹار دیا گیا اور اوس سے
کہا گیا کہ اپنے معصوم بچے کو اپنے ہاتھ سے قتل کر لیکن جب اوسنے ایسا نہ کیا تب اوسکے نگاہ کے روبرو
وہ بیگناہ مارا گیا اور اوسکا دل نکال کر بندا کے چہرے پر پھینک دیا گیا اسکے بعد گرم چمٹون سے اوسکا گوشت
جسم سے علیحدہ کیا گیا مگر اوسنے اُف بھی نہ کیا نہایت استقلال اور خوشی سے اس عقوبت کے
ساتھ مارا گیا (روایت معتبر ہے کہ محمد امین خان نے اس حالت عقوبت مین بندا سے یہ پوچھا کہ تیرے
چہرے سے آثار لیاقت و اقتدار و دانشمندی کے ظاہر ہین پھر تونے کیون ایسی حرکت کی کہ جس سے یہ
نوبت پہونچی اوسنے کہا کہ جملہ مذہبون سے یہ بات ثابت ہے کہ جب خلق مین گناہ کی ترقی ہوتی ہے خدا ایسے
پاک مجھسے ظالم کو اونکی سزا دہی کے واسطے پیدا کرتا ہے اور پھر اوسکو بھی اوسکے اعمال کی سزا کو پہونچا دیتا ہے
مشہور ہے کہ جب سکھ روز بازار مین قتل ہوتے تھے ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ اول مین قتل ہون
(۱) اور جان جانے کا مطلق رنج نہ تھا بلکہ ہر شخص اپنے قتل سے نہایت خوش تھا

لڑکون اور حاملہ عورتون کو بھی نہین چھوڑتا تھا اوسنے مسلمانون کی بستیان اوجاڑ کردین
اور یہان تک تعصب کو دخل دیا کہ قبرون سے لعشین نکلوا کر پھکوا دین کہ جانور کھاوین جبکہ یہ حالات -
بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو معلوم ہوئی وہ بذات خاص مع ایک فوج جرار کے اوسکی تنبیہ کے واسطے روانہ
ہوا - سکھہ پہاڑون کی طرف بھاگ گئے فوج شاہی نے تعاقب کرکے بندا کو ایک قلعہ مین محصور کرلیا
اور چارون طرف سے رسد کی آمدورفت بند کردی سکھہ محاصرے مین عرصے تک رہے اور صدہا بھوک
کے مارے مر گئے مگر تاہم مقابلے سے باز نہ آئے جب بندا نے دیکھا کہ آیندہ محصور رہنے سے سوا
بربادی و تباہی سکھون کے اور کچھہ فائدہ نہ ہوگا وہ مع اپنے ہمراہیون کے قلعے سے نکلا اور فوج شاہی
کو چیرتا اور لڑتا ہوا صاف نکل گیا اسمین بہت سے سکھہ مارے گئے منجملہ اونکے ایک شخص گرفتار ہوا جو
صورت سے سردار معلوم ہوتا تھا مسلمانون کو اوسکی نسبت یہ گمان ہوا کہ یہی بندا ہے لیکن بعد الدریافت
معلوم ہوا کہ وہ سردار نہ تھا بلکہ اوسنے صرف بندا کی حفاظت کے مقصود سے اپنی وضع سردارانہ بنائی تھی
بادشاہ دہلی اس شخص کی بہادری سے بہت خوش ہوا اور اوسکو ایک لوہے کے پنجرے مین بند کرکے
دہلی کو بھیجدیا اسکے بعد بہادر شاہ نے سکھون کی نگرانی کے واسطے تھوڑی سی فوج متعین کی اور خود
بطرف لاہور مراجعت فرمائی لیکن اس سے کچھہ فائدہ نہ ہوا - اسی عرصے مین بادشاہ موصوف نے
قمری [illegible] برس کی عمر مین بمقام لاہور وفات پائی اور درباب تخت نشینی کے درمیان شاہزادون کے
لاہور مین فتنہ و فساد اوٹھا اس سبب سے کوئی شخص سکھون کی تنبیہ کی طرف متوجہ نہین ہوا اور وہ روز
بروز طاقت و حشمت حاصل کرتے رہے لیکن جبکہ معزالدین قتل ہوا اور فرخ سیر نے تخت سلطنت پر جلوس
فرمایا اوسنے واسطے گرفتاری بندا کے اسلم خان کو جو کہ اوسوقت مین صوبہ دار لاہور کا تھا مقرر کیا چنانچہ
حسب الحکم بادشاہ کے صوبہ دار مذکور مفسد کے مقابلے مین گیا لیکن شکست کھا کر لاہور کو لوٹ آیا بعد
اسکے بایزید خان فوجدار سرہند واسطے تنبیہ بندا کے گیا لیکن سکھہ سردار کے توابعین سے ایک شخص
نے جبکہ وہ مع چند ہمراہیون کے خیمے مین نماز پڑھتا تھا اوسکو قتل کیا اور صاف نکل گیا جبکہ یہ خبر دہلی
مین پہونچی شاہ موصوف نے عبدالصمد خان صوبہ دار کشمیر کو واسطے استیصال بندا کے متعین کیا اور کچھہ فوج
مع توپخانہ کے اپنے پاس سے بھی بطور کمک اسطرف کو روانہ کی - کئی ایک لڑائیان بندا اور اس صوبہ دار کے
مین واقع ہوئین چنانچہ بعض لڑائیون مین سکھہ سردار اس جوانمردی اور بہادری سے لڑا کہ فوج مخالف کی
شکست ہونے مین کچھہ شک نہ تھا لیکن آخرالامر اونکی فتح ہوئی انجام کو بندا شکست کھا کر قلعہ گورداسپور
مین جاکر مقیم ہوا اور عبدالصمد خان نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسکو اتنا لاچار کیا کہ اوسنے مع اپنے ساتھیون

سدی یحیی سمت ۱۷۹۵ اور نیز مین انتقا
و مین تعلداری نواب حیدرآباد واقع ہو چلا کا
مورخ لکھتا ہی کہ گورو گوبند سنگہ اخیر وقت مین یہان تک تنگ ہوگیا تھا کہ اوسنے بادشاہی فوج
مین نوکری بھی کرلی تھی اور تھوڑی فوج کا افسر تھا گورو گوبند سنگہ کی حالات ایک مورخ اس طرح
تحریر کرتا ہی کہ جب تیغ بہادر دلی مین قتل ہوا اوسکی عورت کو کہ پٹنہ مین رہتی تھی چھہ مہینے کا حمل تھا بعد ایام
معینہ وضع حمل ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام گوبند سنگہ رکھا چونکہ اوسکے پاس سات لاکھ کا مال
تھا لہذا اوسنے پرورش اپنے بیٹے کی نہایت فارغ البالی سے کی جب اوسکی عمر آٹھہ برس کی ہوئی اور
ایک روز اپنی مان سے دریافت کیا کہ میرے باپ سے کیا تقصیر ہوئی تھی جو بادشاہ نے اوسکو گردن مارا
اوسکی مان نے جواب دیا کہ بیٹا کچھہ قصور تو سرزد نہین ہوا تھا لیکن بادشاہ نے اوس سے کہا تھا کہ کوئی
معجزہ دکھلا نہین تو گردن مارونگا جب وہ آمین قاصر ہوا بادشاہ نے اوس بے گناہ کو قتل کیا یہہ
سنکر گوبند سنگہ نے اوسی روز قسم کھائی کہ جسطرح جہان تک ہوسکیگا بادشاہ خواہ اوسکی اولاد سے اپنے باپ کے
خون کا انتقام لونگا ۔ بعد چندے اوسنے دکھن و نیپال و قنوج و کاشی سے پنڈت جمع کیے اور اونکے
روبرو اپنے دل کا راز ظاہر کیا اور اون سے مشورہ چاہا چنانچہ سبھون نے متفق ہوکر یہہ صلاح دی
ایک جگ کرنا چاہیے جب وہ پورا ہو جاویگا آسمان سے ایک تلوار درخشندہ نازل ہوگی اگر
خوف نکروگے اور ہاتھہ پھیلائے رہوگے تو وہ تمھارے ہاتھہ مین آجاوے گی اور اوسکے ذریعہ
سے تم اپنے دل کا ارمان بخوبی و آسانی سے نکال سکوگے یہہ سنکر گوبند سنگہ نے بہت روپیہ اوس جگ مین
صرف کیا اور جب نوبت باختتام پہونچی مطابق کہنے برہمنون کے ایک تلوار درخشندہ آسمان سے نازل
ہوئی لیکن گوبند سنگہ اوسکی چمک کو دیکھکر ڈر گیا اور ہاتھہ بھی اپنا کھینچ لیا اور اس باعث سے پھر وہ تلوار آسمان کو
لوٹ گئی یہہ دیکھکر سبھون نے افسوس کیا اور گوبند سنگہ کو بھی تاسف ہوا لیکن باوجود اسکے وہ اپنی
زندگی بھر مسلمانون سے لڑتا رہا ۔ سکھہ گورو نانک کو بانی مذہب اور گورو گوبند سنگہ کو بانی دنیوی عظمت
خیال کرتے ہین اور دونون کا نام بڑی تعظیم سے لیتے ہین یہہ شخص سکھون کا دسوان یعنی اخیر گورو تھا
کیونکہ بعد اوسکے چھوٹے دار اور راجا آگو ملک و مذہب کا خیال کرتے تھے

بعد وفات اور ... ن قدرے قوت حاصل ہوئی چنانچہ اونھون نے زیر بندا
بیراگی کے ملک کو تباہ اور پامال کیا ۔ اس شخص کو اہل اسلام سے اس قدر کینہ تھا کہ وہ اونکے دیہات کو
لوٹتا تھا مسجدون کو مسمار کرتا تھا اور مسلمانون کو جہان کہین پاتا تھا مار ڈالتا تھا یہان تک کہ یہہ مین

سدی پنجم سمت ۱۶۳۸ کو مطابق ۱۵۸۱ء کے بمقام امرتسر وفات پائی اور اوسکا لڑکا ارجن پال اوسکا
جانشین ہوا اوسنے آدگرنتھ یعنی جلد اول کتاب پاک سکھون کی مذہبیا کی تجمیع کی اور بہوا قوال کہ سوا
گروؤن کے اور لوگون نے شامل کر دیئے تھے اونکو نکال ڈالا اور چند قواعد واسطے انتظام و ترتیب امور
کے معین کیے یہ شخص جیٹھ سودی چوتھ سمت ۱۶۶۳ مطابق ۱۶۰۶ء کے بمقام لاہور فوت ہوا اور اوسکا لڑکا
ہرگوبند گدی پر بیٹھا یہ شخص سپاہی وضع تھا - اوسنے اول ہی اول اپنے چیلون کو گوشت کہانیکی
اجازت دی تھی یہ شخص سمت ۱۷۰۱ مطابق ۱۶۴۴ء مین مہینہ چیت بدی پنچمی اتوار کے روز بمقام پتال گڈہ کہ متصل
کیرت پور کے واقع ہے مر گیا - اسکے پانچ بیٹے تھے اور اون سب مین بڑا گروڈتہ تھا لیکن چونکہ وہ اپنے باپ
کی زندگی مین مر گیا لہذا اوسکا بیٹا ہری رائے اپنے دادا کا قائم مقام ہوا اور سمت ۱۷۱۸ مطابق ۱۶۶۱ء مین کاتک
بدی نومی روز اتوار کو رحلت کر گیا اور اوسکا لڑکا ہری کرشن اوسکا جانشین ہوا کہ اوسنے بھی سمت ۱۷۲۱ کی
چیت بدی چودس کو بروز چہار شنبہ دو گھڑی رات گذرے مطابق ۱۶۶۴ء بمقام دہلی انتقال کیا چونکہ
وہ لاولد تھا لہذا اوسکے دادا گروہت کا چھوٹا بھائی تیغ بہادر گدی نشین ہوا اور چند مدت تک پٹنے مین
رہا اور آخر کو مغلون کے ہاتھ سے سمت ۱۷۳۲ مطابق ۱۶۷۵ء مین اگہن سدی پنچمی کو بروز پنجشنبہ بروز
بیچ دہلی مین مارا گیا - روایت ہے کہ تیغ بہادر آدمی ذی حشمت تھا اوسکے ساتھ ہاتھی گھوڑے
نقارہ و نشان و پانچ سات سو آدمی رہا کرتے تھے اوسکو شکار کا بھی شوق تھا عالمگیر نے جو کہ ظلم
مشہور ہے و بالخصوص ہندؤن کے ساتھ یہ حال سنکر تیغ بہادر کو بلایا اور کہا کہ تو فقیر ہے تجھکو اس جاہ و حشم
سے کیا مطلب اور سیر و شکار سے کیا غرض درویش کو چاہیے کہ توکل کے ساتھ کسی جگہ گوشہ مین بیٹھے
نہ کہ اس شوکت کے ساتھ پھرے خیر اب تو کوئی اپنی فقیری کا معجزہ دکہلا نہین تو گردن مارونگا تیغ بہادر
نے کہا کہ مین کوئی معجزہ نہین جانتا اور یہ جو میرا ٹھاٹ و شان ہے اسکا یہ باعث ہے کہ میرے دادا کے مرید
مجھکو ضرورت سے زائد نقد و جنس بھیجتے ہین عالمگیر اوس بات کے سننے سے چپکا ہو رہا پھر کچھ التفات نہین
ہوا بلکہ حکم دیا کہ وہ بے گناہ قتل کیا جاوے چنانچہ ویسا ہی ہوا اسکا گرو گوبند سنگھ خلف اکبر مقتول
اوسکا جانشین ہوا اوسنے بالکل طور و طریق سکھون کے بدل ڈالے اور انکو پیشہ سپاہ گری کا سکہایا
اور سکھ سے اونکا نام سنگھ یعنی شیر رکھ دیا اوسنے سکھون کو سر کے بال اور داڑھی منڈوانے سے
ممانعت کلی کی یہ شخص عہد اورنگ زیب مین مسلمانون سے بہت لڑا لیکن جب اوسکے چارون
بیٹے مارے گئے اور اوسکی ماں بھی قتل ہوئی وہ شکستہ خاطر ہو گیا اور اپنے مین انتقام لینیکے قابل
نہ سمجھکر شہر لاہور سے بمقام نادیر مین جسکو سکھ آجکل گرو صاحب بھی کہتے ہین اور جو کنارہ دریای گوداوری کے

کہا کہ تم کیا ہو خود نانک سے جواب تیا ہوگا اونسے کہا کہ تم کیا ہو خود نانک سے
جواب دو گے اونسے کہا کہ ہم نانک کے لڑکے مین ہین ہمی جواب دینگے اونسے جواب دے اوین
جواب لیا جائیگا یہ سنکر اونسے کہا کہ بہت اچھا اب آپ ہمکو اجازت دیوین کہ ہم پہلے جواب دے آوین
جب شکار کھیلین سری چند چپ رہا لیکن جب اسنے باصرار پوچھا تو تیسری مرتبہ کہدیا کہ ہمکو خیستا اگر
چنانچہ وہ اسیوقت مکان پر آیا اور اپنی عورت سے کہا کہ مین حساب دینے کو جاتا ہون تو یہان رہے گی کہ
میرے ساتھ چلے گی اونسے کہا کہ مین آپکے ہمراہ ہون۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوا تب پیچھے اپنی عورت کو
سنبھال لیا اور آگے اپنے بچے شیر خوار کو اور مع گھوڑے کے جانب آسمان کے چلا۔ سری چند نے جب
یہ دیکھا نہایت متردد ہوا اور فوراً اپنے جسم کو بلند کرکے لکھمی چند کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ تم مغل
خاندان سے کیوں بیزار ہوا اور مین فقیر ہون نہ میری شادی ہوئی ہے اور نہ آئندہ ارادہ ہے پھر کسطرح پر بابا نانک کا
قول کہ خاندان کے ترقی ہوگی سچا ہوگا لکھمی چند نے کہا کہ بیٹے بلا اجازت آپکے یہ قصد نہین کیا ہے مرضی
کہا کہ اپنا لڑکا چھوڑ دے جاؤ اور اوس شیر خوار کو گھوڑے سے اوتار لیا اور دھونی کی خاک ملا کر بڑا کیا
اوس لڑکے کا نام دہرم چند تھا اوسکے دو لڑکے ہوئے مانک چند و مہر چند اور اونسے چودہ خاندان
پیدا ہوئے جو بنام صاحبزادون کے مشہور ہین اور ڈیرہ مین رہتے ہین۔ سکھ انکی بڑی تعظیم و تکریم کرتے
ہین اور اونکے بڑے معتقد تھا

حال گروونکا جو بعد نانک شاہ کے گدی پر بیٹھے

بعد وفات نانک شاہ کے گرو انگد گدی پر بیٹھا۔ اسنے تھوڑا سا گرنتھ لکھا اور چیت سدی چوتھ سمت ۱۶۰۹ کو
مطابق سنہ ۱۵۵۲ء کے بمقام کہڈور انتقال کیا اسی کے اولاد تیہن صاحبزادون کے نام سے مشہور
ہے اور کہڈور مین رہتی ہے۔ امرداس کھتری اوسکا قائم مقام ہوا اور بھادون سدی پورن ماسی سمت ۱۶۳۱ کو
مطابق سنہ ۱۵۷۴ء کے بمقام گوبندوال مرگیا۔ اسکے دو لڑکے تھے اور ایک لڑکی مسماۃ بھانی۔ چنانچہ لڑکونکی
اولاد گوبندوال مین رہتی ہے اور بھلے صاحبزادون کے نام سے ملقب ہے۔ بھانی کی شادی رامداس
سے ہوئی تھی جو بعد مرنے اپنے خسر کے سجادہ نشین ہوا چونکہ وہ سوڈی کھتری تھا لہذا اوسکے پیرو سوڈی
کے نام سے مشہور ہین۔ اوسنے قصبہ چاک کو بڑی رونق بخشی اور ایک تالاب تعمیر کرایا جو بنام امرت سر
یعنی تالاب آبحیات کی مشہور ہے۔ بعض سکھ نوشتون سے معلوم ہوتا ہے کہ رامداس نے شہر امرت سر کی
بنیاد ڈالی تھی لیکن یہ بات قرین قیاس نہین ہے کیونکہ یہ شہر بہت پرانا ہے اور زمانہ سابق مین بنام چاک
کے مشہور تھا چونکہ گرو رامداس نے اوسکو بہت آباد کیا تھا اسلیے وہ چند مدت تک رامداس پور
کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اخیر ان سنے بھاو
بھی کہلایا لیکن بسبب شہرت تالاب امرت سر کے شہر کا نام بھی امرت سر مشہور ہوگیا

عمل کرنے کے پڑھنا بے حقیقت و لاحاصل ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ مین اون آدمیون کو بہشت پہونچاونگا
جنہون نے اپنی حیات مین نیک کام کیے ہین - خالق کائنات انسان سے یہ نہین پوچھے گا کہ تمہارا
کیا مذہب تھا اور کیا قوم تھی وہ صرف یہی پوچھے گا کہ تم نے اپنی زندگی مین کیا کام کیے - اگرداس و
نابھاجی کہ ہندون مین مشہور فقرا گذرے ہین نانک شاہ کے ہم عصر تھے چنانچہ مشہور ہے کہ جب
نابھہ جی نے ایک کتاب موسوم بہ بھگت مال تالیف کی جسمین فقرا سے نامی کے تذکرے ہین - نانک شاہ
اونکو لکھا کہ آپ نے اپنی کتاب مین اکثر سنتون یعنی فقرا کا حال لکھا ہے نہین معلوم کہ مجھسے کیا خطا سرزد
ہوئی جو آپ نے مجھے اوس کتاب مین جگہہ نہین دی - اسکے جواب مین نابھہ جی نے کہلا بھیجا کہ آپ کی
ذات فرشتہ صفت ہے اگر مینے آپ کا نام اپنی کتاب مین داخل نہین کیا تو اس سے آپ کے کمال مین نقصان
نہین آیا آپ کا نام مثل آفتاب کے روشن ہے - لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ مجھکو کسیقدر پہلے واسطہ ہے اسلیے
مین نے صرف اونہین بزرگونکا مذکور اپنی کتاب مین کیا ہے جو بیشنو ہین اور چونکہ مین آپ کے سلسلہ اور نیز اس
امر سے کہ آپ کو کس سے بیعت ہے واقف نہ تھا اور آپ کا یہ قول کہ ہمارا پیر یعنی گرو دریا ہے قرین عقل نہین
لہذا مین آپ کی خدمت گذاری سے معذور رہا - چنانچہ اسکا کچھ جواب نانک شاہ نے نہین بھیجا -
یہ مشہور آدمی بمقام کرتارپور ڈیرہ جو کنارہ دریاے راوی پر واقع ہے اور اب ڈیرہ نانک کے نام سے
مشہور ہے کوار بدی دسمی سمت ۱۵۹۵ مین اس دار فانی سے ملک آخرت کو روانہ ہوا - سکھ لوگ گرو نانک
و خدا کا اوتار سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا نانک کی صورت مین بشکل انسان ہماری نجات کی غرض
سے جلوہ گر ہوا تھا - سکھون کی نوشتون مین مذکور ہے کہ گرو نانک اپنی بی بی کے پاس نہین جاتے
تھے چنانچہ ایک روز اوسنے حاضر ہو کر اونسے یہ عرض کی کہ آپ اورون کی حاجت روائی تو کرتے ہین مگر
مین بے اولاد ہون اور تمناے اولاد رکھتی ہون میری جانب بھی نظر عنایت مبذول فرمایئے - یہ سنکر
نانک شاہ نے دو لونگ دونون ہاتھون سے ملکر اوسکے حوالے کین اور کہا کہ یہ دونون کھا لینا
تیرے دو لڑکے ہونگے جنسے خاندان کی بڑی ترقی ہوگی - اوسنے ایسا ہی کیا اور دو لڑکے پیدا ہوے
سری چند اور لکھمی چند سری چند بڑے لڑکے نے شادی نہین کی اور بوضع فقیرانہ ابدہوت بنا رہا
مین رہا کرتا تھا اور سری چند کی شادی ہوئی اور وہ ہمیشہ سیر و شکار مین مصروف رہا کرتا تھا -
ایک روز کا مذکور ہے کہ موافق عادت کے لکھمی چند شکار سے واپس آیا اور اوسپر اتفاقیہ سری چند
کی نظر پڑی - اوسنے کہا اے بھائی تیرا یہ طور و طریقہ اچھا نہین - انسان کبھی تو اپنے خالق کو یاد
کرے نہ یہ کہ ہمیشہ لہو و لعب مین مصروف رہے تم ہمیشہ سیر و شکار مین اپنی اوقات ضایع کرتے ہو کام

تاریخ پنجاب

حصۂ اوّل

واضح ہو کہ تاریخ قدیم ملک پنجاب کی تاریخ ہندوستان سے متعلق ہی کیونکہ صوبہ پنجاب ہمیشہ مطیع فرمارو ایان ہندوستان رہا لیکن چونکہ عہد پیدایش نانک شاہ سے ملک پنجاب مین بہت انقلابات ایسے واقع ہوے جنکو اوس ملک خاص سے تعلق ہی اس باعث سے تاریخ اس ملک کی شروع پیدایش نانک شاہ سے جو بانی مذہب سکھون کا تھا لکھی گئی امید کہ مقبول طبایع ناظرین ہو

حال نانک شاہ

نانک شاہ ذات کا کھتری اور بانی مذہب سکھ+ کا مقام تلونڈی مین جو کہ ضلع بھٹی صوبہ لاہور مین واقع ہی بیساکھ سدی تیج سمت ۱۵۲۶ مین پہر رات رہے پیدا ہوا تھا - اوسکا باپ کا پیشہ دلالی کرتا تھا اور بھا آدمی خوشحال تھا - وہ اپنی خورد سالی مین نہایت حسین تھا اور اکثر صحبت مین سید حسین درویش کے رہا کرتا اوسنے اپنے شوق سے علم فارسی بھی تحصیل کیا - اوسکو فقرا کی صحبت مین رہنے کا بڑا ذوق تھا اور چونکہ میلان طبع اوسکا عرفان و تصوف کی جانب بیشتر تھا لہذا اکثر فقرا کے قول کو جمع بھی کرتا تھا اور خود بھی کچھ تصنیفات کیا کرتا تھا - جب اوسکی عمر بیس برس کی ہوئی اوسکے والد نے قضا کی اور بیس ہزار روپیہ چھوڑ گیا - اسی زمانے مین شاہ بابر نے ایران سے مراجعت کی اور افاغنہ لودی کو شکست دیکر قابض سلطنت ہندوستان ہوا نانک شاہ نے رسالہ خاص بادشاہی مین سو روپے ماہواری کی نوکری کر لی اور اپنے دو گھوڑے رسالے مین بھرتی کیے - تا حیات شاہ بابر وہ نوکر رہا لیکن جب شاہ موصوف نے وفات پائی وہ بھی نوکری چھوڑ کر خانہ نشین بلکہ تارک الدنیا ہوا چونکہ وہ ذی عقل بے پروا و نہایت درجے مین صاحب خلق تھا - لہذا لوگ اوسکے نہایت گرویدہ تھے وہ صاحب کشف و کرامت بھی تھا - اوسنے اقوال فقرائے سابق اور اپنی تصانیف کو مجتمع کر کے نیا پنتہ یا مذہب چلایا اور اپنی کتاب مذہبی کا نام گرنتہ صاحب رکھا - روایت ہی کہ اوسکی زندگی مین تخمیناً پچاس ہزار آدمی اوسکے مرید ہوے - وہ مسلمانون سے کہا کرتا تھا کہ مین اختلاف مذہب [illegible] کرنے کے واسطے آیا ہون - مین چاہتا ہون کہ تم ہندوون کے مذہب کی بھی کتابین پڑھو لیکن [illegible]

+ لفظ سکھ لفظ سنسکرت ہی اور اوسکے معنی چیلہ یا مرید کے ہین +

[illegible] نوشتون سے نانک کا نوکری کرنا معلوم نہین ہوتا +

پنجاب کو دگرگون کر دیا اور سلطنت جدیدہ کی بنیاد ڈالی ناظرین کو ہنگام گلگشت کتاب معلوم ہو جائیگا کہ ایسے شخص اقبالمند اور صاحب عزم فتح نصیب ممالک ایشیہ بلکہ سارے عالم میں کمتر ہوئے ہیں اور کم اتفاق ہوا کہ ایسا آدمی حضیض ذلت سے اوج سلطنت پر پہونچے اور اس طرح کی گمنامی سے درجہ عالی مقامی حاصل کرے ہر چند گاہ گاہ اوس سے بمقتضاے بشریت یا بسبب نہ پانے اچھی تربیت کے افعال ناشائستہ ظالمانہ صادر ہوتے تھے لیکن بھی اکثر موافق اور مخالف اور دوست دشمن کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا تھا اور جیسی بصارت ظاہری اوسکی کم تھی اوس سے زیادہ بصیرت باطنی روشن رکھتا تھا اور عواقب امور کا بڑا دوربین تھا مگر افسوس کہ اوسکے مرتے ہی طرح طرح کے فساد ظاہر ہوے اور اوسکے جانشینوں نے اوسکی تمام محنت برباد کر دی اور تمام قوت اپنی آپس کی خانہ جنگیوں میں صرف کر ڈالی اور ممالک پنجاب میں ایک قیامت مچا دی — جسنے تیغ سلطنت سے برخوردار ہونا چاہا اوسی کا نونہال زندگانی قلم ہوا اور جسنے تخت پر پاؤن رکھا فوراً سر سے ہاتھ دھو بیٹھا اور اسی اندھا دھوندی میں لومڑیوں نے شیروں کا شکار کیا چنانچہ تفصیل اسکی ہنگام سیر کتاب بخوبی معلوم ہو جائیگی تیسرے باعث قوی یہ ہوا کہ جسوقت کہ علاقہ پنجاب کا باعث تنازع اور مخاصمت داخلی اور ظلم حکام کے ناک میں دم آگیا اور سکھوں کی زیادہ سری اور نخوت فروشی اور بیرحمی حد سے بڑھی اور خدا کو اونکی سلطنت برباد کرنا منظور ہوا تو سکھہ خود بخود ممالک سرکار پر برخلاف عہود و پیمان کے چڑھ آے اور طرفین میں چند بار قتال اور جدال شدید واقع ہوئی ہر چند سکھہ ہر دفعہ دلیرانہ لڑے مگر اونکو ہر جا شکست نصیب ہوئی اور فوج سرکاری سے اسطرح کی شجاعت ظاہر ہوئی کہ اسکی صفت و ثنا میں لب پان خوردہ شمشیر سراسیمہ زبان تھا اور دیدہ جوہر حیران اور دہان اتواپ سے متواتر صداے احسنت و مرحبا بلند تھی آخر یہ خطہ دلپذیر قبضے میں حاکمان نصفت نشان اور صاحبان عالی شان سرکار انگریزی کے آیا ~ بنام ایزد خرد پرور گروہی + صفا پرور نوازش گر ہمہ + دلیر و چابک و چست و سبک خیز + شگرف و کاردان تیز و دلاویز + ز حکمت بر ہمہ سرمایہ دارند + ہمہ شان یکدل ار صد گر ہزار اند + جہان پیما چو سیاحان افلاک + چو صحن خانہ شان این خطہ پاک + براہ نیکنامی گرم پویان + بکیش دلنوازی نرم خویان + بہ تدبیر و بہ دانش کار سازند + بتاب فخر خار را شگافند + الحاصل اب رعیت پنجاب شاد و آباد ہر کہ و مہ آزاد حکام کے جان و مال کو دعا دیتے ہیں اور وہ لوگ جو شدت نخوت اور نہایت تکبر سے دم انا و لا غیری کا بھرتے تھے کوڑی کے تین تین بکتے پھرتے ہیں جبکہ یہ ملک ہمارے حکام کے قبضے میں آیا اور اکثر دوستونکو دریافت احوال اوس نفراح کا شائق پایا تو لکھنا اس کتاب کا بہت مناسب معلوم ہوا بہر حال یہ وقائع عجیبہ محل عبرت ہیں ناظرین کو چاہیے کہ اس کتاب کو دل لگا کر پڑھیں اور حوادث روزگار اور انقلاب ادوار سے جو ایک دم میں کچھ سے کچھ کر دیتا ہے دوربین سے چشم اعتباری عالی نظر دیگر چہ معلم و کتابت باید ❊

راقم پنڈت دیبی پرشاد ولد [illegible] اعلی مدرسہ بریلی فقط



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

تاچند بابر و نوبہاری مشتاق + تاچند لب رود و جویباری مشتاق + بین گلشن پنجاب کہ بکلکم آراست + ای آنکہ
بگل ہمچو ہزاری مشتاق + بنظر کثرت فوائد علم تواریخ اندنون مین بندہ کا ارادہ ہوا کہ ایک کتاب حاوی
وقائع و عجائبات پنجاب ابتداے تولد نانک شاہ سے زمانہ حال تک لکھکر پیشکش احباب کرے ہر چند ملک
سکھون اور حوادث و واقعات بیشمار تھے مگر اس ملک کی تواریخ کو کئی وجوہ سے اختیار کیا - اول
یہ ملک بہت سرسبز و شاداب اور نہایت آب و تاب ہے ہم آتشش بقاپرور وہم ہوا + کند پیر طفلانہ
نشو و نما + ہواے کزو آب حیوان چکد + فشارند بکمشت صد جان چکد + ز شورش گل کو بہاری دہد + زمستان
نسیم بہاری دہد + اگر شام و گر چاشت از خرمی + ہوا بھی و سبزہ شبنمی + اور اس لیے باشندے وہان کے اکثر
تو بہی ہیکل خوش رو تنومند ہوتے ہین اور سلف سے خلف تک سب اوسکی تعریف کرتے چلے آئے ہین چنانچہ ایک
شاعر نامی فرماتا ہے ندیدم کشور نمارت گرتاب + بخوبی بہار خزن آباد پنجاب + چہ پنجاب انتخاب
ہفت کشور + قسم خوردہ بخاکش آب کوثر + توقع قوی ہے کہ ناظرین کے غنچہ ہاے طبیعت سیر اس بہار کشمیر
باغ باغ ہو جائین اور دوم اس وجہ سے کہ اس ملک کے وقائع بہت دلکش اور عجیب ہین کیونکہ ابتداے تولد
نانک شاہ سے وہانکے اکثر عادات اور اطوار مین تبدیلی ہونے لگی رفتہ رفتہ ملت اور سلطنت بالکل نئی
ہوگئی اور انقلاب عظیم واقع ہوا - خصوصاً عہد دولت مہاراجہ رنجیت سنگہ مین کہ اوسکی ترقیات نمایان نے

تاریخ پنجاب

المسمی بہ

گلشن پنجاب

جسکو

جناب پنڈت دیبی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی حال متعینہ ضلع متھرا نے بحالت طالب علمی اعلی بریلی کالج کے سنہ ۱۸۵۰ع میں تصنیف فرما کر مطبع بریلی میں طبع کرایا تھا اب مکرر نظر ثانی فرما کر باضافہ و ترمیم حسب اطلاع ذیل مصنف کے

اطلاع

یہ کتاب سنہ ۱۸۵۰ عیسوی میں مطبع بریلی طبع ہو کر شائع ہوئی تھی اور جسقدر جلدیں کہ چھپی تھیں شائقوں نے ہاتھوں ہاتھ لے لیں چونکہ اب چند احباب نے اوسکے مکرر طبع کے باب میں اصرار کیا لہذا واقعات ملکی شروع عملداری انگریزی سے تا زمانہ حال ایک حصہ جداگانہ میں مرتب کر کے شامل نسخہ کور کیے گئے نسخہ سابق کہ اب حصہ اول کے نام سے موسوم کیا گیا ہے بحیثیت اصلی قائم ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ اوسمیں بعض واقعات جو سابق تحریر سے متروک ہو گئے تھے موقع مناسب پر اضافہ کیے گئے ہیں

العبد پنڈت دیبی پرشاد

سنہ ۱۸۷۲ عیسوی

مطبع فیض منبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں چھاپی گئی

تاریخ پنجاب

مسمی بہ

گلشن پنجاب

جسکو

جناب پنڈت دیبی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی شمالی حال متعینہ ضلع متھرا نے بحالت طالب علمی اعلیٰ بریلی کالج کے سنہ ۱۸۵۰ء میں تصنیف فرما کر مطبع بریلی میں طبع کرایا تھا اب مکرر بنظر ثانی و

باضافہ و ترمیم حسب اطلاع ذیل مصنف کے

اطلاع

یہ کتاب سنہ ۱۸۵۰ عیسوی میں مطبع بریلی طبع ہو کر شائع ہوئی تھی اور جسقدر جلدیں چھپی تھیں شائقوں نے ہاتھوں ہاتھ لیں چونکہ اب چند احباب نے اوسکے مکرر طبع کرنیکا مجھے اصرار کیا لہذا واقعات ملکی شروع عملداری انگریزی سے تا زمانہ حال ایک حصہ ۲ کا میں نے ترتیب دے کر شامل نسخہ مذکور کیا گو نسخہ سابق کا اب حصہ اول کے نام سے موسوم کیا گیا ہے بحیثیت اصلی قائم ہے اور صرف اسقدر فرق ہے کہ اسمیں بعض واقعات جو سابق تحریر ہونے سے رہ گئے تھے موقع مناسب پر اضافہ کئے گئے ہیں

سنہ ۱۸۷۲ء

العبد
پنڈت دیبی پرشاد

مطبع فیض منبع منشی [illegible] لال مشہور مقام لکھنؤ میں چھپی گئی